CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

قربت

از قلم

زینب

شام کا وقت تھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ نہیں بلکہ بستر میں گھس کر اپنی موت کی دعا مانگ رہی تھی۔

یہاں تک کہ مغرب کا وقت بھی گزر چکا تھا۔ عام طور پر وہ کبھی بھی اپنی نماز نہیں چھوڑا کرتی تھی۔

مگر آج جو کچھ بھی ہوا وہ کافی تھا۔ ہاں آج اس نے ہر حد پار کر دی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے مگر اسے پھر بھی یقین نہیں آرہا تھا۔ عجیب کیفیت تھی اس کی۔دل کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی بات پوری کر دکھائے گا مگ دماغ کہہ رہا تھا کہ نہیں اب رسوائی کا وقت ہے۔۔اس نے سب اپنے اللہ پر چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

رات کے 12 بج رہے تھے آفس کے تمام لوگ 8 بجے ہی گھروں میں جا چکے تھے مگر وہ ابھی تک اپنے کمرے میں تھا۔۔اور اس کی تمام توجہ اپنے کام پر تھی۔۔

۔ہاں وہ اسے ہی تھا۔۔

اس نے اپنی زندگی کو آفس اور اپنے گھر کے کمرے تک محدود کر رکھا تھا۔وہ صبح صبح ہی آفس آجاتا اور دیر رات تک کام میں مگن رہتا۔۔ابھی بھی تھکن سے حالت خراب تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر وہ اپنے آپ کو مزید تھکانا چاہتا تھا تاکہ وہ گھر جا کے سو سکے مگر وہ جانتا تھا کہ سکون کی نیند اسے کبھی نہیں آنی۔۔۔۔

ہوش سنبھالنے کے بعد اب تک اسے سکون نصیب نہیں ہوا۔۔اور اس سب کی وجہ اس کے گھر میں موجود ایک فرد تھا۔اسے اس شخص سے نہ چاہتے ہوئے بھی نفرت ہو رہی تھی اس کے خیال میں عورت ذات صرف اپنا سوچتی ہے۔۔

اس نے وقت دیکھا 1 بج رہا تھا جانتا تھا کہ سب سو گے ہوں گے اس نے بھی اپنا کام سمیٹا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ایک کلب کا منظر ہے جو رات کے وقت لڑکے اور لڑکیوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔کلب میں اتنا شور تھا کہ لوگ آپس میں اونچا اونچا بولتے کر بات کر رہے تھے۔۔۔کچھ لوگ آپس میں مگن تھے تو کچھ ڈانس میں۔۔غیر محرم کا لہذ کئے بنا آپس میں مصروف تھے۔

اسے میں ایک کونے میں بار کے سامنے ایک 49 سالہ عورت گہرے گلے والا لباس پہنے اپنے سامنے بیٹھے شخص کے ساتھ باتوں میں مگن تھی

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شخص کس نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔اس بات کی اُس عورت زرا فکر نہ تھی اس کے نزدیک یہ عام بات تھی کہ جس سٹیٹس سے وہ تعلق رکھتی ہے وہاں یہ ضروری ھے۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ تو لگتا ہی نہیں ہے کہ 3 نوجوان بیٹوں کی ماں ھیں۔۔اس عورت کے سامنے بیٹھے شخص نے کہا جو اس کو بڑی غیلض نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس بات کو اپنی تعریف سمجھتے ہوے وہ عورت ہنس پری۔۔۔

بس دیکھ لیں فراز صاحب۔۔۔اس نے جواب دیتے ہوے اپنے سنہری بل پیچھے کیے۔۔۔

بلکل میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی بھی آپ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔۔۔

خبیس نظروں سے اس عورت کو دیکھتا ہوا وہ بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ عورت زور ہنس پڑی۔۔۔

ابھی وہ شخص مزید بولتا کہ ایک خوبصورت لڑکی چلتی ہوی ان کی طرف آئی۔۔۔

ارے خالہ آپ ابھی تک یہاں۔۔۔مجھے لگا کہ آپ جا چکی ہوں گی۔۔۔۔

ہاں بس میں نکلنے ہی لگی تھی۔۔اچھا تم بتاؤ مصطفی سے

بات ہوی تمہاری کہ نہیں۔۔۔

کہاں خالہ وہ ہاتھ لگے تب نہ۔۔۔ویسے وہ تو آ گیا ہو گا گھر۔۔آپ کے شوہر کا تو مسلہ نہیں ہے انہیں تو آپ نے قابو کر لیا ہے آپنے بیٹے کو کیا جواب دیں گی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے وہ ابھی نہیں آیا ہو گا۔۔ مگر میں کسی سے ڈرتی ہوں کیا۔۔وہ بے خوف ہو کر بولیں

۔۔

ہاہاہا۔۔۔اچھا جی۔۔۔۔اچھا اب مصطفیٰ آگیا ہے پلیز خالہ ہماری شادی کی بات کریں

نہ۔۔۔۔

ہاں حوصلہ کرو کرتی ہوں تمہارے خالو سے بات۔۔۔ویسے بھی میرے سے زیادہ تو اپنے

باپ کی سنتا ہے۔۔۔

ہاں ہاں پلیز مگر جلدی۔۔۔وہ بے صبری سے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں حوصلہ کرو۔۔۔ساتھ ہی وہ اس کے رویے کے بارے میں سوچنے لگیں وہ خد بھی چاہتیں تھیں کہ مصطفی کی شادی سیمیل سے ہو مگر مصطفی ہمشیہ اس بات سے بھڑک اٹھتا ۔۔

ناجانے ان کے اس بیٹے کو عورت ذاتی سے کیا مسلہ تھا۔۔۔

کہاں کھو گیں سیرت بیگم۔۔۔فراز صاحب نے انہیں خیالوں سے بھاہر نکالا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے وہ کھڑی ہوئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے آپ کہاں جا رہی ہیں ایں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

نہیں شکریہ میں ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔

ایک ادا سے کہتی وہ چل پڑیں۔۔۔۔۔

اٹھو مہتاب اب کیا آفس نہیں جانا۔ہر پیر کو لیٹ ہو جاتی ہو پتا نہیں آفس والے کسے یہ بات برداشت کر لیتے ہیں۔۔

کوئی جواب نہ ملنے پھر سے کہنے لگیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو اب اٹھو بھئی دیر ہو رہی ہے۔۔۔سیما بیگم اس پر سے کمبل کھینچتے ہوے بولیں۔۔

ھممممممم اچھا امی اٹھ رہی ہوں۔۔۔بس دو منٹ۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ ہمشیہ کی طرح وہ لیٹ ہو گی ہے پیر والے دن اس پر شاید لازم تھا کہ لیٹ ہونا ہے

افففففف اس لڑکی کا کیا کروں میں۔۔۔اللہ تباہ کر دے اس موبائل کو یا اس منحوس کو۔۔۔کمرے کی حالت ٹھیک کرتے ہوئے وہ مسلسل بولے جا رہی تھیں PUBG ۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھممم اچھا امی اب PUBG کو تو نہ کچھ بولیں پلیز۔۔بس میں ہفتے کی رات اور اتوار کی رات کو ہی تو کھیلتی ہوں۔۔وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہاں نہیں کرتی میں اس منحوس PUBG کی شان میں گستاخی۔۔۔اب اٹھو اور تیار ہو کر جلدی نیچے آو۔۔۔

ھممم اچھا امی وہ ابھی نیند میں تھی۔۔ایسا تو ہونا ہی تھا آخر کو رات 3 بجے تک وہ اور اس کی دوستیں لگے رہی تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔

امی! وہ جتنا امی کو کھینچ سکتا تھا اس نے کیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی پلیز اب ناشتہ دے بھی دیں۔۔۔پھر کہتیں ہیں پورا نہیں کیا۔۔۔وہ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا اپنی آواز کو اوپر سیما بیگم تک پہنچانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

اور ساتھ ساتھ اپنے سامنے بیٹھی نازلی کو بھی دیکھ رہا تھا جو کب سے اپنی کتاب میں مصروف تھی۔۔

یار کتتنا پڑھتی ہو تم۔۔۔کسے کر لیتی ہو۔۔۔سنبھل کر یار کہیں اور لوڈ نہ ہو جاو پھر کہاں ہم تمہارا علم اکٹھا کرتے پھرے گیں۔۔۔ہی ہی ہی ۔۔۔

نازلی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی عاص پڑ ڈالی اور پھر کتاب پہ سر جھکا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جانتی تھی کہ اگر ابھی اس سے پنگا لیا تو وقت ہی برباد ہونا ھے۔۔۔

نازلی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے ہار نہیں مانی ابھی وہ اس کو مزید بولتا کہ اس کو یاد آیا کہ وہ امی کو آواز لگا رہا تھا۔۔

ابیییییییی۔۔۔۔یار کہاں ہو ماجئ۔۔۔۔عاص بے چارگی سے کہتے ہوئے وہ پھر اپنی بہن کئ طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی ہاں یہ ہیں عاص صاحب ہیں جن کا بولے بغیر گزارا نہیں۔۔۔یہ ہر وقت بولتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔۔۔مگر سب اس کو انجوئے بھئ کرتے ھیں کیونکہ وہ تھا ہی ہر وقت مستی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے والا۔۔۔دوسروں کو ہنسانے والا۔۔۔ہر کوئی اس کو انجوئے کرتا تھا مگر ان کی اپنی سگی بہن ان سے تنگ آچکی تھی۔۔۔

اس کا کہنا تھا کہ کوئی اتنا کیسے بول لیتا ھے۔۔۔۔جتنا وہ بولتا ھے اس وقت میں وہ اپنا کام یاد کر سکتی ھے۔۔خدتو عاص پڑھ کر جوب کرنے لگا تھا مگر پتا نہیں اس کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا۔۔۔

ابھی بھی نازلی کا دماغ چاٹ رہا تھا کہ سیما بیگم نیچے آئیں۔۔۔ان کو دیکھتے ہوئے وہ پھر شروع ہونے لگا تھا کہ سیما بیگم بولیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھابس آ گئی ہوں انسان تھوڑا صبر ہی کر لیتا ھے۔۔۔انہوں نے اس کو ٹوکتے ہوے بولا۔۔

نازلی جو کب سے اپنے بھائی کو برداشت کر رہی تھی ایک دم بول پڑی۔۔

کہاں امی بھائی انسان ہوتے تو صبر کرتے نہ۔۔۔یہ تو پتا نہیں اللہ کی کون سی مخلوق ھیں ۔۔۔

عاص جو سیما بیگم کا لایا ہوا ناشتہ کر میں مگن تھا ایک دم سے سر اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا۔۔وہ اس کو، تم بھی بولتی ہو جیسی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نازلی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی عاص پڑ ڈالی اور پھر اپنا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

اتنے میں مہتاب بھی نیچے آ گئی اور سب کو ایک ساتھ اسلام کرتے ہوئے عاص کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

عاص نے جب اپنے دوسری بہن کو دیکھا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

ارے مہتاب۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ مہتاب ایک دم سے بول پڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز عاص میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکی ہوں بعد میں۔۔۔

وہ جانتی تھی اپنے بھائی کو جسے بولنے کا بہت شوق ہے مگر ابھی وہ بات کرنا افوڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

عاص بہن کی بات پر منہ بسور کر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھی اور سب کو خدا حافظ کر کے چل پڑی۔۔۔

اچھا خدا حافظ۔۔۔اچھا امی میں جا رہی ہوں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے سے سیما بیگم نے خدا حافظ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا کہ آیت الکرسی پڑھ لینا یاد سے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔سو یہ تھی سیما بیگم کی چھوٹی سی فیملی۔۔۔ان کے شوہر کا انتقال چار سال پہلے ہوا تھا تب یہ سب ٹوٹ گے تھے مگر سیما بیگم نے اپنے سب بچوں کو سنبھالا اور زندگی کی طرف لوٹیں۔۔

عاص ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو ایرو ناٹیکل انجینئر تھا اور آرمی میں تھا۔۔باپ کی وافات کے ایک سال بعد ہی اس کی پڑھائی ختم ہو گئی اور اس کو جوب مل گئی۔۔۔اس نے اور سیما بیگم نے ہی پورے گھر کو سنبھالا ہوا ہے۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نازلی ان کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے جو کالج میں پڑھتی ہے۔۔۔۔باپ کی لاڈلی تھی مگر ان کے بعد وہ بہت سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔پڑھنے کا اس کو بہت شوق تھا۔۔۔اور یہ ڈاکٹر بنا چاہتی تھی۔۔۔

تھی۔۔۔اور گھر nutritionist عاص اور نازلی کے درمیان مہتاب کا نمبر تھا۔۔یہ میں سب کی لاڈلی تھی سیما بیگم کے بقول اسے ابھی دنیا کی سمجھ نہیں تھی۔۔وہ سب کو اپنے جیسا سمجھتی تھی۔۔۔سیما بیگم کو اس کی بہت فکر تھی۔۔۔وہ سب کی لاڈلی تھی جبکہ وہ گھر میں سب سے چھوٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔اس لیے بہت حساس بھی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ شیشے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔۔ ٹیبل پر موجود تمام قیمتی چیزیں اس شخص کا سٹیٹس بیان کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ہر چیز مہنگی ہی استعمال کرتا تھا۔۔۔

ابھی وہ گھڑی پہن رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔

اجازت ملنے پر ملازم اندر آیا۔۔۔اور کہنے لگا کہ۔۔۔

مصطفی صاحب یہ فائل حیدر صاحب نے دی ہے اور آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کے نام پر اس نے سر اٹھا کر ملازم کو دیکھا اور کہا

کیا حیدر آیا ہے؟۔۔۔۔

جی صاحب!

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں ہی میری گاڑی میں رکھ دو۔۔۔

ملازم کے جانے کے بعد ایک نظر خود کو دیکھا اور نیچے چل پڑا۔

نیچے آتے ہی سب کو سلام کرتے ہوئے ابراہیم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

والسلام مہاراج صاحب نے جواب دیا۔۔۔اور ساتھ ابراہیم۔صارم اور حیدر نے بھیٔ جواب دیا۔۔۔

اور کیسے ہو برو!۔۔۔حیدر جو اس کا کافی اچھا اور بہترین دوست تھا بات شروع کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ھمم ٹھیک یار۔۔۔۔جواب دے کر ایک نظر ٹیبل پر ڈالی اور ناشتہ کرنے لگا۔۔۔ہمشیہ کیٔ طرح آج بھیٔ وہ شخص موجود نہیں تھا۔۔۔

وہ خاموش تھا اس کیٔ ہی خاموشی مہراج صاحب نے اور ابراہیم نے نوٹ کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب خاموش ہی رہے وہ مصطفی کو سمجھ سکتے تھے۔۔۔

ابراہیم جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور سب کو خدا حافظ کر کے چلنے لگا کہ مہراج صاحب نے اسے روک لیا

یہ تم آج کل کیا کرتے پھر رہے ہو ہوں۔۔۔ صبح آفس کیلیے تو جلدی نکل جاتے ہو مگر آفس لیٹ اتے ہو۔۔۔ چکر کیا ہے ھممم۔۔۔۔؟

ایک پل کیلیے تو ابراہیم گھبرا گیا مگر پھر سمبھلتے ہوئے کہنے لگا کہ میں بس دو دن لیٹ ہوا ہوں ایک بار ٹریفک جام تھا اور کل کچھ کالج کے دوست کے ساتھ تھا سو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب اس کے اس بہانے پر ہنس پڑے۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

جی۔۔۔ابراہیم نے نظریں نیچی کیے ہوئے جواب دیااور پھر چل پڑا۔۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی کو دیکھااور پھر مہراج صاحب کو جو اس کو آخر معاملہ کیا ہے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ مصطفی نے ایسے ظاہر کیا کہ جسے اس کو کچھ نہیں پتا۔مہراج صاحب نے مسکرا کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔انہیں معلوم تھا وہ دونوں کچھ ضرور چھپا رہے ہیں مگر ان کو اپنے بیٹوں پر بھروسہ تھا کہ وہ کچھ غلط نہیں کریں گے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناشتہ ختم کر کے مصطفی نے ایک نظر حیدر کو دیکھا اور چلنے کو کہا جو صارم کے ساتھ باتوں میں مگن تھا سب کو خدا حافظ کر کے وہ دونوں چل پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ آفس میں داخل ہوئی تو 1 گھنٹا لیٹ تھی۔ جلدی جلدی اپنے کیبن میں داخل ہوئی اور لیب کوٹ پہننے لگی۔۔

آ گئی تم ٹھیک 1 گھنٹہ لیٹ ہو۔۔۔ حاشر نے اس کو اندر داخل ہوتے ہوے کہا اس نے اسے آتے ہوے دیکھ لیا تھا تو اس کے پیچھے دو کپ چائے لے کر چالا آیا اسے معلوم تھا وہ صبح صبح چائے پینے کی عادت ہے اور وہ آج لیٹ آئی ہے سو اسے معلوم تھا کہ وہ چائے نہیں پی کر آئی ہو گی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چونک کر پیچھے مڑی تو اسے دیکھ کر مسکرا دی۔۔

ہاں تمہے پاتا تو ہے۔بس کیا کروں۔۔ مسکرا کر کہتی وہ اس سے چائے کا کپ لیکر پینے لگی

۔۔۔

شکریہ یار بہت دل کر رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں وہ چائے کا گھونٹ لے کر کرسی پر جا بیٹھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ایک نظر اسے دیکھا جواب اس کے سامنے اپنی کرسی پر بیٹھ کر آج کا کام چیک کر رہی تھی۔۔۔ڈارک بیلو سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔کندھوں سے نیچے آتے سیلکی بال اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

وہ ابھی اسے دیکھنے میں مگن تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔

دونوں نے دروازے پر دیکھا ان کا کولیگ علی تھا

ارے آو علی۔۔۔مہتاب نے اسے اندر بلایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسلام و علیکم کسے ہو دونوں۔۔اس نے سلام کرتے ہوئے دونوں کا حال پوچھا اور ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا

دونوں نے ایک ساتھ اسلام کا جواب دیا۔۔۔

آو بیٹھو علی۔۔مہتاب نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں بس میں واڈ میں جا رہا ہوں یہ فائل تم کو دینی تھی۔۔

اس نے فائل اسے دیتے ہوے کہا۔۔

اچھا پھر فری ٹائم میں ملتے ہیں۔۔۔وہ کہتے ہوئے چل پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے جانے کے بعد حشر نے پھر مہتاب کو دیکھا جو اس کو دیکھ کر مسکرائی

ھمم چلو چلتے ہیں پھر۔۔۔اس نے حاشر کو کہا۔۔۔

وہ جو اس کو دیکھنے میں مگن تھا ایک دم سے چونک گیا

ہاں ھمم چلو!۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آفس میں بیٹھا ہمشیہ کی طرح کام میں مگن تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔فائل کو پڑھتے ہوئے اس نے جواب دیا

ہیلو برو کیا چل رہا ہے۔۔۔حیدر اندر آتے ہوئے کہنے لگا اور اس کے سامنے جا بیٹھا۔

ھمم کچھ نہیں بس کام۔۔اس نے ابھی بھی فائل سے نظریں نہیں اٹھائیں۔۔۔

یار بس کر پلیز کتنا کام کرے گا ہاں کبھی آرام بھی کر لیا کر۔۔۔۔

بس اس کا اتنا کہنا تھا کہ مصطفی کا صبر جواب دے گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آرام ہاں ہنہ۔۔۔میری زندگی میں سکون اور آرام کہاں۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے جواب دیا۔۔۔

حیدر اس کی حالت سمجھ رہا تھا۔۔۔اس لیے اس کو بولنے دیا کہ شاید بولے گا تو اپنی بھڑاس نکال لے۔۔

تمھے پاتا ہے آج بھی موم پھر وہی بات شروع کر دی یییییییار بس میں تھک گیا ہوں ۔۔۔وہ اس وقت شادید اکتایا ہوا اور پریشان تھا۔۔

آج تک انہوں نے ہماری فکر نہیں کی کہ ہم کیا کرتے ہیں۔۔۔کھانا کھایا بھی کے نہیں ۔۔۔خیر وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ ہی کر لیں تو بڑی بات ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن جہاں میری شادی کی بات ہے اس میں وہ ایسے پریشان ہیں جسے ان کو میری سب سے زیادہ فکر ہے۔۔۔

یعنی حد ہو گئی ہے یار مطلب کیا میں بچا ہوں جو مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔

مجھے پتا ہے وہ اس لیے سیمیل سے میری شادی کرانا چاہتی ہیں کیوں نکہ وہ ہر لحاظ سے بہترین ہے ان کی نظر میں۔۔۔اس نے ان کی نظر میں پر خاص زور دیا

وہ لڑکی حد سے زیادہ ماڈرن ہے۔۔۔اس میں حیا بلکل نہیں ہے محرم اور غیر محرم کا فرق تک نہیں معلوم اس کو اس سے شادی کر لوں میں یعنی ڈیڈ جیسی زندگی گزاروں سیریسلی !۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی بولتے بولتے آواز اونچی ہو گئی غصے سے۔۔۔۔

ھمم۔۔۔بات تو اس کی بلکل سو فیصد درست تھی سیمیل جیسی لڑکی سے بہتر ہے بندہ سینگل رہ لے۔۔

یار اچھا چھوڑ آو کہیں اچھی جگہ چل کر لنچ کرتے ہیں۔۔اور اس مسلے کا بھی کوئی حل نکال لیتے ہیں۔۔۔

مصطفی نے گہرا سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اب اس مسئلے کو کس طرح حل کرنا ہے۔۔

اس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور حیدر کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب کی فرزانہ بیگم کی لو میرج تھی۔وہ لوگ یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔۔۔ان کے بیچ کافی گہری دوستی تھی۔۔

مہراج صاحب فرزانہ بیگم کیلیے خاص جذبات رکھتے تھے اور یہ بات فرزانہ بیگم بھی جانتی تھیں۔۔

اور انہیں کوئی اعتراض بھی نہیں تھا۔۔مہراج صاحب کافی امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔۔اور ان کی پرسینلٹی بھی اچھی تھی۔۔تو ان اور کیا چاہیے تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پڑھائی ختم ہوتے ہی مہراج صاحب نے ان کے گھر رشتہ بھیج دیا۔فرزانہ بیگم کے گھر والوں کو بھی کوی اعتراض نہیں تھا ان کی فیملی ویسے بھی بہت اوپن مائنڈ تھی۔۔

یوں ان لوگوں کی شادی ہو گئ۔۔پہلا ایک سال تو سب ٹھیک تھا مگر جب بات ان کے سب سے بڑے بیٹے ابراہیم پر آئی تو انہوں نے صاف منع کر دیا کہ ابھی وہ اولاد کی ذمے داری قبول نہیں کر سکتیں۔۔۔ا

للہ نے انہیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا مگر ان صرف اپنی فکر تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن مہراج صاحب ابراہیم کے آنے سے بہت خوش تھے اور صرف وہی اسے وقت بھی دیتے۔۔کیوں کہ فرزانہ بیگم نے تو اس کو مکمل طور پر میڈ کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

مہراج صاحب یہی سمجھتے تھے کہ وقت کے ساتھ وہ ٹھیک ہو جائے گیں مگر یہ ان کا صرف ایک خیال ہی تھا۔۔

فرزانہ بیگم نے اپنی لائف کو زرا بھی نہیں بدلا۔۔یہاں تک کہ ابراہیم کے 3 سال بعد مصطفی اور 2 سال بعد صارم کی پیدائش پر بھی فرزانہ بیگم نے اپنے آپ پر توجہ دی۔۔

مہراج صاحب کے پاس صبر کرنے کے علاوہ کوئی اور حل نہیں تھا کیونکہ اب ان کے بچے بھی تھے اور وہ ابھی بھی ان سے محبت کرتے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب بچوں کے لیے ایک اچھی میڈر رکھنا چاہتے تھے مگر فرزانہ بیگم نے وہ اپنی سٹیٹس کو نظر میں رکھتے ہوا ایک ماڈرن سی لڑکی کو ہائر کیا یہ جانے بینا کہ وہ بچوں کے لیے صیح ہے کہ نہیں۔۔۔

اور وہی ہوا جس کا مہراج صاحب کو ڈر تھا۔۔۔۔۔۔

ایک دن وہ آفس کے کم سے شہر سے باہر گئے ہوے تھے دو دن بعد جب گھر لوٹے تو 5 مہینے کے صارم کی رونے کی آواز آرہی تھی۔۔

وہ جلدی سے بچوں کے کمرے میں آئے اور صارم گود میں اٹھایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ارے کیا ہوا میرے بیٹے کو ہاں۔۔۔وہ صارم کو گود میں لیے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے ابراہیم۔۔!انہوں نے ابراہیم سے پوچھا جو اس وقت 8 سال کا تھا۔۔۔

بابا اس کو بھوک لگ رہی ہے اور میڈا ابھی تک نہیں آئی۔۔۔

ابراہیم کے کہنے پر وہ چونک گئے۔۔

کیا میڈا ابھی تک نہیں آئی۔۔۔انہوں نے ٹائم دیکھا دن کے 12 بج رہے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جو کب سے کونے میں بیزار بیٹھا تھا ایک دم بول پڑا۔۔۔

جی بابا وہ ایسا ہی کرتی ہیں۔۔۔ کبھی آتی ہیں کبھی نہیں۔۔۔اور ہر وقت موبائل ہی دیکھتی ہیں۔۔۔۔وہ شاید بہت تنگ تھا اپنی میڈ سے۔۔۔

مہراج صاحب نے ایک گہرا سانس لیا اور کچھ میں اے صارم کو دودھ بنا کر پیلا اور دونوں بچوں کو کھانا دیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ سوئے ہوئے صارم کو گود میں لیے اپنے کمرے میں آئے اور صارم کو بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود وہ آج کے واقعے کے بارے۔میں سوچنے لگے آج تو حد ہو گئی تھی جانتے تھے کہ فرزانہ بیگم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مگ آج وہ فیصلہ کریں گے۔۔۔۔

ایک نظر صارم پہ ڈال کر وہ اس کے پاس بیٹھ گئے جو اب سکون سے سو رہا تھا۔۔۔

وہ بلکل اپنی ماں جیسا تھا۔۔۔ان کے چہرے پہ ایک اداس مسکراہٹ آئی کتنا بد نصیب تھا وہ جس کو ابھی ماں کا لمس نہیں ملا تھا ماں ہونے کے باوجود۔۔۔۔

انہوں نے فون اٹھایا اور کال ملانے لگے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں ٹھیک ہوں اچھا تم نے کسی گل آپا کا بتایا تھا۔۔۔ہاں اس کو کل سے ہی بھیج دو

۔۔۔۔ ھمم ٹھیک ہے۔۔۔۔

بات ختم کر کہ وہ آگے کا سوچنے لگے۔۔۔

گل آپا ایک 30 سال کی خاتون تھیں۔۔۔مہراج صاحب کو وہ بچوں ک لیے صیح لگیں تھیں مگر فرزانہ بیگم نے یہ کہ کر منع کر دیا کہ ایک بوڑھی عورت کیسے بچوں کو دیکھے گی۔۔۔

جیسے خود ان کو بچوں کی بہت فکر تھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔

ڈاکٹر سجاد اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوئے اور اسلام کیا۔۔

ارے وعلیکم اسلام۔۔۔ڈاکٹر سجاد ایں بیٹھیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیریت کیسے آنا ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے نا ہسپتال میں۔ان کے بیٹھنے پر اس نے بات شروع کی۔۔۔

جی اللہ کا کرم ہے سب بہترین چل رہا ہے۔۔۔میں یہ فائل لایا تھا۔۔آپ ایک دافع چیک کر لیں۔۔

وہ ان سے فائل لیتے ہوئے سوالیا نظروں سے ان کو دیکھنے لگا۔۔

کیسی فائل ہے یہ؟وہ ان سے پوچھنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل اس میں تمام فنڈس کا ریکارڈ ہے جو آپ نے ہسپتال کیلیے دیے تھے۔۔کتنے پیسے کہاں لگے سب کا ریکارڈ اس میں ہے۔۔۔۔۔وہ اس کو تفصیل سے بتا رہے تھے۔۔۔

مصطفی نے فائل کھولے بنا ہی ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔اور ان سے کہنے لگا۔۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی ڈاکٹر سجاد۔۔۔مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔آخر کو ہمارا 3 سال کا ساتھ ہے۔۔سو یہ سب ضروری نہیں ہے۔۔۔وہ ان کو عزت دیتے ہوئے بولا۔۔۔

سب یہ تو آپ کا بڑا پن ہے پر میرا فرض ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔آپ اتنی دور سے آئے۔۔۔بتایں کیا لیں گیں چائے یا کوفی ۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی ٹیلیفون پہ دو کپ کوفی کا کہتا پھر سے ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔

ارے اس کی ضرورت نہیں۔۔وہ اس کو منع کرتے ہوئے بولے۔۔

آپ اس کو چھوڑیں یہ بتایں ہسپتال میں سب ٹھیک چل رہا ہے نہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔اور مجھے یاد ہے آپ کی بات میں ایک دو دن کسی اچھے سٹاف کا بندوبست کرتا ہوں اور ساتھ ایک nutritionist کا بھی۔۔۔۔

کو رہنے دیں سب سٹاف کو دیکھ لیں nutritionist بہت شکریہ۔۔آپ بے شک ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی۔۔۔آخر nutritionistارے اسے کسے ضرورت نہیں۔۔۔بلکل ضرورت ہے ان لوگوں کا بھی حق ہے کہ ان کو سب ملے۔۔۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ھمم چلیں بہت شکریہ۔۔۔

میرا فرض تھا۔۔۔۔۔

اتنے میں کوفی آگی اور وہ دونوں ہسپتال کے بارے باتیں کرنے لگے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسلام و علیکم ڈاکٹر عامر کیسے ہیں آپ۔۔۔

واعلیکم اسلام آج ہمیں کسے یاد کیا آپ نے مصطفی صاحب۔۔۔وہ اسلام کا جواب دیتے ہوئے پر جوش ہو کر بولے۔۔۔

آپ سے ایک کام تھا۔۔۔

جی جی آپ بس حکم کریں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہیے جو گاوں کے ہسپتال میں کام nutritionist دراصل مجھے کچھ ڈاکٹرز اور کا دیکھ nutritionist کریں۔۔۔ڈاکٹرز کا میں نے بندوبست کر دیا ہے آپ زارا لیں۔۔۔جو لوگوں کی مفت خدمت کر سکتے ہوں۔۔۔

چلیں بے شک میں پے بھی کر دوں گا مگر قابل ہوں وہ ان سے کہنے لگا۔۔۔۔

ھممم میں سمجھ گیا آپ بلکل بے فکر ہو جائیں اور کب تک چاہیے۔۔

ھمم آپ دو دن تک کر دیں کیوں کہ وہاں ضرورت ہے۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔وہ اس کو تسلی دیتے ہوے بولے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم ٹھیک ہے شکریہ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

فون بند ہوتے ہی ڈاکٹر عامر نے زارا کو فون ملایا جو ان آفس میں کام کرتی تھی۔۔۔

وہ اس کے کام میں دیر نہیں کرنا چاہتے تھے کیوں کہ آخر کو وہ ان کے ہسپتال کو اتنے فنڈز دیتا تھا۔۔۔

ہیلو زارا جلدی سے علی مہتاب اور حاشر کو میرے آفس میں بھیجو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ٹھیک ہے ڈاکٹر۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ تینوں ان کے آفس میں داخل ہوے۔۔۔۔

ڈاکٹر عامر آپ نے بلایا؟ حاشر نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں آو بیٹھو۔۔۔کچھ اہم بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ان کو بیٹھنے کا کہتے ہوے کہنے لگے۔۔۔

مجھے یہ بتاو تم لوگوں میں سے سوشل ورک کرنے میں کن کون انٹرسٹیڈ ہے۔؟

ان کے سوال پہ مہتاب نے سب سے پہلے ہاتھ کھڑا کیا وہ جانتے تھے ہی بندی ضرور کرے گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کو دیکھا دیکھی حاشر نے بھی کھڑا کیا۔۔۔آخر کو وہ ہمشیہ اس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔ سب کو دیکھ کر علی نے بھی کر لیا۔۔۔

ڈاکٹر عامر نے اس کے اس عمل پر ہنس پڑے۔۔۔

ھممم صیح۔۔۔اچھا تو سنو۔۔۔اس ہسپتال کو سب سے زیادہ جو فنڈز دیتے ہیں ان کو کچھ کی ضرورت ہے۔۔۔وہ پے کرنے کو بھی تیار ہیں مگر میں nutritionist بہترین چاہتا ہوں آپ لوگ مفت کام کریں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل یہ ایک گاوں کا ہسپتال ہے بہت غریب لوگ ہیں تو مفت کام کر کے دعائیں لیں۔۔۔۔ویسے وہ پے کرنے کو بھی تیار ہیں۔۔۔

اب جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔۔۔۔بات ختم کر کہ وہ ان کا جواب کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔

مہتاب نے بغیر وقت لیے کہا مجھے منظور میں مفت کام کرنے کو بھی تیار ہوں۔۔۔۔

حاشر نے ایک نظر اس کو دیکھا جو بنا مطلب کہ ہر وقت مدد کے لیے تیار رہتی تھی۔۔۔

میں بھی تیار ہوں۔۔۔۔حاشر نے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں بھی تیار ہوں۔۔۔۔ علی نے جواب دیا۔۔۔

ھمم مجھے تم لوگوں سے یہی امید تھی ٹھیک ہے صبح ہی تم لوگ چلے جاو۔۔۔۔

ٹھیک ہے ڈاکٹر۔۔۔۔اور پھر وہ تینوں ان کے آفس سے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

تھک تی نہیں ہو اتنا کام کر کے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ابھی اتنا کام ہسپتال کا کرتی ہو اور پھر ویسے اتنا سوشل ورک کرتی ہو کیسے کر لیتی ہو۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفس سے نکلنے کے بعد حاشر نے اس سے پوچھا وہ اس کے پیچھے ہی اس کے کیبن میں آگیا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اس کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دی تو اس کے دائیں گال پر ڈیمپل پڑا۔۔

۔۔۔۔

حاشر تو اس کی اس مسکراہٹ میں کھو گیا تھا۔۔

بس اچھا لگتا ہے لوگوں کی مدد کرنا ہر کیسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔کتنے لوگ ہم سے زیادہ لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں مگر نہیں وہ اپنے مسائل میں الجھے رہتے ہیں پتا ہے اگر ہم کسی کی مدد کرتے تو اللہ خد ہماری مشکلات کو آسان کرتا ہے اس دینا میں ہم صرف اللہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی عبادت ہی نہیں کرنے آئے بلکے اللہ کی عبادت کا مقصد بھی لوگوں کی مدد کرنا ہے۔۔۔۔اب روزے کو دیکھو اس سے اس شخص کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے وہ احساس ہی ہم سے ان لوگوں کی مدد کراتا ہے۔۔۔

اپنی بات پوری کر کے اس نے اس کی طرف دیکھا جو فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی بات کو غور سے سن رہا تھا۔۔

اس کی بات بھی اس کی طرح خوبصورت تھی۔۔۔

وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن وہ تینوں اس کے آفس کے لیے چل پڑے۔۔۔۔ علی کی چونکہ گاڑی خراب تھی اس لیے وہ حاشر کے ساتھ آیا راستے میں ہی انہوں نے مہتاب کو لے لیا۔۔۔ وہ اس کے گھر کے سامنے کھڑے تھے جب حاشر نے مہتاب کو کال کر کے آنے کو کہا۔۔۔

ھممم تو کب رشتہ جھج رہے ہو۔اس کے گھر۔۔

علی مہتاب اور حاشر کی کی کافی گہری دوستی تھی۔۔۔ سو وہ اپنے دوست حاشر کو سمجھتا تھا جو مہتاب کیلیے کیسا محسوس کرتا تھا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب؟۔۔۔حاشر ایسے کہا جیسے وہ نہ سمجھتا ہو۔۔

اب اتنے بھی بچے نہیں ہو اب بتاو۔۔۔علی نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ھمم امی سے بات کر لی ھے وہ تو تیار ہیں میں بس مناسب وقت کا انظار کر رہا ہوں۔۔۔اس نے بتایا۔۔۔

ھمم اور یہ مناسب وقت کب آئے گا؟ علی نے شرارت سے پوچھا۔۔۔

اس سے پہلے ہو کوئی جواب دیتا اس نے علی کے پیچھے والے شیشے سے دیکھا مہتاب ان کی طرف ہی آ رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے کالی گھٹنوں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی۔۔۔اور کالی ہی جینز۔۔۔۔میک اپ کے نام پر ہلکی سی لیپ سٹیک لگائی ہوئی تھی وہ ہمشیہ اسی طرح سادگی سے تیار ہو تھی۔۔۔

اور آج وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی کالا رنگ واقعی اس پر بہت اچھا لگتا تھا

علی نے اس کو اس طرح مگن ہوتے دیکھ کر شرارت سے مسکریا۔۔۔کہتے ہو تو پیچھے چلا جاؤں۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں مہتاب گاڑی میں پیچھے اکے بیٹھ گئی۔۔۔۔

سلام کرتے ہوئے اس نے ان دونوں کو دیکھا اور مسکرا دی۔۔

چلیں؟۔۔۔۔۔

علی نے شرارت سے کہا تو حاشر نے اسے گھورتے ہو گاڑی سٹاٹ کی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں پہنچ کر ان کو تھوڑی دیر بیٹھا یا پھر سب سے پہلے علی کی باری آئی پھر حاشر کی اور سب سے آخر کی میں مہتاب کی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی ایک منٹ کیلیے دھنگ رہ گی اس کا کمرہ واقعی بہت خوبصورت تھا اسے شاید اس کی طرح کالا رنگ پسند تھا تو کمرے میں بلیک ہی فرنیچر تھا۔

اس نے نظر گمائی وہ ایک کونے میں کھڑکی کی طرف کھڑا فون پہ بات کر رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کرے سو وہ خاموشی سے کھڑی رہی۔۔۔

مصطفی جیسے ہی بات ختم کر کے مڑا۔۔۔

ایک منٹ کیلیے واقعی اس کی خوبصورتی میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا نہیں تھا کہ اس نے خوبصورت لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی وہ ملک سے باہر بھی گیا تھا وہاں کا حسن بھی اس نے دیکھا تھا مگر اس میں نجانے کیا بات تھی وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

کالا رنگ شاید اس کیلیے ہی بنا تھا اس کے دل نے بے اختیار کہا۔۔۔

خود پر نظروں کو محسوس کیا تو اس نے سر اٹھایا تو دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

مصطفی ایک دم چونک گیا۔۔۔خود کی کیفیت پر حیران ہوتے ہوے وہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو اسلام کرتے ہوئے کرسی پر جا بیٹھی۔۔۔۔

اسلام کا جواب دے کر اس نے اس سے وہ فائل پکڑی جو اس نے آگے بڑھائی ہوئی تھی

۔۔۔

فائل کھولتے ہی اس کی نظر اس کے نام پر پری۔۔۔ مہتاب اس نے بے اختیار اس کا نام

پکارا۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی فائل کو پڑھ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا جو نظریں جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اس سے نظریں ملائے بیٹھی ہوتی۔۔۔

ھمم۔۔۔اچھا تو کب سے آپ سوشل ورک کر رہی ہیں آپ؟۔۔۔

مصطفی اسے غور سے دیکھتے ہوے بولا۔۔۔

جی 7 سال ہو گئے ہیں مجھے۔۔۔ مختصر سا جواب دیا گیا۔۔۔

ھمم۔۔۔ مصطفی کی گہری نظریں اس کو الجھن میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کل سے جوئن کریں۔۔۔ڈرائیور آپ کو دے دیا جائے گا۔۔۔ٹھیک؟۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی بات پر حیران رہ گئی۔۔۔یعنی کہ اسے اتنی جلدی سے کنفرم کر لیا گیا تھا۔۔۔وہ تو اس جلدی پہ پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی کیفیت کو سمجھتے ہو وہ ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

حیران ہونے کی ضرورت نہیں مس مہتاب۔۔۔اس نے اس کے نام پر خاص زور دیا۔۔۔

دراصل میں اس لیے آپ کو رکھ رہا ہوں کیوں کہ آپ نے پہلے بھی لوگوں کے لیے مفت کام کیا ہے۔۔۔سو مجھے بھی اس لیے آپ بہتر لگیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی اس بات پہ وہ پر سکون ہو گئ۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے سر میں کل سے انشاءاللہ جوئن کر لوں گی۔۔۔ شکریہ۔۔۔

نو پرو بلم۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ کبھی بھی لڑکیوں کے سامنے نہیں مسکریا۔۔۔ مگر آج وہ خود ابھی اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ خد بہت حیران تھا۔۔۔۔

ھمم ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور خدا حفظ کرتے ہو باہر چلی گئ۔۔۔۔

جبکہ مصطفی ابھی تک اس کے سہر میں کھویا ہوا تھا

وہ اس کے جانے کے بعد عجیب سی کیفیت میں تھا۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ مہتاب کچھ دیر اور بیٹھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ جسے لڑکیوں سے چڑ تھی وہ آج اسے بات کرنے کے ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا۔۔۔

وہ گم سم سا بیٹھا تھا کہ اچانک سیمیل اندر داخل ہوئی بغیر دستک دیئے۔۔۔

ہائے ہینڈسم !۔۔۔وہ ایک ادا سے چلتی ہوی آئی اور مسکرا کر اس کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔

وہ ایک دم سے چونک گیا۔۔اور اس کا موڈ ایک دم سے خراب ہوا۔۔۔

تم کو کوئی تمیز ہے۔۔۔اور کتنی مرتبہ معنہ کیا ہے یہ میرا آفس ھے تمہارا گھر نہیں ۔۔۔۔وہ غصے سے بولتا ایک دم سے کھڑا ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سیمیل آرام سے مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اور میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے کہ عادت ڈال لو۔۔۔وہ اب بھی مسکرا رہی تھی۔۔

مصطفی غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔اسے پہلے میں کچھ کر دوں۔۔۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔۔تم کیا کرو گے مصطفی کر تو میں چکی ہوں بس اب نتیجہ آنا باقی ہے۔۔۔۔اور پھر وہی ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔۔شرارت سے کہتی ہوئی وہ اس کے بہت پاس آ کر کھڑی ہو گی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ اس کی گردن کے گرد ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی کہ مصطفی نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کو پیچھے کیا اور غصے سے کہنے لگا

اپنی حد میں رہو سمجھی۔۔۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔

سمجھنا تو اب تمہیں ہے میری جان۔۔۔وہ اس کو زچ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

دافعہ ہو جاو۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے دھڑا

Get Lost Seemal

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو جا رہی ہوں لیکن میری بات یاد رکھنا۔۔۔۔

بائے۔۔ مسکرا کر کہتی ہوئی وہ وہاں سے چل پڑی۔۔۔۔

پیچھے مصطفی کا غصے سے برا حال تھا۔۔اور ایک بات جو اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی

وہ یہ کہ سیمیل ایسے ہی نہیں اتنی بڑی بات کہہ گئی کچھ گڑبڑ تو ضرور ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

بندہ تو بڑا ڈیشنگ ہے یار کیا پرسینلٹی تھی اس بندے کی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی بس مصطفی کی پرسینلٹی کے گن ہی گا رہا تھا۔۔

حاشر جو خد بھی ایمپرس ہوا تھا لیکن اب علی کی باتوں سے تنگ آ گیا تھا۔۔۔

تم کیا کہتی وہ مہتاب۔۔۔۔ علی نے حاشر کو تنگ کرنے کیلیے پوچھا۔۔۔

حاشر بے اختیار گہرا سانس لے کر رہ گیا اب وہ کس طرح برداشت کرے گا مہتاب کے منہ سے کسی دوسرے شخص کی تعریف۔۔۔ جبکہ وہ اس شخص سے تو وہ خود بھ ایمپرس ہوا تھا۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب جو ابھی تک اس کی باتوں میں گم تھی اس کے بولنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ اگلا بندہ اس کے سحر میں کھو جائے۔۔۔

علی کے پوچھنے پر وہ چونک گئی۔۔۔حاشر کب سے اسے نوٹ کر رہا تھا کہ جب سے وہ انٹرویو دے کر آئی ہے پیچھے بیٹھی ایسے ہی گم سم ہے۔۔۔

ہاں بات تو بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔وہ واقعی کسی کو بھی ایٹریک کر سکتا ہے۔۔۔۔

اس کے منہ اس اتنی تعریف سن کر علی بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسہ۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ حاشر نے اپنا غصہ قابو میں رکھتے ہوئے اس کو شیشے سے دیکھا وہ اس کو سوچ کر مسکرا ئی تھی۔۔۔اور یہ بات حاشر کو اور غصہ دیلا گئی۔۔۔

تم خاموش رہ کر گاڑی نہیں چلا سکتے اس کے غصے سے کہنے پر مہتاب نے اس کو حیرت سے دیکھا جو کم ہی غصہ کرتا تھا۔۔۔

تم لوگوں کو کیا جواب دیا؟۔۔۔مہتاب نے دونوں سے پوچھا

حاشر جو پہلے ہی غصے سے بھرا ہوا تھا اچانک بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا جواب دینا ہے اس کی ارادے سے لگ نہیں رہا تھا۔۔۔بلاوجہ آج وقت ضائع کیا ہے

علی نے بھی اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

حاشر جو غصے سے بھرا بیٹھا تھا مہتاب کے جواب پر ساکت رہ گیا۔۔۔

اچھا ہممممم مجھے تو انہوں نے رکھ لیا ہے اور کل سے جوئن کرنے کو بھی کہا ہے۔۔۔وہ حاشر کو بنا دیکھے بولی۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔علی اور حاشر ایک ساتھ بولے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں بھی پہلے حیران رہ گئی تھی مگر پھر انہوں نے کہا کہ میں کافی ٹائم سے سوشل ورک کر رہی ہوں اس لیے۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

حاشر یہ سن کر خاموش ہو گیا۔۔۔یعنی وہ اس کے ساتھ کام نہیں کرے گا۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

اگر مہتاب اس شخص کی تعریف نہ کی ہوتی تو شاید وہ خوش بھی ہوتا مگر اب بات اور تھی

۔۔۔۔

ھمم تو تم اب سے ہسپتال نہیں آو گی؟ علی نے پوچھا تو حاشر بھی متوجہ ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ میں کیسے آسکتی ہوں دو دو جگہ۔۔۔اس نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

ھمم چلو آل دا بیسٹ۔۔۔۔۔۔ علی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

جبکہ حاشر خاموش ہی تھا۔۔۔

۔۔۔۔

اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔اسے لگا کہ اس کا سر درد سے پھٹ جائے گا۔۔۔۔وہ پھر بھی گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو لاونج میں سے فرزانہ بیگم کی اونچی اونچی آوازیں ارا ہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا دل کیا وہ واپس چلا جائے۔۔۔۔مگر اپنا نام سنتے ہی رک گیا۔۔۔۔

بس ایک سیکنڈ لگا تھا اس کو سارا معاملہ سمجھ نے میں۔۔۔

وہ میرا بیٹا ہے صرف میرا کہا ہی مانے گا وہ۔۔۔فرزانہ بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔

فرزانہ وہ آپ کا بیٹا ہے کوئی غلام نہیں۔۔۔اور بیٹا وہ آپ کا تب بھی تھا جب وہ پیدا ہوا تھا اور تب بھی تھا جب اس کو ایک ماں کے پیار کی ضرورت تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ بس اپنا دیکھ رہی ہیں۔۔۔ایک اچھے بڑے گھرانے کی لڑکی ہو۔۔اس کے خاندان کے پاس بہت پیسہ ہو اور اس کا رہن سہن بھی آپ کی طرح ہو۔۔۔ مگر پلیز میں مصطفی کی زندگی کو اپنے جیسا نہیں بنے دوں گا۔۔۔

مہراج صاحب بھی غصے سے بول رہے تھے لیکن آواز ان سے کم تھی۔۔۔

فرزانہ بیگم کو ان کی بات پہ آگ ہی لگ گی۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتیں مصطفی اندر آیا۔۔۔

دیکھ رہا ہے ہو اپنے باپ کو اب مجھ سے بھی تنگ آگیا ہے وہ۔۔میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھ سے شادی کر لو۔۔۔خد آئے تھے تم۔۔۔کوئی کمی نہیں تھی مجھے۔۔۔۔وہ غصے سے کہتیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز۔۔۔مصطفی نے ضبط سے کہا۔۔۔

کیا پلیز اور ہاں تم مصطفی میری بات دھیان سے سن لو تم تمہاری شادی صرف سیمیل سے ہو گی بس۔۔۔وہ اپنی بات ختم کرتے ہوے کہنے لگیں۔۔۔

ھمم دیکھیں گے میری ایک شرط ہے۔۔۔پہلے آپ ابراہیم کے بارے میں سوچیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔اس نے تہمل سے کہا۔۔۔لیکن اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

مہراج صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا کہ وہ کیا کہ رہا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم کی جان میں جان آئی۔۔۔

کیا تم واقعی سیمیل سے شادی کر لو گے۔۔۔۔انہوں نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

موم پہلے آپ ابراہیم کو دیکھیں اور میں نے یہ نہیں کہا کہ میں سیمیل سے شادی کروں گا ۔۔۔۔میں سیمیل کو دیکھ لوں گا۔۔۔۔

وہ تو اپنی مرضی کا مالک ہے آیک ہی لڑکی کے پیچھے اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔۔۔۔تم کیوں اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔۔۔وہ غصے سے چلائیں

موم پلیز میں خد غرض نہیں ہوں اور بنا کسی کی سنے وہ وہاں سے چالا گیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پیچھے وہ سلگتیں رہ گئیں۔۔۔۔

مہراج صاحب بھی خاموش ہو کر چلے گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر آ کر بھی وہ کھوئی کھوئی ہوئی تھی اس کے سہر میں۔۔۔۔ شیشے میں کھڑی ہو کر وہ آج کا سارے دن کو یاد کرنے لگی۔۔۔۔

اس کو معلوم بھی نہیں تھا کہ وہ مسکرا رہی ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم خیریت جناب اکیلے اکیلے مسکرایا جارہا ہے۔۔۔ہمم

زینیا کب اس کے پاس آئی اس کو پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

ہاں کچھ ن۔ نہیں ہوا ایک دم گھبرا گئی۔۔۔۔

ہمم۔۔اچھا نہیں پوچھتی۔۔۔نیچے آو کھانا لگ گیا ہے۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی بھاگی۔۔۔۔۔

ھمم وہ بھی فریش ہو کر نیچے آئی اور سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسا رہا آج کا دن ھمم۔۔۔سیما بیگم نے اس سے پیار سے پوچھا

جی کافی اچھا رہا بلکہ میں پہلے سے ہی سوشل ورک میں انٹرسٹیڈ تھی تو انہوں نے مجھے رکھ بھی لیا ہے۔۔۔۔

ایک گاوں میں ہسپتال ہے کل سے ڈرائیور بھی لینے آئے گا۔۔۔

واہ گریٹ یار۔۔۔۔گیڈ جاب۔۔۔۔۔عاص نے اس کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ سیما بیگم پریشان ہو گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر مہتاب کیسی جاب ہے جو ایک دم سے رکھ بھی لیا اور پھر گاوں میں جانا ہے نا جانے کیسے لوگ ہوں گئے۔۔۔وہ فکر سے بولیں۔۔۔

ارے امی بہر نہ کریں۔۔۔سب ٹھیک ہے ہمارے سینئر ڈاکٹر کے ہی کہنے پر میں گئ تھی ۔۔۔اس نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا

امی بے فکر رہیں اب وہ بچی نہیں ہے۔۔۔عاص نے بھی اس کی ہمایت کرتے ہوئے بولا تو ان کو مطمئن ہونا ہی پڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گھر میں داخل ہوا تو سیدھا لاونج میں آیا جہاں صارم اکیلا بیٹھا تھا گم سم سا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بر و خیریت۔۔۔۔۔

ابراہیم اس کے ساتھ بیٹھتے ہوا پوچھا۔۔۔۔

ھمم آج پھر موم ڈیڈ کا جھگڑا ہوا۔۔۔اور تو اور مصطفی بھائی بھی آج بڑے غصے میں تھے۔۔۔

کیا ہوا تھا؟ابراہیم نے پریشانی سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہی کے چیڑل میرا مطلب ہے کے سیمیل سے شادی کر لو۔۔۔تو بھائی نے کہا پہلے آپ کا سوچا جائے۔۔۔صارم نے اسے ساری تفصیل بتائی۔۔۔

ھممم۔۔وہ اس کی بات پر مسکرا بنا نہیں رہ سکا وہ جنتا تھا وہ سیمیل سے کتنا چیڑتا ہے۔۔اور اس نے آج ہی مصطفی سے بات کرنے کا سوچا۔۔

ویسے بروپھر کیا خیال ہے۔۔۔وہ شرارتسے ابراہیم سے پوچھنے لگا۔۔۔

ابراہیم نے اسے گھورا پھر مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

ابھی بس پڑھائی کرو۔۔۔وہ اس کو ٹالتے ہوے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بھائی میں کب شادی میں بھنگڑے ڈالوں گا۔۔۔وہ واقعی اداس تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔اچھا کچھ سوچتے ہیں۔۔۔۔وہ ہنس کر بولا۔۔۔

سچییییییی بھائی۔۔۔صارم تو چلا ہی اٹھا۔۔۔۔

ارے آرام سے یار۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے بولا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ نے ان سے بات کی موم۔۔۔ سیمیل ان کے پاس صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں پر نیل پینٹ لگاتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں کی تھی بات میں نے اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔وہ موبائل پر مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ اس کو جواب بھی دے رہی تھیں۔۔۔

دیکھنا کیا ہے موم ان سے کہیں نا کہ مصطفی کو راضی کریں ورنہ وہ جانتی ہیں کہ انجام کیا ہو گا۔۔۔

اور اس جال میں تو وہ خود ہی پھنسی ہیں ہم نے تو کوئی فورس نہیں کیا تھا۔۔۔وہ منہ بنا کر بولنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ ہماری قسمت ہے کے فرزانہ کی ڈور ہمارے ہاتھ میں ہے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے غرور سے کہنے لگیں۔۔۔

موم پلیز آپ بس ان سے کہیں جلدی کریں۔۔۔کیا وہ اپنے کو بیٹے کو بھی نہیں مانا نہیں سکتیں۔۔۔اس کا موڈ آف ہوا۔۔

تم تو اسے کہہ رہی ہو جسے مصطفی کا تم کو پاتا نہ ہو حوصلہ رکھو میری بچی شادی تو تمہاری مصطفی سے ہی کروں گی۔۔۔مجھے اپنی بہن کا پتا ہے۔۔۔۔وہ اس کو مسکرا کر کہتیں اس کو سمجھانے لگیں۔۔۔

ھممم۔۔۔۔وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج جلدی جلدی تیار ہوئی اور نیچے آئی۔۔۔۔

ہمشیہ کی طرح ٹیبل پہ سب پہلے سے موجود تھے۔۔۔عاص اپنی عادت سے مجبور بولے جا راہا تھا اور بچاری زینیا اس کی ہر بات نہ چاہتے ہوئے بھی سن رہی تھی۔۔۔

ارے اپی آج کیا بات ہے آپ جلدی میں ہیں۔۔۔وہ جو عاص کی باتوں جان چھڑانہ چاہ رہی تھی اس کو مہتاب کو دیکھ کر اس کو امید نظر آئی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں وہ ڈرائیور کھڑا ہے اس کا فون آیا ہے میں جا رہی ہوں بس۔۔۔وہ جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوا اور سیما بیگم کو خدا حفظ کرتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

اور ہمشیہ کی طرح سیما بیگم نے پیچھے سے آواز دی کہ

آیت لکرسی پڑھ لینا یاد سے۔۔۔

اور بیچاری زینیا اس کی آخری امید پر بھی پانی پھیر گیا۔۔۔

اور اس کو وین آنے تک اگلے دس مینٹ تک عاص کی بے تکی باتیں۔۔۔اچھا زینیا یہ۔۔ اچھا زینیا وہ۔۔۔یار یہ مہتاب کو کتنی جلدی ہوتی ہے نا جانے کی۔۔۔اچھا تمہے پاتا ہے ۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ سنی پڑیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو تقریبا دو گھنٹے لگے گاوں پہنچے میں۔۔۔۔وہاں پہنچتے ہی جیسے گاڑی سے نکلتے ہی اس کو ٹھنڈ یہوانے ویلکم کیا۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد نظر گمائی دور دور تک سبز کھیت ہی کھیت تھے۔۔۔کہیں کہیں کوئی مٹی کے گھر تھے۔۔۔۔

وہ پہلی دفعہ گاوں آئی تھی۔۔۔۔بہت مزہ آنا ہے۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔وہ مسکراتے ہوے ڈرائیور کے پیچھے چل پڑی جو اس کو ہسپتال تک لکے جا رہا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر قسمت نے اس کے لیے کچھ اور ہی سوچا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ڈاکٹر سجاد اس کے آنے پر کھڑے ہوئے۔۔۔

ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ ان کے سامنے جا بیٹھی جہاں انہوں نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کیسی ہیں اپ۔۔۔ڈاکٹر عامر اور مصطفی سر سے معلوم ہوا کہ کہ آپ یہاں کام کرنا چاہتی ہیں اور وہ بھی مفت۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کافی ایمپرس ہوا ہوں آپ سے۔۔۔کافی سالوں سے آپ لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں

وہ بس مسکرا کر دی۔۔۔۔۔۔

اچھا آپ کو میں کام بتاتا ہوں ایں اور آپ کا کمرا بھی دیکھاتا ہوں

۔۔وہ اٹھے اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑی۔۔۔

اچھا آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا نہ سفر میں۔۔وہ اس سے پوچھنے لگے۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔

ھمم گڈ۔۔۔ایں اس طرف۔۔۔۔وہ مہتاب کو اس کا کمرا دیکھا کر چلے گئے۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور لیب کوٹ پہنے لگی اور جا کر کمرے میں موجود واحد ایک بڑی کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی

یہاں بھی دور دور تک سبز کھیت ہی کھیت تھے۔۔

اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔۔۔اس کے لمبے سیلکی بال ہوا میں اڑھ رہے تھے سفید گھٹنوں تک آتی فراک اور بلیک پینٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ باہر کے منظر میں میں اتنا کھو گئی تھی کہ اس کو پتا ہی نہیں چلا کہ وہ دور کھڑے ایک شخص کی نظروں میں ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کام میں بری طرح مگن تھی کہ اچانک اس کا فون بجا۔۔

اس نے چونک کر اپنا فون اٹھایا۔۔۔ کسی انون نمبر سے کال تھی وہ ایسی کال نہیں اٹھاتی تھی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے اٹھالیا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔اس کی دھمی آواز میں دوسری طرف موجود شخص کھو سا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے پھر سے ہیلو کہا۔۔۔تو دوسری طرف مصطفی چونک گیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔کیسی ہیں آپ مس مہتاب۔۔۔۔اس نے اس کے نام پر زور دیا۔۔۔

اور اس کی آواز وہ آیک دم سے پہچان گئ۔۔۔

اپ۔۔۔۔وہ ابھی بھی حیران تھی۔۔۔

جی میں کیا ہوا؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپکچھ نہیں آپ کو نمبر کیسے ملا۔۔۔اس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم جہاں تک مجھے یاد ہے آپ ہی نے ر سیپشین پہ اپنا نمبر دیا تھا۔۔۔وہ مسلسل مسکرا رہا تھا پتا نہیں کیوں اس کو اس سے بات کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔

اسے اچانک یاد آیا۔۔۔ہاں۔۔۔جی خیریت تھی آپ نے فون کیا

اسے لگا وہ مسلسل مسکرا رہا ہے۔۔۔اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔۔۔

مصطفی کو معلوم ہوا کہ اسے تو خد بھی معلوم نہیں کہ اس نے فون کیوں کیا۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے پوچھنا تھا کہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا آپ کو سفر میں۔۔۔ڈرائیور نے آرام سے پہنچا دیا؟۔۔۔۔

جی ہاں بہت شکریہ آپ کا۔۔ بلکل ٹھیک رہا۔۔۔وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

ھمم اور آپ کو ڈاکٹر سجاد نے کام تو بتا ہی دیا ہو گا۔۔وہ جان بوجھ کر بات لمبی کر رہا تھا

جی بتا دیا تھا اور میں دیکھ بھی رہی ہوں سب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتا دروازے پر دستک ہوئی اور مہتاب نے چونک کر دیکھا ایک مریض اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔

اس کو اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ مصطفی سے بولی

اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں مجھے مریض کو دیکھنا ہے۔۔۔

اور بغیر اس کی کچھ سنے اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

اور دوسری طرف مصطفی اس کی جلد بازی پر مسکرا دیا۔۔۔

کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے ہاں ہمیں بھی بتاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی اچانک حیدر کے بولنے پر چونک گیا اس کو معلوم بھی نہیں ہوا کہ وہ کب اندر ایا۔۔۔۔۔

ہاں کچھ نہیں یار۔۔۔۔وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔

کچھ تو ہے یار۔۔۔اسے ہی تم مسکرا دو سیر یسلی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔وہ فائل کھولتے ہوئے بولا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ممممم اچھا ٹھیک ہے نہ بتاو کوئی نہیں۔۔۔تم اور بس ایسے ہی مسکرا دو ایسا ہو نہیں سکتا ۔۔۔اور تم لکھ لو یہ راز بھی زیادہ دیر چھوپے رہنے والا نہیں ہے۔۔۔اور جس بھی شخص کی وجہ سے مسکرائے ہو اللہ اس کو لمبییییی عمر دے اور میرے یار کی زندگی میں اسے شامل کر دے۔۔۔۔

حیدر بنا اس کے حالت دیکھے بولتا گیا۔۔۔

جبکہ مصطفی ایک دم ساکت ہو گیا۔۔۔

امین اس نے دل میں بے اختیار کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تھک ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور کپڑے بدل کر بستر میں گھس گئی۔۔۔آج اس کا پہلا دن تھا اس لیے وہ کافی تھک گئی تھی۔۔۔۔

اسے گاوں دیکھنا تھا مگر کام ہی اتنا تھا کہ ہو بس اپنے کام تک ہی رہی۔۔۔۔

فون کے بجنے پر وہ چونک گئی اور فون دیکھا تو حاشر کا فون تھا۔۔۔

ہیلو مہتاب کیسی ہو۔۔۔حاشر بولا۔۔

ہمم میں ٹھیک تم سناو۔۔۔وہ لیٹتے ہوئے بولی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہوں میں بھی تم بتاو کیسا رہا پہلا دن۔۔۔میرا دل نہیں لگا تمہارے بغیر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔اچھا پر میرا لگ گیا۔۔۔۔اور دن اچھا گزرا۔۔۔وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمم صحیح ہے یار۔۔۔وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا اور مہتاب اس کے ایسا کرنے پہ قہقہہ لگاتی ہنس پڑی۔۔۔۔

ہنس لو بھول گئی ایک ہی دن میں۔۔۔وہ موضوع ناراضگی سے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایسا نہیں ہے بس بہت مصروف دن گزرا تھا آج سو۔۔۔۔۔

حاشر نے محسوس کیا وہ واقعی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

ہمم آئی نو۔۔۔ چلو آرام کرو پھر بات کریں گے۔۔۔۔۔

ہمم خدا حافظ۔۔۔ وہ واقعی تھکی ہوئی تھی سو اس نے فون بند کر دیا۔۔

فون رکھ کر وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ رہی کہ اس کے کانوں میں اس کی گہری اور خوبصورت آواز گونجی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ آنکھیں بند کئے ہی مسکرادی۔۔۔اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے کب نیند آئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

وہ خاموش سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اپنا بیگ اس نے سوفے پر رکھا۔۔۔اور کچن کی طرف دیکھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

وہ سیدھا کچھ میں داخل ہوا اس کا رخ دوسری طرف تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے بلکل قریب آیا اور اس کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔اس نے سرگوشی کی۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔وہ جو اس کی گردن میں منہ چھپائے کھڑا تھا اس کے کان میں بولا۔

اس نے اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تو وہ مسکرا کر اس کی طرف مڑی۔۔۔۔اور اس کی گردن کے گرد ہاتھ رکھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھ کر اپنے پاس کیا۔۔۔

تم سوچ رہی تھی کہ آج بھی نہیں اوں گا۔۔۔ ھممم

اس کے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ بولا۔۔

ہاں۔۔۔بہت مس کر رہی تھی آپ کو۔۔۔پیار بھرا شکوہ کیا گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کا شکوہ سن کر مسکرا دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ہمم تو کوئی بات نہیں ابھی یہ شکوہ بھی ختم کر دیتے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی اس نے اسے اپنے بازوں میں اٹھایا اور کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔

ہا۔۔۔ارے۔۔۔۔۔وہ کچھ بولتی کہ وہ اس پر جھکا اور وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اس کا دوسرا دن تھا وہ پر جوش وہ کر سارے کام کر رہی تھی۔۔۔ایک ایک مریض کو پر اپر ٹائم دے رہی تھی۔۔۔ مسلسل تین گھنٹوں بعد جا کر اس کو کچھ فارغ وقت ملا۔۔۔

تو اس میں وہ باہر نکل آئی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے آخر کار اس کو گاوں دیکھنے کا موقع مل ہی گیا۔۔۔وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی ہسپتال کے پاس پاس ہی گھوم رہی تھی۔۔اور کوئی تھا جو دور کھڑے اس کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

گھومتے گھومتے وہ پھر ہسپتال کے سامنے آئی تو اس نے ڈاکٹر سجاد کو دیکھا جو کسی گاوں کے رہنے والے سے بات کر رہے تھے۔۔۔

وہ جب تک ان کے پاس پہنچی تو وہ بندا جا چکا تھا۔۔۔

ارے آپ مہتاب۔۔۔ڈاکٹر سجاد اس کو باہر دیکھ کر کہنے لگے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی بس کوئی کام نہیں تھا تو اس لیے۔۔۔وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

اچھا چلیں آئیں چائے پیتے ہیں۔۔۔اور چائے کو مہتاب کیسے منع کر سکتی تھی وہ بھی ان کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

وہ لوگ ڈاکٹر سجاد کے کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اچانک مہتاب نے ان سے پوچھا۔۔

تو آپ کب سے یہاں کام کر رہے ہیں؟۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی بات پر ایک دم سے چونک گئے۔۔۔۔میں۔۔۔۔مجھے یہاں 5 سال ہو گئے ہیں۔۔۔وہ اس کو بتانے لگے۔۔

ھمم اور یہ ہسپتال کب سے ہے؟

وہ اس کی بات پر مسکرا دئے۔۔۔ ھمم یہہسپتال بھی پانچ سال سے ہے جب سے بنا ہے تب سے یہاں ہوں۔۔۔بہت لوگوں نے یہاں کام کیا مگر صرف کچھ عرصہ پھر سب چلے گئے ۔۔۔بس میں اور چند ایک لوگ ہیں جو شروع سے ہیں۔۔۔

وہ اس کو تفصیل سے بتانے لگے۔۔۔

اچھا۔۔۔وہ بہت غور سے ان کی بات سن رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بھلا ہو مصطفی کا جس کی وجہ سے ابھی تک یہ ہسپتال چل رہا ہے ورنہ ہم کب تک کرتے۔۔۔ مسکرا کر اس کو تفصیل بتانے لگے تو وہ مصطفی کے نام پر چونک گئی

مصطفی میرا مطلب ہے کہ وہ سر مصطفی۔۔۔وہ چونک کر پوچھنے لگی۔۔

ہاں وہی۔۔۔ شاہ انیڈرسٹی کو تو جانی ہو گئی اس کے مالک مہراج صاحب کا بیٹا۔۔۔بہت قابل ہے اللہ نے اس بہت دیا ہے اور وہ اللہ کی رضا میں لگاتا بھی ہے۔۔۔۔اس کے باپ کا اتنا بیسنس ہے پھر بھی اس نے اپنا شروع کیا اور بہت کم عمر میں ہی اس کو کافی حد تک کامیاب کر لیا ہے۔۔۔یہ ہسپتال بھی اسی نے بنوایا ہے اور یہاں کے جو سردار ہیں ان سے کوئی مسلہ نہ ہو تو اس نے یہ زمین بھی خرید لی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو مصطفی کے بارے میں بتانے لگے۔۔۔

اور وہ بہت غور سے اس کی بتائیں سن رہی تھی۔۔۔پتا نہیں کیوں اس کو اس کے بارے میں سنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

آج چھٹی تھی تو گھر پر ہی تھا۔۔۔وہ صارم اور گل آپا لائونج میں بیٹھے تھے۔۔۔صارم بڑے مزے سے گل آپا سے سر کی مالش کروا رہا تھا۔۔۔جبکہ مصطفی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

گل آپا۔۔۔یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔۔صارم سے رہا نہ گیا تو اس نے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو مگن ہو کر اس کے سر کی مالش کر رہی تھیں ایک دم سے چونک گئیں۔۔۔ حیران تو مصطفی بھی ہوا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔

ہیں یہ کیسا سوال ہے؟

گل آپا کو صارم کی پیدائش کے بعد مہراج صاحب نے رکھا تھا وہ ان کو بچوں کیلئے بہترین لگتی تھیں۔۔۔۔اور واقعی ان کا سب بچوں کی تربیت میں بڑا ہاتھ تھا۔۔۔ان کو کبھی ایک ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں نا گل آپا آج چھٹی ہے اور بھائی بھی گھر پر ہیں حیران نہ ہوں تو اور کیا کروں۔۔۔

اس نے مصطفی کو آنکھ مارتے ہو گل آپا سے کہا۔۔۔

مصطفی ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔۔وہ چھٹی والے دن میں بھی گھر نہیں ہوتا تھا اور کبھی اگر رک جاتا تو صارم کے ہاتھوں ہمشیہ شامت ہی آتی تھی۔۔۔۔

ارے اسے نہیں کہتے بھائی ہے۔۔۔ویسے بھی اتنے دنوں بعد میرا بچہ آج گھر میں رکا ہے خبر دار جو اس کو تنگ کیا تو۔۔۔

وہ اس کو ڈانٹ کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں

جبکہ مصطفی اس کو گھورنے اور صارم اس کو شرارتی نظروں سے دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی دونوں کا یہ کام جاری تھا کہ گل آپا کہ کہنے پر دونوں چونک گئے۔۔۔

ویسے مصطفی ہی ابراہیم کو آج کل کیا ہو گیا ہے اس نے بھی کچھ زیادہ ہی نہیں گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا ہے۔۔۔

اااا۔۔۔۔ مصطفی تو ایک لمحے کیلیے گھبرا گیا۔۔۔ مگر صارم نے ایک اونچا قہقہہ لگایا۔۔۔

گل آپا تو ڈر ہی گیں۔۔۔۔ہائے اللہ صارم۔۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر ہلکہ سا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیییییی۔۔۔۔۔۔میری پیاری گل اپا آپ کو نہیں پاتا وہ بھی اب ان کی صحبت میں رہنے لگے ہیں۔۔۔اور پھر مصطفی کو آنکھ مارتے ہوئے اونچہ سا قہقہہ لگا کر ہنس پرا۔۔۔۔۔وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا اس کو تنگ کرنے کا۔۔

اب کی بار اس کے آنکھ مارنے پہ مصطفی نے اس کو کھینچ کر تکیا دے کر مارا جو اس نے آسانی سے پکڑ لیا۔۔

ہی ہی ہی پھر کبھی بھائی۔۔۔وہ اس کو تنگ کرتے ہوئے باہر بھاگا۔۔۔اور مصطفی اس کے پیچھے۔۔۔۔

جبکہ گل آپا سب تماشہ دیکھتی رہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ جانے آج کل بچوں کو کیا ہو گیا ہے ہے کوئی گھر نہیں آتا تو کوئی ابھی تک بچہ بنا ہوا ہے۔۔۔وہ بس دل میں سوچتی رہ گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر سجاد سے باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی تو حاشر کا فون آیا۔۔۔فون اٹھتے ہوئے وہ کرسی پر جا بیٹھی۔۔۔

ہیلو کیسی ہو مہتاب۔۔۔حاشر نے اس کے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک تم سناو۔۔۔حاشر وہ فائل کھولتے ہوئے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیسا ہو سکتا ہوں تمہارے بغیر۔۔وہ بس سوچ کر رہ گیا۔۔۔کہا تو صرف اتنا کہ۔۔۔۔

ہاں یار ہمشیہ جیسے ہوں بس۔۔۔۔

اور علی کی سناو کیسا ہے وہ۔۔۔وہ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ اس کو کیا ہونا ہے سب ٹھیک ہیں یہ بتاو تم بس وہاں کی ہو کر رہ جاو گی اب کیا۔۔۔۔وہ واقعی اس کو یاد کرتا تھا اس لیے پوچھے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایسی بات نہیں ہی آج ڈاکٹر سجاد نے سب کی ڈیوٹی سٹ کر دی ہیں۔۔۔مجھے ہفتے کو آف ہے۔۔۔۔وہ ساتھ ساتھ کام بھی ختم کر رہی تھی۔۔۔

ہمم چلو پھر اس ہفتے کو میٹ اپ رکھتے ہیں پھر کیا خیال ہے۔۔۔وہ پیلن بناتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔۔

اوکے میں دیکھتی ہوں۔۔۔وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

سب یار سوچنا نہیں ہے۔۔۔۔اس نے ضد کی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس شخص کو دیکھ کر ایک پل کیلیے گھبرا گئی پھر جلدی سے خدا حافظ کرتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی جو اس کے سامنے بیٹھے فرصت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

جی آپ کی فائل۔۔۔۔وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاہاہاارے ے ے ہم آپ کو کہاں سے مریض لگتے ہیں۔۔ہاں

وہ اس کو گہرئی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

اس کو اس کے اس طرح دیکھنے سے گھبراہٹ ہو رہی تھی اس کا دل کیا یا تو اس شخص کو کہیں جھج دے یا خود کہیں چلی جائے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ت تو آپ یہاں۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلی سی بول پڑا۔۔۔

آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں۔۔۔میں شاہ زیب ہوں یہاں کے سردار کا سب سے بڑا بیٹا ۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولا

جی اس کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے۔۔۔

جبکہ وہ اس کو اسی طرح دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

پھر کوئی کام ہے آپ کو؟وہ پوچھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بس اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ڈاکٹر سجاد کچھ فائل لے کر کمرے میں آئے اور شاہ زیب کو دیکھا کر حیران ہوئے۔۔۔

ارے آپ یہاں۔۔۔

جی ڈاکٹر سجاد۔۔۔میں نے سوچا ہسپتال کا چکر لگالوں۔۔۔اگر کیسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کو دیکھ لوں

اخر کو میرے گاوں کا ہسپتال ہے اور میرا فرض ہے اس کی ضرورت پوری کرنا۔۔۔وہ خباصت سے مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔اور ایک نظر مہتاب کو دیکھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی پلیز آپ آئیں میرے کمرے میں ڈاکٹر سجاد نے اس کو نکالنے کی۔۔۔

ھمم چلیں۔۔۔ایک نظر پھر سے مہتاب کو دیکھا اور چل پڑا۔۔

ڈاکٹر سجاد نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اس کے چہرے کو دیکھا اس کو مطمئن دیکھ کر سمجھ گے تھے کہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی۔۔۔تو وہ بھی اس کو فائل دے کر چلے گئے

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فرزانہ بیگم اور کتنی دیر کریں گی آپ کو میں بس دس دن اور دے رہا ہوں جلدی جلدی میری بیٹی کو مصطفی کے نام کر دیں یا میرے پیسے واپس کریں وہ بھی سود کے ساتھ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل کے والد نے غصے سے ان کو کہا۔۔۔

دیکھیں میں کر رہی ہوں نہ۔۔۔میں تو خد سیمیل کو اپنی بیٹی مانتی ہوں۔۔۔بس مصطفی کو

منالوں پھر۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتیں کہ وہ بول پڑ

آپ کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہونا سو پلیز۔۔

یا تو شادی کروائیں یا میرے پیسے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنی بات کہ کر واہاں سے چلے گئے۔۔۔اور وہ بس دیکھتی رہ گئیں۔۔غصے دے ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔

کہاں پھنس گئ۔۔۔۔انہوں نے دل میں سوچا۔۔

اب تو مصطفی کو ماننا ہی پڑے گا۔۔۔۔انہوں نے بے اختیار سوچا اور چل پڑیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے اب کچھ ہو گا۔۔۔۔اگر انہوں نے پیسے لا دیے تو۔۔۔۔۔۔ سیمیل جو پیچھے کھڑکی میں کھڑی تھی اپنی ماں سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بے فکر رہو وہ پہلی بات اتنے پیسے وہ بھی سود کے ساتھ نہیں دے گی کوئی اتنا بے وقوف نہیں ہے۔۔۔اس کا شوہر بھی اس کو پیسے دینے دے پہلے ضرور پوچھے گا۔۔۔

اس کے پاس شادی کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

وہ مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم ٹھیک ہے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔اچھا یہ بتاو جلال انیڈرسٹی سے کب میٹینگ ہے

۔۔۔کوئی فائنل ڈیٹ رکھ لو۔۔

مہراج صاحب نے فائل پڑھتے ہوئے سامنے بیٹھے ابراہیم سے کہا جو پتا نہیں کہاں کھویا ہوا

تھا۔۔۔

اہم۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔انہوں نے اس کو متوجہ کیا۔۔۔

وہ آیک دم سے چونک گیا۔۔۔آ۔۔جی ڈیڈ۔۔۔

اا۔۔ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔اس نے ان سے فائل میں

چاہی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن مہراج صاحب نے فائل پیچھے ہی رکھی اور اس کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔۔

کیا بات ہے آج کل دل کیوں نہیں لگ رہا تمہارا۔۔۔ہاں۔۔وہ باپ تھے ساری زندگی انہوں نے اپنے بچوں کو توجہ دی وہ اپنے تینوں بچوں کو سمجھتے تھے۔۔۔

نہیں ڈیڈ کچھ نہیں۔۔۔وہ جانتا تھا انکو سمجھ آگئی ہے کہ کچھ ہے۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گیا۔۔۔

بولو ابراہیم۔۔مجھے یقین ہے جو کچھ بھی ہو مجھے یقین ہے تم کوئی غلط کام نہیں کر سکتے۔۔۔

بولو۔۔۔ان کی بات سے اسے حوصلہ ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ دراصل اس دن جب۔۔۔۔اور اس نے ایک گہرا سانس لے کر سب بتانا شروع کیا ۔۔۔۔اور آخر تک بتا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس کا گانا ختم ہوا سب نے تالیاں بجائیں۔۔۔۔

یو بروتم تو چھا گئے۔۔۔۔اس کے سب سے بہترین دوست نے اس کو سہراہا۔۔۔۔

وہ واقعی اچھا گاتا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت بہت شکریہ آپ کا سب کا وہ کہہ تو سب سٹوڈنٹس کو رہا تھا مگر نظریں کونے میں چھپی کھڑی سوہا کی طرف تھی۔۔۔

افففففف وہ اس کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر گھبرا گئی اور جلدی سے کیفے سے چلی گئی۔۔۔

وہ اس سے ناراض تھی مگر ہائے یہ دل اس کی آواز سن کر ہی پگل جاتا تھا آج بھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے گانا سنے آ گئی تھی۔۔

اوئے۔۔۔۔اوئے صارم۔۔۔چلی گئی بھابھی۔۔۔اجا ادھر۔۔آفاق نے اس کو ٹیبل سے ہی آواز لگائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چونک کر پیچھے مڑا اور ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔

کیا یار اب کیوں اداس ہوتا ہے لکھ لے میری بات وہ آج مان جائے گی آخر کو آج اتنا اچھا گانا سنایا ہے تو نے اس کے لیے۔۔۔

آفاق نے اس کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یار۔۔وہ پھر بھی اداس رہا۔۔۔

ارے یار میں اور آفاق ایسے ہی خوار ہوتے ہیں ٹھیک تین دن بعد یہ دونوں صحیح ہو جاتے ہیں۔۔ہم پیچھے سے خوار ہوتے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کا تو یہ روز کا کام ہے۔۔۔ہم ایسے ہی پریشان ہوتے ہیں کہ پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔۔اب صارم اور بھابھی دوبارہ ملیں گے بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔جبکہ یہ دونوں لیلہ مجنو کی طرح ٹھیک تین دن بعد مل جاتے ہیں۔۔۔

نہیں کیا کوئی مذاق ہے یار۔۔۔اوبھائیی مارو مجھے مارو۔۔۔

ابھی ماذ کچھ اور کہتا آفاق نے اس کو واقعی میں مارنا شروع کر دیا

ارے بھئی ارے ے آفاق کمینے رک رک۔۔۔۔نازنے آفاق کو دھمکی دی۔۔۔

۔۔۔۔جبکہ صارم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

کہہ تو وہ بھی ٹھیک رہا تھا یہ ناراضگی صرف تین دن سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ کیفے میں بیٹھے سب سٹوڈنٹس ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔

ان کا گروپ تھا بھی شرارتوں کی وجہ سے مشہور تھا۔۔۔

آج اس کو کام کرتے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔وہ یہاں کے ماحول میں ڈھل رہی تھی۔۔۔اور ڈھل بھی جاتی اگر یہ شاہ زیب نامی مصیبت اس کے پلے نہ پڑتی۔۔۔

وہ آج اس دن کے بعد سے ہر روز آتا تھا۔۔۔اور اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا اور عجیب عجیب نظروں سے دیکھا کرتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو دن پہلے سے تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔۔وہ اس کے پاس آیا تھا جب وہ کام کر رہی تھی۔۔

ہمشیہ کی طرح بنا دستک دیے وہ کمرے میں آیا۔۔۔اور بیٹھنے کے بجائے اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اس کے ایسے کرنے سے کافی ڈر گئی تھی۔۔۔آج تو ڈاکٹر سجاد بھی نہیں تھے ان کو کیسی کام سے شہر جانا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس کو کہہ کر گئے تھے کہ اگر شاہ زیب کی طرف سے کوئی گڑ بڑ ہوئی تو وہ ان کو فورن کال کر دے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے تو روز وہ اس کو شاہ زیب سے دور ہی رکھتے تھے مگر وہ پھر بھی کوئی موقعہ ضرور نکال لیتا تھا۔۔۔

ابھی یہ ہسپتال اور زمین اس کی نہیں تھی پھر بھی وہ اس سے پنگہ نہیں لے سکتے تھے کیونکہ وہ وہاں کہ سردار کا بیٹا تھا۔۔۔اور اس مسلے میں مہتاب بھی تھی۔۔۔

اپ۔۔۔وہ اس سے دور ہو کر کھڑی ہوئی۔۔

فون کی بیٹری بھی چارج نہیں تھی۔۔۔کہ وہ کچھ کرتی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ج میں وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ سیدھا دیوار سے جا لگی۔۔۔۔

آپ پلیز ابھی جائیں۔۔۔ڈاکٹر سجاد بھی یہاں نہیں ہیں۔۔۔

اور مہتاب کو لگا کہ اس نے یہ بتا کر غلطی کر دی ہے۔۔۔لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔۔مجھے پتا ہے۔۔۔ تبھی آپ سے آج دل کی بات کرنی ہے۔۔۔وہ اس کے بلکل ایک قدم کے فاصلے پر تھا۔۔

دیکھیں پلیز آپ دور رہ کر بات کریں۔۔۔اس کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کرے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے اوکے مس مہتاب۔۔۔پر پہلے میری بات تو سن لیں۔۔۔وہ اس سے کہنے لگا۔۔۔

دراصل آپ مجھے بہت پسند ہیں اور میں آپ سے شادی کرنہ چاہتا ہوں۔۔۔سو پھر کیا خیال ہے ہاں۔۔۔۔وہ خباصت سے مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔

مہتاب کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے۔۔۔ایک تو وہ اس کو شادی کا کہہ رہا تھا اوپر سے اس کا لہجہ اور نظریں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بنا کچھ کہے وہ سائیڈ سے نکلنے لگی تھی اور شاہ زیب کو اس کا ایگنور کرنے پر آگ ہی لگ گئی۔۔۔ایک تو وہ کافی دونوں سے اس موقعے کی تلاش میں تھا اور آج جب اس کو موقع ملا تو وہ اس کو ایگنور کر رہی تھی۔۔۔

میں بکواس کر رہا ہوں ہاں۔۔۔اس نے مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

ممیں۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔وہ خوف سے رونے لگی۔۔۔

اس کے آنسو دیکھ کر وہ مسکریا۔۔۔۔۔۔

او کے صرف دو دن او کے مجھے پھر جواب دینا۔۔۔ہمم اس کے چہرے پھر انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مہتاب تو اس کی حرکت پر ساکت ہو گئ۔۔۔۔وہ اگلا سانس بھی نہیں لے سکی۔۔۔

وہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے چالا گیا۔۔۔

اور وہ وہاں بیٹھ کر روٹی چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

پھر وہ دو دن بعد آج ہی آئی کیوں کہ آج ڈاکٹر سجاد نے بھی آنا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ بس ہسپتال کے سامنے ہی کھڑی تھی۔۔کام کر کے وہ بہت تھک چکی تھی سو تازہ ہوا لینے باہر آئی۔۔۔اس سے پہلے وہ اندر کی طرف جاتی۔۔۔اچانک کوئی اس کے پیچھے سے آیا۔۔۔

وہ ایک دم ڈر گئ۔۔۔اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پر گیا۔۔۔وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔۔۔

اہ میری جان۔۔۔کیسی ہو۔۔۔میں بتا نہیں سکتا میں نے دو دن کیسے گزارے۔۔۔اس نے یہ کہتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

اور دور کھڑے شخص نے بھی یہ منظر دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جو آج گاوں کے ہسپتال کا چکر لگانے آیا تھا۔۔۔دراصل حقیقت تو یہ تھی وہ اس کو ایک نظر دیکھنے آیا تھا۔۔۔فون پر بات تو اس نے کی تھی اور اس کی بات بھی پوری نہیں ہو سکی۔۔۔اور اب اس کو کوئی بہانہ نہیں ملا تھا تو اب وہ ہسپتال کے چکر لگانے کے بہانے آ گیا تھا۔۔۔

مگر جو منظر اس کو دیکھنے کو ملا تھا اس کی دماغ کی رگیں تن گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے دل میں سب سے پہلے یہ بات آئی کہ وہ بھی ان لڑکیوں جیسی تھی۔۔۔۔وہ ان کے قریب جانے لگا لیکن مہتاب کے چہرے کے تاثر دیکھ کر ایک پل کیلیے ساکت ہو گیا ۔۔۔اور اس کو بس ایک لمحہ لگا تھا سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔

دل میں کہیں سکون سا بھی ہوا تھا کہ جیسا وہ سمجھ رہا تھا ویسا نہیں ہے۔۔۔

وہ جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچا مہتاب کی نظر اس پر پڑی۔۔۔اور بے اختیار اس کی آنکھوں میں سے آنسو نکلے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی۔۔۔شاہ زیب نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑا تھا کہ اس کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو آ گئے۔۔۔جیسے روکنے کی اس نے بھرپور کوشش کی مگر جیسے ہی اپنے قریب آتے ہوئے مصطفی کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے ائے۔۔۔

مصطفی نے آتے ہی شاہ زیب کا ہاتھ پکڑا اور غصے میں بولا۔۔۔ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔۔۔

مگر شاہ زیب نے مہتاب کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔

ارے تم کون ہو۔۔۔کہیں مس مہتاب آپ نے ان کو بھی ڈاکٹر سجاد کی طرح اپنا۔۔۔۔

اور ابھی اس کی بات پوری ہوتی کہ مصطفی نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے دبایا کہ مجبور ہو کر شاہ زیب نے مہتاب کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور جیسے ہی اس نے ہاتھ چھوڑا مصطفی نے اسے زور سے ایک تھپڑ مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر آج کے بعد اسے کے قریب بھی گئے نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔آج چھوڑ رہا ہوں مگر اگلی بار نہیں ہو گا ایسا۔۔۔

وہ غصے سے ڈھارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شاہ زیب نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اور مصطفی کو دیکھ کر بولا۔۔۔

تم شاید جانتے نہیں کہ میں کون ہوں۔۔اس کا بدلہ میں ضرور لوں گا اور ایسا لوں گا کہ ساری زندگی یاد کرو گے۔۔

اور یہ کہتے ہوئے وہ چل پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک نظر ڈری ہوئی مہتاب کو دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہسپتال کی طرف چل پڑا۔۔۔

وہ تو شکر تھا کہ ہسپتال میں رش نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

کہاں ہے کمرا؟۔۔۔اس کو اپنے ساتھ لیے چلتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

مہتاب نے جس طرف اشارہ کیا وہ اسی طرف چل پڑا۔۔۔

کمرے میں آکر اسے کرسی پر بیٹھا کر خود کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔اور اپنا غصہ قابو میں میں کرنے لگا۔۔۔ھو کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس کو کافی دن سے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے پوچھا

کب سے تنگ کر رہا ہے؟۔۔۔۔

کمرے میں صرف اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کے بولنے پر ایک دم چونک گئی۔۔۔۔

وووہ شروع سے۔۔۔ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم مصطفی نے ٹیبل پر پوری طاقت

سے مکا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیم اٹ مہتاب۔۔۔۔کیا ہو تم۔۔۔ہاں اگر آج وہ تمہے اٹھا کر لے جاتا تو۔۔۔ہاں کیا کر لیتی تم۔۔۔۔ایک ہاتھ تو چھڑوا نہیں سکی تم اس سے۔۔۔۔۔تو کسی کو بتا تو سکتی تھی نہ۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔وہ اس پر غصے سے ڈھارا۔۔۔

م م میں وہ۔۔۔۔اسے ہچکیوں کی وجہ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مم میں نے ڈاکٹر سجاد کک کو بتایا تھا اور وہ وہ اس کو دیکھ رہے تھ تھے۔۔۔۔وہ اب بکا ہدہ ناپنے لگ گئی تھی۔۔۔

مصطفی نے ایک گہرا سانس لیا اور پیچھے کو ہوا۔۔۔

آخر اس میں اس کا واقعی کیا قصور۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک نظر اس کو دیکھا اور ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اس کو دیا۔۔۔

پانی پینے کے بعد وہ کچھ سمبھلی۔۔۔۔

اب پلیز مجھے پوری بات بتاو۔۔۔اس کے سنبھلنے کے بعد اس نے کرسی لے کر اس کے سامنے رکھی اور آگئے کو جھک کر بیٹھا۔۔۔۔

اور مہتاب نے اسے آیک نظر دیکھ کر پھر سے اپنی گود میں نظر ٹیکا لیں۔۔۔

اور پھر ساری بات بتادی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی کا دل کیا اس کا جا کر منہ توڑ دے۔۔۔۔اور مہتاب پر تو اس کو بہت غصہ تھا۔۔

اس نے آج تک اپنی زندگی میں اتنی بے وقوف لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔یعنی حد ہے اتنا سب کچھ ہو جانے پر بھی اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا۔۔۔اور آج بھی اس لیے اگی کہ ڈاکٹر سجاد بھی ایں ہیں۔۔۔

اسے اپنا غصہ قابو کر مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے بے اختیار کچھ سوچا اور اپنا فون نکالا اور مہتاب کے ڈرائیور کو کال کر کے واپس بھیج دیا آج جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد وہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم ایسا کرو ابراہیم تم کچھ دنوں کیلیے لندن چلے جاو۔۔۔مہراج صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

ابراہیم نے چونک کر انہیں دیکھا کہ وہ آخر کہہ کیا رہے ہیں۔۔۔وہ ان کو بتا کیا رہا ہے اور وہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

ڈیڈ آپ شاید صحیح سمجھے نہیں۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا ان کی مسکراہٹ سے وہ سب سمجھ گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف ڈیڈ آپ بھی۔۔۔وہ بھی ہنس پڑا۔۔۔۔

ہمم میں صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔۔انہوں نے پھر کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کال ختم کر کے وہ واپس مڑا تو وہ ایسے ہی بیٹھی۔۔۔تب سے اب تک مصطفی نے اسے پہلی بار غور سے دیکھا تھا وہ آج رویل بیلو کرتے اور بیلک جینز میں تھی اور اس کی گوری رنگت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر وہ رنگ بہت جچ رہا تھا۔۔۔اوپر سے اس کی رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ تو ایک پل کیلیے اس کی صورت میں کھو سا گیا تھا۔۔۔ایک دم اس کو حاصل کرنے کی خواہش ہوئی۔۔۔ہاں وہ اس قدر خوبصورت تھی کے کوئی بھی اس کیلیے پاگل ہو سکتا تھا ۔۔۔اسے دیکھ کر اسے پانا چہتا ہو گا کیونکہ وہ سادگی میں بھی غضب ڈھاتی تھی۔۔۔

اور یہ خیال اتے ہی پھر اچانک اس کو پھر سے غصہ آیا۔۔۔

اب تمہیں یہاں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس نے اسے حکم دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی بات پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اور مصطفی اس کی آنکھوں میں کھو گیا۔۔۔اور اس کی بات پر چونکہ۔۔۔

پر میرا کیا قصور ہے میں۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے مصطفی بول پڑا۔۔۔

قصور تمہارا نہیں ہے مگر وہ پھر کوئی حرکت کر سکتا ہے سو بہتر ہے کہ تم یہاں کام نہ کرو اور اس کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔

وہ اسے کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کی بات پر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو گھر چھوڑ دوں او۔۔وہ اس کو کہہ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

ممم میں چلی جاوں گی ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کے کھر میں کوئی ایمر جنسی ہے سو وہ چلا گیا۔۔۔اس لیے او۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں ۔۔۔اس نے جھوٹ بولا۔۔

اور مہتاب اتنا دری ہوئی تھی کہ وہ غور ہی کر سکی کہ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے ڈرائیور کو منع کیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مصطفی نے ہر ایک بات پر غور کیا۔۔۔اور اس کو اس بے وقوف لڑکی پر غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔ مگر اس کی حالت دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔اور اس کو ساتھ لیے چل پڑا۔۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی کے پاس پہنچے مصطفی نے اس کے لیے دروازہ کھولا اور اس کے بعد خود جا کر بیٹھا۔۔۔۔

اس سے ایڈریس پوچھنے کے بعد سارا راستہ خاموشی سے گزرا۔۔۔ مصطفی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھ لیتا۔۔۔

جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا۔۔۔حاشر عاص کے کمرے میں بیٹھا عاص کی بات پر ہنس رہے تھا کہ اچانک حاشر کی نظر گھڑی پر پڑی۔۔۔وہ آج ملنے والے تھے مگر مہتاب نہیں آئی سو وہ خود اسے ملنے آگیا ۔۔۔۔اس کو پتا تھا کہ وہ 8 بجے تک آجاتی ہے مگر آج اس کو کافی دیر ہو گئ تھی۔۔۔

یار عاص یہ مہتاب کہاں رہ گئ۔۔۔۔۔رات کے دس بج رہے ہیں۔۔

اس نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

عاص نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا۔۔۔ہاں وہ اکسر اس وقت آتی ہیں مگر فون ضرور کر دیتی ہیں۔۔۔رکیں میں اس کو فون کرتا ہوں۔۔۔۔وہ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا اور وہ اٹھ کر سامنے بڑی سی کھڑکی کے پاس آگیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اچانک اس کی نظر نیچے گیٹ پر پڑی۔۔۔اور وہ ایک دم ساکت رہ گیا مہتاب کو اس کی گاڑی میں دیکھ کر۔۔۔اور اس کا غصہ اور بھڑا جب مصطفی نے اس کیلیے دروازہ کھولا اور اس سے کچھ کہنے لگا بدلے میں مہتاب نے مسکرا کر اس کو جواب دیا اور مصطفی تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی۔۔۔۔

غصے سے اس نے اپنی ہاتھ کی مٹھیاں بنالیں۔۔۔۔۔

اس کو پیچھے سے عاص کی آواز آئی جو اس کو مہتاب کے آنے کا کہہ رہا تھا مگر اس کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جیسے ہی اس کے گھر کے پاس رکے وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے مصطفی نے اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔وہ جیسے ہی باہر آئی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔۔اگر آج آپ نہ ہوتے تو۔۔۔اس سے آگے بولا نہ گیا۔۔۔

تمہارے لیے کچھ بھی۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا اور بولا تو بس یہ کہ۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بات مہتاب۔۔۔۔بس آ گئے دھیان رکھنا۔۔۔وہ کب آپ سے تم پر آیا اور اب وہ اس کا نام لے رہا تھا۔۔۔مہتاب نے غور

ہی نہیں کیا۔۔۔۔

آپ اندر آئے نا پلیز۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

نہیں میں چلتا ہوں۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

اور تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ اندر کی طرف جاتی نہیں چلی گئی۔۔۔۔۔

اور گہرا سانس لے کر وہ بھی گاڑی میں بیٹھ اور چل پڑا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیٹ سے اندر آتے ہوئے اس نے گاڈ کو اسلام کیا اور اندر کی جانب بھر گئی۔۔۔

اندر آتے ہی اس نے سیما بیگم کو دیکھا جو ابھی ابھی کچن سے نکلی تھیں۔۔

ارے آگیا میرا بچا۔۔۔فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی میری جان پتا ہے ناماں پیچھے پریشان ہوتی ہے۔۔۔انہوں نے شکوہ کرتے ہوئے پیار سے مہتاب کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔اور اس کے ماتھے پہ پیار کیا۔۔۔اور دونوں صوفے پر بیٹھ گیئں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بات ہے میرا بچہ کچھ ہوا ہے۔۔۔ماں تھیں نا اولاد کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔

ابھی بھی ان کو وک کچھ پریشان دکھی۔۔۔

وہ جوان کے سینے سے لگی خود پر ضبط کیے بیٹھی تھی ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔۔

بن نہیں تو امی بس تھک گئی ہوں بہت۔۔۔ابھی اس نے یہ بولا ہی تھا کہ عاص نیچے آ گیا

۔۔۔

ارے ے آ گئی مہتاب۔۔۔یار بندہ کال ہی کر دیتا ہے۔۔۔وہ تو شروع ہی ہو گیا تھا اس کو

روکنے کیلیے مہتاب بولی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں وہ میرا بیلنس ختم ہو گیا تھا۔۔۔ سووو۔۔

اچھا وہ بھی چپ نہ ہوتا مگر مہتاب کی حالت دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔

ٹھیک ہے سب کام پر۔۔ عاص اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔ بس میں اب سو گئی۔۔۔ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا کو بیٹا۔۔۔ پہلے کھانا کھالو اور حاشر بھی آیا ہے کب سے بچا تمہارے انتظار میں بیٹھا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر کا نام سن کر وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔

کیا حاشر کہاں۔۔۔؟

اوپر ہے۔۔۔عاص نے جواب دے کر ٹی وی چلا لیا اور سیما بیگم اپنے کمرے میں چلیں گئی۔۔۔

وہ جیسے ہی اوپر آ کر اپنے کمرے میں داخل ہوئی اس نے دیکھا حاشر کھڑکی کی منہ کیے کھڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر۔۔۔تم کب آئے اور بتایا بھی نہیں۔۔۔میں جلدی آنے کی کوشش کرتی۔۔۔۔وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اور وہ اس کی بات پر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

کوشش کرتی یہ جانے کے بعد بھی کہ میں آیا ہوں۔۔۔

مہتاب کی کمر اس کی طرف تھی تو وہ کی حالت نہیں دیکھ سکی۔۔۔جس کی آنکھیں لال ہو ہی تھیں۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ مڑی حاشر نے اس کا بازو پکڑا اور زور سے اپنی طرف اس کا رخ کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سب سے انجان اس کی حرکت پہ بوکھلا ہی گئی اور سیدھا اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔

حح حاشر کک کیا کر رہے ہو۔۔۔اس سے گھبراہٹ سے بولا نہیں گیا۔۔۔

کہاں تھی تم ہاں بولو۔۔۔۔وہ ایک دم چیخا۔۔۔

اور مہتاب تو خوف سے رونے لگی۔۔۔۔

بولو کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز آہستہ بولو۔۔۔اس نے خوف سے کہا۔۔۔ کہیں آواز نیچے نہ جائے۔۔۔اس کو تو ویسے بھی نہیں معلوم کہ اس کا قصور کیا ہے

حاشر نے ایک نظر اپنے دروازے کو دیکھا اور پھر آہستہ مگر غصے سے بولا۔۔

بولو کہاں تھی۔۔۔

مم میں نے کہاں جانا ہے حاشر کام پہ تھی سب پتا تو ہے تمہے۔۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا سب ہی تو نہیں پتا کس کے ساتھ آئی ہو ہاں بے وقوف سمجھا ہے مجھے۔۔۔اور چچی کو تو دیکھو کتنی بے خبر ہیں ان کی بیٹی کس کے ساتھ آتی ہے یا جاتی ہے کچھ معلوم ہی نہیں ہے ۔۔۔وہ غصے سے اس کو بیڈ پر گراتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔اب کی بار مہتاب کو بھی غصہ آ گیا آخر کب تک وہ اپنے بارے میں غلط سنتی۔۔۔

سب پتا ہے تم کو۔۔۔۔ابھی ہفتہ ہی ہوا ہے اور تم نے اس شخص پر اتنا اعتبار کر لیا کے اس کے ساتھ بیٹھ کر گاڑی میں آ گئی اس کو اپنے گھر تک لے ائی۔۔۔۔داد دینی چاہئے تمہاری ہمت پر۔۔۔۔۔واہ مہتاب کتنا فاسٹ جا رہی ہو ابھی گھر تک لائی ہو اور پھر اندر بھی لے آو گی اور پھر کل کو اپنے بیڈ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا مہتاب کا اس پر ہاتھ اٹھ گیا۔۔۔

شٹ اپ حاشر۔۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اس کو حاشر سے اس بات کی بلکل امید نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کا دوست ہی نہیں بلکہ اس کے تایا کا بیٹا بھی تھا۔۔۔کتنا اعتبار کرتی تھی وہ اس پر۔۔۔ اس کے والد کے بعد سب نے اس کے سگے تایا نے بھی منہ موڑ لیا تھا مگر حاشر اس کے ساتھ تھا ہمشیہ۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کچھ بول بھی نہ پائی۔۔۔بیڈ کے کنارے پر بیڈ پر گراتے ہوئے پھر رونے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر کو بھی ایک دم احساس ہوا کہ وہ کیا بول گیا ہے۔۔۔۔

ایم سو۔۔۔اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی کہ مہتاب غصے سے اس کی طرف مڑی اور کہنے لگی۔۔

گیٹ اوٹ۔۔۔

سنا نہیں تم نے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔

وہ دبہ دبہ سا چیلائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مہتاب دیکھو اس کے ساتھ تمہے دیکھ کر مجھے غصہ آگیا تھا۔۔۔ایم ریلی سوری مہتاب۔۔

پلیز۔۔وہ اس کی منٹ کرنے لگا۔۔۔

مہتاب نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔ تمہیں پاتا ہے میں شوق سے اس کے ساتھ نہیں

ائی۔۔۔اور وہ اس کو سارا واقعہ بتانے لگی۔۔۔

اور یہ سارا واقعہ سن کر اس پھر سے غصہ آیا اور کہنے لگا۔۔۔

تو کیا میں مر گیا تھا ہاں۔۔۔مجھے ایک فون کر سکتی تھی تم۔۔۔۔مگر نہیں تم کو تو اسے

ایڈونچرز کا شوق ہے نا۔۔۔۔اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔جانتی ہو مہتاب تم کسی کو منہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھانے کے قابل نہ رہتی۔۔۔اور وہ شخص جس سے تم صرف تم ایک دن ملی ہو اس پر اتنا اعتبار کر لیا۔۔۔واہ کیا کہنے تمہارے۔۔۔۔اور اس کا کیا کام تھا واہاں پر بولو۔۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اس کو دیکھا جو اس وقت صرف اپنے مطلب کا تھا۔۔۔اسے اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔۔۔

حاشر پلیز جاو۔۔۔وہ بات ختم کرتے ہوئے بولی۔۔

ہاں تاکہ تم اس سے بات کر سکو۔۔۔وہ طنز کرتے ہوئے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر پلیز۔۔۔۔جاو۔۔۔۔میری تربیت میرے ماں باپ نے کی ہے اور ان کو اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔ سمجھے اب جاو۔۔۔

وہ اس کو غصے سے بولی۔۔۔۔

اگر آج کے بعد تم مجھے اس لے ساتھ دیکھی نہ پھر دیکھنا

۔۔۔

وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولا اور کمرے سے چلا گیا۔۔

اور اس نے پیچھے سے دروازہ لوک کیا اور وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج جو ہوا وہ کم تھا جو حاشر بھی۔۔۔وہ دکھ سے سوچنے لگی۔۔۔۔آخر بیٹا بھی کس کا ہے

۔۔۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہو کر بیڈ پر آ کر لیٹ گی اور کچھ دیر بعد ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب سے وہ گھر آیا تھا اس کے ذہن میں صرف وہ ہی تھی کب سے وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے لیپ ٹاپ کو اپنی گود میں رکھے وہ اس کے خیالوں میں گم تھا۔۔۔

اگر وہ آج نہ جاتا یا اس کو اور دیر ہو جاتی تو۔۔۔اس سے آگے اس سے سوچا نہ گیا۔۔۔

اس نے موبائل اٹھایا اور اس کو فون کرنے کا سوچا۔۔۔مگر کال پیک نہیں ہوئی۔۔۔

شاید سو گئی ہو۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا اور اس کو میسج کرنے لگا۔۔۔

Mhetab Are u ok ? Plz don't worry I am with u...and i will handle everything ....

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے میسج کر کے موبائل رکھا اور لیپ ٹاپ بند کیا اور ساتھ ہی ایک فیصلہ بھی کیا۔۔۔

اور لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے ایک دم پھر اس کا خیال آیا اور وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

ابھی وہ صرف سوچ میں ہے تو وہ بے بس ہو گیا تھا جب وہ اور اس کا پورا وجود اس کے نام

ہو گا تو نا جانے کیا ہو گا اس کا۔۔۔اس نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے مہتاب نہیں آئی نیچے۔۔۔اور حشر کہاں ہیں؟۔۔۔سیما بیگم جو نماز پڑھ کر فارغ

ہوئی تھیں کمرے سے باہر آ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر ان کی نظر زینیا پر پڑی جو کھانے کی ٹرے واپس لے کر آ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا نہیں کھایا۔۔۔ٹرے میں کھانا دیکھ کر وہ پوچھنے لگیں۔۔۔

نہیں شاید سو گئی تھیں۔۔۔میں دروازہ کھٹکھٹایا تھا مگر کھولا نہیں۔۔۔۔زینیا نے ٹرے ان کو دیتے ہوے بولا۔۔۔

اچھا اور حاشر۔۔۔

وہ تو کب کے چلے گئے۔۔۔زینیا کے کہنے پر وہ چونک گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا چلا گیا کیوں۔۔۔وہ چکن میں جاتے ہوئے پوچھنے لگئیں۔۔

پتا نہیں۔۔۔بس جلدی جلدی چلے گئے۔۔۔اور پتا ہے امی جان اپی کے کمرے سے لڑائی کی آواز آرہی تھی۔۔۔

وہ ایک دم مڑی۔۔۔کیا وہ لڑ رہے تھے۔۔۔۔وہ حیران رہ گئیں۔۔۔

ہوتی بھی کیسے نہ مہتاب اور حاشر کا جھگڑا ہوا تھا۔۔۔

پتا نہیں میں نے بس ہلکی ہلکی آوازیں سنی۔۔۔وہ کائونٹر پر بیٹھ کر کھیرا کھاتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امم ہمم رات کے وقت نہیں کھاتے۔۔۔سیما بیگم سوچ میں پڑ گئیں اور مہتاب سے صبح بات کر کا فیصلہ کیا۔۔۔اور پھر زینیا کو دیکھا جو کھیر اکھانے میں مصروف تھی تو اس کو ٹوکنے لگیں۔۔۔۔

سنیں۔۔۔۔وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھیں شیشے میں مہراج صاحب کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔مہراج صاحب جو بیڈ پر لیٹے ہوئے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے ایک دم چونک گئے۔۔۔

آپ پلیز مصطفی سے بات کریں نہ کہ سیمیل سے شادی کرلے وہ آپ کی سنتا ہے ۔۔۔۔وہ لوشن ہاتھوں پر لگاتی ہوئیں بولیں۔۔۔۔۔

وہ آیک گہرا سانس لے کر اٹھ بیٹھے اور ٹی وی بند کیا اور ان کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیسے مانگے اور فرمائش کے علاوہ یہ ان کی ان سے تیسری بات ہوتی تھی جو ان کے درمیان ہوتی تھی۔۔۔ورنہ فرزانہ بیگم مصروف ہی اتنی ہوتیں کہ بات تو دور وہ ملتے بھی کم تھے

۔۔۔۔

یا وہ لیٹ آتیں گھر یا اگر وہ گھر پر ہوتیں تو مہراج صاحب آفس کے کام سے شہر سے باہر ہوتے۔۔۔۔

دیکھیں فرزانہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے جو وہ مان جائے۔۔۔۔آپ نے جس سکول میں کہا وہ اس سکول میں چلا گیا۔۔۔جیسے دوست بنانے کو کہا اس نے بنائے مگر یہ فیصلہ وہ کبھی آپ کی مرضی سے نہیں کرے گا۔۔۔یہ اس کی زندگی کا فیصلہ ہے پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔

وہ ہی نہیں آپ کے تینوں بچوں نے آپ کی مانی ہے مگر یہ فیصلہ آپ ان کو کرنے دین ۔۔۔۔انہوں نے بارے آرام سے ان کو بات سمجھائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا خاک بات مانتے ہیں میری۔۔۔ابراہیم کو ہی دیکھ لیں میں نے بس اس لیے اس لڑکی کو ریجکٹ کیا تھا نہ کہ وہ ہمارے سٹیٹس کے مطابق نہیں رہے۔۔۔جب تک تھے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔اور اب دیکھو اس کے سوگ میں ہی رہتا ہے ہر وقت۔۔ جب دیکھو گھر سے باہر ہی رہنا ہے۔۔۔ مصطفی کی طرح۔۔۔۔

وہ تو بولنے پر ائیں تو بولتی ہی چلی گئیں۔۔۔۔

مہراج صاحب نے بڑی مشکل سے غصہ کنڑول کیا۔۔۔

تو کیا ایک لڑکی جو ہر لحاظ سے بہتر ہو بس اس کا سٹیٹس لو ہو تو کیا ہم اس کو ریجکٹ لکر دیں ۔۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔وہ آج واقعی تھک گئے تھے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں میرے سر کل میں ہر چیز دیکھی جاتی ہے مجھے ہر چیز کا جواب دینا ہوتا ہے۔۔۔وہ اترا کر بولیں۔۔۔۔۔

اچھا آپ کو سر کل میں جواب دینا ہوتا ہے اس لیے دوسرا آپ کی ہر بات کا خیال رکھے ۔۔۔چاہے آپ کے فیصلے سے اس کی زندگی خراب ہی کیوں نہ ہو جائے۔۔۔کیا آپ نے مجھے کبھی جواب دیا کہ اتنے پیسے کس لیے چاہیے ہوتے ہیں آپ کو۔۔۔رات رات بھر کیوں لیٹ آتی ہیں اپ۔۔۔۔آج ان کے صبر کی انتہا ہو گئی تھی۔۔۔۔

فرزانہ بیگم کو تو آگ ہی لگ گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب ہے آپ کا ہاں۔۔۔مجھے کیسی کو کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

سمجھے آپ اور ہاں میں ہمشیہ سے ایسے ہی تھی آپ نے مجھے ایسے ہی قبول کیا تھا شوق اب کیا مسلہ ہے۔۔۔وہ اونچی آواز میں بولیں۔۔۔

پہلی بات آپ نیچی آواز میں بات کریں اور دوسرا ہر بیوی اپنے شوہر کو جواب دہ ہوتی ہے۔۔۔۔وہ ان کو سمجھانے کی ایک اور کوشش کرنے لگے۔۔۔

دیکھیں مہراج صاحب میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹیھک ہوں۔۔۔۔۔سن لیں آپ۔۔۔۔

غصے سے کہتیں وہ کمرے سے چلیں گیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پیچھے مہراج صاحب بے بس ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔دل کی طرف ہاتھ رکھا۔۔ان کو درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل ائے۔۔۔

وہ ان کی محبت تھیں۔۔۔اور وہ صرف ان کے پیسے سے محبت کرتی تھیں۔۔۔اور آج وہ یہ بات مان گئے تھے۔۔۔

_____

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ سے وہ اٹھ گئی۔۔۔اس کا درد سے سر پھٹ رہا تھا وہ ساری رات صحیح سے سو نہیں سکی۔۔۔پہلے گاوں میں جو ہوا اور پھر حاشر کا رویہ بھی اس کو ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔واپس آکر وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔پیلے سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر اس کے چہرے پر تھکن تھی۔۔۔

اس نے اپنے موبائل کو دیکھا تو وہاں ایک مس کال اور ایک میسج تھا ان نون نمبر سے۔۔۔

اس نے میسج کھولا تو ایک دم سمجھ گئی کے کس نے کیا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Thank u Mustafa !

And thank u for everything u did for me for last night ....

اس کو میسج کر اس نے موبائل سائڈ پر رکھ دیا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔
اور اس کی وجہ اس شخص کا میسج تھا یعنی وہ شخص تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Dehleez pe mere dil ki

Jo rakhe hain tune kadam

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ گیٹار ہاتھ میں لیے گانے کی دھن بجاتا آنکھیں بند کیے ہوئے تھا

پھر آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھ کر گانے لگا۔۔۔۔

وہ گانا تو سب کے بیچ بیٹھ کر گا رہا تھا مگر نظریں کونے میں بیٹھی سوہا کی طرف تھیں۔۔۔۔

Haan seekha maine jeena jeena kaise jeena

Haan seekha maine jeena mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Na seekha jeena tere bina humdum

اس کو دیکھتے ہوئے وہ پھر سے آنکھیں بند کر لیتا جیسے اس کو اپنے قریب تصور کر رہا ہو۔۔۔اور جب آنکھیں کھولتا تو اس کے علاوہ وہ کسی کو نہ دیکھتا۔۔۔

Dehleez pe merey dil ki

Jo rakhe hain tune kadam

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ ہمیشہ کی طرح دل سے گا رہا تھا۔۔۔جانتا تھا آج ان کی ناراضگی کا آخری دن ہے۔۔۔

Haan sikha maine jeena jeena kaise jeena

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Haan sikha maine jeena, mere humdum

Na sikha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na sikha jeena tere bina humdum

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

وہ لوگ گراونڈ میں بیٹھے تھے اور صارم کے گرد گول دائرے کی شکل میں۔۔۔جبکہ وہ ان سے تھوڑا دور اپنے دوستوں کے ساتھ۔۔۔اور وہ پوری طرح اس کی آواز کے سحر میں گم تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

Jo tu mila to saji hain

Duniya meri humdum

O aasma mila zameen ko meri

Aadhe aadhe poore hain hum

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی مگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے آنکھیں بند کر کے گا رہا تھا

Haan seekha maine jeena jeena, kaise jeena

Haan seekha maine jeena, mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na seekha jeena tere bina humdum

آخر میں جب گانا ختم ہوا تو پھر سے دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔اور سوہا مسکرا دی۔۔۔اور صارم کے چہرے پر اس سے زیادہ گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔اور وہ خوشی سے اٹھا اور اونچا سا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ییییییئیئیا ہووووووووو۔۔۔۔۔کہا

ییے بھابھی مان گئی یییسسسس۔۔۔۔

صارم کی دیکھا دیکھی اس کے دوستوں نے بھی مارے لگائے جبکہ سوہا کا شرم سے چہرہ جھک گیا۔۔۔۔

وہ اس کو ایک نظر دیکھ کر پھر مسکراتی ہوئی اپنی دوستوں کے ساتھ کلاس لینے چلی گئی۔۔

اور وہ اس کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اوئے بھابھی چلی گئیں۔۔۔افق کے کہنے پر وہ چونک گیا اور مسکرانے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں جائشہ ان کے پاس آئی اور صارم کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی۔۔۔

صارم غصے سے پیچھے ہوا۔۔۔آخر وہ ہی تو فساد کی جڑ تھی ان کی لڑائی کی۔۔۔

جائشہ پلیز۔۔۔دور رہا کرو کتنی مرتبہ معنہ کیا ہے مت یہ فضول حرکت کیا کرو۔۔۔۔

پلیز صارم غصہ مت کرو میں تو بس معافی مانگنے آئی تھی میری وجہ سے تم دونوں کے درمیان۔۔۔

ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ صارم بول پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ٹھیک ہے اب پلیز جاو۔۔۔وہ اس سے جان چھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔وہ اس سے دور ہوئی اور مسکراتے ہوئے چل پڑی۔۔۔

وہ اس کا موڈ آف کرنے آئی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں آیک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔مگر وہ پھر بھی کوشش کرتی ان کو دور کرنے میں۔۔۔وہ صارم کی پرسینلٹی اور اس کے پیسے سے اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔۔

چل یار موڈ آف نہ کر دیکھ لیں گے اس کو۔۔۔

چل اجا ٹریٹ دے اب۔۔۔اس کے دوستوں نے مل کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تووہ سب کیفے کی طرف چل پڑے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابراہیم جو کب سے مصطفی سے بات کرنا چاہتا تھا آج اس کو موقع مل گیا تھا وہ جانے سے پہلے اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

دروازے کی دستک پر صوفے پر بیٹھا ہوا جو سگریٹ پینے اور اپنے ہی خیالوں میں گم تھا ایک دم سے چونک گیا۔۔

اجاو۔۔۔۔ سگریٹ کو ائش ٹرے میں رکھ اس نے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم کواندر آتے دیکھ کر وہ مسکریا۔۔۔

آواوتمہے کو کیسے یاد آگئی میری۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

جبکہ ابراہیم اس کے برعکس وہ کافی سنجیدگی سے اسے دیکھ راہا تھا۔۔۔اگر کہیں کہ گھور رہا تھا تو زیادہ بہتر ہے۔۔

کیاہوا۔۔۔مصطفی نے حیرانی سے پوچھا۔۔

کون ہے وہ؟۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون؟۔۔۔مصطفی نے ناسمجھی سے پوچھا۔

نام کیا ہے اس کا۔۔۔پھر سوال کیا گیا

کیییا۔۔۔۔اکتا گیا تھا

وہی یار جس کی وجہ سے تم بدل گئے ہو۔۔۔اور اوپر سے سب سے بڑی بات تم۔۔۔
مصطفی تم مسکرا رہے ہو۔۔۔تم جان نہیں سکتے یار میں کتنا خوش ہوں میں تمہارے لیے

۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو کہنے لگا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کے میسج کی وجہ اس کا موڈ کافی اچھا تھا۔۔۔اس کے میسج نے اس دل میں ایک نئ خواہش اٹھی تھی۔۔۔

اس نے اپنے میسج کے میں اس کا نام لکھا تھا۔۔۔اور اب اس کا دل کو اس کے منہ سے اپنا نام سننے کی خواہش ہو رہی تھی۔۔۔

وہ پھر مسکرا دیا۔۔۔اور ابراہیم نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اسے حیران نظروں سے دیکھا ۔۔

مصطفی۔۔۔یار اللہ تمہے ایسے ہی رکھے۔۔۔میرے یار۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کو واقعی دلی خوشی تھی اپنے بھائی کو ایسے دیکھ کر۔۔۔۔

اچھا تم بتاو تمہے وقت مل گیا گھر میں ٹکنے کا ہاں۔۔۔ مصطفی نے بات کا رخ اس کی طرف کیا

۔۔۔

سنا ہے تم لندن جا رہے ہو۔۔۔ہاں۔۔۔اس نے ذو معنی لہجے میں کہا۔۔

وہ یار ایسا ہی ہے بس ہی ہی۔۔۔۔اس نے سر کھجاتے ہوے کہا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔وہ بھی اس کے ساتھ ہنس دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔عاص ماحول کی وجہ سے خاموش تھا۔۔۔سب اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

جبکہ سیما بیگم نے خاموش بیٹھی مہتاب کو دیکھا اور بات شروع کی۔۔۔

عاص اور نازلی تو اسی انتظار میں بیٹھے۔۔۔سیما بیگم کی بات پر دونوں کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

تمہاری حاشر سے لڑائی ہوئی ہے مہتاب۔۔۔۔انہوں نے بات شروع کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ان کی بات پر ایک دم چونک گئی۔۔۔

اا۔۔۔جی وہ۔۔۔اور پھر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔ان کی پیار بھری آواز نے اس کو حوصلہ دیا۔۔۔

امی وہ حاشر اور باقی سب نے ملنے کا پلین بنایا تھا کل اور میں بھول گئی اور کام پہ چلی گئی۔۔۔

بس اس لیے وہ غصہ کر گیا۔۔وہ سب مجھے کافی دن سے کہہ رہے تھے۔۔

اس کو مجبور ہو کر جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن وہ آپ سے پہلے کے آئے ہوئے تھے اور موڈ تو ان کا بہت اچھا تھا۔۔۔۔عاص سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑا۔۔۔

وہ میں تھکی ہوئی تھی نہ تو اس لیے اس پر غصہ کر گئی۔۔۔اس نے سیما بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم چلو آج اس سے فون کر لینا۔۔۔دیکھو کیا ہوا دلاور بھائی (مہتاب کے تایا) اور عائشہ بھابھی (تائی) نہیں ملتے تو وہ بچہ تو ملتا ہے نہ۔۔۔ایسے نہیں کرتے میرا بچہ۔۔۔

وہ اس پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

جی امی۔۔۔اس کو حوصلہ ہوا کہ بات سمبھل گئی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص پڑ سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔

شاید ایسا ہی ہو۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔اور پھر کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

اچھا امی اب میں گاوں نہیں جاوں گی۔۔۔اس نے ان کو بتایا۔۔

اچھا کیوں خیریت تو ہے نہ۔۔۔وہ پریشان ہو کر بولیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی امی سب ٹھیک ہے سب دراصل وہ مجھے بھی دور پڑتا تھا اور پھر ڈاکٹر سجاد کو کوئی میل ور کر مل گیا تھا سو وانہوں نے کہا کہ میں نہ اوں۔۔ویسے بھی کام میں دیر ہو جاتی ہے اور پھر ایک لڑکی کا دیر سے گھر آنا مناسب نہیں۔۔۔اس نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

اچھا چلو یہ تو زیادہ اچھی بات ہے میں بھی تمہارے اس کام کو لے کر کافی پریشان تھی۔۔۔اللہ بہتر کرے۔۔۔۔۔وہ مطمئن ہو گیں تو مہتاب نے بھی سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

ہاں اس کو دکھ تھا کہ وہ حاشر کے رویے کے بارے میں سچ نہیں بتا سکی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔۔یہ سب تو ٹھیک ہے فراز بیگم۔۔۔کام کا کیا آہوا۔۔

وہ اصل مقصد پر آئے۔۔۔۔

دیکھیں میں کوشش کر رہی ہوں نہ۔۔۔۔فرزانہ بیگم کو ان کی منت کرنی پڑی۔۔۔۔

بس دو دن اور۔۔۔صرف دو دن اس کے بعد میں خود آپ کے گھر آ کر سب ڈیل کروں گا ۔۔۔یا تو مصطفی سیمیل سے شادی کرے یا میرے پیسے واپس کریں وہ بھی سود کے ساتھ ۔۔۔۔۔سمجھیں آپ۔۔۔۔

اور ان کی ایک بھی سنے بغیر انہوں نے فون کاٹ دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور سیمیل جوان کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔ کھل کر مسکرادی۔۔۔۔۔۔

تین دن بعد۔۔۔۔

امی پلیز بابا سے بات کریں اور آپ لوگ چچی کے گھر جائیں۔۔۔ پلیز۔۔۔

وہ آج صبح صبح ہی دلاور صاحب کے آفس جاتے ہی عائشہ بیگم کے پاس آگیا تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اچھا صبر رکھو۔۔۔ویسے اچھی طرح جانتے ہو تم ان کا کیا جواب ہو گا۔۔پھر بھی ضد کر رہے ہو۔۔۔وہ اس سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

وہ خود بھی سیما کی بیٹی کو اپنی بہو نہیں بنانا چاہتی تھیں۔۔۔ان کا اکلوتا بیٹا تھا جو خوش شکل تو تھا ہی مگر ساتھ ساتھ اتنی دولت کا مالک بھی تھا۔۔۔اور وہ مہتاب جو بے شک ایک اچھے اعلاقے میں ایک بہترین گھر میں رہتی تھی مگر ان کے پاس اس گھر کے علاوہ اور تھا ہی کیا

۔۔۔۔

مہتاب کے دادا کی جو جائداد دونوں بھائیوں میں تقسیم ہوئی تھی۔۔۔مہتاب کے باپ کے جانے کے بعد بڑی چلاکی سے دلاور صاحب نے اپنے نام کروالی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ لوگ کچھ نہ کر سکے۔۔۔سوائے صبر اور اللہ سے امید لگانے کے۔۔۔۔

اس لیے وہ اپنے بیٹے کیلیے اس کے جیسی ہی کوئی امیر گھر آنے کی لڑکی لانا چاہتی تھیں۔۔۔

مگر حاشر کی ضد ان کی سمجھ سے باہر تھی۔۔

امی پلیز میں کہہ رہا ہوں مجھے مہتاب ہی چاہیے بس۔۔۔

اس نے اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔اور کمرے سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ عائشہ بیگم بے بسی سے اس کو دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سو کر اٹھا اور فریش ہو کر نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آیا جہاں سب موجود تھے اس کی امید کے برعکس فرزانہ بیگم بھی موجود تھیں۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔سب کو سلام کر وہ کرسی پر بیٹھا۔۔۔فرزانہ بیگم جو موبائل میں مصروف تھیں ان کہ علاوہ سب نے جواب دیا۔۔

ناشتے کے دوران سب خاموش ہی تھے کے فرزانہ بیگم کا بون بجا اور وہ اٹھ کر چلیں گئیں ۔۔۔

اور مصطفی جو ناشتے میں مگن تھا اپنے باپ کے تاثرات دیکھ کر رک گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ چیز تو ابراہیم نے بھی نوٹ کی مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔

اور مہراج صاحب بلکل چپ تھے۔۔۔انہوں نے فرزانہ بیگم کے کس کا فون آیا تھا اس کا نام دیکھ کر ان کی ایسی حالت ہوئی تھی۔۔۔۔

بابا۔۔۔ مصطفی نے ان کو متوجہ کیا۔۔۔

بابا۔۔۔

آہاں بولو بیٹے۔۔۔وہ ایک دم چونک گئے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی کو دیکھا اور بات شروع کی۔۔

بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں ہوں۔۔میں چاہتا ہوں آپ اس کے گھر جائیں۔۔۔ پلیز بابا۔۔

اس نے اپنی بات پوری کر کے ان کو دیکھا جو خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

جبکہ ابراہیم کو تو پہلے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا مگر صارم کر ری ایکشن دیکھ کر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔۔۔

صارم جو نوالا اپنے منہ میں لے کے جا رہا تھا اپنے بھائی کی بات پر ویسے ہی رک گیا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی کو دیکھنے لگا جو اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہمم کب سے چل رہا ہے یہ۔۔۔انہوں نے جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بابا جیسا اک سمجھ رہا ہے ہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے اس کو شاید پتا بھی نہ ہو میں ایسا سوچتا ہوں۔۔۔اس نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اور مہراج صاحب مسکرا دیے۔۔۔اور مصطفی نے بھی سکون کا سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ مذاق کر رہے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اورایک نظر صارم کو دیکھا کر گھوراجو ویسے ہی سٹیل ہو کر مصطفی کو آنکھیں نکال کر دیکھ راہاتھا۔۔

اس کی گھور پر صارم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

تواب ہم آپ کا رشتہ لے کر جائیں گے۔۔۔یسسس وہ پر جوش ہو کر بولا۔۔۔

کا کا رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔فرزانہ بیگم جو واپس آ کر بیٹھیں۔۔۔آخری بات سن کر بولیں۔۔۔

میں نے کر لیا میں چلتا ہوں۔صارم تو فٹا فٹ سامنے دے ہٹا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم بیٹھا رہا۔۔۔اور مصطفی نے گہرا سانس لے کر اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔جیسے کہہ رہا ہو اب کیا۔۔۔۔

دراصل ہمارے مصطفی کو بھی کوئی پسند آ گیا ہے۔۔۔کوئی ایسی مل گئی ہے جو ہمارے مصطفی کے ساتھ چل سکے زندگی بھر۔۔۔انہوں نے مصطفی کو تسلی دی اور بات شروع کی ۔۔۔۔

فرزانہ بیگم جو جوس پی رہی تھیں ایک دم ان کی بات پر ساکت رہ گیں۔۔۔۔

کک کیا مطلب۔۔۔خود کو پھنستا دیکھ کر ایک دم زور سے بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آرام سے بیگم۔۔۔دیکھیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ سیمیل مصطفی کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔یہ دونوں الگ ہیں۔۔۔

کیا مطلب دونوں انسان ہی ہیں نہ پھر کیا مسلہ ہے ہاں۔۔۔ان کی بات کاٹتے ہوئے وہ چیخ پڑیں۔۔۔

موم پلیز۔۔۔مصطفی نے انہیں روکا۔۔

کیا پلیز ہاں تم بس سیمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے۔۔وہ غصے میں بولیں۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا مہراج صاحب بول پڑے۔۔۔

دیکھیں فرزانہ بیگم یہ ان کی زندگی کا فیصلہ ہے ہم زور زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔بات کو سمجھیں۔۔۔وہ اب بھی تہامل کا مزائرہ کر رہے تھے۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سنا بس جو میں نے کہا وہی ہو گا وہی ان کیلیے بہتر ہے۔۔۔وہ بات ختم کرتے ہوے کہنے لگیں۔۔۔

آپ کیا چاہتی ہیں وہ بھی ابراہیم کی طرح ہو جائے۔۔کٹ کر رہ جاہے اپنی زندگی سے ہاں۔۔۔اب کی بار مہراج صاحب بھی غصے سے بولے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو میں نہیں کہا کہ وہ ایک لڑکی کے پیچھے اپنی زندگی برباد کر رے۔۔۔۔بہت رشتے ہیں اس کے بھی وہ کر لے شادی۔۔۔اور ہاں ویسے بھی پہلے ابراہیم کی شادی پہلے ہو گی ۔۔۔وہ بڑا ہے آخر۔۔۔

معاملہ ہاتھ سے جاتا دیکھ کر وہ نئی بات کھول کر بیٹھ گیں۔۔۔

موم پلیز مجھے تو دور ہی رکھیں اس معاملے سے۔۔۔ابراہیم غصے سے کہتا اوپر چل پڑا۔۔۔

جبکہ مصطفی بھی کھڑا ہوا اور جاتے جاتے کہنے لگا۔۔۔آپ کچھ بھی کہہ لیں میری مرضی کے بغیر آپ کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔میں اپنی مرضی سے شادی کروں گا اور وی سیمیل تو ہرگز نہیں ہو گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کہتے ساتھ ہی اوپر چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے فرزانہ بیگم غصے سے مہراج صاحب پر برس پڑیں۔۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔بہت کہتے تھے نہ آپ کہ میں ماں ہوں مجھے ان کی تربیت کرنی چاہیئے تھی۔۔۔آپ نے کیا تربیت کی ہے ہاں۔۔۔

ان کی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر وہ بول کر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔

اور پیچھے وہ درد برداشت کرتے رہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کھڑکی کے ساتھ کھڑی تھی آج اس واقعے کو تین دن ہو گئے تھے۔۔۔نہ وہ گاوں گئی نہ ہی دوسرے ہسپتال۔۔۔

وہ ابھی بھی حاشر کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک فون بجنے پر وہ چونک گئی۔۔۔

جب اس نے فون دیکھا تو حاشر کی کال تھی۔۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد پھر اس کی کال آئی تو مہتاب سمجھ گئی وہ اسی طرح کرتا رہے گا نا چاہتے ہوئے بھی اس نے کال پک کر لی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ مہتاب۔۔۔۔ وہی نرم لہجہ۔۔۔ مہتاب تو گہرا سانس لے کر رہ گئی۔۔۔

یعنی حد ہو گئی اتنا سب کچھ ہو گیا اور وہ اب ایسے بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

بولو۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

مہتاب میں تم سے اس رات کیلیے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی ایم ریلی ریلی سوری مہتاب۔۔۔۔پلیز میں شرمندہ ہوں۔۔۔

مہتاب۔۔پلیز کچھ تو بولو۔۔۔۔اس کے جواب نہ دینے پر وہ اسے پکارنے لگا۔۔

اور مہتاب بس سوچ کہ رہ گئی کہ اتنے گرے ہوئے الفاظ استعمال کر کے وہ وہ معافی مانگ رہا ہے۔۔۔اس کا دل بہت دکھا ہوا تھا۔۔

ہمم ٹھیک ہے میں نے معاف کیا مگر آج کے بعد مجھے کبھی فون نہیں کرنا سمجھے تم۔۔۔ ویسے بھی تایا بو کو بھی تمہارا مجھ سے ملنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔اس نے اپنے دل کی بات کہی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر مہتاب پلیز بس ایک بار بس ایک بار مجھ سے مل لو پھر جو تم کہو گی وہ ہی ہو گا۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

ٹھیک ہے بس آخری بار سمجھے۔۔۔اس نے یہ کہتے ہی فون کاٹ دیا۔۔۔

رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج صبح سے اس کا انتظار کرتے کرتے تھک کر کیفے آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

افففف کیا ہے آج کیوں نہیں آیا یہ۔۔۔۔آنے دو اسے زارا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنی دیر گرمی میں اس کا انتظار کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ کیفے میں بیٹھی فون میں مصروف تھی کہ کیسی نے اچانک اس کے سامنے جوس کا ٹھنڈا گلاس رکھا اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا گیا اس نے چونک کر سر آٹھایا۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم تو چلے جاو نہ اب بھی کیوں ائے ہو ہاں۔۔۔ سو ہا غصے سے کہتی اس کا لایا ہو جوش پینے لگی۔۔۔

اور صارم بس مسکرا کر دہ گیا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری یار پلیز ناراض نہ ہو۔۔۔پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

یار کوئی تو بات کرو نہ پلیز اب تو تین دن بھی ہو گئے ہیں۔۔۔

وہ اس کی منٹ کرنے لگا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔بس تم بتا دیا کرو کہ لیٹ ہو گئے۔۔۔اوکے۔۔وہ اس پر احسان کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اوکے میم۔۔۔وہ اس کو سلوٹ کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی ہنس پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر دونوں کلاس کی جانب چل پڑے۔۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا مگر وہ اپنے کام پر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

کل بھی موم کی وجہ سے وہ ڈیڈ سے صحیح طرح بات نہیں کر سکا تھا۔۔۔

مگر اسے جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ابھی وہ اسی سوچ میں تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور حیدر اندر آیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سلام برو۔۔۔کیا چل رہا ہے وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ۔۔۔

ہمم کچھ نہیں۔۔۔اس وہ ابھی اپنی سوچ میں گم تھا۔۔

ہمم اچھا پھر اپنے نکاح کے چھوارے کب کھلا رہے ہو۔۔۔اس نے شرارت سے پوچھا۔۔

مصطفی نے نا سمجھی سے حیدر کو دیکھا جو شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کو پھر ایک مینٹ میں سب سمجھ لگ گئی تھی کے اس تک کس نے خبر پہنچائی۔۔۔

ایک یہ صارم بھی نہ۔۔بی بی سی بنا رہتا ہے۔۔۔اس نے چڑ کے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اپنے بھائی جیسے دوست کو تم نے بتانا گوارہ نہیں کیا۔۔۔یہ کہاں کا انصاف ہے ہاں ۔۔۔اس نے اپنے مصنوئی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چاااللو۔۔۔ مصطفی نے گہرا سانس لے کر کہا۔۔۔

یار میں کوئی اسے بیا کر گھر نہیں لے آیا سمجھے ابھی میں نے صرف ڈیڈ سے بات کی ہے ۔۔۔اس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اچھا چل کوئی نہیں جا تجھے معاف کیا۔۔۔وہ اس پر احسان کرتے ہوئے بولا اور آخر میں اسے آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے گنگنانے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہربانی آپ کی۔۔۔مصطفی نے بھی جان چھٹ جانے پر شکر کیا۔۔۔

اچھا چل اجا اچھا سا لنچ کریں باہر جا کر۔۔۔اجا میرا یار۔۔۔

حیدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور مصطفی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے ملنے کیفے آئی تھی۔۔۔یہ جگہ بھی حاشر نے ہی تہہ کی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج وہ اس قصے کو ہی ختم کر دے گی۔۔۔۔۔وہ اس کے انتظار میں بیٹھی تھی وہ کیفے کے دروازے کے سامنے ہی دو تین ٹیبل چھوڑ کر ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔

کیفے میں زیادہ رش نہیں تھا وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک اس کی نظر دروازے پر پڑی۔۔۔

اور وہ وہاں ہی ساکت رہ گئی۔۔۔وہ اس سے آخری بار 5 دن پہلے ملی تھی اور اب اس کو یہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا شاید اس کا دوست۔۔مگر ابھی تک اس کی نظر مہتاب پر نہیں پڑی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مسکراتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ والی ٹیبل کے سامنے والی ٹیبل پر جا بیٹھا۔۔۔اس کا رخ مہتاب کی طرف ہی تھا۔۔۔ گرے سوٹ میں وہ واقعی کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ حاشر اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔

کیوں کہ مصطفی کی پشت دروازے کی طرف تھی تو حاشر اسے دیکھ نہیں پایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔حاشر نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا

وہ آیک دم سے چونک گئی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ااہاں۔۔۔تم۔۔۔تم کب آئے۔۔۔وہ بے دھیانی میں پوچھ بیٹھی۔۔۔

بس ابھی آیا کیا ہوا تم کس کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ میرے آنے کا بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی مڑا۔۔۔

مگر اسی وقت ایک ویٹر مصطفی کی ٹیبل پر آیا جس سے حاشر اس کا چہرہ نہ دیکھ پایا۔۔۔۔

اور مہتاب کا چہرہ سفید پر گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ح حاشر۔۔۔اس نے بے اختیار اس کو پکارا۔۔۔اور وہ پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔

بولو مہتاب۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

اب مہتاب بھی سنبھل چکی تھی۔۔میں کیا بولوں تم نے مجھے بلایا ہے بولو کیا بات کرنی تھی۔۔۔

اور اسی وقت مصطفی کی نظر اپنے ساتھ ٹیبل پر پڑی تو اسے لگا جیسے اس کی دنیا ہی تھم گئی ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنے دن سے وہ اس کی ذہن پر سوار تھی آج آخر کار اس نے اپنے سامنے اسے دیکھ ہی لیا۔۔۔

وہ کھو سا گیا تھا۔۔۔حیدر اس سے کیا کہہ رہا تھا وہ کچھ نہیں سمجھ پایا۔۔۔

ڈارک ریڈ سوٹ میں وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اچانک اس نے غور کیا کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔

اسے ایک دم دے غصہ آیا۔۔۔۔

اس کے دل نے بے اختیار کہا نہیں وہ ایسی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے کچھ پریشان بھی لگی۔۔۔۔

مصطفی۔۔۔تو یہ ہے وہ۔۔۔حیدر کے کہنے پر وہ چونک کا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مختصر سا جواب دیا گیا۔۔۔

یارا گر اس کی منگی ہوئی ہو یا پھر نکاح۔۔۔حیدر اپنی بات پوری کر ہی نہیں سکا۔۔۔کیوں کہ مصطفی اسے بہت غصے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا وہ صرف میری ہے۔۔۔اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتا آخری جملہ مہتاب کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ حیدر اس کی دیوانگی کو سمجھ گیا۔۔۔

صحیح پارہ تو تب ہائی ہوا جب حاشر نے مہتاب کا ہاتھ پکڑا۔۔اور مصطفی کو لگا بس اس سے زیادہ نہیں وہ برداشت کر پائے گا۔۔۔

دیکھو مہتاب میں شرمندہ ہوں۔۔۔میں کسی کو بھی تمہارے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔وہ کہتے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔تمہے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

مہتاب جو شاک سی اس کی بات سن رہی تھی اس کی حرکت پہ بوکھلا ہی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور فورا اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔۔

ح حاشر تمہے پاتا بھی ہے تم کہہ کیا رہے ہو۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئے ہاں۔۔۔۔ وہ غصے سے بھرے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔۔

تایا ابو اور تائی امی کبھی بھی نہیں مانے گیں۔۔۔ اور پلیز اس بات کو یہاں ہی ختم کر دو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ اور غصے سے کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

اور مصطفی کو کچھ سکون ملا تھا مہتاب کے جانے سے اور کچھ سوچتے ہوئے وہ حیدر کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ جو اس کے جواب نہ دینے پر موبائل پر مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنو حیدر۔۔۔ مصطفی نے اسے پکارا۔۔

ہاں بھائی۔۔۔ مل گئی فرصت ہاں۔۔۔ وہ ٹیبل پر فون رکھتے ہوئے اس پر طنز کرنے لگا۔۔۔۔

مصطفی نے اسے گھورا تو وہ سیئرس ہوا

میری بات غور سے سنو۔۔۔ وہ اس کو سیئرس ہوتا دیکھ کر بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گم سم سی گھر میں داخل ہوئی اور سیدھا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔

سیما بیگم جو اپنے کمرے سے نکل رہی تھیں اس کو دیکھ کر چونک گئیں۔۔۔۔

ارے میرا بچہ آگیا۔۔۔وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کر اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئی بولیں۔۔۔

ہمم۔۔۔۔وہ ان کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی بیٹا۔۔۔۔وہ بات شروع کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی۔۔۔مہتاب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

آج عائشہ بھابھی کا فون آیا تھا وہ حاشر کے لیے تمہے مانگ رہی ہیں۔۔۔وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

جبکہ مہتاب پر ان کی بات کسی بم کی طرح گری۔۔۔۔

کک کیا۔۔۔وہ شاک تھی کہ حاشر نے گھر میں بھی بات کر لی۔۔۔اور یقیناوہ لوگ حاشر کی ضد کی وجہ سے ایسا کر رہے ہوں گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تایاابو بھی مانگئے کیا۔۔۔وہ ابھی بھی بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں بیٹا یہی تو میری سمجھ سے باہر ہے داود بھائی سے تو پوچھا بھی نہیں بھابھی نے۔۔۔ مجھے لگتا ہے بس حاشر کی ضد کی وجہ سے کہہ دیا ہے۔۔۔آنے کا بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔ایسے بھی کوئی رشتہ ہوتا ہے بھلا۔۔۔وہ دکھ سے بولیں۔۔۔

ہمم تو بس وہ ایسے ہی کہہ رہی ہوں گی۔۔۔آپ چھوڑیں امی۔۔۔میں ویسے بھی بہت تھکی ہوئی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی وہ اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گاڑی سے اتر کر سامنے ریسٹورنٹ کی طرف چل پڑی۔۔۔

بیلک جینز اور ریڈ ٹاپ میں بال کھلے چھوڑے اوپر سے ریڈ ہی لیپ سٹیک لگائے وہ سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

اس کا ٹاپ اتنا تنگ تھا کہ اس کے جسم ایک ایک چیز نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

لوگ آتے جاتے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔اور وہ یہ سب اپنا حق سمجھتے ہوئے مسکرا کر چلتی رہی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ببل منہ میں ڈالے اندر داخل ہوئی۔۔اپنا فون بیگ سے نکالتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر سامنے پڑی اس کا بیگ میں گسا ہاتھ ساکت رہ گیا۔۔۔۔

جو منظر اس کو دیکھنے کو ملا وہ ایک مینٹ کیلیے ساکت ہی رہی۔۔

پھر سمجھ آنے پر سیمیل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ائی۔۔۔

اچھاااااتو یہ چکر ہے۔۔۔اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔۔۔

مسکراتے ہوئے وہ واپس چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز صارم رکو یار پلیز۔۔۔جائشہ اس کے پیچھے پیچھے پھر رہی تھی کئی سٹوڈنٹس ان کو دیکھ رہے تھے مگر اس کس کی پرواہ تھی۔۔۔

جائشہ پلیززززززسب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔پلیز جاو۔۔۔صارم نے غصے سے کہا۔۔۔

صارم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔میرے گھر والے میری زبردستی شادی کروا رہے ہیں اور وہ لڑکا بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔پلیز۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی رو پڑی

صارم تو گھبرا ہی گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو جائشہ مم میری بات سنو۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ اور پیچھے کو کینچھا۔۔۔

اے ے ہیلو جائشہ ادھر دیکھو کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ ہاں۔۔۔۔سوہا جو کب سے برداشت کر رہی تھی یہ سب بس اب اس کا اینڈ ہو گیا تھا۔۔۔

تم میرے اور صارم کے درمیان مت آو سمجھی۔۔۔وہ اپنا رونا بھول کر اس پر چیخی

۔۔۔۔

اور صارم اس ڈرامے باز لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے اور صارم کے درمیان ہاں۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ کہنے کی ہاں۔۔۔ اور ایک بات تو تم اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو اگر تم نے شادی نہیں کرنی جہاں تمہارے ماں باپ کر رہے ہیں تو ہم بات کر لیتے ہیں ان سے۔۔۔مگر تم جو بکواس کر رہی ہو نہ سوری وہ نہیں ہو سکتا۔

سوہا کا بس نہیں جل رہا تھا کہ اس لڑکی کا قتل کر دے ابھی۔۔

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے سوہا ہم تمہارے پرینٹس سے بات کر لیتے ہیں۔۔۔صارم کو معاملہ حل ہوتا ہوا نظر آیا تو وہ بھی سوہا کے ساتھ بول پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ جائشہ کو اپنا ہی کھیل ہی ہاتھ سے جاتا ہوا نظر آیا تو وہ خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

نہیں شکریہ تم دونوں کا مگر اس سے معملہ خراب ہو جائے گا۔۔۔

اور کہتے ساتھ ہی وہ چل پڑی۔۔۔

اور سوہا ایک نظر صارم کو دیکھ کر کیفے چل پڑی۔۔۔اور صارم کو لگا وہ پھر سے ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

سوہا! سوہا۔۔۔یار پلیز میری کوئی غلطی نہیں ہے اب۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا کہ وہ ایک دم سے پلٹی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور صارم کو بھی رکنا پڑا ورنہ دونوں بڑی طرح ٹکراتے۔۔۔

میں نہیں ناراض تم سے۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی مسکرادی۔۔اور صارم نے بھی شکر کیا ورنہ اور تین دن اس سے دور رہنا پڑتا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ویسے آج تم واقعی میری شیرنی لگ رہی تھی۔۔۔وہ ساموسے کو بائٹ کھاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں جب تم جیسا گدھا ہونا تو شیرنی ہی بنا پڑتا ہے۔۔۔اس نے بھی جواب دیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صارم نے خود کو گدھا کہنے پر اس کو گھورا۔۔۔

اچھا نہ۔۔ سوہانہ بات ٹالنا چاہی۔۔۔۔

ویسے اب پلیز دیھان سے مجھے اس کی خاموشی صحیح نہیں لگ رہی ہے۔۔۔ سوہا اس کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ وہ ایک دم چونک گیا۔۔۔

کچھ نہیں بس دیھان رکھنا پلیز۔۔۔ وہ اب بھی پریشان تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تم تک نہیں کرو۔۔۔وہ اس کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

اور دونوں کھانا پینا ختم کر کے اپنی کلاس لینے چلے گئے۔۔۔

وہ جب سو کر اٹھی تو 9 بج رہے تھے۔۔۔فریش ہو کر وہ نیچے آئی جہاں سیما بیگم لاونج میں بیٹھیں چاول صاف کر رہی تھیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اج اتوار تھا تو عام تو اپنی نیند پوری کر رہا تھا جبکہ نازلی اپنے اور سیما بیگم کے مشترکہ کمرے میں گانے لگائے ورزش کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔۔اس نے ان کو سلام کرتے ہوئے ان کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔

والسلام میرا بچہ۔۔ کیسی طبیت ہے اب۔۔۔۔وہ پیار بھرے لہجے سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی ٹی وی چلا کر بیٹھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ان کی ملازمہ مہتاب کے لیے ناشتہ لے کر اگئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ۔۔۔وہ ناشتے میں مگن ہو گئی جبکہ وہ ملازمہ واہی پر سبزی کاٹنے بیٹھ گئی۔۔۔۔

آج بھابھی کا پھر سے فون آیا تھا۔۔وہ منگنی کا کہہ رہی تھیں۔۔

وہ پرسوں آنا چاہ رہی ہیں۔۔۔پھر کیا خیال ہے میرا بچہ۔۔۔انہوں نے ساری بات بتا کر اس کی رائے پوچھی۔۔۔۔

جو ٹی وی میں کم اپنے خیالوں میں زیادہ مگن تھی ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔

کیا۔۔۔پھر امی تایا ابو۔۔۔سکی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ سیما بیگم بول پڑیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کیسے مگر وہ مان گئے ہیں۔۔۔وہ کہنے لگیں۔۔۔

ہمم دیکھ لیں امی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔وہ آخر کہہ بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

باجی یہ ہو گیا ہے۔۔۔ملازمہ نے کہا۔۔۔

اچھا جاو کچن میں رکھ دو۔۔۔۔۔سیمانے اسے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئے ٹرے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔۔

اچھا تو یہ بس کچھ دنوں کی مہمان ہے۔۔۔عاص جو پتا نہیں کب آیا تھا مہتاب کے پیچھے سے آکر اس کے کان میں کہنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تو بیچاری ڈر کے مارے چیخ پڑی۔۔۔

یاااااللہ عاص۔۔۔کب بڑے ہو گئے تم ہاں۔۔۔سیما بیگم عاص کو ڈانٹنے لگیں۔۔۔

جبکہ وہ ایک کان سے سنتا اور دوسرے سے نکالتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

ممممم اچھا نہ امیی۔۔۔اور منمنانے لگا۔۔۔

اور سیما بیگم اور مہتاب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پریں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔۔وہ فون کان سے لگائے سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ہمم۔۔۔۔دوسری طرف سے جو کہا گیا تو بس سر ہلا کر رہ گیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔فون رکھنے کے بعد اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے پھر سے فون اٹھایا اور میسج کرنے لگا۔۔۔۔اور ایک دفعہ اس کو دیکھ کر سینڈ کر دیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تینوں ابھی باتوں میں مصروف تھے کہ اس کہ فون پر میسج ایا۔۔

اس نے جب میسج کھولا تو وہ حیران رہ گئی۔۔

(تم یہ منگنی نہیں کرو گی۔۔)

اس نے منت چیک کیا نہ تو کبھی پہلے اس نبر سے کال آئی تھا نہ میسج۔۔۔اور نہ ہی مہتاب نے کی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

کہیں شاہ زیب تو نہیں۔۔۔ نہیں وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔اس نے پھر اپنی توجہ سامنے کر لی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج چھٹی کا دن تھا تو سب لاونج میں تھے جبکہ فرزانہ بیگم اپنے کمرے میں تھیں۔۔۔

اور تمہاری فلایٹ کب کی ہے۔۔۔۔مہراج صاحب نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی پرسوں کی۔۔۔

ہم م صحیح۔۔۔چلو خیریت سے جاو۔۔۔

اتنے میں فرزانہ بیگم کمرے سے نکل کر لاونج میں آئیں اور ساتھ ہی باہر سے سیمیل بھی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

ارے ے ے سیمیل میرا بچہ۔۔۔سب نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا اور سب کے ہی سیمیل کو دیکھ کر منہ بن گئے۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔وہ ہاتھ ہلا کر مصطفی کے تو سب جا کر بیٹھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ مصطفی اٹھ کر مہراج صاحب کے ساتھ جا بیٹھا۔۔

اور اس کے اس عمل پر فرزانہ بیگم اور سیمیل کے علاوہ سب نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔۔۔

جبکہ سیمیل اپنی بے عزتی پر خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

خیر جس مقصد کیلیے آئی وہ تو پورا کرے۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور ایک ادا سے مسکرائی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ شخص ایک پل کیلیے گھبرا گیا کہ ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔۔

ویسے خالہ آپ لوگ کیا اب تک اس لڑکی سے ملتے ہیں کیا نام تھا اس کا۔۔۔ہاں عنایہ۔۔۔۔اس نے اس کے نام پر خاص زور دیا وہ بات تو فرزانہ بیگم سے کر رہی تھی مگر نظریں ابراہیم پر تھیں

اس کی بات پر وہاں پر چار لوگوں کے سر پر جیسے بم گرا۔۔۔

کیا مطلب ہے اس لڑکی کا یہاں کیا ذکر ہاں۔۔۔فرزانہ بیگم کا تو اس کے ذکر پر موڈ ہی خراب ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ذکر ہے خالہ لگتا ہے صرف آپ کو ہی نہیں پتا۔۔۔اس کا دماغ تیزی سے ظل رہا تھا وہ سب کے چہروں سے اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ بات کس کس کو پتا ہے۔۔۔

کیا کہنا کیا چاہتی ہو تم سیمیل صاف صاف کہو۔۔۔اب تو فرزانہ بیگم کو بھی کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی۔۔۔

انہوں نے ایک نظر ابراھیم پر ڈالی جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

خالہ میں کل کیفے میں ابراہیم اور عنایہ کو ایک ساتھ دیکھا۔۔۔اس نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاافرزانہ بیگم کو یقین ہی نہیں ایا۔۔

ہاں سچی خالہ اور ایسا نہیں تھا کہ یہ دونوں بس اتفاق ملے ہوں۔۔۔ابراہیم نے تو اس کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اس نے خوب مزے لے لے کر بتایا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہے ابراہیم۔۔۔ہاں بولو۔۔۔فرزانہ بیگم تو غصے سے کھڑی ہوں گیں۔۔۔

موم پلیز میری باپ سنیں۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر فرزانہ بیگم بول پڑیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا سنو۔۔۔ہاں ویسے تم سارے بھائی دوسروں محرم اور غیر محرم کا فرق سکھاتے پھرتے ہو اب کیا ہوا ہے ہاں۔۔۔پورے لاونج میں ان کی آواز گونج رہی تھی۔۔

فرزانہ بیگم آواز آہستہ رکھیں۔۔۔پلیز۔۔۔مہراج صاحب نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

آپ تو خاموش ہی رہیں تو بہتر ہے۔۔۔آپ کی ہی تربیت ہے جو آج سامنے آئی ہے۔۔۔وہ اور اونچا چیخی۔۔۔۔

اور یہاں ابراہیم کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اینففففف موم۔۔۔آپ سچ سنا چاہتی ہیں نہ تو سنیں۔۔۔۔میں نے اس سے نکاح کیا ہے ۔۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔۔کیونکہ میری تربیت میرے باپ نے کی ہے تو مجھے محرم اور غیر محرم کا فرق پتا ہے۔۔۔۔

اس نے اب کی بار سیمیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو ہونق بنی بیٹھی تھی۔۔۔

اور میں نے نکاح اس واقعے کے دو دن بعد ہی کر لیا تھا کیونکہ میں آپ کی طرح خود غرض نہیں ہوں۔۔۔اور نہ ہی میرا مقصد صرف پیسہ ہے۔۔۔۔

وہ میری محبت بھی تھی اور مجھے میرے باپ نے اپنی ہر کہی ہوئی بات کو پورا کرنا بھی سیکھایا ہے۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ مصطفی بھی کافی ضبط سے بیٹھا تھا اور صارم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

جبکہ مہراج صاحب کو آج اپنی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور آج انہیں لگا کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ فرزانہ بیگم کو نیچا دکھانا چاہتے ہو مگر وہ جس طرح کی تھیں تو یہ سب ضروری تھا۔۔۔

تم۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے ابراہیم اس دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔ جس کے ماں باپ بھی نہیں ہیں ۔۔۔ مم میں کیا جواب دوں گی لوگوں کو۔۔۔ وہ تو کہیں گئے کہیں کسی کی ناجائز۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کے لفظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ مہراج صاحب چیخ پڑے۔۔۔

بسسسس فرزانہ۔۔۔ بسسسس۔۔۔ تم اپنے سٹیٹس کیلیے اتنا گر سکتی ہو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ انہوں نے غصے سے کہتے ہوئے آخر میں دکھ سے کہا۔۔۔

جبکہ ان کہ تینوں بیٹے اپنی ماں کی اس حرکت پر ساکت تھے۔۔۔

ابراہیم کا تو دماغ ہی مائوف ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس اب جو فیصلہ میں کروں گا وہی ہو گا اا۔۔۔کل ابراہیم تم عنایہ بیٹی کو اس گھر میں لاو گے۔۔۔۔وہ اب اس گھر میں اس گھر کی بڑی بہو کی حیثیت سے رہی گی۔۔۔

کبھی بھی نہیں میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گی سمجھے اپ یا تو وہ اس گھر میں رہے گی یا میں۔۔۔۔۔۔وہ ان پر چیخی۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ چلیں جائیں میں اب آپ کیلیے اس گھر کی خوشیوں کو مزید خراب نہیں کر سکتا۔۔۔۔انہوں نے آخری فیصلہ کیا۔۔اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

اور ابراہیم بھی ایک دکھ بھری نظر اپنی ماں پر ڈال کر چلا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی اور صارم بھی۔۔۔جبکہ فرزانہ بیگم خالی ہاتھ رہ گئیں تھیں۔۔۔لیکن انہوں نے سوچ لیا تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔۔۔

جبکہ سیمیل تو خاموش ہی رہی۔۔۔وہ کیا سوچے بیٹھے تھی کیا ہوا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے چلی گئی

وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے کب سے اس میسج کو سوچ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کس نے کیا ہے اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہ بات ہوئی تھی اور جس نے بھی یہ میسج کیا اس کو کیسے پتا چلا۔۔۔۔

ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کہیں عاص کی شرارت تو نہیں۔۔۔ نہیں وہ تو سامنے تھا اور نازلی کو امی نے رات خوبتایا تھا۔۔۔ پھر کون ہو سکتا ہے۔۔

افففففف۔۔۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ ایک کے بعد ایک مصیبت آ رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو وہ امی سے کھل کے حاشر کے رویے کے بارے میں بھی بات نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

پتا نہیں کیا میں صحیح کر رہی ہوں۔۔۔اس نے پریشانی سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

آفس میں اپنے کمرے میں موجود کام میں ابراہیم کے ساتھ مصروف تھے کے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔ مصطفی نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ے ے دیکھو تو ابراہیم بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ وہ شرمندہ سا ان کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔

بولیں مسٹر مصطفی شاہ۔۔۔ کس کام سا آنا ہوا آپ کا ہماری کمپنی میں۔۔۔ وہ ابھی بھی شرارت سے پوچھ رہے تھے جبکہ ابراہیم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ پلیز۔۔۔مصطفی نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔اور پورے کمرے میں مہراج صاحب اور ابراہیم کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔

جبکہ وہ بے بسی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ہمہ بولو میرا بچہ۔۔۔بولو کیا بات کرنی تھی۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد مہراج صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

آپ کب جائیں گے مہتاب کے گھر۔۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاااامہتاب۔۔۔ابراہیم نے شرارت سے کہاتو مصطفی نے اس کو گھورا۔۔۔

ہمم اچھانام ہے۔۔۔تو بتاو کب جانا ہے۔۔انہوں نے پوچھا۔۔۔

آج ہی۔۔۔اوراس کی جلدی پہ ابراہیم تواس خود دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

اور مہراج صاحب مسکرادیے۔۔۔

اچھا یہ سب تو ٹھیک ہے مگر تمہاری ماں کا کیا ہاں اس کو اتنی جلدی کیسے

منائے۔۔۔انہوں نے اب مین مسلہ سامنے رکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ میں دیر نہیں کر سکتا پلیز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ می۔۔۔۔میں موم سے بات کروں گا اگر وہ نہ مانی تو پلیز اٹس ریکوسٹ کہ آپ دونوں چلے جائیں۔۔۔پلیز۔۔۔اس نے ان دونوں کی منت کی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آج شام ہم دونوں جائیں گئے۔۔۔اپنی ماں سے کہہ دینا کہ جانا ہو تو بتا دیں۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔بہت بہت شکریہ۔۔۔وہ واقعی خوش تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاااا۔۔۔کیا کہہ رہی ہو سیمیل۔۔۔سچ میں ابراہیم نے اس لڑکی سے شادی کی ہوئی تھی ۔۔۔

سیمیل نے جب سارا واقعہ اپنی ماں کو سنایا تو وہ تو شاک رہ گئیں۔۔۔

اور نہیں تو کیا موم مجھے لگا تھا بس دونوں آپس میں ملتے ہیں مگر ابراہیم صاحب نے تو بڑی ہی چال چلی ہے۔۔۔ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

ہمم پتا نہیں کیا دیکھا اس لڑکی میں ابراہیم نے۔۔۔اب تم میری بات دیھان سے سنو تم مصطفی کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔وہ اس کو سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی موم آپ ٹینشن نہ لیں میرے ہوتے ہوے اسے میں کیسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری مرتبہ اس کے کال کرنے پر فرزانہ بیگم نے اس کی کال پک کی۔۔۔

ہاں بولو اب بھی کچھ رہ گیا ہے کہنے کو۔۔وہ کال پک کرتے ہی شروع ہو گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز بات سنیں میری۔۔۔ مصطفی نہ کچھ کہنا چاہا۔۔۔

بولو تم بھی بولو۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا مصطفی تمہارے لیے میں کچھ نہیں سنو گئی سمجھے۔۔۔۔وہ غصے کے مارے چیخ پڑیں۔۔۔

موم۔۔۔موم پلیززززززز سیمیل سیمیل۔۔۔افففف میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔ نہیں کر سکتا میں شادی اس سے۔۔۔پلیز۔۔۔یہ نے کہا تھا نہ مجھے جب کوئی ایسی لڑکی ملی جو مجھے اچھی لگے جو میرے ساتھ چل سکے۔۔۔اور مجھے ایسی لڑکی مل گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ آج ڈیڈ کے ساتھ اس کے گھر جائیں۔۔۔۔اس کی بات نے تو گویا فرزانہ بیگم پر بم گرا دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا بکواس ہے یہ مصطفی۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔مم میں مر کر بھی کبھی نہیں جاوں گئ اور تم بس سیمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے۔۔۔۔۔وہ چیخی۔۔۔۔۔

موم پلیز میں چاہتا ہوں آپ بھی میری خوشیوں میں شریک ہوں ورنہ ڈیڈ اور ابراہیم تو جا ہی رہے ہیں۔۔۔۔۔اس نے اپنی بات ختم کی۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں مصطفی مجھے اگر اپنی ماں سمجھتے ہو نا تو تم سیمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے ۔۔۔۔انہوں نے اسے سمجھنا چاہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز آپ کو ہی ہمشیہ اپنا سمجھا۔۔۔ بچپن سے جو جو آپ نے کہا جیسا آپ نے کہا میں نے ویسا ہی کیا ہے۔۔۔پر یہ میری زندگی بھر کا فیصلہ ہے۔۔۔۔ سو پلیز۔۔۔ یہ کہتے ساتھ ہی اس نے فون رکھ دیا۔۔۔

اور فرزانہ بیگم کو اپنے پیروں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ لاونج میں بیٹھی۔۔۔۔۔۔ کھیل رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم کچن میں تھی جبکہ عاص بھی ان کے ساتھ کاؤنٹر پر بیٹھ کر۔۔۔۔ کھیل رہا تھا۔۔۔۔

دراصل یہ دونوں آپس میں کھیل رہے تھے عاص بس اپنی بھوک کے ہاتھوں کچھ میں آیا ہوا تھا۔۔۔۔

اور اب تک گیمیں ہی لگا تھا مجال ہو جو اس نے کچھ کھایا ہو۔۔۔

سیما بیگم اور نازلی افسوس سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پی ٹھیک دو مینٹ بعد ہی دونوں کے چیخنے کی آواز پورے گھر میں گونجی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!! یےےےےےےےےے چکن دینر۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاہووووو۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔سیما بیگم نے تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

جبکہ زینیا کے ساکت رہ گئی تھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کی حرکت پہ۔۔۔

اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا جو بہت تیزی سے دھک رہا تھا۔۔۔

توبہ ہے تم دونوں بھی نہ اللہ پوچھے۔۔۔یااللہ آگ لگے اس۔۔۔۔۔کو۔۔۔آ
ففففف۔۔۔۔۔وہ مسلسل بول رہی تھیں کہ اچانک بیل ہوئی۔۔۔

جاوعاص دیکھو بھابھی اور بھائی ایں ہوں گیں۔۔سیما بیگم کام کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا امی لیکن وہ تو کل۔۔۔مہتاب سے تو بولا ہی نہ گیا۔۔۔

ارے بچے انہوں نے کچھ چیزیں دینا تھیں۔۔۔سمیا بیگم بغیر اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر بولیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے دو لوگوں کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔

جی کہیے۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اابیٹا میں مصطفی شاہ جو مہتاب کا اس خاوالد ہوں باس دراصل ہم زارا ضروری کام سے آئے ہیں اگر آپ برا نہ مانے تو کیا اندر آ سکتے ہیں۔۔۔

عاص ایک پل کیلیے خاموش ہو گیا۔۔۔پھر بولا۔۔۔

جی جی ایں نہ۔۔۔۔وہ ان کو اندر لے ایا۔۔۔

مہراج صاحب نے دیکھا گھر اچھی جگہ پہ تھا وہ لوگ بھی اچھے لگ رہے۔۔۔۔۔

اندر آتے ہی سیما بیگم سامنے ایں۔۔۔اور ان لوگوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آآپ لوگ کون ہیں۔۔۔۔

مہتاب اور زینیا بھی ماں کی آواز پر کچھ سے باہر آئیں۔۔۔

اور مہتاب تو ان کو دیکھ ہی رک گئی۔۔۔

اسلام و علیکم میں ابراہیم ہوں مصطفی بڑا بھائی اور یہ ہمارے ڈیڈ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ابراہیم نے اپنا اور مہراج صاحب کا تعرف کرویا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔مہتاب نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وعلیکم اسلام آپ بیٹھے نا پلیز۔۔سیما بیگم نے انہیں بیٹھنے کا کہا۔۔۔

مہتاب جاوزارا۔۔۔سیما بیگم نے اسے کچھ لانے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور مہراج صاحب نے اسے دیکھا جس کو سیما بیگم نے اشارہ کیا تھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔انہوں نے بے اختیار پکارا۔۔۔۔

وہ جو کچھ میں جا رہی تھی ایک دم پلٹی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی۔۔۔۔۔

بیٹا ادھر او یہاں بیٹھو۔۔۔انہوں نے اپنے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ان کو وہ خاموش سی لڑکی بڑی پیاری لگی۔۔۔

وہ خاموشی سے جا بیٹھی۔۔۔۔۔

دراصل بہن جی ہم یہاں آج بہت اہم کام سے اہیں ہیں۔۔۔انہوں نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اپنے بیٹے مصطفی کیلیے آپ کی بیٹی مہتاب کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔اور بڑی امید لے کے آیا ہوں کہ آپ مجھے نہ نہیں کریں گئ۔۔۔میری کوئی بیٹی نہیں ہے میں اس کو اپنی بیٹی بنانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

ان کے لہجے میں مہتاب کیلیے بہتے چاہ تھی جو سیما بیگم نے بخوبی محسوس کی تھی۔۔۔

جبکہ مہتاب تو ان کی بات پر ساکت رہ گئی۔۔ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا مسکراتا چہرہ سامنے ایا۔۔۔

ہمم وہ تو ٹھیک ہے بھائی صاحب مگر میں نے مہتاب کی بات تہ کر دی ہے۔۔۔کل میری بچی کی منگنی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب اور ابراہیم صاحب تو سکتے کے مارے کچھ بول ہی نہیں پائے۔۔۔۔

پھر بھی بہن اگر کچھ بھی ہو تو ضرور دیکھیں۔۔۔انہوں نے آخری کوشش کی۔۔۔

جی جی ضرور کرتے ہیں ہم کچھ آپ بلکل پریشان نہ ہو۔۔۔

مہتاب تو اس آواز پر ساکت رہ گئی۔۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عائشہ بیگم اور حاشر پیچھے ہی کھڑے تھے۔۔۔۔

حاشر کے چہرے سے پتا لگ رہا تھا کہ اس نے سب سن لیا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں۔۔۔مہتاب نے بے اختیار کہا۔۔۔

مہراج صاحب سیما بیگم اور مہتاب کو اڑا ہوا رنگ دیکھ کر سمجھ گئے کے یہ لوگ کون تھے۔۔۔۔

اچھا بہن ہم چلتے ہیں۔۔۔انہوں نے معذرت خواہ نظروں سے سیما بیگم کو دیکھا اور چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تو یہ سب چل رہا تھا۔۔۔تو سیما ہمیں تم صاف معافہ ہی کر دیتی۔۔۔اب کیا بے عزت کرنے بیٹھی تھی تم۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد عائشہ بیگم تو بولے جا رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے ایک بھی موقع نہیں دیا سیما بیگم کو بولنے کا۔۔۔

بھابھی میری بات تو سنیں۔۔۔سیما بیگم نے التجا کی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بہن اب بھی کچھ رہ گیا ہے۔۔۔۔ایک تو تمہاری بیٹی پتا نہیں کیا گھل کھلاتی پھر رہی ہے ۔۔۔شاہ انیڈر سٹی کو کون نہیں جانتا۔۔۔ہاں۔۔۔۔اور مہراج شاہ کو بس تمہارا ہی گھر ملا تھا۔۔۔تمہاری ہی بیٹی ملی تھی۔۔ہاں۔۔۔وہ تو پھٹ ہی پڑیں تھیں۔۔۔۔

اور اوپر کی جانب جہاں حاشر مہتاب کو لے کر آیا تھا وہاں وہ مہتاب پر برس رہا تھا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے ہاں مہتاب۔۔۔۔بولو۔۔۔۔وہ اس پر چیخا اور مہتاب ڈر کر اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مجھے کچھ نہیں پپ پتا حح حاشر۔۔۔۔ووہ خد آئے تھے۔۔۔۔۔اس کی آواز کانپنے لگی تھی مگر حاشر کو رحم نہ آیا۔۔۔۔۔اس نے اس کا بازو اتنی زور سے پکڑا تھا کہ اس کے درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہے کیا لگا کہ میرے پیچھے تم اس کی ہو جاو گی اور میں بس تماشا دیکھتا رہ جاوں گا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

مہتاب نے روتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے مہتاب تم صرف میری ہوووو

سمجھی۔۔۔وہ اس پر ڈھارا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم۔۔۔تم نہ میرا صبر آزما رہی ہو اور کچھ نہیں۔۔۔اس مصطفی (گالی) کو تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔مگر تم۔۔

۔اس کی بات پر مہتاب ساکت رہ گئی۔۔۔اس کا دوست ایسا تو نہیں تھا۔۔۔۔۔اسے اب صیح معنوں میں اس سے خوف آرہا تھا۔۔۔۔

حاشر نے اسے بازو سے پکڑ کر بے دردی سے گسٹتا ہوا نیچے لایا۔۔۔

موم۔۔۔ہمارا نکاح کل ہی ہو گا اور رخصتی بھی۔۔۔اب اس کو اور آزادی نہیں دے سکتا میں۔۔۔اس نے غصے سے کہا جبکہ سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر بیٹا۔۔۔اب ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ حاشر نے ان خوخاموش کرا دیا۔۔۔

بس موم مجھے کچھ نہیں سنا۔۔۔ چلیں اب۔۔۔۔اور کہتے ساتھ ہی چل پڑا اور اس کے پیچھے پیچھے عائشہ بیگم بھی چل پڑیں۔۔۔۔۔

مہتاب نہ ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور پھر خاموشی سے اوپر چلی گئی۔۔۔

اس۔۔۔اس بے غیرت شخص سے آپ میری بہن کا نکاح کروائیں گئی امی۔۔۔۔عاص کا غصے سے بڑا حال تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو بیٹا اب بات مہتاب کہ عزت کی ہے ہم آ گر منعہ کرتے ہیں تو تمہاری بہن کہیں کی بھی نہیں رہے گی۔۔۔۔

کیا مطلب ہاں۔۔۔آپ ان مہراج انکل کو ہاں کر دیں کتنے اچھے تھے۔۔۔۔

بیٹا میری دو بیٹیاں ہیں اگر میں ان کو ہاں کر دوں نہ تو سب باتیں بنائیں گے۔۔۔میری زینیا کا کیا ہو گا۔۔۔انہوں نے بے بسی سے کہا۔۔۔

جبکہ عاص گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تھکے ہارے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔سارے رشتے بس یہی سوچتے رہے کہ مصطفی کو کیا جواب دیں گیں۔۔۔۔

جب وہ داخل ہوئے تو سامنے ہی لاونج میں مصطفی بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔۔۔جبکہ حیدر اور صارم اپنی گیم میں مصروف تھے۔۔۔

اسلام و علیکم انکل۔۔۔۔دونوں ان خوسلام کیا جبکہ مصطفی خاموش ہی رہا۔۔۔۔

مہراج صاحب کو مصطفی کے چہرے کے تاثرات کچھ ٹھیک نہیں لگے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے ایک نظر ابراھیم کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا۔۔۔

کہیں تم نے بتا تو نہیں دیا۔۔۔ کیونکہ وہ بھی گاڑی میں فون پر لگا ہوا تھا۔۔۔

ابراہیم نے نہ میں سر ہلایا۔۔۔ تو مہراج صاحب نے بات شروع کی۔۔۔

ہمم تو دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔ مصطفی کے علاوہ سب ہی بڑے غور سے سن رہے تھے۔۔۔۔

مہتاب بیٹی کی کل منگنی ہو رہا رہی ہے اپنے خاندان میں۔۔۔ انہوں نے مصطفی کو دیکھ کر بات کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب نے ان کی بات سن کر مصطفی کو دیکھا۔۔۔جو مسکرایا۔۔۔جیسے اسے فرق نہ پڑتا ہو۔۔۔۔

حیدر تو سمجھتا تھا مگر مہراج صاحب کو گڑبڑ ہوتی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو بیٹا یہ نصیب کی بات ہوتی ہے۔۔۔ہم جو کر سکتے تھے کر چکے۔۔۔انہوں نہ اسے سمجھنا چاہا۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اپنے ہاں کو دیکھا اور اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سب اس کی حالت سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

وہ تب سے اپنے اپنے کمرے میں بند تھا۔۔۔ کمرے میں فل اندھیرا تھا۔۔۔ بس نیچے گارڈن میں لگی لائٹس ان کی روشنی سلائیڈ ڈینگ ونڈو سے ہلکی ہلکی آ رہی تھی وہ بھی بمشکل اس تک پہنچ رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں سگریٹ کا دھواں اور ہلکی ہلکی روشنی عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے ملازمہ کے ذریعے سارا واقعہ معلوم ہو گیا تھا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس حاشر کا جا کے اس دنیا سے وجود ہی مٹا دے۔۔۔اس کی اتنی ہمت کے وہ مہتاب پر چیخے اور اس کو چھوے۔۔کیسے ے ے ے ے ے۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگریٹ اس نے زور سے دبا دی جیسے اس کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان سگریٹ نہ ہو بلکہ حاشر ہو۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے ہوئے اس فون اٹھایا اور اس کو کال ملائی۔۔

دو تین بیل کے بعد اٹھا لیا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اس کی بھری آواز سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔

مہتاب۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔۔

اب کس لیے فون کیا آپ نے۔۔۔وہ پتا نہیں کیوں اس پر غصہ ہونے لگی۔۔۔

مم میں۔۔۔میری بات سنو مہتاب۔۔۔آج جو کچھ بھی ہوا پلیز اسے بھول جاو مم میں ٹھیک کر دوں گا۔۔۔اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ اس کو کیسے تسلی دے اس کے رونے سے وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بب بھول جاوں۔۔۔کیسے بھول جاوں سب ہاں۔۔۔اگر صرف میرے ساتھ ہوا ہوتا تو شاید یہ ممکن بھی ہوتا مگر یہ سب ہیں میری ماں بھی شامل ہے۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔آپ کی وجہ سے ان کو اتنی باتیں سنا پڑیں۔۔۔وہ دباد باسا چلائی۔۔۔۔۔

اسے ایک دم شادید غصہ آیا وہ اپنی ذات پر کو پرمائز کیسے کر سکتی ہے۔۔

مہتاب میں یہ سب نہیں چاہتا تھا میرا یقین کرو۔۔۔عشق کرتا ہوں تم سے۔۔۔یقین کرو بے بس کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔اس نے التجا کی۔۔۔

وہ تلخی سے مسکرادی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت دیکھ لیے ہیں میں نے آپ جیسے دعوے دار۔۔ سمجھے اپ۔۔۔بہت جلد اپنی اصلیت دیکھادیتے ہیں۔۔۔اسے مجبور بے حس بناپڑا۔۔۔اپنی عزت کی خاطر۔۔۔اپنے محروم باپ کی عزت کی خاطر۔۔

مہتاب پلیز تم بہت ظلم کر رہی ہو مجھے بھی حاشر جیسا سمجھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اس نے فریاد کی۔۔

مجھے اب آپ فون مت کرنا۔۔۔بے حسی برقرار رہی۔۔۔

مہتاب عشق کرتا ہوں تم سے۔۔۔وہ جھک گیا تھا اس کے آگے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میں تو نہیں کرتی نہ۔۔۔اس بار اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔

مہتاب پلیز بس ایک موقع۔۔۔پھر منت کی گئی۔۔۔

نہیں مصطفی۔۔۔پھر انکار۔۔

کافی دیر خاموشی رہی پھر وہ بولا۔۔۔۔

ہمم۔ٹھیک ہے۔۔۔۔اور فون کاٹ دیا گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اپنے کمرے میں گئے ہوئے 1 گھنٹے سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔

صارم تو اپنے کمرے میں چلا گیا تھا مگر مہراج صاحب حیدر اور ابراہیم سب وہاں ہی بیٹھے تھے۔۔۔

ایسا کرو تم دونو جاو دیکھو اس کو پلیز میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

ہم م ٹھیک ہے انکل۔۔۔اور وہ دونوں اس کے کمرے میں چل پڑے۔۔۔

ویسے ابراہیم بھائی مجھے لگتا اس سے توڑ پھوڑ کرنی چاہیے تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے اس کو گھورا۔۔۔کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو ہاں۔۔۔اگر اس نے آج خود کو نقصان نہیں پہنچایا تو یہ تو اچھی بات ہے نا۔۔۔

نہیں آپ سمجھے نہیں وہ خاموش ہے اور اس کی خاموشی تو اللہ بچائے اس سے۔۔۔حیدر نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

جیسے ہی وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے اندھیرے اور سگریٹ کے دھوئیں نے ان کا ویلکم کیا۔۔۔

حیدر تو کھانسنا ہی شروع ہو گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی۔۔۔ابراہیم نے اسے پکارا۔۔۔

کیا ہے کیوں اہے ہو۔۔۔ایک کام تو ہو نہیں سکا تم سے۔۔۔اندھیرے میں سے شکوہ کیا گیا۔۔۔

ابراہیم بھی وہاں ہی اس کے پاس جا بیٹھا جبکہ حیدر تو اس کے سامنے صوفے پر۔۔۔انہوں لائٹس بھی نہیں جلائی۔۔۔

دیکھو مصطفی ہم جو کر سکتے تھے ہم نے کیا اب گن پوائنٹ پر تو ان کو منوا تو نہیں سکتے تھے نہ۔۔۔اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر اگر اب اسی طریقے سے مانے گے تو یہی سہی۔۔۔اس نے گہرے لہجے میں کہا۔۔

جبکہ ابراہیم کو لگا وہ مسکریا ہے اور اس نے مذاق کیا ہے۔۔۔

کیا مطلب ہاں۔۔۔۔؟۔

اس کے بعد جو اس نے کہا وہ بات دونوں کے سر پر بم کی طرح گری۔۔۔۔

تت تم پاگل ہو گئے ہو مصطفی۔۔۔میں تمہے ایسا کبھی کرنے نہیں دوں گا اور تم ساتھ دینے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ابراہیم کو لگا وہ اپنے دماغ سے کام نہیں لے رہا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو تم میرا ساتھ نہیں دو گے ہاں۔۔۔ سیگرٹ منہ سے لگائے ہو بیڈ کی کنارے پر بیٹھا وہ سامنے کھڑکی میں کالے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔ اس کو واقعی میں وہ پاگل لگا تھا۔۔۔

ہاں ہوں میں پاگل۔۔۔ وہ زور سے چیخا اور ساتھ ہی ٹیبل پر رکھا گلاس زور سے زمین پہ دے مارا۔۔۔

کتنی منت کی تھی میں نے اس کی۔۔۔ التجا کی میں نے اس۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں مصطفی مہراج شاہ آج کیسی کے آگے جھکہ تک نہیں میں نے اسے التجا کی مگر وہ۔۔وہ بے حس ہی رہی۔۔۔وہ تلخی سے ہنسا۔۔۔

اسے پتا میں اس سے سخت لہجے میں بھی بات نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اور وہ اسی چیز کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔۔۔جانتی ہے میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں مگر وہ ظلم کی حدوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

اسے اس سب کا حساب دینا ہو گا۔۔۔۔

غصے سے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس نے زور سے سائڈ ٹیبل پر ماری۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم اور حیدر بے بسی اس دیوانے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

حاشر کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہی۔۔اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کسی کا سامنا کرنے کی۔۔۔

اس کے بعد مصطفی کا فون۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے تلخ ہو گئی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے دکھ تھا کہ اسے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی مگر وہ بھی مجبور تھی مزید کوئی بلینڈر وہ افوڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ساری رات اس کی یوں ہی ندامت میں اور روتے ہوئے گزر گئی۔۔۔

صبح جب سیما بیگم عاص کو اٹھانے اس کے کمرے میں آئیں تو وہ جاگ ہی رہا تھا اس کی آنکھوں سے صاف واضح تھا کہ وہ ساری رات سو نہیں سکا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم جاگ رہے تھے۔۔اچھا آو ناشتہ کر کو بیٹا۔۔۔وہ اس کے سر پہ پیار کرتے ہوئے بولیں

امی۔۔۔ادھر بیٹھیں پلیز۔۔۔عاص نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا یا۔۔۔

دیکھیں امی وہ ہماری بہن ہے ہمیں اس کی خوشی کو دیکھنا چاہیے۔۔۔اس کی خوشی ہمارے لیے زیادہ اہم ہونی چاہیے۔۔۔اگر اس نے اپنا فیصلہ ہم پر چھوڑا ہے تو ہمیں اس کی خوشی کو دیکھنا چاہیے۔۔۔اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ حاشر کہ ساتھ خوش نہیں رہ پائی گی۔۔۔۔

وہ ان کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سیما بیگم خاموش ہی رہیں۔۔۔۔

پلیز امی۔۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔انہوں نے گہرا سانس لے کر کہا۔

اووو شکریہ اماں۔۔۔۔۔عاص ان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔

اچھا اماں کی جان چلو ناشتہ کر لو آ کر۔۔۔وہ اٹھ کر کہنے لگیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھابھا بھی مگر آج رات تک میں کیا کروں گی۔۔۔انہوں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

کرنا کیا ہے سب اپنی بیٹی کو قابو میں رکھنا۔۔۔یہ نہ ہو کہ نکاح کہ وقت بھی تمہاری بیٹی کے یاروں رشتے آرہے ہوں۔۔

سامنے بیٹھی مہتاب جو کب سے برداشت کر رہی تھی دوپڑی۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر یہ رشتہ نہ ہوا تو اس کو کیسے ذلیل ہو گی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص کو مت بتانا بیٹا ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا۔۔۔یہ عزت کا معاملہ ہے میرا بچہ۔۔۔۔۔۔

جی امی۔۔۔وہ خاموش ہو گئی اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔اچانک اس کا فون بجا۔۔۔

ڈاکٹر عامر کی کال دیکھ کر اس نے کال پک کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ڈاکٹر عامر۔۔۔جی۔۔۔

کیا اچھا میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔اوکے میں اتی ہوں۔۔۔

اوکے خدا حافظ۔۔۔

فون بند کر کے وہ سوچ میں پڑ گئی کہ اب کیا کرے۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا ابھی صبح کے 10 ہی بج رہی تھے اللہ کا نام لے کر وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب وہ نیچے آئی تو سیما بیگم اس کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔۔۔تم کہاں جا رہی ہو بچے۔۔۔

امی ڈاکٹر عامر کا فون آیا ہے میں تھوڑی دیر کیلیے ہی جا رہی ہوں پلیز امی۔۔۔جلدی اجاوں گی۔۔۔اس نے اجازت مانگی۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔ابھی ان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی کہ پیچھے سے عاص جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا بول پڑا۔۔

جانے دیں امی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اس نے ہمایت کی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے خیریت سے جاو اور جلدی سے اجانا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو کہنے لگیں۔۔

اجازت ملتے ہی وہ چل پڑی۔۔۔ گراج میں کرا سے معلوم ہوا کہ اس کی گاڑی تو خراب ہے۔۔۔

افففف۔۔ لگتا ہے ایسی ہی جانا پڑے گا۔۔۔اور ایسے ہی چل پڑی۔۔۔۔۔

کوئی ہے ے ے ے ے ے ے۔۔۔پلیز دروازہ کھولو۔۔۔پلیز۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی آواز رو رو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اور جسم کانپے جا رہا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔اس کے ہاتھ سرخ ہو گئے تھے دروازے پر مار مار کر۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا دوپہر کے 12 بج رہے تھے۔۔۔اس کے گھر والوں کو لگ رہا ہو گا وہ کام پر ہے مگر وہ جس قیامت سے گزر رہی تھی یہ تو صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے وہ پیدل جا رہی تھی کہ ایک گاڑی اس کہ سامنے آ کر رکی اور دو موٹی موٹی عورتوں نے اسے زبردست گاڑی میں بیٹھا یا اور اسی چکر میں اس کا سر زور سے گاڑی پہ جا لگا اور وہ وہاں ہی بے ہوش ہو گئ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے ارد گرد نظر گمائی۔۔۔

وہ اس وقت ایک بہت ہی خوبصورت کمرے میں تھی جو بہت ہی قیمتی چیزیں سے سجا ہوا تھا۔۔

پورے کمرے کی تھیم وائٹ اور بیلک تھی۔۔۔ کھڑکی میں سفید نیٹ کے پردے ڈلے ہوئے تھے۔۔۔ سفید ماربل پر کالی اور گرے رنگ کی رگ بیچھی ہوئی تھی۔۔۔

کمرے کا فرنیچر بھی کالا تھا۔۔۔

ایک پل کیلیے وہ بھول ہی گئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے وہ کمرے کی خوبصورتی میں کھو سی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اس کے سر میں ٹیس سی اٹھی۔۔۔وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھی اور شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اس کے حلیے سے نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی ساتھ ایسا ویسا کچھ ہوا ہے۔۔۔

اس اللہ کا شکر کیا کہ وہ محفوظ ہے۔۔۔اور سیدھا دروازے کے پاس گئی مگر وہ لوک تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دروازے کے ساتھ ہی لگے بیٹھی تھی کے اسے باہر سے قدموں کی آواز آئی۔۔۔

وہ فوراسے کھڑی ہوئی اور تھوڑا پیچھے ہوئی تو ایک دم دروازے کا لوک کھولا اور جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ ساکت رہ گئی۔۔

جبکہ ابراہیم شرمندہ سا ہو کر اس سے نظریں چرانے لگا۔۔۔

آآآپ۔۔۔۔وہ اتنی شوق میں تھی کہ اس سے بولا نہ گیا۔۔۔

دیکھو میری بات سنو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ابراہیم اس کی کیفیت کو سمجھتے ہو بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا ٹھیک ہو جائے گا ہاں۔۔۔مجھے آپ سے یہ امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔۔

ابراہیم نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے ابراہیم کو بولنے موقع ہی نہ دیا اور بول پڑی

پلیز خدا کے واسطے مجھے جانے دیں۔۔پلیز۔۔۔

اا آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز۔۔۔اس نے گر گراتے ہوئے اس کی منت کی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم کو لگا آج کو شرمندہ ہو ہو کر مر جائے گا۔۔۔وہ اس کی سن ہی نہیں رہی تھی نہ کچھ کھا رہی تھی نہ پی رہی تھی۔۔۔اس معصوم لڑکی کو ابھی تک نہیں سمجھ لگی تھی کہ اس کو یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔۔

وہ مسلسل رو رہی تھی اس کی منت کر رہی تھی۔۔اور ابراہیم کو شرمندہ کر رہی تھی۔۔

وہ اسے کچھ دیر کیلیے پھر اکیلے چھوڑ گیا۔۔۔پھر کافی دیر بعد آیا تو وہ پھر زمین پر ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔ابھی وہ اس کو کچھ کہتا کہ حیدر نے دروازے دے اپنا سر اندر کیا۔۔۔

ابراہیم بھائی۔۔۔اس نے بھی غلطی سے مہتاب پر نظر نہیں ڈلی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔بے بس کھڑا ابراہیم بولا۔۔

وہ مولوی صاحب آ گئے ہیں۔۔۔اس نے تو جیسے مہتاب کے سر پر دھماکہ کر دیا ہو۔۔۔

کک کیا کر رہے ہیں آپ لوگ ہاں۔۔۔دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں آج میرا نکاح ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

دیکھو مہتاب تمہیں ابھی سب۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔۔۔پیچھے سے کمرے میں کوئی داخل ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مہتاب اس کو دیکھ کر سکتے میں چلی گئی۔۔۔

تو وہ اب بدلہ لے گا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے۔۔۔

تم دونوں جاو۔۔۔اس نے آتے ہی حکم دیا۔۔۔

حیدر تو شکر کرتا گیا کہ وہ اس معملے کو خود ہی دیکھے وہ مزید شرمندہ نہیں ہو سکتا۔۔۔جبکہ ابراہیم اس کو گھورتے ہوئے گیا جس کا اس پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو صرف مہتاب کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس کی رو رو کر آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔۔اور اب ان آنکھوں میں اس کیلیے صرف شکوہ تھا۔۔۔اور وہ جانتا تھا جو وہ کرنے جا رہا تھا اس کے بعد ان آنکھوں میں شاید نفرت بھی شامل ہو جائے۔۔۔

ابھی بس کچھ دیر میں ہمارا نکاح ہے سو ریڈی رہو۔۔۔ ہمم۔۔۔اس نے بلکل نارمل بات شروع کی۔۔۔۔

جبکہ مہتاب کا صبر جواب دے گیا۔۔۔۔

کک کیا مطلب ہے آپ کا مصطفی ہاں۔۔۔ نکاح۔۔۔ہاں آج میرا نکاح ہے مگر آپ سے نہیں حاشر سے سمجھ۔۔۔۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاااٹ اااپ۔۔۔۔۔۔ مصطفی اس کے قربت جا کہ اس کا منہ دبوچ لیا۔۔۔اس کے منہ سے کسی اور کا نام سننا خاص کر کے حاشر کا جس نے اسے اتنا ہرٹ کیا۔۔۔ مصطفی کا پارہ ہائی کر گئی۔۔۔

وہ اسی اسے نکاح کی بات کر رہی تھی اس کے سامنے۔۔۔حد تھی ویسے۔۔۔

خبر دار۔۔۔۔آ گر اب اس شخص کا نام بھی لیا تم نے میرے سامنے مہتاب۔۔۔تم صرف میری ہو۔۔۔ سمجھی۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی اس کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور وہ سیدھا دیوار سے جا لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مصطفی پپ پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں مم میں گھر میں کیا جواب دوں گی۔۔۔

میری عزت کا سوال ہے۔۔۔اسے اس وقت بہت خوف آرہا تھا مصطفی سے۔۔۔

مصطفی نے آیک گہرا سانس لیا۔۔وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر پھر سب ہو گیا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا۔۔۔جبکہ مہتاب کا خوف سے برا حال تھا۔۔۔

دیکھو مہتاب محبت کرتا ہوں تم سے پانا چاہتا ہوں تم سے شوق پلیز آج ابھی مجھ سے نکاح کر لو اور میں وعدہ کرتا ہوں تم سے تمہاری عزت پر حرف نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔

یقین کو میرا۔۔۔۔اس نے ایک بار پھر منت کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن نہیں مصطفی پلیز جج جانے دیں مجھے پلیز۔۔۔وہ پھر رونے لگی۔۔۔

مم میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔آپ کو نہیں معالوم سب مجھے بولیں گے میری ماں کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔۔۔۔

مجھ پر یقین نہیں ہے تمہے ؟اس نے بڑی آس سے پوچھا۔۔

وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی مگر اس کے پاس کوئی اور راستہ نہ تھا۔۔وہ اس سے نظریں بھی ملا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔اس نے منہ پھیڑ کر جواب دیا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے یہں تمہارے ساتھ ایک جائز رشتے میں رہ کر زندگی گزارنا چاہتا ہوں مگر اب تمہیں ایسا ہی چاہتی ہو تو کوئی بات نہیں۔۔۔میں تمہیں فور سنہیں کروں گا اب کہ نکاح کرو۔۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی پہلے دروازے کو لوک کیا۔۔۔اور پھر اس کے حد سے زیادہ قریب آگیا۔۔۔

مہتاب جو اس کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی اس کے اس عمل پر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

کلک کیا کر۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کیونکہ مصطفی نہ اسے بیڈ پر گرا دیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور خود اس پر جھک گیا تھا۔۔۔دونوں اتنے قریب تھے کہ دونوں آیک دوسرے کی سانسیں محسوس کر سکتے تھے خود پر۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر مہتاب کی چیخ نکل گئی۔۔۔وہ خود پہ سے اس کو دور بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔کہاں وہ کمزور سی کہاں وہ پہاڑ سا۔۔۔

مصطفیییییی۔۔۔۔ککک کیا کر رہے ہیں آپ پلیز۔۔۔۔پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے مم میں آپ سے نکاح کروں گی۔۔۔مصطفی پلیز۔۔۔وہ جیسے ہار مانتے ہوئے بولی۔۔۔

اور مصطفی کے چہرے پر اسے پا لینے کی خوشی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم چلو یہ تو اچھا ہے اوپھر۔۔۔وہ اس پر سے اٹھتا ہوا بولا۔۔۔

وہ بھی اٹھی اور اپنا دوبٹا ٹھیک کرنے لگی جب اس نے سر پر اچھی طرح سے سیٹ کر لیا تو وہ اس کے ساتھ کمرے کے باہر نکلی۔۔۔اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی جو وہ کرنے جا رہی ہے اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونا ہے۔۔۔

وہ باہر آئی تو اس نے ابراہیم حیدر اور ساتھ ڈاکٹر سجاد کو دیکھا مگر جو وہ کرنے جا رہی تھی اس کے بعد وہ کسی کو بھی دیکھ لیتی تو شاید اسے شاک نہ لگتا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک صوفے کی جانب اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس جانب جا کر بیٹھ گئی جبکہ ابراہیم اور حیدر بھی خاموشی سے اس بے بس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔

اس کے ساتھ ہی مصطفی بیٹھ گیا اور مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مصطفی سے پوچھنے کے بعد جب وہ مہتاب کی طرف آئے تو مہتاب کو لگا اس میں بولنے کی طاقت بھی ختم ہو گئی ہے۔۔

مہتاب سکندر ولد سکندر ملک۔۔۔

کیا آپ کو مصطفی شاہ ولد مہراج شاہ کے ساتھ حق مہر پچاس لاکھ روپے کیا آپ کو قبول ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے بولا ہی نہ گیا۔۔۔پتا نہیں وہ کس معجزے کا انتظار کر رہی تھی جو آج تو ہونا نہیں تھا۔۔

وہ چونکی تب جب مصطفی نے اس کے ہاتھ پہ دباو ڈالا۔۔

قق قبول ہے۔۔۔

وہ پھر دوسری بار۔۔۔۔ق قبول ہے۔۔۔۔اس کا گلا خشک ہو گیا تھا۔۔۔

اور پھر آخری بار۔۔۔ قبول ہے۔۔۔کہتے ساتھ ہی اس کے آنسو نکل ائے۔۔۔۔اسے لگا۔۔۔آج وہ اپنا سب ہار بیٹھی سب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ دوسری جانب مصطفی کے دل میں دھیروں اطمینان اترا۔۔۔۔

وہ مولوی صاحب کو چھوڑ کر آیا تو حیدر اس کے گلے ملا۔۔اور اسے خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔

ابھی جانے دے رہا ہوں مگر جب بھابھی مان جائیں گی بت میں چھواڑے لوں گا۔۔۔اس نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ مصطفی بھی مسکرا دیا۔۔۔اور ابراہیم کو دیکھا جو بس اس خوخاموش ہو کر دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناراض ہو۔۔۔جانتا ہوں مگر یقین کرو میرے پاش کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔وہ نہیں مانتی۔۔اس نے بے بس ہو کر کہا۔۔

مجھے ابھی ابھی حیدر نے تمہارے کارناموں کے بارے میں بتایا ہے مجھے لگا بس مہتاب کو اٹھوا رہے ہو اور نکاح کر رہے ہو بس۔۔۔وہ باکی کہانی تو اب پتا چلی ہے مجھے۔۔۔خیر اب میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔اجا یار۔۔۔اور وہ بھی اس کے گلے لگ گیا۔۔

اچھا تم ابھی یہاں ہی رہو گئے۔۔۔ابراہیم نے اس سے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں یار۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے شام ہو گئی ہے ویسے بھی اس کو لے کے بھی دور جانا ہے سوو۔۔۔اب نکلنا ہے۔۔۔موہ کہنے لگا۔۔۔اور اس کی نظریں اس کمرے کی طرف تھیں جہاں مہتاب تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ابراہیم بھی سمجھ گیا تھا اس کو بھی ابھی وقت چاہیے تھا۔۔

تم گھر جو گے۔۔۔۔مصطفی نے جاتے جاتے پوچھا۔۔۔

نہیں اب صبح جاوں گا۔۔۔ابراہیم کہتے ساتھ ہی چل پرا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں آیا تو وہ اسی جگہ ہی بیٹھی تھی سر جھکائے۔۔

مہتاب۔۔۔اٹھو گھر چھوڑ دوں او۔۔۔اس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

مگر وہ نہیں ہلی بس خالی نظروں سے مصطفی کو دیکھ رہی تھی۔۔

مہتاب میری جان شام ہو گئی ہے۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

مم مجھے گھر نہیں جانا مصطفی۔۔اس نے روتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے بڑی ضبط سے کام لیا۔۔۔وہ اس وقت کوئی معصوم بچہ لگ رہی تھی۔۔۔

بھروسہ رکھو مہتاب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔تم چلو تو سہی۔۔۔اس پھر کہا اس کے بال سہلاتے ہوئے۔۔۔۔

پر وہ نہ میں سر کہلاتی رہی۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔۔وہ چیخ پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ں ں ں س۔۔۔۔۔ نہیں مجھے اب گھر جانا۔۔۔۔۔۔میرا اب کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔ کہیں کا نہیں چھوڑا آپ نے مجھے۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

تم ایک دفعہ جاو پھر شکوہ کرنا مجھ سے میری جان۔۔۔واعدہ کیا ہے تم سے پھر کیسے تم پر آنچ آنے دوں گا۔۔۔وہ پھر اس کو کہنے لگا۔۔۔

اور اس نے ایک نظر بے بس ہو کر اس کو دیکھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے کل رات کا۔۔۔اور اس وقت آپ کیا کوئی بھی مجھے قبول نہیں کرے گا۔۔۔

اس نے بے بسی سے سر جھکا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔اس نے اسے بازو سے پکڑا اور باہر لے ایا۔۔۔

اور باہر لا کر اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔اور خد بھی جا کے ڈرائیوگ سیٹ پر جا بیٹھا۔۔۔

وہ اس وقت اس کے گھر سے کافی دور تھے۔۔۔۔سارے راستے وہ دونوں خاموش رہے۔۔۔

اس کے گھر پہنچتے پہنچتے ان کو رات 9 بجے گئے تھے۔۔۔

جیسے ہی اس کے گھر کے سامنے اس نے گاڑی روکی وہ اپنے خیالوں سے نکلی گھر میں نہ کوئی لائٹینگ ہوئی تھی کچھ بھی نہ تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کو رونا آیا سب نے اس کا انتظار کیا ہو گا۔۔۔اور اب اس کے انتظار میں سب چلے گئے ہوں گے۔۔۔۔

پھر سے اس کو چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔

مہتاب ادھر دیکھو۔۔۔۔ مصطفی نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے تم جاو اور جا کے آرام کرو میں جلد پھر ڈیڈ کو تمہارے گھر بھیجوں گا۔۔۔اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس بار حاشر بھی ہمارے بیچ نہیں آئے گا۔۔۔اس نے جیسے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تت تم آ گر نہ آئے تم میں خود۔۔خود کشی کرلوں گی مصطفی۔۔۔اس نے اس کی بات پر بس اتنا کہا اور باہر جانے لگی کہ مصطفی نے زور سے اسے اپنی طرف کھینچا کہ وہ اس کہ سینے سے جا لگی۔۔۔

تم۔۔۔تمہارا وجود یہاں تک کہ تیاری روح پر بھی اب میرا حق ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔اگر تم نے خد کے ساتھ کچھ بھی کیا نہ تو میں خود تمہیں ایسی سازا دوں گا۔۔۔کہ موت مانگو گی مگر نہیں ملی گی۔۔۔

مہتاب کی انکھوں خوف اترایا۔۔۔اس نے اپنا بازو چھڑاوانا چاہا۔۔مگر بے بس۔۔۔

جواب دو۔۔۔وہ اس پر ڈھارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ صرف سر ہلا سکی۔۔۔۔

جاواب خیال رکھنا اپنا۔۔۔اس چہرے پہ آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اب وہ قدرے نرم لہجے میں بولا۔۔۔

مہتاب تو اس دھوپ چھاوں سے انسان کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

جیسی وہ اتری اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ناجانے کیا ہو گا اندر۔۔۔اس نے دل میں سوچا اور اندر کی جانب چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے پر پہنچ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی تک وہاں ہی گاڑی میں تھا۔۔

اور پھر گہرا سانس لیا اور اندر چلی گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خاموشی تھی ہر جگہ۔۔۔وہ چپ چاپ اوپر جانے لگی کہ آواز پر کانپ کر رہ گئی۔۔۔

ارے مہتاب بیٹی آ گئی اپ۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ملازمہ کھڑی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جج جی۔۔۔اس کی زبان نے بھی اس کا ساتھ نہ دیا۔۔مہتاب کو لگ رہا تھا کہ اس کہ چہرے پر آج جو کچھ بھی ہوا ہے سب کچھ صاف صاف لکھا تھا۔۔۔کوئی بھی آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔۔۔۔

اچھا چلیں آپ آرام کریں میں عاص بھائی کو بتادوں کہ آپ آگئی ہیں۔۔۔ملازمہ اپنا کام بھی کرتی جارہی تھی اور بولتی بھی جارہی تھی۔۔۔

اور مہتاب تو بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ لوگ اسے بے عزت نہیں کریں گئے۔۔۔اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا۔۔اس کی وجہ آج اس کا نکاح نہ ہو سکا حاشر کے ساتھ۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ام امی کک کہاں ہیں۔۔۔اس کی آواز اب تک کانپ رہی تھی۔۔

ارے وہ تو آرام کر رہی ہیں۔۔۔آج اتنا کچھ ہو گیا۔۔وہ کم تھا۔۔

اللہ غارت کرے حاشر کو۔۔۔ملازمہ نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر حاشر کو بد دعائیں دیں۔۔۔۔

جبکہ مہتاب کا خوف سے اتنا برا حال تھا کہ وہ پوری بات سن ہی نہ پائی بس اس نے یہی سنا کہ۔۔۔۔آج اتنا کچھ ہو گیا۔۔

اس کو لگا وہ اتنی دیر کھڑی نہیں رہ پائے گی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آپ کو پتا ہے مہتاب بچے۔۔ارے ے کہاں گئی۔۔۔۔چلو۔۔

اتنے میں عاص جو باہر سے آیا تھا کچھ میں ایا۔۔

کیا ہوا۔۔آپ اکیلے اکیلے بات کیوں کر رہی ہیں۔۔۔اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

نہیں بیٹا وہ میں مہتاب بچے سے بات کر رہی تھی ایک دم سے پتا نہیں کہا چلی گئی۔۔۔انہوں نے اس کو بتایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مہتاب آگئی۔۔۔اچھا۔۔۔اور وہ سیدھا اس کے کمرے میں گیا۔۔۔ مگر اس نے کمرا لوک کیا ہوا تھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔ مہتاب۔۔۔افففف شاید اسے آج کا واقعہ ملازمہ نے بتا دیا ہو۔۔۔ ہمم۔ صبح بات کروں گا۔۔۔۔

جبکہ اندر بیٹھی مہتاب کا خوف سے برا حال تھا۔۔۔وک کانپے جا رہی تھی اس نے ڈر کے مارے دروازے بھی نہیں کھولا۔۔۔

بیڈ منہ کہ بل لیٹے وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج وہ اپنے کام پے بھی نہیں گیا تھا۔۔۔ مہتاب کے رونے کی وجہ سے وہ بہت ڈسٹرب رہا تھا ساری رات وہ جاگ تا رہا تھا۔۔۔

مگر دل میں سکون بھی تھا کہ اب سب صیح ہو جائے گا۔۔

اس کے چہرے پر آج صحیح معنوں میں خوشی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر نیچے ایا۔۔ ناشتے کی ٹیبل پر مہراج صاحب اور صارم ہی موجود تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے سب سے بات بند کی ہوئی تھی۔۔۔

خیریت ہے آج مصطفی۔۔۔

ناشتہ کرتے ہوئے مہراج صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

وہ ایک دم چونکا۔۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔البتہ چہرے پر مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔

کل آفس سے سارا دن تم غائب تھے۔۔۔اور حیدر بھی یہاں سے ابراہیم بھی۔۔۔اب کل ہی کل میں ایسا کیا ہوا ہے جو آج تم اتنے خوش ہو۔۔۔۔انہوں نے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ڈیڈ دراصل بات یہ تھی کہ ابراہیم عنایہ بھابھی کو لے کر ہمشیہ پریشان ہی رہتا تھا۔۔۔مگر اب تو مسلہ حل ہو گیا تھا تو بس اس لیے کل ہم سب اس کی خوشی میں زارا سارے بھائی مل تھوڑا انجوئے کرنے گئے تھے فارم ہاوس میں۔۔اس نے تفصیل سے جھوٹ بولا۔۔۔

اور مہراج صاحب مسلسل مسکراتے رہے۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔سارے بھائی۔۔۔میں کیا نظر نہیں آیا آپ کو ہاں۔۔۔صارم کو تو آگ ہی لگ گئی تھی خود کو نہ شامل کیے جانے پر۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار وہ بس راستے میں ہی پلن بن گیا تھا۔۔۔پلیز اگلی بار۔۔

اس نے ٹالنا چاہا۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔۔صارم کو منہ لٹک گیا۔۔

جبکہ مہراج صاحب پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے اسے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا مہتاب نہیں اٹھی۔۔۔۔نہیں بی بی جی۔۔۔۔

ہمم۔اچھا اسے آرام کرنے دو۔۔۔پتا نہیں میری بچی کے نصیب میں کیا لکھا ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم صبح سے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

جب سے عاص نے انہیں بتایا تھا کہ اسے ملازمہ کے ذریعے سب پتا چل گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں اس کا سامنا کیسے کریں۔۔۔

عاص بھی اس کا انتظار کرتے کرتے کام پر چلا گیا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ نہیں بلکہ بستر میں گھس کر اپنی موت کی دعا مانگ رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں تک کہ مغرب کا وقت بھی گزر چکا تھا۔عام طور پر وہ کبھی بھی اپنی نماز نہیں چھوڑا کرتی تھی۔

مگر آج جو کچھ بھی ہوا وہ کافی تھا۔ہاں آج اس نے ہر حد پار کر دی تھی۔

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے مگر اسے پھر بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔عجیب کیفیت تھی اس کی۔دل کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی بات پوری کر دکھائے گا مگ دماغ کہہ رہا تھا کہ نہیں اب رسوائی کا وقت ہے۔۔اس نے سب اپنے اللہ پر چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ اس کی آنکھ کھل گئی ہے۔۔۔اس نے انگڑائی لیتے وہ اپنے ساتھ دیکھا تو جگہ خالی تھی۔۔مطلب وہ جاگ چکی تھی۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

عنایہ۔۔۔۔عنایہ۔۔۔۔اس نے لیٹے لیٹے ہی اس کو آواز دی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں مسکراتی ہوئی داخل ہوئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھ گئے آپ ہاں۔۔۔۔رات کو سوتے نہیں ہیں آپ اور صبح اٹھتے نہیں ہیں۔۔۔ بلکل بگڑے ہوئے بچے بنے ہوئے ہیں اپ۔۔

ابراہیم مسکرادیا۔۔۔جانتا تھا بس اب اس کی صبح اس کی آواز سے ہو گئی تھی اب وہ جو بولنا شروع کرے گئی رات گئے تک نہ چپ ہو گی۔۔۔

ابھی بھی وہ مسلسل کچھ نا کچھ بول رہی تھی اور ابراہیم مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی مسکراہٹ کو بریک تو تب لگی جب عنایہ کی طرف سے پھنکہ گیا تکیہ۔۔اس کہ منہ پہ جا لگا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔آپ سن بھی رہے ہیں میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کہتے ساتھ بیڈ کے پاس ائی۔۔۔تو ابراہیم نے تکیہ سائیڈ پر پھینک کر اس بیڈ پر گرا یا۔۔۔۔اور خدا اس کے اوپر گر گیا۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔اس خود کو چھڑاوانا چاہا۔۔۔

جبکہ ابراہیم نہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

ہاں اب بولو کیا کہہ رہی تھی۔۔۔وہ اتنی دور سے نہ سہی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ اس کے گردن پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اس کے کان میں بولا۔۔۔

عنایہ کو تو چپ ہی لگ گئی تھی۔۔۔اس کا ری ایکشن دیکھ کر ابراہیم کا قہقہہ نکل گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے بھی اس پر رحم کھایا کیوں کہ ساری رات وہ اس کے قابو میں ہی رہی تھی۔۔۔ابراہیم نے اس کی ایک بھی نہیں چلنے دی تھی۔۔۔

اچھا چلو ناشتہ کر لو پھر جلدی سے اپنی پیکینگ کر لو ہم آج ہی جا رہے ہیں۔۔۔اس نے اس پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔کہا جانا ہے۔۔۔وہ بھی حیران سی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اس کو ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں رکھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اپنے گھر۔۔۔اس نے بے اختیار کہا۔۔

کک کیا انٹی مان گئی کیا۔۔۔عنایہ کو تو یقین ہی نہیں ایا۔۔۔

ڈیڈ کو سب پتا چل گیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم گھر او۔۔۔کیوں کہ تم گھر کی بڑی بہو ہو

۔۔۔

ہمم۔۔۔۔مگر انٹی۔۔۔۔وہ اب بھی ڈر رہی تھی۔۔۔

ان کی فکر مت کرو۔۔۔۔ڈیڈ سب سمبھال لیں گیں۔۔۔اس مے اس کو تسلی

دی۔۔۔ہمم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے اس کے گال کو سلایا۔۔۔

ویسے ابراہیم میں بہت خوش ہوں جیسا بھی ہے سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔میں بہہہت خوش ہوں۔۔۔ہائے اب ہم بھی ایک فیملی کے ساتھ رہے گیں۔۔۔اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔

وہ خوشی کے مارے ابراہیم کے گلے لگ گئی تو ابراہیم نے بھی اسے کمر سے پکڑ لیا۔۔

پتا میں ابھی جا کے سوہا کو بتاتی ہوں وہ کتنی خوش ہو گی افففف۔۔۔۔وہ اس کا حصار توڑ کر جلدی سے باہر گئی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم بھی اس کی خوشی میں زیادہ خوش تھا۔۔

ابھی تو محترمہ کو یہ نہیں پتا کہ میں اس کہ لیے ایک اعدد اور دیورانی کا انتظام بھی کیا ہے۔۔۔

یہ سوچتے ہی اس نے بے اختیار مصطفی اور مہتاب کی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔

۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا دروازہ کھولا میرا بچہ۔۔۔۔اماں کی جاں۔

۔سیما بیگم کا صبر جواب دے گیا تھا وہ عاص کے آنے کا انتظار کر آ رہی تھیں انہوں نے اسے آج جلدی بلا لیا تھا۔۔۔ جیسے ہی وہ گھر آیا وہ کہنے لگیں۔۔

عاص میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے مہتاب دروازہ نہیں کھول رہی خدارا اس کے کمرے کو دروازہ کھولو۔۔۔۔ سیما بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ نا جانے ان کے گھر کو کس کی نظر لگی تھی۔۔۔۔

عاص بھی پریشان تھا مہتاب نے ابھی تک دروازہ نہیں کھولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی سوچا کہ وہ دروازہ توڑے تو ایک دم سے اندر سے لوک کھلنے کی آواز آئی۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔میرا بچہ۔۔۔مہتاب۔۔جیسی ہی مہتاب نے دروازہ کھولا سیما بیگم نے فورا سے عاص کو پیچھے کیا اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہم مہتاب میرا بچہ۔۔۔۔کیا ہوا میری جان کیوں خود کو ایسے بند کیا ہوا تھا

ہاں۔۔۔۔انہوں نے اس کو دیکھا جس کی رو رو کر آنکھیں سوجھ گئی تھیں اور حد سے زیادہ لال ہو رہی تھیں

امم امی۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

مجھ مجھے معاف کر دیں پپ پلیز مم میری وووجہ۔۔ سس سے۔۔۔۔جیسے ہی سیما بیگم اس کو بیڈ پر لے کر بیٹھیں وہ ان کے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

عاص اور زینیا بھی بے بسی سے اپنی لاڈلی بہن کو دیکھ رہے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن نہیں بچے تمہارا کیا قصور ہاں۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔انہوں نے اس کو چہرہ صاف کیا۔۔۔

مہتاب یار تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔حاشر کو اللہ پوچھے گا انشاءاللہ۔۔۔وہ اپنے کیے کا حساب ضرور دے گا۔۔۔عاص نے غصے سے کہ کر اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔

کک کیا مطلب امی۔۔۔عاص کل کیا ہوا ہے۔۔کوئی بتائے گا۔۔۔

مجھے لگا کہ میں کل لیٹ آئی تھی اس وجہ سے سب چلے گئے۔۔۔اس نے پریشانی سے بتایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ وہ تینوں اس بے وقوف لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔مطلب کے حد تھی اسے کچھ پتا بھی نہیں تھا اور وہ ایسے ہی روئے جا رہی تھی۔۔۔

ایک مینٹ۔۔۔جب میں نے ڈاکٹر سجاد کو فون کر کے بتایا کہ وہ تمہیں بتا دیں کہ فنکشن کینسل ہو گیا ہے آپ مہتاب کو بتا دین۔۔۔تو کیا انہوں نے تمہے نہیں بتایا۔۔۔

مہتاب کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس نے ہوا میں تیر چھوڑا۔۔۔

اابتایا تھا اور میں ٹھیک 1 گھنٹے بعد نکل گئی تھی مگر راستے میں ایک جگہ سے پتا نہیں کیسی سیاسی شخصیت نے گزرنا تھا اور وہ جگ اسی لیے بلاک تھی بس اسی وجہ سی لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔جھوٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ سفید پر گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا وہ تو ٹھیک ہے مگر کل رات ملازمہ سے بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

نہیں عاص پلیز بتاو کیا ہوا مجھے لگا میں لیٹ آئی ہوں۔۔۔اس کی سوئی ابھی بھی وہاں ہی اٹکی تھی۔۔۔

ایک مینٹ مہتاب۔۔۔جب تمہے ڈاکٹر سجاد نے بتا دیا تھا تو تم کیوں پریشان تھی ہاں۔۔۔

اب عاص کو کچھ گڑ بڑ لگی۔۔

تم کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو عاص۔۔۔سیما بیگم نے بات ختم کی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مجھے لگا۔۔تمہے تو پتا ہے حاشر کا اور تائی کا کچھ بھی سوچ لیتے ہیں مجھے لگا میرے جانے پر کچھ ہوا ہو گا۔۔۔اور تم نے ڈاکٹر سجاد کو یہ بتایا۔۔۔اب جا کر وہ کچھ سمبھلی تھی۔۔۔اور کچھ کچھ سمجھ آیا تھا کہ واقعی مصطفی نے کچھ بڑا کیا تھا کل۔۔

کیا ہوا تھا کل۔۔۔اس نے پھر پوچھا۔۔

کل تمہارے جانے کے بعد سب تیاری میں مصروف تھے۔۔

ساری تیاری بھی ہو گئی تھی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے تمہارا انتظار تھا بس۔۔۔

پھر اچانک حاشر کے دوست کا فون آیا کہ وہ شہزادے صاحب صبح سے گھر ہی نہیں آئے ہیں۔۔۔سو آج نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ تو شکر ہے امی کی دوست ہی آئی تھیں سب۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کچھ سا میٹا پھر۔۔۔ان کیلیے تو ہم لوگ تماشا ہیں نا۔۔۔

اچھا خاصا رشتہ ٹھکرا دیا ہم نے ان کے پیچھے اب آئیں زارا یہ ہمارے گھر کبھی ۔۔۔۔عاص کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

بس بیٹا اللہ نے کچھ بیٹر لکھا ہو گا۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔انہوں نے مہتاب کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

او نیچے چل کر کھانا کھا سب اجاو۔۔۔وہ بس کو کہتیں۔۔۔نیچے چل پڑیں۔۔۔

میں فریش ہو کر آئی۔۔۔مہتاب نے کہا۔۔۔اور واش روم میں گھس گئی۔۔۔جبکہ عاص اور زینیا بھی ماں کے پیچھے نیچے چلے گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سینک کے سامنے کھڑی پانی سے منہ دھو کر جیسے ہی اس نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا۔۔۔اسے بے اختیار وہ یاد آیا وہ۔۔۔اس کی باتیں۔۔۔۔

تم ایک دفعہ جاو پھر شکوہ کرنا مجھ سے میری جان۔۔۔واعدہ کیا ہے تم سے پھر کیسے تم پر آنچ آنے دوں گا۔۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں پھر نم ہوئیں۔۔

مہتاب ادھر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا پکارنا پھر سے یاد آیا۔۔۔

سب ٹھیک ہے تم جاو اور جا کے آرام کرو میں جلد پھر ڈیڈ کو تمہارے گھر بھیجوں گا۔۔۔اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس بار حاشر بھی ہمارے بیچ نہیں آئے گا۔۔۔

کتنی تسلی دی تھی اس نے۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

تم۔۔۔تمہارا وجود یہاں تک کہ تیاری روح پر بھی اب میرا حق ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔اگر تم نے خد کے ساتھ کچھ بھی کیا نہ تو میں خود تمہیں ایسی سزا دوں گا۔۔۔کہ موت مانگو گی مگر نہیں ملی گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کیا واقعی میں اسے ایسا اتنا چاہتا تھا۔۔

جا واب خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔۔

اس کا لمس وہ ابھی بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس وہ شاہ ولا۔۔۔ کی طرف راوانہ تھے۔۔۔

وہ پہلے بھی کئی بار جا چکی تھی مگر اب ایک بڑی بہو کی حیثیت سے جا رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے کافی ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ویسے تو وہ کافی باتونی تھی اور اب کیوں کہ وہ پریشان بھی تھی تو وہ کچھ زیادہ بول رہی تھی۔۔۔

اہ ابراہیم مجھے کیوں لگ رہا ہم بہت جلدی پہنچ جائیں گئیں۔۔۔مجھے نا بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔پلیز زارا گاڑی آہستہ چلائیں نہ۔۔۔۔وہ اس کہ بازو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

اللہ عنایہ۔۔۔یہ بات تم کوئی 20 دفعہ بول چکی ہو۔۔۔اب اگر ہم کچھوے کی رفتار سے بھی جائیں نہ تو ایک نا ایک دن اسی گھر میں پہنچے گیں۔۔۔اب تو ابراہیم کا صبر بھی جواب دے گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم آپ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں نا۔۔وہ رونے والی ہو گئی۔۔

اللہ مجھے صبر دے۔۔۔ابراہیم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔۔۔مگر عنایہ کی چیخ پر ڈر گیا۔۔

ابراہیمممممم۔۔۔۔

کک کیا ہوا عنایہ۔۔۔اس نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے مڑ کر اس کو دیکھا جو اپنے دل پر ہاتھ رکھ بیٹھی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ووہ آپ نے دونوں ہاتھ سٹیر نگ سے اٹھا لیے تھانہ تو مم میں ڈر گئی۔۔۔وہ اس کی گھوری سے ڈر کر منمنائی۔۔۔۔

اللہ۔۔۔عنایہ افففف مجھے لگا پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔۔افففف کبھی کبھی تو اس کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ اس کو اس باتونی لڑکی سے محبت ہو کیسے گئی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ دونوں شاہ ولا پہنچے گاڈنے ابراہیم کو دیکھ کر فورا گیٹ کھول دیا۔۔۔اس نے گاڑی گراج میں کھڑی کی اور باہر نکلا۔۔۔اور ساتھ ہی عنایہ بھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کا پکڑ کر ابدر کی طرف بھرا۔۔۔

مین دروازے پر ہی مصطفی مہراج صاحب صارم اور سوہا بھی موجود تھی۔۔۔فرزانہ بیگم اندلاونج میں تھیں۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔ابراہیم نے آگے بھر کر سلام کیا تو عنایہ بھی آگے بھری۔۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔وہ ان سے ایک سال بعد مل رہی تھی۔۔۔

واعلیکم اسلام میرا بچہ۔۔۔کیسی ہو۔۔۔انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ کا شکر۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔عنایہ تو ہمشیہ سے ان کی لاڈلی تھی۔۔۔

بس اللہ کا کرم ہے۔۔۔

اا ہمم ہمم۔ بھی یہاں ہیں بھا بھی جیییی۔۔۔۔سوہا نے شرارت سے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔

ارے سوہا۔۔۔دونوں دوست آپس میں زور سے گلے ملیں جیسے برسوں بعد ملیں ہوں۔۔۔ابراہیم اور صارم کو تو ایسا ہی لگا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہلا کہ۔۔وہ تین دن پہلے ہی صارم سوہا کو ان کے گھر لے کر گیا تھا۔۔۔

افففف میں بتا نہیں سکتی کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ بے تابی سے بولی۔

ہاں ساتھ والے گھر سے آنا آسان کام تھوڑی ہے۔۔۔صارم نے اس پر طنز کیا۔۔۔۔جی ہاں سوہا شاہ ولا کے ساتھ والے بنگلے میں رہتی تھی۔۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔سوہا نے اسے گھورا۔۔۔

اسلام و علیکم بھابھی۔۔۔۔مصطفی بھی آ گئے بھرا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ نے اس کو بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

چلو اب اندر چلو کیا یہاں ہی رہنا ہے۔۔۔۔مہراج صاحب نے کہتے ساتھ سب کو اندر لے گئے۔۔۔

وہ لوگ لاونج میں آئے فرزانہ بیگم ویسے ہی بیٹھی رہیں۔۔

اسلام و علیکم انٹی۔۔۔عنایہ نے ڈرتے ڈرتے سلام کیا۔۔۔

جس کا جواب ایک گھوری میں ملا۔۔۔۔

ایسا کرو ابراہیم تم اپنے کمرے میں جاو ملازم سے کہہ دو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارا سامان رکھوادے۔۔۔اور تم سب بھی اب آرام کرو۔۔رات کے کھانے پر ملاقات ہوتی ہے پھر۔۔۔۔

اور پھر سب ایک ایک کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

آج دوسرا دن تھا۔۔مہتاب پریشان سی اپنی کمرے میں تھی۔۔۔ایک گلٹ تھا اسے وہ کسی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اب کیا ہو گا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اتنا سب کچھ کیا ہو گا تو ضرور وہ آئے گا بھی۔۔۔

مگر ابھی اس کی ذہن میں سوال یہ تھا کہ حاشر اگر کل سے غائب ہے تو کہاں ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں میرا بچہ کہاں ہے کس حال میں ہے۔۔۔اللہ۔۔۔عائشہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا

۔

یہ سب اس منحوس لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کونسے لوگ ہیں۔۔۔ہماری تو کسی سی دشمنی بھی نہیں ہے اللہ میرا بچہ۔۔۔آپ نے پولیس کو کہا

عائشہ حوصلہ رکھو۔۔۔پلیز میں دیکھ رہا ہوں نہ۔۔24 گھنٹوں بعد ہی رپیوٹ درج کرتے ہیں وہ لوگ میں کہہ دیا ہے تم حوصلہ رکھو وہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔داود صاحب بھی پریشان تھے نا جانے کہاں چلا گیا تھا وہ۔۔۔

اس کے سارے دوستوں سے بھی پوچھا تھا سب نے کہا تھا کہ اس دن تو وہ لوگ خود اس کہ گھر اکھٹے ہو رہے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

داود صاحب نے آیک نظر روتی ہوئی عائشہ بیگم پر ڈالی اور پریشانی سے کمرے میں ٹہلنے لگے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام میں اس کا نکاح تھا اور وہ بس ایسی ہی کیسی کام سے باہر نکلا تھا پیدل کے راستے میں اسے لگا کے اس کی گردن میں کچھ چبھا ہے اور اس کے بعد اس اس کو سب دھندلا دھندلا نظر آنے لگا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔۔۔اس کے بعد جب اسے ہوش آیا تب سے وہ ایک ہی کمرے میں موجود تھا۔۔۔

اس کمرے ہر چیز مہنگی تھی اور بس ایک ہی کھڑکی تھی ہو بھی بند جو باہر گارڈن میں کھلتی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک موٹاتازہ بندا آتااور وہ اسے کھانا پینا دے جاتا۔۔۔حاشر تو اس کو دیکھ کر ہی خاموش رہ گیا تھا۔۔۔اس سے بات کیا کرتا۔۔

ایک دفعہ بات کرنے کا انجام اس نے دیکھ لیا تھا۔۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں ہاں۔۔۔۔حاشر نے اس کو دھکا دینے کے کی کوشش کی تاکہ وہ دروازہ کی طرف جا سکے۔۔۔

مگر اس آدمی نے ایک ہی ہاتھ سے حاشر کو پیچھے کیا اور دوسرے ہاتھ سے زور سے اس کے منہ پر مکا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب اب تک اس کا منہ سوجا ہوا تھا۔۔۔

وہ بے بس ہو کر رہ گیا تھا۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ کون لوگ ہیں کب تک رکھیں گئیں اس کو اور وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔

اور آج شام کیا ہو گا اسے سب ڈھونڈ رہے ہوں گے۔۔۔

وہ بے بس ہو کر پھر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شام کا وقت تھا سب لاونج میں موجود تھے جبکہ فرزانہ بیگم اپنی عادت سے مجبور کسے پارٹی میں گئی تھیں

مہراج صاحب کا فون بجا تو اٹھ کر لان میں چلے گئے۔۔ تھوڑی دیر بعد مصطفی بھی ان کے پاس چلا گیا۔۔۔

وہ ابھی واپس ہی آ رہے تھے کہ مصطفی کو دیکھ کر رک گئے۔۔۔

وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ مصطفی نے کہنا چاہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں او۔۔۔خود بیٹھتے ہوئے اور اس کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

بولا بچا۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔وہ کھل کر مسکرائے۔۔۔۔

ڈیڈ دراصل وہ۔۔وہ آپ پلیز مہتاب کے گھر کل دوبارہ جائیں پلیز۔۔۔اس نے بات مکمل کر کے ان کو دیکھا۔۔

مہراج صاحب کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کہہ رہے ہو مصطفی۔۔اب اس بچی کی منگنی بھی ہو چکی ہو گی۔۔اب اس کے گھر جانا مناسب نہیں۔۔۔اب۔۔۔ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ بول پڑا۔۔

اس کی منگنی نہیں ہوئی ہے۔۔۔

کیا۔۔۔تمہے کیسے پتا۔۔۔انہوں نے غصے سے پوچھا

میں نے پتا کروایا ہے۔۔۔پتا نہیں کیا ہوا مگر اس کی منگنی نہیں ہو سکی۔۔۔پلیز ڈیڈ پلیز کل ہی چلیں جائیں پلیز۔۔۔

وہ چھوٹے بچے کی طرح منت کرنے لگا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔وہ ہار مانتے ہوئے بولے۔۔

شکریہ ڈیڈ آپ ایسا کریں پھوپھو کو لے جائیں ساتھ وہ ارہی ہیں کل۔۔وہ ان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے جلدی کرو مجھے اپنی ابراہیم کی بہو سے ملنا ہے۔۔۔

زاہدہ بیگم ڈرائیور کو کوستی ہوئی بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے بی بی جی ابراہیم بھائی کی بیوی۔۔۔مہراج صاحب کی بڑی بہو۔۔ان کے ملازم نے ان درست کیا۔۔

ارے چپ کر کمبخت زیادہ نہ بتا نانی دادی بن گئی ہوں میں۔۔۔مجھے کیا نہیں پتا ہو گا ہاں۔۔۔وہ اس کو ڈپتی ہوئی بولیں۔۔۔

وہ جیسے ہی پہنچی ان کیلیے سب باہر کھڑے تھے خلاف توقہ فرزانہ بیگم بھی موجود تھیں۔۔

پھووووپووووووان کے اترنے کے بعد سوہا اپنے ہاتھ پھیلائے سب سے پہلے ان سے ملی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ے میری چلبلی بچی پھوپھو کی جان کیسی ہو۔۔زاہدہ بیگم اس کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

صارم نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا پھوپو یہ ساتھ والے گھر کی لڑکی کو اتنا پیار۔۔۔

ارے ے ے میرے بچے تو بھی اجا۔۔۔

اور پھر کیا ہوا صارم صا بھی ٹھیک پھوپو کے سامنے آئے اپنے

ہاتھ پھیلائے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھووووووپووووووواوران کے گلے لگ گی اس۔۔۔

اور سب اس کے اس حرکت پر ہنس پڑے۔۔۔۔

پھر وہ سب سے اندر جا کے ملیں اور پھر عنایہ کو اپنے پاس لے کر بیٹھ گئیں۔۔

اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔ بڑی ہی خوبصورت بہو ہے ابراہیم تیری۔۔۔۔زاہدہ بیگم کے الٹا بولنے پر سب نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔تو پاس کھڑا ان ملازم بولا

ارے ے ے بی بی جی ابراہیم بھائی کی بیوی ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اچھا تو ازیادہ مت بتا مجھے۔۔۔

اللہ میرے ابراہیم کو بہو والا داماد والا بھی کرے۔۔۔بیوی والا بھی کرے۔۔۔زاہدہ بیگم بولنے پر آئیں تو بولتی گئ

جبکہ مصطفی صارم مہراج صاحب کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا اور عنایہ نے ان کی آخری بات پر رونے والی شکل سے ابراہیم کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا

ارے میری جان ریلسک وہ مذاق کر رہی ہیں۔۔اور ویسے بھی میں اب بس ایک ہی کی باتیں سن کی ہمت رکھتا ہوں۔۔۔اس کے شرارتسے کہنے پر عنایہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر ایسی ماحول میں کھانا بھی کھایا گیا۔۔۔

اور تھوڑی دیر بعد سب اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اللہ اللہ ابراہیم زاہدہ پھوپو کتنی اچھی ہیں نہ۔۔۔وہ لوگ اپنے کمرے میں بیڈ روم میں آرام کر رہے تھے

ہمم۔۔۔ابراہیم نے ایک نظر اپنے سینے پر اس کے سر کو دیکھا۔۔اس کا واقعی میں یہاں دل لگ گیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہے توسب ہی اچھے لگتے ہیں سوائے میرے۔۔۔ کبھی میری تو تعریف نہیں کی تم نے کہ اللہ اللہ ابراہیم آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔اس نے شکوہ کرتے ساتھ ہی آخر میں اس کی نقل اتاری۔۔۔۔

عنایہ مسکرادی۔۔۔اور کے گلے لگ گئی تو ابراہیم نے بھی اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھے۔۔۔۔

ابراہیم میں تو آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔جو آپ نے میرے لے کیا ہے۔۔اب میں آپ کیلیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ابراہیم جانتا تھا مگر اس آج اس کے منہ سے سنا چاہتا تھا

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہیں تھیں کہ دروازے پر دستک ہوئی

اجاو۔۔۔۔

آاپا۔۔آپ آرام کر رہی ہیں اگر برا نہ مانے تو میں اجاوں۔۔مہراج صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہاں مہراج وہاں کیوں کھڑے ہو یہاں اکے بیٹھو بچے۔۔۔

انہوں نے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔۔کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔۔وہ ان کے بنا کچھ کہے ہی سمجھ گئیں تھیں۔۔

جی اپا۔۔۔دراصل ہمارا مصطفی کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے

مہتاب نام ہے اس کا میں گیا تھا اس کے گھر بہت ہی پیاری اور سادہ بچی ہے آپا یقین کریں

۔۔۔انہوں نے تفصیل سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم مہتاب مطلب چاند پیارا نام ہے۔۔چلو ہمارے مصطفی کو بھی کوئی پسند ایا۔۔۔مجھے اپنے مصطفی کی پسند پر فخر ہے۔۔۔وہ خوشی سی بولیں۔۔

آپا کیا آپ آج ہی میرے ساتھ ان کے گھر چلیں گئیں۔۔۔دراصل فرزانہ اس رشتے کے خلاف ہے پر میں اپنے بیٹے مصطفی کی خوشی کے بیچ کسی کو نہیں آنے دوں گا۔۔وہ دوک ٹوک لہجے میں بولے۔۔۔

ہمم نہ جانے فرزانہ کو بچوں سے کیا مسلہ ہے اللہ اس عورت کو ہدایت دے۔۔۔۔وہ افسوس سے بولیں۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر آپا آپ آرام کریں شام کو ہم چلیں گئیں۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ٹھیک ہے بچے۔۔۔وہ بھی لیٹ گئیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا صارم عنایہ اور ابراہیم تو باتوں میں مصروف تھے جبکہ فرزانہ بیگم بھی وہاں ہی بیٹھی تھیں اور مصطفی کے انتظار میں تھیں۔۔

کہ اچانک مہراج صاحب زاہدہ بیگم اور مصطفی کمرے سے نکلتے ہوئے ائے۔۔۔

ارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔آج سیمیل اور اس کے گھر والے آ رہے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دراصل کچھ کام تھا تم دیکھ لیں نا ان کو۔۔زاہدہ بیگم بولیں۔۔۔

مگر آج میں مصطفی اور سیمیل کی شادی کی بات پکی کرنے لگی ہوں آپ لوگ ایسے کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔فرزانہ بیگم نے تو گویا ان سب پر دھماکہ کر دیا۔۔

واٹ۔۔۔موم آپ کس سے پوچھ کر یہ سب کر رہی ہیں ہاں۔۔۔آج مصطفی کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

مجھے کیسی سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ماں ہوں تمہاری۔۔۔انہوں نے اکڑ کر کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس کرو فرزانہ۔۔۔ماں تو تم تب بھی تھی جب تم ان کو اس دنیا میں لائی تھی مگر اللہ جانے آج ایسا کیا ہو گیا ہے جو تم میں یہ ممتا جاگ گئی۔۔۔بس کر دو کیوں بچوں کی خوشیوں کے پیچھے پڑی ہو۔۔۔زاہدہ بیگم غصے سے بولیں

فرزانہ آپ آج ان لوگوں کو منا کر دیں۔۔۔ہم آ کر بات کرتے ہیں۔۔۔چلیں آپا۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی چل پڑے۔۔

جبکہ وہ غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیل بجنے پر سیما بیگم نے عاص سے کہا۔۔۔

دیکھو بچے۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ایک خاتون اور وہ ہی مرد تھے۔۔

مہراج صاحب اپ۔۔۔اسلام و علیکم۔۔۔عاص نے دونوں کو سلام کیا۔۔

جی بیٹا کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔۔۔انہوں نے اجازت چاہی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی آئیں۔۔۔وہ ان کو اندر لے ایا۔۔۔

لاونج میں داخل ہوتے ہی ان کو سامنا سب سے ہوا۔۔

اسلام و علیکم آئیں بیٹھیں۔۔۔سیما بیگم کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا اور بیٹھانے لگئیں۔۔

جبکہ مہتاب خاموشی سے ان کے آنے کا مقصد سوچ رہی تھی۔۔۔وہ چپ کر کے لاونج سے چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر باتوں کے بعد مہراج صاحب اپنے مقصد پر ائے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل میں آپا کو پہلے ہی لے آتا مگر ان کی تعبیت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔یہ ہی ہماری بڑی ہیں۔۔۔

سیما بیگم۔۔۔زاہدہ بیگم جو سیما بیگم کے ساتھ ہی بیٹھیں تھیں ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولیں۔۔

دیکھیں مجھے مہراج نے بتایا۔۔۔جو کچھ بھی ہوا۔۔اللہ کی اس میں کچھ بہتری ہو گی۔۔۔میں آج پھر سے اپنے مصطفی کیلیے آپ کی بیٹی مہتاب کو مانگتی ہوں۔۔۔انہوں نے بڑے ماں سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناجانے کیوں سیما بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ایک بھابھی نے مہتاب کو مانگا تھا اور ایک زاہدہ بیگم تھیں۔۔

زارا مہتاب کو تو بلائیں۔۔۔

جج جی میں بلاتی ہوں۔۔۔زینیا جاو۔۔۔انہوں نے زینیا کو کہا۔۔

جیسے ہی مہتاب آئی انہوں اس کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔

اور اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کی نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

انہوں نے اپنے ہاتھ میں پہنے ہوئے کنگن اتار کر اسے پہنائے۔۔سیما بیگم کے منا کرنے پر بھی

دیکھو سیما بڑی ہوں تم سے۔۔۔اور اب یہ میری بیٹی ہے مجھے جلدی سے جواب دو تا کہ میں اسے اپنے گھر لے جا سکوں۔۔۔انہوں نے مصنوئی رعوب جھڑا۔۔۔۔

جی۔۔۔سیما بیگم بھی مسکرا دیں۔۔۔۔

پھر اسی اچھے ماحول میں کھانا بھی کھایا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب چائے کا دور چلا تو پھر ایک بار زاہدہ بیگم نے کہا میر ابس چلے تو میں آج ہی بات پکی کرلوں مگر چلیں آپ پھر بھی ٹائم لیں۔۔۔۔

اور سیما بیگم جو لوگوں کی باتوں سے پریشان تھیں ایک دم سے بولیں میں آپکو جلدی ہی جواب دوں گی۔۔۔

اچھا سیما بیگم اب اجازت دیں۔۔۔۔مہراج صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔اور مہتاب کو سر پیار کرتے ہوئے چل پڑے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں لگالیا تھااور ابراہیم اسے pubg لاونج میں صارم نے عنایہ کو بھی اپنے ساتھ خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اووووووبھاااابھیییییی بیٹھیں بیٹھیں جلدی کریں زون آگئی۔۔۔۔افف۔۔۔۔۔صارم پریشانی سے بولا۔۔۔

ہاں آئی آئی یہ لو۔۔۔۔چلواب نکلو یہاں سے۔۔۔۔

وہ دونوں فل مگن تھے گیم میں جبکہ ابراہیم اپنی باتونی بیوی کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دوسری طرف مصطفی لاونج میں بے صبری سے چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

افففف پتا نہیں کہاں رہ گئے۔۔۔۔ کہیں مہتاب نے کچھ بتا تو نہیں دیا۔۔۔ نہیں اتنی بہادر بھی اب نہیں ہے۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا۔۔

وہ لوگ 7 بجے کے گئے ہوتے اب 10 بج رہے تھے۔۔۔

افففف۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صارم اور عنایہ بے اختیار بولے chicken dinner یےےےےےے

تو ابراہیم اور مصطفی چونک آکر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

کیا ہو گیا یار۔۔۔ مصطفی تو ابھی تک شاک میں تھا۔۔

افففف صارم یار کس چیز کا بدلہ لیا ہے تو نے مجھ سے ہاں۔۔۔

میں تمہیں بعد میں دیکھتا ہوں۔۔۔اور تم عنایہ اٹھو۔۔۔ چلو کمرے میں۔۔۔وہ عنایہ کو کھڑا کرنے لگا۔۔

ارے ے ہی ہی ہی ابراہیم ہی ہی ہی بات تو سنیں ہاہاہاہا۔۔۔ عنایہ اور صارم کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف۔۔۔۔۔اس سے پہلے ابراہیم کچھ بولتا اس کی نظر دروازے پر پڑی۔۔

ارے آپ لوگ اگئے۔۔۔۔

مصطفی نے بے اختیار دروازے پر دیکھا جہاں مہراج صاحب اور زاہدہ بیگم اندر داخل ہو رہے تھے۔۔۔

وہ جیسے ہی بیٹھے مصطفی بول پڑا۔۔۔جبکہ صارم اور عنایہ نے نا سمجھی سے اس کی بے تابی کو دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوااور آپ لوگوں کو اتنی دیر کیوں ہو گئی۔۔۔

ارے ارے آرام سے مصطفی۔۔۔مہراج صاحب اس کی جلد بازی پر ہنس پڑے۔۔

جبکہ زاہدہ بیگم بولیں۔۔۔

ارے ے ے پھوپو کی جان سمجھو بات پکی کر کے آئی ہوں۔۔۔بس کل تک ان کا فون بھی آجائے گا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔ابھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔مصطفی ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے میرا بچہ یہ دیکھو اپنے کنگن بھی اپنی ہونے والی بہو کو دے آئی ہوں بس سمجھو بات پکی کر آئی ہوں۔۔۔

انہوں نے اسے مطمئن کیا۔۔

جبکہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

اہمم ہمم عنایہ کو تو کھانسی ہی لگ گئی۔۔

اووووہووووویعنی بھائی کی شادی یے ے ے ے ے اور صارم نے تو بھنگڑے ہی ڈالنا شروع کر دیے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کو دیکھ کر سب مسکرانے لگے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔سیما بیگم نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا

ایک دم سے ہی دروازہ کھلا۔۔۔۔

امی آئیں نا۔۔۔وہ اس کو لے کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئیں۔۔وہ آج انہیں کافی بہتر لگ رہی تھی پہلے کی نصیبت۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب میری بات بیٹا غور سے سنا۔۔۔انہوں نے بات شروع کی

مہتاب نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

جی امی بولیں۔۔۔۔

بیٹا۔۔دیکھو بے شک یہ نکاح حاشر کی وجہ سے رکا ہے مگر اس دنیا کا منہ ہم بند نہیں کروا سکتے۔۔۔

عائشہ بھابھی نے نا جانے کیا کہا لوگوں کو وہ ہم پر باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی کیا کہہ دیا ہے اور کس نے کہا۔۔۔مہتاب نے بے اختیار پوچھا۔۔۔

اب یہ سب چھوڑو بیٹا مجھے یہ لوگ اچھے لگیں ہیں میں ان کو ہاں کرنے لگیں ہوں۔۔۔تو سوچا تم سے ایک بار پوچھ لوں۔۔۔بولو میری جان تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔

مہتاب کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

۔وہ کتنا مشکل سمجھ رہی تھی سب اور سب کتنا جلدی جلدی ہو رہا تھا۔۔۔

امی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوش رہو میری بچی۔۔۔وہ اس کا ماتھا چوم کر چلیں گئیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر صبح ہی انہوں نے ان خو جواب دے دیا تھا۔۔۔

زاہدہ بیگم تو اتنی خوش ہوئی تھیں ان کی بہت ضد پر انہوں نے اس ہفتے کے اخر میں شادی کی تاریک رکھ لی۔۔۔۔

سیما بیگم کے تو ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔۔۔انہوں نے سارے گھر کو کام میں لگا دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مہتاب کو اب بتا نہیں کیوں اتنی پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔صاف بات تھی وہ ابھ اتنی جلدی مصطفی کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

جبکہ شاہ ولا مہراج صاحب نے سب کو لاونج میں اکٹھا کیا۔۔۔ملازمہ ٹیبل پر مٹھائی کا ڈبہ رکھ کر چلی گئی۔۔

فرزانہ بیگم کو کچھ گڑبڑ لگی۔۔۔۔۔

توسب کو یہاں بلانے مقصد یہ تھا کہ میں نے اور آپا نے آج

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی اور مہتاب دونوں کی بات پکی کر دی ہے اور اسی ہفتے کے آخر میں یعنی اور کو ہم سادگی سے جا کر مہتاب کو لے آئیں گے۔۔۔اور اگلے دن میں نے اپنے دونوں بیٹوں کا ولیمہ رکھا ہے۔۔انہوں نے خوش دلی سے سب کو بتایا۔۔۔

جبکہ فرزانہ بیگم سفید ہوتے چہرے سے سب سن رہی تھیں۔۔

مصطفی کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔

بس کچھ دن بس۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس رات سب نے دیر تک بیٹھ کر مصطفی کی شادی کی پلیننگ کو ڈسکس کیا تھا۔۔۔ جبکہ فرزانہ بیگم مہراج صاحب کو کمرے میں آنے کا کہہ کر آندر چلیں گئیں تھیں۔۔۔

مہراج صاحب نے شکر کیا کہ انہوں نے سب کے سامنے کچھ نہیں کہا۔۔۔ لیکن کمرے میں آکر انہوں نے خوب ہنگامہ کیا۔۔۔

دیکھیں فرزانہ بیگم آپ اب بلاوجہ کی ضد کر رہی ہیں بہتر ہے جو ہو رہا ہے اسے قبول کر لیں۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بات ختم کر کے کمرے سے چلے گئے۔۔۔جبکہ پیچھے فرزانہ بیگم کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیاااااواٹ موم پر آپ نے کہا تھا وہ پیسے نہیں دے سکتیں اس لیے وہ میری شادی مصطفی سے کروادیں گی۔۔۔اب یہ کیا ہے سب۔۔۔ہاں۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے مصطفی چاہیے ےےےےے بسسسسس

وہ زور سے چیخی۔۔۔اس نے اپنے کمرے کا سارا سامان تھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ وہ دونوں مہرین اور جاوید صاحب بے بسی سے سیمیل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بیٹا ہم ضرور کچھ کریں گے تم پریشان نہ ہو۔۔۔مہرین نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

کچھ نہیں سمجھنا مجھے آپ لوگ مجھے پہلے کہتے وہ اتنے پیسے نہیں دے سکتیں اگر اب بھی وہ آپ کی ہی بہن ہیں اب کہاں سے انہوں نے آپ کو پیسے دیے ہیں ہاں۔۔۔اس کا چیخ چیخ کر برا حال تھا۔۔۔

بیٹا میری بات سنو۔۔۔انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ پھر چیخ پڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ مت کہیں اب آپ کی وجہ یہ سب ہوا ہے۔۔۔اب جو کرنا ہو گا میں کروں گی

بسس۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں کھڑکی سے سر لگائے نیچے گارڈن میں مہندی کی تیاریاں دیکھ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ہفتہ اس کی زندگی کا بس سے چھوٹا ہفتہ تھا۔۔۔اس سے تو ایسا ہی لگتا تھا۔۔۔

وہ جتنا مصطفی سے دور جا رہی تھی حالات اور اس کی زندگی اسے اتنا ہی اس کے قریب کر رہی تھی۔۔۔

وہ اب ان حالات کے آگے بے بس سی ہو گئی تھی۔۔۔

عاص بیٹا تیاریاں کتنی رہ گئی۔۔۔سیما جو صبح سے لگ رہی تھیں لان میں آ کر عاص سے پوچھنے لگیں جو سب تیاریاں کروا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے مہندی کا فنکشن گھر میں ہی رکھا تھا۔۔کیونکہ لوگ بھی گھر کے تھے۔۔۔عاص نے داود صاحب کو بلانے سامنا کیا تھا وہ لوگ ویسے بھی حاشر کی فکر میں تھے۔۔سارے لان میں پیلا سفید اور اورنج رنگ کی تھیم رکھی تھی۔۔۔

سارے لان کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی شام ہوئی ساری لائٹس جلادی گئیں۔۔۔عاص کی محنت رنگ لائی تھی اس نے سارا دن لگوا کر سجاوٹ کروائی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماشااللہ بیٹا بہت خوب بہت اچھی سجاوٹ کروائی ہے۔۔۔بس اب تم بھی جاو تیار ہو جاو مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں

جاو میرے بچے۔۔۔وہ اس کو تیار ہونے کو بھیج کر خدا ایک نظر سارے کام پر نظر ڈالتی آگے بڑھ گئیں۔۔۔۔

یار عنایہ تم نے۔۔۔۔وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا کہتے کہتے رک گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیار کھڑی شیشے میں خد پر بس آخری نظر ڈال رہی تھی۔۔۔اس نے مہندی کی فنکشن کے لحاض سے پیلا اور گرین لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر بھاری کام ہوا ہوا تھا۔۔۔اور اوپر سے اپنے گھنگھرالے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔وہ کہتا ہوا آہستہ آہستہ اسے کے پاس ایا۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔

ابراہیم۔۔وہ اس کی طرف مڑی۔۔۔اور ایک نظر اسے دیکھا جو ڈارک براون شلوار قمیض میں بہت دیسنٹ لگ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے بتائیں کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔اس نے پوچھا۔۔

میری نظریں پڑھ سکتی ہو تو پڑھ لو خد ہی پتا چل جائے گا۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے اس کے بال پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔

اور وہ ہم بھی نہیں سکی۔۔۔

اااچھا۔۔۔ چلیں اب۔۔۔سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔اس نے گھبرا کر کہا۔۔۔تو ابراہیم ہنس پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔ چلو پھر آ کر دیکھیں گئیں۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل پر سے اپنی گھڑی اٹھائی اور اسے لے کر نیچے چل پڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب نیچے لاونج میں کھڑے تھے سب تیار تھے سوائے مصطفی کے۔۔۔جی ہاں وہ لوگ مصطفی کو لے کر نہیں جا رہے تھے۔۔۔کیونکہ زاہدہ بیگم نے کہا تھا یہ لڑکی کی مہندی ہے اس میں ہم مہندی لے کر جائیں گئے اس میں لڑکا نہیں ہوتا۔۔۔

مصطفی تو مانو تڑپ ہی گیا تھا۔۔۔اس کی بڑی لڑائی ہوئی اپنی پھوپو سے۔۔۔اور زاہدہ بیگم تو شاک میں ہی چلی گئیں کہ لڑکا خد مہندی میں جانے کی بات کر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ اللہ آج کل کی نسل کتنی بے شرم ہے۔۔۔توبہ توبہ۔۔۔

کیا پھوپو۔۔۔آج کل سب مہندی کے فنکشن پہ لڑکی اور لڑکا ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں ۔۔۔مصطفی بھی پیچھے نہ رہا۔۔

اچھا اچھا بس مجھے نا بتا زیادہ۔۔۔میں نے یہ آج کل کی بے شرموں والی مہندی نہیں کرنی۔۔۔۔

اور مہراج صاحب اور ابراہیم اور صارم کا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے تو اسے بعد میں کہا بھی تھا بیٹا تو نے اسے اتنا رولایا تھا نہ اللہ نے کہیں نہ کہیں حساب تو لینا ہی تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اچھا مصطفی اب ہم نکل رہے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔مہراج صاحب نے شرارت سے کہا جو منہ بنا کر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

اچھا میرا بچہ بس ایک دن کی بات ہے دل نہ چھوٹا کر۔۔۔زاہدہ بیگم اسے پیار کرتی چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا بھائی۔۔۔۔ہم چلے ے ے ے ے صارم بھی جاتے جاتے باز نہ ایا۔۔۔

ہاں مصطفی ہم چلے ے ے ے۔۔۔حیدر اور صارم نے کے دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری اور باہر کی طرف بھاگے۔۔۔

جبکہ مصطفی اسے بس گھور کر رہی گیا۔۔۔

اور وہ سب روانہ ہو گئے۔۔۔۔

_____

ماشااللہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہی بیوٹیشن اسے تیار کر کے پیچھے ہٹی۔۔۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

آپ تو بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو مہتاب۔۔۔وہ اپنی چیزیں سمیٹتی ہوئی بولی۔۔۔

وہ پیلے گلابی اور گرین کلر کے لہنگے جس پر بھاری کام ہوا ہوا تھا اوپر سے اس نے پھلوں کو زیور پہنا ہوا تھا۔۔۔وہ خوبصورت کے ساتھ ساتھ معصوم پری لگ رہی تھی۔۔

شکریہ۔۔۔وہ اپنے آپ میں سمٹتی ہوئی بولی۔۔۔۔

آاامیں اندر آجاوں۔۔۔زینیا نے دروازے سے اندر سر ڈالا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔اونا۔۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔۔اپی یقین کریں آپ تو پہچانی نہیں جا رہی ہیں۔۔۔

وہ مسکرا دی۔۔۔

بیوٹیشن انہے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا اپی کل آپ چلی جائیں گی۔۔۔زینیا اس کے پاس بیٹھ کر بولی۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں ایک دم سے نم ہو گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کوئی ہمشیہ کیلئے چھوڑ کر تھوڑی جا رہی ہوں پاگل۔۔۔

آتی رہوں گی۔۔۔

ہمم۔۔۔میں آپ کو بہت مس کروں گی۔۔

وہ مہتاب کے کندھے پر سر رکھ کر بولی۔۔۔

میں بھی۔۔

اور میں بھی۔۔۔ان دنوں نے دروازے پر دیکھا جہاں عاص نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت مس کروں گا تمہیں۔۔عاص نے اس کی کال pubg partner میری دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور بھی نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی لوگ پہنچے ان لوگوں کا کافی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔۔

سیما بیگم عاص سب سے آگے آگے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر سیما کو فرزانہ بیگم کا رویہ کچھ صیح نہ لگا۔۔۔نہ انہوں نہ ان کے سلام کا جواب دیا تھا جب سے ائیں تھیں ایک ہی جگہ بیٹھیں تھیں۔۔۔

جبکہ سیما بیگم زاہدہ بیگم اور مہراج صاحب ایک جگہ تھا

اور صارم سوہا اور حیدر عاص کے ساتھ تھے یہ لوگ ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے اور شگل لگا نے میں مصروف تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی زینیا اس کی اور مہتاب کی دوست مہتاب کو نیچے بنے سٹیج پر لے آئیں

۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب اس کو دیکھ کر ماشااللہ کہہ رہے تھے۔۔۔صارم اور سوہا تو بہت خوش تھے مہتاب کو دیکھ کر وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

فرزانہ بیگم بھی ایک پل کیلیے ساکت رہ گئی تھیں۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہماری بچی۔۔۔زاہدہ بیگم نے جلدی سے مہتاب کی نظر اتاری۔۔۔

سوہا اور زینیا کی بھی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واااہ کتنا خوبصورت سجایا ہے سب کتنا اچھا ہے۔۔۔ہے نا۔۔

حیدر نے زینیا سے کہا۔۔

وہ ایک دم اپنے پیچھے سے آنے والی آواز سے ڈر گئی۔۔۔

افففف۔۔۔جی بلکل آپ کی معلومات میں میں اضافہ کر دوں یہ میرا ہی گھر ہے مجھے پتا ہے ۔۔۔اور یہ سب میرے بھائی نے ہی کروائی ہے۔۔

اور یہ آپ مجھے کیوں تنگ کیئے جا رہے ہیں ہاں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ے تو آپ ہیں زینیا۔۔۔ ہمم۔ بڑا سنا ہے ہم ویل۔۔۔ نائس ٹو میٹ یو زینیا۔۔۔۔۔۔ حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور چل پڑا۔۔۔

افففف کیا بندہ ہے۔۔۔ زینیا اس کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

سلام بھابھی۔۔۔ میں صارم مصطفی بھائی کو چھوٹا بھائی۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔ جو شکل سے ہی شرارتی نظر آرہا تھا۔۔

مہتاب مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔۔

سلام بھابھی میں سوہا ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ اس سے پہلے بیچاری کچھ بولتی صارم بول پڑا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی یہ ہمارے ساتھ والے گھر میں رہتی ہے۔۔۔اس کے کہنے پر سب ہنس پڑے ۔۔۔یہاں تک کہ مہتاب بھی سوہا کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔۔۔اسے واقعی یہ لوگ کافی اچھے لگے تھے۔۔۔۔

اور پھر ابراہیم اور عنایہ اس سے ملے۔۔۔۔ابراہیم کو دیکھ کر وہ چپ ہو گئی۔۔۔اس نے ابراہیم کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھی تھی اس لیے وہ بھی سب بھول کر خوشی اس سے ملی۔۔۔

اور ابراہیم اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا جس اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

اور آخر میں حیدر بھی ملا۔۔۔اور مہتاب اس سے بھی ٹھیک طرح ملی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر یوں ہی تھوڑی دیر تک رسم چلتی رہی پھر کھانے کا دور چلا۔۔۔

اس کے بعد لڑکے اور لڑکیاں گانوں کا مقابلہ لے کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

سیما بیگم زاہدہ بیگم کے ساتھ ساتھ تھیں۔۔۔اور مطمئن تھیں۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ پر پر بے زار سا لیٹا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اس کے موبائل پر بیپ ہوئی۔۔۔

اس نے دیکھا۔۔اس کے واٹس اپ پر صارم نے کچھ پیکس سینڈ کی تھیں۔۔

وہ جلدی سے اٹھی کر بیٹھا پیکس کی نیچے لکھا تھا۔۔اور ساتھ کس والا ایموجی تھا۔۔

jaein kia yaad karein ge ۔۔۔۔😙

اس نے جلدی سے لوڈ کیا۔۔۔صارم نے مہتاب کی 4 5 پیکس لی تھیں جب وہ اکیلی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کتنی دیر اس کے خوبصورت چہرے میں کھویا رہا جو نا جانے کس بات پہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

بس میری جان بس کل اور۔۔۔۔

فنکشن ختم ہونے کے بعد سوائے فرزانہ بیگم کے سب مہتاب سے مل کر واپس چلے گئے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب اور زینیا کی دوستوں نے دیر رات تک ڈھولک بجائی اور گانے گائے۔۔۔جبکہ مہتاب بہت تھک گئی تھی اس لیے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اج کا دن بھی ختم ہوا اور کل وہ اس کے پاس ہو گی۔۔۔ڈر کی ایک شدید لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔

اس شخص سے دور جانے کے سارے راستے ایک ایک کر کے بند ہو رہے تھے۔۔۔

مہتاب۔۔۔سیما بیگم کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔

امی۔۔۔آپ آئیں بیٹھیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم اس کے پاس بیڈ پر جا بیٹھیں۔۔۔

ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔وہ اس کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔۔۔

ہمم بس نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔

مہندی کے ڈریس میں وہ کوئی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔

میری بیٹی اتنی جلدی بڑی ہو گئی مجھے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج تمہارے بابا ہوتے تو بہت زیادہ خوش ہوتے۔۔۔وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر بولیں

۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔۔۔

ہمم واقعی امی۔۔۔آج بابا کی کمی بہت محسوس ہوئی ہے۔۔۔۔

دیکھو مہتاب میں جانتی ہوں تم سمجھدار ہو جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں لو گی۔۔۔میں یہ بھی نہیں کہوں گی کہ اب تم جا رہی ہو تو اس گھر سے ہی تمہارا جنازہ اٹھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر تمہارے ساتھ وہاں کوئی زیادتی ہو تو میں ہوں تمہارے ساتھ تمہارا بھائی بھی ہے مگر میری جان ایک لڑکی کا اصل گھر ہو ہی ہوتا ہے جہاں اس کا شوہر ہو۔۔۔

ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا سسرال پرفیکٹ ہو۔۔۔

مگر میری جان ہر لڑکی کو اپنے سسرال میں کوئی نہ کوئی پریشانی کو سامنا کرہی پرتا ہے۔۔۔ کو پرمائز کرنا پڑتا ہے اس جگہ بھی جہاں آپ نہ بھی چاہتے ہوں۔۔۔ خود کو کبھی کبھی گرانا بھی پر جاتا ہے۔۔۔ کس لیے صرف اپنے شوہر اور گھر کیلیے۔۔۔۔

میں یہ ہر گز نہیں کہہ رہی کہ گھٹ گھٹ کر جیو مگر کبھی کبھی صبر کا گھونٹ بھی پینا پڑتا ہے۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو نا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی۔۔۔وہ سر جھکائے سب خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

فرزانہ بیگم اس رشتے کیلیے راضی نہیں تھیں۔۔۔مگر اپنے بیٹے کیلیے خاموش ہو گئیں ۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر گویا دھماکا کیا تھا۔۔

کک کیا مگر۔۔۔وہ پریشان سی سیما بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی ٹینش میں یہ نوٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔

ہاں مجھے ان کا رویہ کچھ عجیب سا لگا تھا۔۔مگر بعد میں زاہدہ بیگم نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر تمہے بتانے کا مقصد یہ تھا کہ شاید ان کا رویہ تم سے کھچا کھچا ہو مگر تم پریشان نہ ہو باقی سب گھر والے تمہے خوش رکھے گیں۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

۔۔

وہ خاموش ہو گئی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

چلو آرام کرو میرا بچہ۔۔۔وہ اس کو لیٹا کر چلی گئیں۔۔

اور وہ کل کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن وہ سب تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔فرزانہ بیگم وہ لوگ نہیں آئیں گئے۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔

فرزانہ بیگم نے صبح صبح پھر سے اپنی بہن کو بلایا تھا۔۔ان کا کہنا تھا اگر ان کی بہن نہ آئیں تو لوگوں کو کیا جواب دیں گئی۔۔۔۔

فرزانہ بیگم میں آپ کو کیا کہوں۔۔۔وہ لوگ نہیں آئیں گئے۔۔اور وجہ سیمیل ہے۔۔۔۔انہوں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

نہیں وجہ آپ ہیں۔۔۔ سمجھے اپ۔۔۔وہ تلخی سے کہتی کمرے سے چلی گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا یہ کیا کہہ رہی ہو سیمیل۔۔۔میں ہر گز اس شادی میں نہیں جاوں گی۔۔۔اس کی وجہ سے میری بچی کو اتنا کچھ سہنا پڑا ہے۔۔۔مہرین اس کو صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا موم میں ہر گز مصطفی کو کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

اور مجھے اس شادی میں جانا ہے آخر میں بھی مصطفی کی چوائس دیکھوں آخر کیا ہے اس لڑکی میں جو مجھ میں مصطفی کو نظر نہیں ایا۔۔وہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ جاوید صاحب اپنی بیٹی کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔کچھ نہیں ہوتا ہم جائیں گئیں ۔۔۔۔انہوں نے بھی اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔۔

جبکہ مہرین ان کو دیکھ کر رہ گیں۔۔۔۔

واہ یار بادشاہ لگ رہے ہو ریاست کے۔۔۔۔۔مصطفی بیلک شیروانی پہنے واقعی کیئں کا بادشاہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

وہ کھل کر مسکرا دیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ واہ ماشااللہ بھائی آپ تو بجلیاں گرا رہے ہیں۔۔۔صارم بھی اس کے کمرے میں داخل ہوا تو شرارت سے بولا۔۔۔۔

مصطفی اسے گھور کر مسکرایا۔۔۔۔۔۔

اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔چلو۔۔۔چلیں۔۔۔۔مصطفی نے ابراہیم اور صارم کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

تو ابراہیم اور صارم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا۔۔۔اچھا میں ڈیڈ کو بتا کر آتا ہوں چلیں بھائی سے انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔صارم کہتا ہوا کمرے سے چل پڑا۔۔۔

ابراہیم نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔

مصطفی اس کو اب خوش رکھنا۔۔۔بہت خیال رکھنا اس کا۔۔

ابراہیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مصطفی نے پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر غصے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ سمجھے بیوی ہے وہ میری ہے۔۔۔اس کا جیلیسی سے برا حال تھا۔۔۔بے شک وہ اس کا بھائی تھا مگر کچھ بھی ہو اس کی فکر کرنے کا بھی حق اسے تھا۔۔۔

اوکے اوکے برو۔۔۔میں بس یوں ہی۔۔۔یار۔۔۔

مصطفی سر جھٹک کر پھر سے خد کو آئینے میں دیکھنے لگا۔۔۔

چلو چلیں یار۔۔۔اور پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لو۔۔۔ابراہیم اس کو مانتا ہوا نیچے لے گیا جہاں سب تیار کھڑے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو چلیں سب تیار ہو گئے ہیں۔۔۔زاہد بیگم نے سب سے پوچھا۔۔

جی چلیں اپا۔۔۔مہراج صاحب نے کہا۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر سے نکلے ساتھ والے بنگلے سے سوہا اور اس کی فیملی بھی نکل رہی تھی۔۔

صارم نے ایک نظر اسے دیکھا جو ریل بلو فراک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔ظالم۔۔۔اور مصطفی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا۔۔اس کی مرسیڈیز کو بڑی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم اور عنایہ اپنی گاڑی میں تھے۔۔۔جبکہ زاہدہ بیگم فرزانہ بیگم اور مہراج صاحب کے ساتھ تھیں۔۔۔

وہ سب ہال کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ سب ہال میں پہنچے سب نے ان کا بڑے شاندار طریقے سے ان سب کا استقبال کیا تھا۔۔۔

بڑے اچھے طریقے سے مصطفی خوسٹیج پے لا کر بیٹھا گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور فرزانہ بیگم بے زار سی سب دیکھ رہی تھیں کہ اچانک ان کی نظر سیمیل پر اور مہرین پر پڑی۔۔۔

ارے ے ے تم دونوں اگئے۔۔۔بہت شکریہ مہرین۔۔۔۔فرزانہ بیگم نے خوش ہوتے ہوے کہا۔۔

کتنی خوش ہو تم آپا میری بیٹی کی خوشی چھین کر۔۔۔وہ طنز کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

نہیں ایسا نہیں مہرین۔۔۔تم دیکھنا میں یہ شادی چلنے ہی نہیں دوں گی۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ۔۔۔آپ کیا کریں گی خالہ اب جو کروں گی وہ میں کروں گی۔وہ مسکرا کر مصطفی کو دیکھتی ہوئی بولی جو بار بار اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھ رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی نکاح شروع ہوا اور سب سے پہلے مصطفی سے پوچھا گیا اور پھر مولوی صاحب اور عاص مہتاب کے پاس گئے۔۔۔۔

اور اس سے پوچھا۔۔۔

سائن کرتے وقت اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔اسے مصطفی کی ایک ایک بات یاد آرہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے اس نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔مگر پھر وہ اس سے ناراض تھی۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے سائن کرتے ہوئے اس نے تین بار قبول ہے بھی کہا۔۔۔

اور پھر اس کو مصطفی کے پاس لے گئے۔۔۔۔

بس کر یار کتنی دفعہ گھڑی دیکھے گا۔۔۔حیدر نے شرارت سے مصطفی کو چھیڑا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف مصطفی جو بے زار سا بیٹھا تھا ایک دم سے چونک گیا۔۔

کیونکہ سامنے ہی مہتاب کو لایا جا رہا تھا۔۔۔ڈیپ ریڈ اور بلیک میکسی میں وہ اس کے ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔

وہ واقعی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

سیمیل لال آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل چاہا۔۔اس کے اس خوبصورت چہرے پر تیزاب پھینک دے۔۔۔

وہ جیسے ہی سٹیج کے پاس پہنچی مصطفی اس کیلیے کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب نے اس کی اس حرکت پر ہوٹینگ کی۔۔۔۔

اس نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا۔۔۔اور مصطفی نے اس کو اپنے ساتھ بیٹھا یا۔۔۔

مصطفی سمجھ گیا تھا۔۔۔وہ اس کی قربت سے ڈر رہی تھی۔۔

اس نے بیٹھنے کے بعد بھی اس کا ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔۔

مہتاب نہ ہاتھ چھڑوانے کی کافی کوشش کی مگر ناکام رہی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریلکس مہتاب۔۔۔اس نے جھک کر مہتاب کے کان میں سرگوشی کی

اور اس کو ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔یہ دونوں آیک ساتھ کتنے ے ے ے اچھے لگتے ہیں نہ۔۔۔ماشااللہ

۔۔۔عنایہ ابراہیم کے ساتھ جوڑ کر کھڑی اس سے پوچھنے لگی۔۔

اور ابرا نے بے بسی سے اسے دیکھا جو سی گرین میسکی میں اس کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی

۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہے ہیں جیسے ایک دوسرے کیلیے ہی بنے ہوں۔۔۔وہ اس کو دیکھتا کھویا کھویا سا بولا۔۔

ماشااللہ کہتے ہیں ابراہیم۔۔۔وہ اس کے بازو پر مارتے ہوئے بولی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ بہت ہی پرفیکٹ کپل ہے دونوں کا۔۔۔سوہا زینیا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔جب پیچھے سے صارم بھی اس کے پاس ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔

تم۔۔۔سوہانے اس کو دیکھ کر تیور چھڑا ہی۔۔۔۔۔

ہاں میں پروسن۔۔۔۔صارم نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

یووو کیا کہا پروسن۔۔۔۔ٹھیک ہے صارم اب بات کرنا مجھ سے۔۔وہ چڑ کر بولی۔۔

اچھا کرتا ہوں بات پروسن۔۔۔وہ پھر چھیڑتا ہوا بولا۔۔

زینیا کا ان دونوں کی لڑائی میں ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دور کھڑا حیدر بہت غور سے زینیا کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا۔۔۔تو مہتاب کی دھڑکن بہت تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔۔۔

سیما بیگم کی بھی آنکھیں نم تھیں۔۔۔۔

عاص نے بھی خد پر ضبط کیا تھا۔۔۔اس کی یہ بہن اس کے بہت بہت قریب تھی ۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا بھی اس کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔۔۔

اور پھر اسے مصطفی کی گاڑی میں بیٹھا گیا۔۔۔

سیما بیگم حوصلہ رکھیں۔۔۔اور یقین رکھیں مصطفی بہت خوش رکھے گا اسے۔۔۔۔یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔وہ اب میری بیٹی ہے۔۔۔مہراج صاحب نے انہیں تسلی دی۔۔۔۔

وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جتنا رونا ہے رو لو مہتاب میں تمہیں رونے کا موقعہ بھی نہیں دوں گی۔۔۔وہ طنزیہ مسکرا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

مصطفی اس کے ساتھ جوڑ کر بیٹھا تھا گاڑی میں اور گاڑی صارم چلا رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ سوہا بیٹھی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کا یوں اس کے ساتھ جوڑ کر بیٹھنا وہ بھی ان کے سامنے اسے شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

بھابھی آج آپ بہہت کمال لگ رہی تھیں۔۔۔ پھوپو۔۔ تو پریشان پھر رہی تھیں کہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگ جائے۔۔۔

اور صارم بار بار ڈرائیو بھی کر رہا تھا اور سوہا کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور سوہا اس کی نظروں سے پریشان ہو کر پیچھے بیٹھی مہتاب سے باتیں کر رہی تھی جس کا مصطفی کی وج سے اسکی باتوں پر دھیان ہی نہیں تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جیسے ہی شاہ ولا پہنچے جسے بہت ت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

جیسے ہی اس کو اندر لا کر بیٹھایا۔۔۔زاہدہ بیگم نے سب سے پہلے اس کی نظر اتاری۔۔۔

کچھ رسم کے بعد ہی اسے سوہا اور عنایہ نے مصطفی کے کمرے لا کر بیٹھا یا گیا۔۔۔

تمہیں کچھ بھی چاہیے ہو تو پلیز بتانا مہتاب۔۔۔عنایہ کو وہ معصوم سی خاموشی سی لڑکی بہت اچھی لگی۔۔۔اس کی شدید خواہش ہوئی اس سے دوستی کی۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔مہتاب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلیں سوہا۔۔۔عنایہ نے سوہا سے کہا اور دونوں اس کو بیٹھا کر چلی گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی۔۔۔پورے کمرے کا تھیم بلیک اور سفید تھا۔۔سفید ماربل پر بلیک فرنیچر تھا اور ایک کونے میں بڑی سی سلائیڈ ڈینگ ونڈو تھی جس کے باہر ایک خوبصورت ٹیرس تھا۔۔۔

کمرے میں بیڈ کے سامنے بڑا سا ایل ئی ڈی تھا اور ایک جگہ ایک بڑا سا صوفہ اور لکڑی کیب ٹیبل تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے شاید بلیک بہت ہی زیادہ ہی پسند تھا۔۔۔۔۔

وہ چونکی تب جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

آیک کی نظروں میں بے تابی تھی خوشی تھی تو دوسری کی آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔

اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اسے پکارا۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

مم مجھے آپ سے بب بات نہیں کک کرنی مصطفی۔۔۔اس کی ڈر سے آواز بھی کانپ رہی تھی۔۔۔

مصطفی مسکرا دیا۔۔۔آج اسے کچھ بھی برا نہیں لگ رہا تھا۔۔

ہمم ناراض ہو۔۔۔ابھی تک۔۔۔اس نے اس کا گال سہلایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے تھوڑا پیچھے ہونا چاہا تو مصطفی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔

نہیں۔۔۔ مہتاب دور نہیں جانا۔۔۔ جواب تک نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ اب اس کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

اس نے ڈر کر اسے دیکھا۔۔۔

مم مجھے سونا ہے مم مصطفی۔۔

مصطفی کو اپنا نام اس کے منہ سے سن کر بہت سکون ملا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم م جاو۔۔۔ چینج کر لو۔۔۔وہ پیار سے بولا۔۔۔اور اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے

۔۔۔

مہتاب ساکت رہ گئی۔۔۔۔

اور جلدی سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب وہ چینج کر کے ائی تو مصطفی نے دیکھا وہ سادہ سے پیلے سوٹ میں تھی اس پر یہ رنگ بھی بہت خوبصورت لگتا تھا۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا خد بھی چینج کرنے چلے گیا تھا۔۔۔

جب وہ آیا تھا۔۔تو اس نے دیکھا کہ وہ گینگ سائز بیڈ پر سب کونے میں گھس کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

مصطفی اس کو خد سے ڈرنا دیکھ کر مسکرا پڑا۔۔۔

لائٹ آف کر کے وہ اس کے پیچھے لیٹ گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے کمبل کو مضبوطی سے پکڑ آہوا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر تک پیچھے سے کوئی کاروائی نہ ہوئی تو وہ تھوڑی پر سکون ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ نیند کی وادیمیں اتر گئی۔۔۔۔

وہ سو رہا تھا کہ اسے اپنے اوپر ہلکے وزن کا احساس ہوا۔۔اسے آنکھیں کھول کر دیکھا

تو مہتاب اسے کوئی تکیہ سمجھ کر اس کے ساتھ پلٹ کر سو رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔ کہاں وہ رات اس سے ڈر رہی تھی کہاں اب۔۔۔

اسے سونے دیا اور خود موبائل اٹھا کر میسج کرنے لگا۔۔۔

اس کے سیلکی بال ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ مصطفی آہستہ آہستہ ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلانا شروع کر دیئے۔۔

وہ مزے سے سو رہی تھی جب اسے احساس ہوا کوئی اس کے بال سہلا رہا تھا

وہ یوں ہی آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی۔۔۔ پھر اسے آہستہ آہستہ سب یاد آیا اور اسے احساس ہوا کہ وہ کس طرح لیٹی تھی اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک نظر ڈرتے ڈرتے دیکھا تو اسے مصطفی کو چوڑا سینا نظر آیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف۔۔۔اس نے بے اختیار زر لب کہا۔۔۔

مصطفی سر جھکائے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا اور مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہہا۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھی اور بغیر اس کی طرف منہ کیے اپنے بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔۔۔

افف۔۔۔شرم سے اس کا منہ لال ہو رہا تھا۔۔۔اس خو عادت تھی یا تو کوئی اس کے ساتھ ساتھ تھا یا پھر وہ اپنے ساتھ ایک اور تکیہ لے کر سوتی تھی۔۔

وہ اٹھنے لگی کہ مصطفی نے آٹھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڈ مارننگ میری جان۔۔۔۔۔

مہتاب آیک دم سے چونک گئی اور صرف سر ہلایا۔۔اور اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔

افففففف۔۔۔۔۔ مصطفی گرنے کے انداز میں بیڈ پر پھر سے لیٹا۔۔۔

میں منالوں گا تمہیں مہتاب تمہیں میری محبت کے آگے ہار ہی جاو گی تم۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کر کے بولا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم واش روم سے باہر آیا تو عنایہ تقریب تیار کھڑی تھی۔۔پینک کرتا اور سفید پجامہ۔۔اور ساتھ سفید ہی نیٹ کا دوبٹا اپنے کاندھے پر ڈالے۔۔۔ہلکی سی لیپ سٹیک لگائے اور کانوں میں ٹاپس پہنے وہ پوری تیار کھڑی تھی

آ گئے آپ جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔وہ اس کے پاس آ کر اس سے ٹاول لیتی کہنے لگی۔۔کہ ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

سوو واج تم بھی میرے لیے دلہن بنو گی۔۔۔وہ بھاری لہجے میں بولا۔۔

عنایہ ایک نظر اسے دیکھا اور پھر شرما کر سر جھکا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار رر ابھی سے شرما و گئی تو معاملہ تو خراب ہو جائے گا نا۔۔۔۔ابراہیم نے شرارت سے کہا اور اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے چھوڑا تو عنایہ گہرے گہرے سانس لے کر اسے گھور رہی تھی۔۔۔

اب ابراہیم۔۔۔۔جائیں نا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔اسے زبردستی تیار ہونے کیلیے بھیج کر خد کو ایک نظر شیشے میں دیکھا جہاں اس کا منہ لال ہو رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی تیار ہو کر باہر آیا تو مہتاب بھی تیار کھڑی تھی۔۔۔

مہتاب اس کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگی مگر مصطفی اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی کمر مصطفی کے سینے سے لگ رہی تھی۔۔۔

مصطفی ایک دم سے جھکا اور دراز سے ایک لمبا ڈبا نکالا۔۔۔

تھے اور ان کے m اور اس میں سے ایک ایک خوبصورت سا پینڈینٹ نکالا جس دو درمیان ایک دل تھا۔۔۔ دل کا سائز زرا بڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بہت ہی خوبصورت تھا اس دل میں گہرے نیلے رنگ کا پتھر لگا تھا۔۔۔بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھا۔۔۔

مہتاب ساکت کھڑی اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے بال گردن سے ہٹائے اور اسے وہ پینڈینٹ اسے پہنایا۔۔۔

اس کی سفید لمبی گردن پر وہ کافی سے بھی رہا تھا۔۔۔

اور پھر ایکدم سے مصطفی جھکا اور اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب سانس روکے اسے شیشے میں دیکھ رہی تھی

مم مصطفی۔۔اس نے ڈر کر کہا۔۔۔

ہمم۔اس نے سر اس کے کندھے پر رکھ لیا۔۔۔

چچ چلیں پلیز۔۔۔۔وہ رونے والی ہو گئی۔۔۔

مصطفی بھی اس پر ترس کھا کر اسے چھوڑتا۔۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے گیا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے نیچے لایا۔۔۔

نیچے سب ہی موجود تھے یہاں تک کہ سیمیل اور اس کی فیملی بھی موجود تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ مصطفی اور مہتاب نے اکھٹا سب کو سلام کیا۔۔

والسلام بیٹا اواو۔۔۔۔ مہراج صاحب ان سے بولے۔

مصطفی نے پہلے مہتاب کو بیٹھا یا اور پھر خدا اس کے ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھ گیا۔۔

سیمیل کی برداشت سے باہر تھا یہ سب۔۔۔۔

سب نے اکھٹا ناشتہ شروع کیا۔۔۔

مصطفی نے سب سے پہلے مہتاب کو سرو کیا پھر خود لیا۔۔

سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر گزریں۔۔۔کل کی آئی لڑکی نے ان کے بیٹے کو بلکل اپنا بنا لیا تھا

ناشتہ اچھے ماحول میں کھایا گیا۔۔۔

اچھا مہتاب اور عنایہ بچے آپ دونوں کو اور سوہا کو صارم پالر چھوڑ آئے گا۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔

جی انکل۔۔۔عنایہ بولی جبکہ مہتاب صرف سر ہلا سکی کیوں کہ سارا وقت اسے فرزانہ بیگم کی گھوریاں دیکھنے کو ملیں تھیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا بیٹا چلو جلدی سے تیاری پکڑو میری جان۔۔۔سیما بیگم بھی گھر میں جلدی جلدی مچا رہی تھیں۔۔۔

حقیقت تو یہ تھی کہ انہیں مہتاب سے ملنا تھا۔۔۔وہ ان کے سب سے قریب تھی اس لیے ان سے ایک دن بھی نہ رہا گیا تھا اس کے بغیر۔۔۔

عاص اور زینیا کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

وہ تھی ہی سب کے قریب۔۔۔۔کوئی بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں بھابھیییز۔۔۔۔صارم نے مسکرا کر دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

مہتاب تو پیچھے بیٹھ گئی مگر عنایہ پہلے شرارت بھری نظروں سے صارم کو دیکھتی رہی جو اسے دیکھ انجان بن گیا تھا

چلو بھائی کیا یاد کرو گئے۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔

صارم مسکرا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں ساتھ والے بنگلے سے سوہا بھی آگئی اور جسے ہی پیچھے بیٹھنے لگی مہتاب اور عنایہ اس کو دیکھ کر ہنسنے لگئیں۔۔۔۔۔

اور پہلے وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی پھر سمجھ آنے پر وہ شرما گئی۔۔۔۔۔

افففف بھابھیی آپ بھی نا۔۔۔۔

اب ابھی جاو پڑوسن۔۔۔۔۔۔صارم نے گاڑی کا ہارن بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

افففف صارمممم تممم۔۔۔اور سوہا کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر جانا پرا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر سارے راستے وہ دونوں لڑتے گئے اور مہتاب اور عنایہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

ٹھیک ہے آپ لوگ تیار ہو جائیں تو کال کر دیں۔۔۔صارم ان کو ڈراپ کرتا کہنے

لگا۔۔۔۔

واااہ ماشااللہ بھابیییز آپ دونوں بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب گریے کلر کے میسکی جبکہ عنایہ ڈارک بیلو کلر کی میکسی میں ملبوس تھی اور دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔

سوہا نے بھی پیچ کلر کا فراک پہنا تھا۔۔اور وہ بھی کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔

چلیں بھابھیز صارم آگیا ہے۔۔۔۔سوہا نے ان دونو کو کہا اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔۔۔۔

صارم نے ان سب کو لیا اور ہال کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

وہ لوگ جیسے ہی ہال پہنچے مصطفیا ور ابراہیم مہاراج صاحب کے ساتھ ان کے انتظار میں ہی کھڑے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے مہتاب کی اترنے میں مدد کی جبکہ ابراہیم نے عنایہ کا ہاتھ پکڑ اس کو نکالا۔۔۔

سوہا گاڑی سے نکل کر ان لوگوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ اس کے پیچھے سے صارم دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

کیا ہو جاتا اگر تم بھی میرا ہاتھ پکڑ کر اترتی ہاں۔۔۔

افففف شرم کرو صارم پاگل ہو۔۔۔وہ تو کپل ہیں۔۔۔سوہا نے اسے ایسے دیکھا جیسے پاگل ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر وہ لوگ اندر آئے ایک ساتھ چلتے ہوئے۔۔۔سب نے مصطفی اور ابراہیم کے کپلز کو سہرایا تھا۔۔۔

پورے ہال کی لائٹ سی تھیم تھی سٹیج کو بھی بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مہتاب کی فیملی بھی اس سے ملنے آئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا مہتاب سے مل کر آئی تو ایک دم سے حیدر سامنے آیا۔

افففف ہی کیا ہاں۔۔۔۔زینیا تو ڈر ہی گئی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔حیدر نے نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

افف کچھ نہیں ہٹیں میرے راستے سے پلیز۔۔افف کیا ہے حیدر۔۔۔اس نے چڑ کر کہا

۔۔

افففف ایک بار پھر کہنا اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا۔۔۔زینیا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

میرا نام۔۔۔۔اس نے اب کی بار تھوڑا قریب آ کر کہا۔۔۔

افففف حد ہے حیدر۔۔۔۔زینیا چڑ کہتی سائڈ سی نکل گئی

اور وہ پیچھے سے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کی خوشی آج دیکھنے لائک تھی۔۔۔آخر اسے اپنی چاہت مل گئی تھی۔۔۔وہ بہت خوش تھا۔۔۔

اسی طرح تھوڑی دیر بعد فنکشن ختم ہوا تو سب اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گھر میں داخل اور خاموشی سے ہی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگا ایک دم پیچھے سے عائشہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر۔۔۔۔۔

ارے ے ے ے ے میرا ابچہ۔۔۔۔حاشر خاموشی سے ان کے پاس آیا تو وہ اسے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔

ہائے میرا بچہ کہاں تھا تو۔۔۔۔ہاں ت تم ٹھیک تو ہو نا حاشر۔۔۔وہ اس کا منہ چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

ہمم امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔اس نے انہیں تسلی دی۔۔۔

حاشر۔۔۔داود صاحب بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہو گئے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب لاونج میں موجود تھے۔۔۔حاشر نے انہیں سب بتایا۔۔

مجھے نہیں معلوم باباون تھے وہ لوگ کیا چاہتے تھے بے ہوش کر کے لے کر گئے تھے اور اب بھی بے ہوش کر کے ہی یہاں چھوڑ گئے ہیں۔۔

اللہ غارت کرے ان لوگوں کو۔۔۔عائشہ بیگم غصے سے بولیں۔۔۔

تم فکر نہ کرو میں دیکھتا ہوں۔۔۔داود صاحب نے کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے دیکھنا کیا ہے سب اس منحوس کا کیا دھرا ہے۔۔۔خود تو اپنے یار سے شادی کر لی۔۔۔آپ لکھ لیں یہ بھی مہتاب اور اس کے کیسی یار کا کام ہے عائشہ بیگم غصے سے بولیں۔۔

کک کیا۔۔۔شادی۔۔۔حاشر نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ساکت رہ گیا۔۔۔تھا

جی ہاں جس کیلیے تم پاگل پھر رہے تھے اس نے تمہارا ایک پل کیلیے انتظار نہیں کیا۔۔۔کر لی شادی اس نے۔۔۔اور جانتے ہو کس سے۔۔۔مصطفی شاہ سے۔۔۔۔اسی سے اپنے یار سے۔۔۔میں تو پہلے سے ہی کہتی تھی کہ مجھے وہ لڑکی صحیح نہیں لگتی۔۔۔

عائشہ بیگم اور بھی کچھ بول رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر حاشر تو بس اس بات پر ساکت رہ گیا تھا کہ مہتاب نے شادی کر لی وہ بھی مصطفی سے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی شادی کو آج تیسرا دن تھا۔۔۔وہ سب شام کی چائے پر لاونج میں موجود تھے۔۔۔

مہتاب اور عنایہ تو آپس میں مصروف تھیں جبکہ مصطفی ابراہیم اور صارم ایک ساتھ تھے۔۔۔

مہراج صاحب خاموشی سے مصطفی کی خوشی کو نوٹ کر رہے تھے۔۔۔وہ تین دن سے گھر پر ہی تھا۔۔۔اور بہت خوش تھا۔۔۔اس کا دل بھی لگ گیا تھا گھر میں جب سے اس کی زندگی میں مہتاب آئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل بھی وہی موجود تھی فرزانہ بیگم نے اسے بھی روک لیا تھا۔۔۔اور وہ کب سے مصطفی کی حرکت کو برداشت کر رہی تھی جو بات تو ابراہیم سے کر رہا تھا مگر اس کی نظریں مسلسل مہتاب پر جمی تھیں

تم آفس کب سے جاوگے ہاں۔۔۔کب سے گھر پر ہو۔۔۔۔فرزانہ بیگم نے مصطفی سے کہا۔۔۔انہیں اس کا مہتاب کے قریب رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ایک دم چونک کا۔۔۔۔

ہمممم منڈے سے۔۔۔۔اس نے مختصر سا جواب دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا بات ہوئی اتنی چھٹیاں آخر کس خوشی میں کر رہے ہو۔۔اور تمہارے بیسنس کا کیا ہاں۔۔۔وہ اس کی بات پر تپ ہی گئیں۔۔۔۔

مصطفی نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔آخر انہیں کس بات کی فکر تھی۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا مہراج صاحب بول پڑے۔۔

فرزانہ بیگم چھوڑیں نہ۔۔۔اچھا ہے تھوڑا وقت گھر کو بھی دے رہا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب اپ کا آپ تو چپ ہی رئیں۔۔۔۔اور تم اپنے کام پر دھیان دو۔۔۔اتنا بڑا بیسنس ہے تمہارے اکیلے کا تم نے ہی دیکھنا ہے۔۔۔اور مجھے اچھی طرح پتا ہے کس کیے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی جارہی ہیں اتنی چھٹیاں۔۔۔انہیں تو شاید اندازہ بھی نہ ہو کہ اتنا بڑا بیسنس کیسے دیکھتے ہیں۔۔۔وہ بات تو مصطفی سے کر رہی تھیں مگر مسلسل مہتاب کو سنا رہی تھیں۔۔

مہتاب نے خاموشی سے ان کو ایک نظر دیکھا اور سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔

مصطفی کو اپنا غصہ قابو میں رکھنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم جب وہ تین تین دن گھر نہیں آتا تھا تب تو آپ نے نہیں پوچھا کہاں ہو۔۔۔ رات رات بھر کہاں ہو۔۔۔اور اگر آج وہ گھر میں ہے تو بھی آپ کو مسلہ ہے۔۔۔مہراج صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کو تو ہمشیہ سے مجھ سے مسلہ رہا ہے۔۔۔آپ میرے معاملے مت ہی بولا کریں تو بہتر ہے۔۔۔وہ غصے سے کہتیں اپنے کمرے میں چلیں گئیں۔۔۔

سب خاموشی سے انہیں بتا دیکھ رہیے تھے۔۔۔اچھا بھلا ماحول تھا۔۔۔

یہ صارم آج کل لیٹ کیوں آرہا ہے۔۔مہراج نے تھوڑی دیر بعد بات بدلی۔۔۔۔

وہ انکل اس کی یونیورسٹی میں فنکشن ہونے والا ہے اور وہ اور اسکا گروپ ہی سب دیکھ رہے ہیں سو واسی لیے وہ ان کی تیاریاں کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔مہتاب نے مسکرا کر انہیں بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی مہاراج صاحب ابراہیم عنایہ اور صارم سے بہت ہی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔اور مصطفی۔۔۔مصطفی کی تو بات ہی الگ تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔بیٹا آپ بھی مجھے آپ بھی سب کی طرح ڈیڈ یا بابا کہہ سکتی ہو۔۔انہوں شفقت سے کہا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔اور مسکرا کر سر جھکا لیا۔۔

مصطفی گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا جو سب کے دل میں جگہ بنائے بیٹھی تھی۔۔۔اور اس کو۔۔۔اس کو تو اس نے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا آپ زارا ہمیں سے بھی بات کر لیں ہم جا رہے ہیں کل۔۔۔

زاہدہ بیگم نے مصطفی کو چھڑا۔۔۔۔۔۔

اور مصطفی مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

کیا بات کر رہی ہیں پھوپو۔۔۔اب یہ ہم سے کہا بات کریں گئیں۔۔۔صارم نے شرارت سے کہا۔۔۔

سیمیل بڑی مشکل سے یہ سب برداشت کر رہی تھی۔۔

سب کچھ دن خوش ہو لو مہتاب سب کچھ دن۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب سے اسے پتا چلا تھا مہتاب نے مصطفی سے شادی کر لی ہے اس نے خد کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔

کیوں مہتاب کیوں۔۔۔۔۔

کیوں کیا ایسا۔۔۔۔بے وفا نکلی تم تو۔۔۔ مگر میں تمہیں ایسے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔

حساب تو دینا ہو گا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔اس نے گلاس کو زور سے زمین پر دے مارا۔۔

حاشر۔۔۔۔۔

حاشر۔۔۔۔

بیٹا دروازہ کھولا میرا بچہ۔۔۔۔عائشہ بیگم کچھ ٹوٹنے کی آواز پر وہ جلدی سے اس کے کمرے کی طرف آئیں۔۔۔

حاشر میری جان پلیز اس لڑکی کی خاطر خد کو کچھ مت کرنا پلیز۔۔۔۔اللہ غارت کرے مہتاب تمہیں۔۔۔۔عائشہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا مہتاب کا وجود ہی ختم کر دیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غارت تواب میں تمہیں کروں گا مہتاب۔۔۔۔حاشر نے سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میم آپ کا کام ہو گیا ہے۔۔۔نمبر آپ کو میں نے سینڈ کر دیا ہے۔۔۔

ہمممم گڈ۔۔۔۔تمہیں تمہارے پیسے مل جائیں گئیں۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اکسیوزمی کیا آپ ایسے جانتی ہیں دراصل یہ سوشل ورک کرتی ہیں اور مجھے ان سے کام ہے کیا آپ ان کی ساری معلومات دے سکتی ہیں۔۔اس شخص نے کاونٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔۔۔

جی پہلے یہاں کام کرتی تھیں مگر اب نہیں ہیں یہاں اور سوری ان کی کوئی معلومات نہیں ہیں یہاں۔۔۔۔اس لڑکی نے پروفیشنل انداز میں کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔۔اس شخص کے ساتھ کھڑے وجود نے اس کے موبائل پر وہ تصویر دیکھ لی تھی۔۔

آپ اس کو کیوں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔اس نے بے اختیار پوچھا۔۔

آپ کون ہیں اور اسے جانتی ہیں؟۔۔۔۔

ہاں اور شاید آپ کو بتادوں مگر پلیز آپ پہلے بتائیں آپ ان کو کیسے جانتے ہیں اور کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل مجھے ان سے کچھ کام تھا اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے کو پرسنلی جانتے ہیں ہماری شادی ہونے والی تھی۔۔ مگر کچھ مسائل کی وجہ سے ایسا ہو نہیں پایا۔۔۔۔

اوووو آئی سیییی۔۔۔۔ ہمم آئیں سامنے کیفے ہے وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔

ہمممم۔۔۔

اااااوکے ے ے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے گھر۔۔۔مہراج صاحب لاونج میں بیٹھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے جب اندر آتے صارم کو دیکھ کر بولے۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔بس دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ہمم سوہا ہی تھی۔۔۔تمہارا بھی پوچھ رہی تھی۔۔۔مہراج صاحب نے کہا تو اس کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔

اا اچھا۔۔۔ہمم۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں۔۔۔سوچ رہا ہوں تمہاری بھی ایک عدد منگنی کر دوں۔۔۔انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

صارم کو تو یقین ہی نہیں ایا۔۔۔

کیاا۔۔۔اوایم جی ڈیڈ۔۔۔مگر یہ منگنی کیا ہوتی ہے ڈیڈ پکا کام کریں نہ۔۔۔نکاح کرتے ہیں۔۔۔

اچھا میں نے تو صرف بات کی ہے آپ تو تیار ہی بیٹھے ہیں۔۔۔

بس ڈیڈ دیکھ لیں کسی کو بھی میرا خیال نہیں اتا۔۔۔اس نے اداس ہو کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم اچھا چلو۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔۔

تھینکس ڈیڈ۔۔۔وہ خوشی سے ان کے گلے لگ کر بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا تو اس پر 5 میس کلز تھیں حاشر کے نمبر سے۔۔

حاشر۔۔۔اس نے چونک کر دیکھا۔۔۔اور پھر سے کال آنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر واش روم کے دروازے کو دیکھا۔۔۔جہاں مصطفی باتھ لینے گیا تھا۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھائی۔۔۔مگر بولی کچھ نہیں

مہتاب۔۔۔حاشر نے بھاری لہجے سے بولا۔۔

ح حاشر۔۔۔تت تم۔۔۔

ہاں میں مہتاب کیوں تمہیں کیا لگا جب تم مجھے چھڑوا سکتی ہو تو کیا لگا میں تم سے پوچھوں گا نہیں کہ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔ہاں۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی آخر میں ڈھارا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تو کانپ ہی گئی۔۔۔

کک کیا مطلب حاشر مم میں نے کیا کیا۔۔۔تم خدا اس دن نہیں ا

اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ حاشر بول پڑا

شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔مہتاب۔۔۔

مجھے پہلے سے ہی پتا تھا تم اس مصطفی کے ساتھ چکر چلائے ہوئے ہو۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں ہی صرف اتنی جلدی جاب ملی۔۔۔ تمہیں چھوڑنے وہ گھر تک ایا۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا مہتاب۔۔۔ حساب تو تم مجھے دو گی۔۔۔ یاد رکھنا تم۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر میرے ساتھ یہ سب کر کہ

حاشر اس سے پہلے وہ کچھ بولتی واش روم سے دروازہ کھلنے کی آواز ائی۔۔۔

اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔۔۔۔

مصطفی باہر آیا تو اس نے دیکھا مہتاب کا چہرہ سفید پر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔۔

اس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

جج جی۔۔۔

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔وہ بغیر شرٹ کے اس کے قریب آ خر بیٹھ گیا۔۔۔اور اس کہ چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ گھبرا ہی جاتی مگر اس وقت وہ حاشر کی باتوں سے پریشان تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کچھ نہیں۔۔۔

کچھ تو ہے مہتاب۔۔۔ مجھ سے شیئر کرو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔اس نے پیار سے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں میں کہا نا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔

چلو سو جاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور لیٹ گئی۔۔۔

مصطفی بھی ازکے پیچھے سے آکر اس کے گرد اپنے بازو کو حصار بنائے سونے لگا۔۔۔

پہلے تو وہ گھبرا گئی مگر پھر خاموشی سے لیٹی رہی۔۔۔اسے اب حاشر کی باتوں سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔

اس سے مصطفی ک حصار میں کب نیند آئی اسے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔

کاٹ دیا فون۔۔۔ ہمم یقینا مصطفی آیا ہو گا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں دیکھ لوں گا مہتاب تمہیں۔۔۔۔اس غصے سے کہا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔حاشر بات کر رہے ہو۔۔۔اس نے ایک ادا سے کہا۔۔

جی۔۔۔کون بول رہا ہے۔۔وہ کمرے میں بیٹھا ساتھ سیگرٹ پیتا بول رہا تھا۔۔۔

اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔یہ باتاو۔۔۔مہتاب کو پسند کرتے تھے۔۔۔

مہتاب کے نام پر وہ ایک دم سے چونک گیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کسیے جانتی ہو اسے ہاں۔۔۔اور کیا چاہتی ہو۔۔۔اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

مہتاب نے مجھ سے مصطفی کو چھینا ہے اور مجھے اس سے بدلہ لینا ہے۔۔۔اور مجھے پتا لگا ہے کہ اس کا نکاح تم سے ہو رہا تھا۔۔۔ مگر تم اچانک غائب ہو گئے۔۔۔ سیمیل نے جان کر اس کے زخموں پر نمک چھڑکا۔۔۔

اچانک نہیں یہ سب مہتاب اور مصطفی کا پلین تھا۔۔۔انہوں نے مل کر میرے ساتھ ایسا کیا ہے۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہہ اچھا مگر تم جانتے ہو اس نے ہی میرے اور مصطفی کے بیچ سب خراب کیا ہے۔۔۔ہم دونوں خوش تھے۔۔۔ہم بہت جلد ایک ہونے والے تھے مگر اس مہتاب نے نا جانے کا چکر چلایا سب ختم کر دیا۔۔۔۔۔ سیمیل اس کو مزید بد گمان کرتے ہوئے بولی۔۔۔

مہتاب تم ایسی نکلو گئی کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔اس نے دل میں سوچا

اب تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔اس نے مقصد کی بات کی۔۔۔

دیکھو اگر تم مہتاب کو واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو باتاو۔۔۔

مجھے تو کیسی بھی قیمت پر مصطفی چاہیے۔۔سو ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکوں۔۔۔اس نے لالچ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اور تم میری مدد کیسے کرو گی۔۔۔اس نے پوچھا۔۔

اس نے مسکرا کر اسے ساری بات بتائی۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔مگر مہتاب ایسا نہیں کرے گی۔۔۔اس نے خدشہ ظاہر کیا

ارے ے ے واہاں وہ ہو گی تو نہ۔۔۔اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم ٹھیک۔۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو پھر جلدی کام شروع کرتے ہیں۔۔۔۔بائے۔۔۔ایک ادا سے کہتی وہ فون بند کر چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج چونکہ منڈے تھا تو سب آفس گئے تھے۔۔۔وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ کرنے کو بھی نہیں ہے افففف۔۔۔اس نے بے زاری سے سوچا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ سوچ کر وہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔اور خاموشی سے عنایہ کے روم کی طرف چل پڑی۔۔۔

بڑے پر نکل رہی ہو تم۔۔۔ابھی اس نے نوک کرنے کیلیے دروازے پر جب پیچھے سے فرزانہ بیگم کی غصے سے بھری آواز آئی۔۔

وہ ایک دم سے ڈر کر ان کی طرف مڑی۔۔۔

جج جی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے لگا تھا تم رانی بن کر اپنے کمرے میں ہی بیٹھی رہو گی۔۔۔کیا تمہاری ماں نے تمہیں کچھ نہیں سکھایا۔۔ہاں۔۔۔

وہ اس پر طنز کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے تم آج سے ہی کچن کا کام سمبھالتی نظر او سمجھی تم۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

ان کی آواز سن کر عنایہ بھی پیچھے سے نکل ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے آیک نظر اس ے بھی گھورا۔۔۔تم دونوں کو میں دیکھ لوں گی۔۔۔میرے بیٹوں کو پھنسالیا ہے ہنہ۔۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ پھر سے نیچے چلیئں گئیں۔۔

مہتاب نے صبر کا گھونٹ لے کر سر جھکالیا۔۔۔

مہتاب چھوڑو۔۔۔اونااندر اجاو۔۔۔عنایہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اندر لے ائی۔۔۔۔

او یہاں بیٹھو۔۔۔اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئ۔۔۔

یہ آپ سے بھی ایسے ہی کیوں بات کرتی ہیں۔۔۔مہتاب نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ بے بسی سے مسکرادی۔۔۔

بس یار کیا بتاوں۔۔۔اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

پھر بھی۔۔۔

دراصل میری اور ابراہیم کی منگنی ہو گئی تھی ہمارے پیرنٹس کی مرضی سے۔۔۔میرے ڈیڈ اور ابراہیم کے ڈیڈ بیسنس پارٹنر تھے۔۔۔اور کالج سے ایک ساتھ تھے۔۔۔

میں پہلی دفعہ ابراہیم سے یہاں اسی گھر میں ملی تھی۔۔۔ہم ان کے گھر دعوت پر آئے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم نے ایک دوسرے کو پہلی دفعہ ہی پسند ہی کر لیا تھا۔۔۔اور پھر قسمت نے ہمیں ملا دیا تھا۔۔۔

مگر قسمت میں کچھ اور بھی لکھا تھا۔۔۔تب انٹی بھی اس رشتے سے خوش تھیں مگر تب ہمارے حالات اور تھے۔۔۔ مگر پھر سب بدل گیا تھا ایک دم سے۔۔۔

مہراج انکل کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ بیڈ تک ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔

میرے ڈیڈ اکیلے سارا بیسنس دیکھ رہے تھے۔ پھر ابراہیم بھی اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ بیسنس میں لگ گئے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں نے بہت کوشش کی مگران کے بیسنس کے حالات ٹیھک نہیں ہورہے تھے۔۔۔فرزانہ انٹی نے ج دیکھا کہ ہمارے حالات ٹیھک نہیں ہورہے تھے توانہوں نے ہم سے رشتہ ختم کرلیا تھا۔۔ڈیڈنے ان کی بڑی منت کی مگرانہوں نے ایک نہیں سنی

اور پھرایک دن میرے مجھ پر قیامت پڑی تھی۔۔

میری ماما کی طبعیت اچانک خراب ہوگئی تھی۔۔۔اور ڈیڈانہیں ہسپتال لے کر گئے تھے۔۔۔مگر واپسی پران لوگوں کو اکسیڈینٹ ہوگیا تھا۔۔۔اور وہ دونوں اسی وقت مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموش ہوئی تو اس نے دیکھا کہ مہتاب کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

آئی ایم ریلی سوری۔۔۔مہتاب کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔اہ۔۔۔۔یہ بتاو تم خوش تو ہو نہ مصطفی کہ ساتھ۔۔۔۔۔۔

اااا جی جی۔۔۔آپ نے بتایا نہیں ابراہیم بھائی نے کیسے شادی کی آپ سے۔۔اس نے بات بدلی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب ابراہیم کو میرے ماما بابا کا پتا چلا تو وہ پورا اس رات میرے گھر آئے اور کہنے لگے کہ اب میں اکیلی نہ رہوں ان سے شادی کر لوں۔۔۔جانتی ہو مصطفی کا بہت ہاتھ ہے ہماری شادی میں۔۔۔اس نے بہت سپوٹ کیا تھا ابراہیم کو۔۔انٹی کبھی بھی نہیں ماننے گئی ہمیں پتا تھا اس لیے ہم نے کسی کو پھر اپنی شادی کا نہیں بتایا۔۔۔

یقینا۔۔زبردستی کی ہو گئی۔۔۔مصطفی اور کیا کر سکتے ہیں۔۔مہتاب نے دل میں سوچا۔۔۔

آپ تیار تھیں شادی کیلیے۔۔۔

میں ابراہیم کو پسند کرتی تھی مہتاب۔۔۔محبت کرتی تھی ان سے۔۔۔اس نے شرما کر بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب بھی مسکرادی۔۔۔عنایہ کے ساتھ ہی رہی۔۔۔اس کے ساتھ باتوں میں مگن

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب ایک دم سے دروازہ کھلا۔۔۔اور سیمیل اندر آئی۔۔۔

ہائے ے ے۔۔۔ایک ادا سے کہتی وہ اس کے بلکل ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس نے اپنی کرسی پیچھے کی اور کھڑا ہوا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

کچھ جاننے آئی ہوں

کیا

یہی کہ اخر اس میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں تھا۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا جو اس وقت چھوٹی سی شرٹ اور جینز پہنے کھڑی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت کچھ ہے اس میں کیا کیا بتاوں۔۔۔

پھر بھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔تم وہ کبھی بھی نہیں ہو سکتی جو وہ ہے سمجھی۔۔۔سو پلیز جاو یہاں سے ۔۔۔۔اس نے بات ختم کی۔۔۔

اگر وہ بھی ایسی نکلی جیسی تم نے سوچی بھی نہ ہو تو۔۔۔۔اس نے شیطانی لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے اس پر اندھا اعتماد ہے۔۔۔اس نے غرور سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم غرور کر رہے ہو۔۔

بلکل۔۔۔

غرور کرنے والے کا سر پھر نیچے بھی ہوتا ہے میری جان۔۔اس نے مصطفی کے قریب آنا چاہا۔۔۔

شاٹ اپ۔۔۔۔ سیمیل۔۔۔۔جاو یہاں سے۔۔۔۔وہ غصے سے ڈھارتے ہوئے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے اوکے۔۔۔۔ مگر میری بات پر غور کرنا۔۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی اس کے روم سے چلی گئی۔۔۔

اور وہ غصے سے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان سے کرسی سے سر لگائے آفس کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے آج ان کے اکاونٹس سے 3 کڑور روپے نکالے تھے۔۔۔کچھ دن پہلے ہی انہوں نے چیریٹی کے نام پر ان سے بلینک چیک لیا تھا۔۔۔وہ سمجھے تھے کہ شاید اپنی کوئی شاپنگ کرنی ہو گی مگر۔۔۔اتنی بڑی رقم۔۔۔۔

وہ چونکی تب جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

اجاو۔۔۔

سر یہ رہی ڈیٹیلز۔۔۔ان کی اسیسٹینٹ نے ایک فائل لا کر سامنے دی۔۔۔

ہمم دو شکریہ۔۔۔تم جاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔

اس کے جانے کے بعد انہوں نے فائل کھولے تو وہ ساکت رہ گے۔۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اس نے انون نمبر سے اسے آتی کال کو اٹھایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔

ح حاشر تم۔۔۔وہ ایک دم پریشان ہو گئی۔۔

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مہتاب آئی ہم ریلی سوری۔۔۔میں کل بہت ہارش بول گیا۔۔۔میں کیا کرتا مہتاب میں تم سے محبت کرتا تھا۔۔۔مگر مجھے سمجھ آگئی ہے ایسی ایم ریلی ریلی سوری مہتاب۔۔۔۔

اہ ح حاشر۔۔۔مم میں نے کچھ نہیں کیا تھا مجھے نہیں معلوم تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔اس نے بے بسی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں سمجھ سکتا ہوں مہتاب تم پر لوگوں مے کتنی باتیں کی ہوں گی۔۔۔سوری فور ڈیٹ۔۔۔کیا تم مجھ سے مل نہیں سکتی پلیز ایک آخری بار پلیز۔۔۔

کیا حاشر مگر۔۔۔اس نے اس کی بات پوری بھی ہونے نہیں دی

تم جانتی ہو میرے جذبات۔۔۔۔بس ایک آخری بار پھر میں یہ ملک چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلیے چلا جاؤں گا۔۔۔پلیز۔۔۔۔

اس نے منت کی۔۔۔

اہہ اچھا حاشر مجھے کچھ وقت دو ابھی میں نہیں آسکتی پلیز سمجھو۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ت۔پلیز مجھے جلدی سے بتاو۔۔۔

اچ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔خدا حفظ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہمہ مہتاب۔۔۔۔

بس ایک بار اجاؤ بس ایک بار۔۔۔وہ پر سوچ نظروں سے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بولو۔۔۔کب آرہی ہے وہ۔۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔۔

نہیں ابھی نہیں آسکتی وہ۔۔۔اس نے کہا ہے وہ دو تین دن بعد بتاے گی۔۔۔۔حاشر نے اسے کہا۔۔

ڈیم اٹ حاشر۔۔۔کیا مطلب اب ہم اس کا ویٹ کریں گئے۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔۔

پلیز سیمیل میں اور کیا کرتا ہاں۔۔۔زبردستی کرتا تو وہ انکار کر دیتی۔۔۔۔اس نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔مگر تم پھر ایک بار اور کوشش کرو ہم زیادہ لیٹ نہیں کر سکتے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔اس نے اس پر احسان کرتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے تیار ہو کر کچن میں ائی۔۔۔جہاں کچھ ملازم کام میں لگے تھے۔۔۔اس نے سوچا لیا تھا اس سے پہلے وہ کوئی اور بات سنائے وہ گھر کے کام دیکھ لے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ عنایہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ یہاں ہر کام کے لیے ملازم ہے اسے کوئی ضرورت نہیں تھی مگر وہ پھر بھی ڈر رہی تھی۔۔۔کیوں نکہ اب تو مصطفی بھی گھر پر نہیں ہوتا۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ وہ گھر جلدی جاتا تھا۔۔۔

اہمم۔۔۔اا آپ لوگ بتائیں گئے کہ آج کیا بنانا ہے۔۔اس نے وہاں موجود ملازموں سے پوچھا۔۔

بی بی جی۔۔۔آج بڑی بی بی جی نے کوفتے کہا تھا۔۔۔

ہمم اچھا آج میں بناوں گئ آپ لوگ مجھے بس چیزیں بتادیں کہاں ہے۔۔۔وہ کائونٹر کے پاس ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب ملازم نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

مگر بی بی جی یہ تو ہمارا کام ہے آپ کیوں کریں گئی ہم کر لیں گئے۔۔۔ایک ملازمہ گھبرا کر بولی۔۔

مجھے آپ کی بڑی بی بی نے ہی کہا ہے سووو۔۔۔اس نے مسکرا کہ کہا۔۔۔اور کام شروع کرنے لگی۔۔

سارے ملازم پیچھے ہٹ گئے اور بس ضرورت پڑنے پر اس کو اس کی مطلوبہ چیز کا بتا دیتے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی گل آپا کچھ میں آئیں اور مہتاب کو کام کرتا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔۔۔

ارے ے ے مہتاب بچے آپ یہاں کیا کر رہی ہو ہاں یہ اپ کا کام نہیں ھے بیٹا

انہوں نے اسے روکنا چاہا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں مجھے انٹی نے کہا تھا۔۔۔اور ویسے بھی یہ میرا ہی گھر ہے میں اپنے گھر میں کام نہیں کر سکتی۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بچا۔۔۔وہ پیچھے ہٹ گئیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس نے آج تک خد کبھی کچھ میں قدم نہیں رکھا وہ اسے کہہ رہی تھیں جبکہ گھر میں ہر کام کیلیے ملازم موجود ہے

انہوں نے دکھ سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں حاشر بات ہوئی تمہاری۔۔۔کب آئے گی وہ۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔

ہمم وہ ابھی مل نہیں سکتی مگر وہ جلد ہی آئے گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا حاشر ہم اس کا انتظار کریں گئے اب ہاں۔۔۔وہ اس پر چیخی۔۔۔۔

ریلکس سیمیل میں اس سے بات کی ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ ضرور آئے گی۔۔۔اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

ہمم تمہارے پاس بس دو دن ہیں جو کرنا ہے جلدی کرو پلیز۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔۔

ہمم اور اس نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اس کی کال کاٹی تھی کہ اس کہ موبائل پر پھر کال آنے لگی۔۔

افففف اب کون ہے۔۔۔اس نے چڑ کر اپنا فون دیکھا۔۔۔۔

افففف کہاں پھنس گئی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ سیمیل نے بے زاری سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔کیسی ہیں اپ۔۔۔۔

ہمم میں ٹھیک آپ کام کی بات کریں کیوں فون کیا۔۔۔

میں کیا کام کی بات کروں کام کی بات تو آپ نے کرنی ہے۔۔۔اس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم وہ میں جلدی ہی آپ کو بتاتی ہوں مگر پلیز زرا صبر کریں پلیز۔۔۔اس نے ضبط سے کہا۔۔

اوکے اوکے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا سیمیل نے کال کاٹ دی۔۔۔

وہ آج تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا وہ آفس سیدھا گھر ہی ایا۔۔۔

وہ ٹائی ڈھلی کرتا ہوا لاونج میں داخل ہوا۔۔۔تو سامنے ہی مہراج صاحب بیٹھے تھے شاید وہ بھی ابھی آفس سے آئے تھے۔۔

سلام ڈیڈ۔۔۔۔وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مسکرا کر اس کو جواب دیتے اسے دینے لگے۔۔

وہ آج کافی زیادہ تھک گیا تھا۔۔ نہیں اصل بات تو یہ تھی کہ مہتاب کہ آنے سے اس نے تھکن محسوس کرنا شروع کر دی تھی۔۔۔۔

وہ سر صوفے کی پشت سے لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا۔۔

تھک گئے ہو۔۔۔ مہراج صاحب بولے۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔اس نے ویسے ہی آنکھیں بند کیے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔

مصطفی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے کانوں میں اس کی آواز آئی۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی۔۔

وہ کچھ سیکنڈ اسے ایسی ہی دیکھتا رہا جو پرپل سوٹ میں کافی فریش لگ رہی تھی۔اور پھر پانی کا گلاس اس سے لے لیا۔۔

مہراج صاحب نے مسکرا کر مصطفی کی ایک ایک حرکت نوٹ کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کیوں لائی ملازم ہیں نا۔۔۔اس نے مہتاب سے کہا۔۔

یہ تو بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ جب اس کا شوہر گھر آئے تو وہ خدا اس کیلیے پانی کا گلاس لے کر ائے۔۔۔مہراج صاحب نے مصطفی سے کہا جو پانی تو پی رہا تھا مگر نظریں مہتاب پر تھیں

۔۔۔

مہتاب اس کی نظروں ں سے گھبڑا کر مہراجصاحب کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ااپ لوگ فریش ہو جائیں جب تک کھانا بھی لگ جائے گا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔مہراج صاحب کھڑے ہوئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر مصطفی کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ مڑ کر جانے لگی جب اس نے آواز دی

مہتاب۔۔۔وہ رک کر اسے دیکھنے لگی

کھانے کے بعد تیار رہنا ہم انٹی کی طرف جائیں گئے میں نے زینیا سے واعدہ کیا تھا کہ تمہیں آج لے کر اوں گا۔۔اس اسے دیکھتا کہنے لگا جس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔آج پہلی دفعہ وہ مصطفی کیلیے مسکرائی تھی۔۔

مصطفی تو اس کی مسکراہٹ اور اس کے ڈیمپل میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم آج کھانا کس نے بنایا ہے۔۔وک سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جب مہراج صاحب نے سب سے پہلے کہا۔۔۔

ہاں آج بہت الگ ہے کھانا۔۔۔صارم جو مزے سے کھا رہا تھا۔۔۔ایک دم بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے چونک کر مہراج صاحب کو دیکھا۔۔۔

کیوں انکل کیا ہوا صحیح نہیں بنا کیا۔۔۔

نہیں آج تو بہت مزے دار کھانا بنا ہے بہت ہی زیادہ۔۔۔مزہ آگیا۔۔۔انہوں نے سچے دل سے کہا۔۔

ہاں آج لگ تا ہے گل آپا نے الگ طریقے سے کھانا بنایا ہے۔۔۔ابراہیم بولا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ابراہیم نہیں آج کھانا گل آپا نے نہیں مہتاب نے بنایا ہے۔۔۔عنایہ نے سب پر بم پھوڑا۔۔۔

اچھا مہراج صاحب نے مسکرا کر مہتاب کو دیکھا۔۔۔

مصطفی بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے واقعی بہت مزے دار کھانا بنایا تھا۔۔۔

سیمیل خاموشی سے سب کو دیکھ رہی تھی اسے حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم نے آیک نظر مہتاب کو دیکھا اور خاموشی سے کھانے لگئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنہ ایک کھانا کیا بنالیا پتا نہیں کیا سمجھ رہی ہے خد کو۔۔۔انہوں نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ کہیں جارہے ہو۔۔۔فرزانہ بیگم جو سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھی تھیں مصطفی اور مہتاب کو ایک ساتھ آتا دیکھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔

جی ہم زارا مہتاب کی امی سے ملنے جارہے ہیں۔۔۔۔مصطفی نے مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

سیمیل نے کچھ سوچتے ہوئے فون پر میسج کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور اس کا جانا بھی شروع ہو گیا ہے۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

فرزانہ بیگم کیا ہو گیا ہے جاو بچوں آرام سے جاو۔۔۔انہوں نے پیار سے کہا

اور وہ دونوں چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی تھی مہتاب سیٹ سے ٹیک لگائے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تم نے آج اتنا کام کیوں کیا۔۔ مصطفی نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔آپ کو کھانا اچھا نہیں لگا کیا۔۔۔وہ جو کب سے اسے پوچھنا چاہتی تھی بے اختیار بول پڑی

نہیں یار۔۔۔اس نے اس کو ہاتھ پکڑا اور اپنی ٹانگ پر رکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر

بہت مزے دار تھا۔۔۔مگر میں تمہیں کام کرنے کیلئے نہیں لیا میں یہاں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس بھری اور بڑے ہاتھ کے نیچے چھپ گیا تھا

مصطفی یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔اور اپنے گھر کے کام کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔

وہ آج واقعی اپنی قسمت پر خوش تھا کہ اسے مہتاب جیسی ہم سفر ملی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اہییییییی۔۔۔زینیا نے زور سے مہتاب کو گلے لگایا۔۔۔دونوں بہنیں بہت ہی پر جوش ہو کر ملیں

مصطفی عاص اور سیما بیگم دونوں کو دیکھ کر مسکرا دیں

اونہ مصطفی اندر او۔۔۔وہ اس لیے اندر آ گئیں۔۔۔

وہ لوگ لاونج میں ہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت اچھا کیا بیٹا مصطفی جو تم اسے لے آئے۔۔۔بہت یاد آرہی تھی۔۔۔انہوں نے مہتاب کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

بس زینیا سے واعدہ کیا تھا تو پورا تو کرنا تھا۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

بہہہہت شکریہ مصطفی بھائی۔۔۔۔زینیا خوشی سی بولی۔۔۔

اچھا تم لوگ بیٹھا میں چائے لاتی ہوں۔۔۔میں نے تو کہا تھا مصطفی کو پہلی دفعہ اوگے کھانا کھا کر جانا۔۔۔مگر مصطفی مانا ہی نہیں۔۔۔سیما بیگم مہتاب سے کہنے لگیں۔

کوئی بات نہیں انٹی یہ بھی تو میرا اپنا ہی گھر ہے نا۔۔۔مصطفی انہیں کہنے لگا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلکل میری جان۔۔۔وہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولیں اور کچن میں چلیں گئیں

۔۔۔

اپی آپ کو پتا ہے مصطفی بھائی تو ماں ہی نہیں رہے تھے کہ آپ کو یہاں چھوڑنے پر مگر پھر ہماری ڈیل یہی ہوئی کہ وہ ملوانے ضرور لے آئیں گے۔۔۔

ہاں تو بہت وقت گزارا ہے تم نے اپنی بہن کے ساتھ اب میری بیوی کو میرے پاس ہی رہنے دو۔۔۔اس نے اکڑ کہا۔۔

اچھاااامیری اپی پر قبضہ۔۔۔اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کی اپی میری بیوی ہے اب۔۔۔اس نے غرور سے کہا۔۔۔

اچھا ہم۔اپی سے ہی پوچھ لیتے ہیں بتائیں اپی کس کی سائیڈ پر ہیں اپ۔۔۔

اا۔۔۔اس نے مصطفی کو دیکھا جو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کو دل ہی نہیں کیا وہ زینیا کی سائیڈ لے۔۔۔

بھئی مجھے نہیں پتا۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔۔اور وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔

ہاہاہا اپنے پیچھے سے اسے مصطفی کا قہقہہ سنائی دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے میرا بچہ او۔۔۔۔سیما بیگم مہتاب کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔

امی آپ نے تو مہمان ہی سمجھ لیا ہے۔۔۔۔وہ منہ بسور کر بولی۔۔

تو آپ اب مہمان ہی ہیں۔۔۔۔وہ شرارت سے بولیں۔۔

ایمی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا مجھے یہ بتاو تم خوش تو ہو نہ مہتاب۔۔۔انہ 8نی اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

جی امی بلکل ٹھیک ہے سب آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ فرزانہ بیگم کی وجہ سے پریشان تھیں۔۔

ہمممم۔۔۔تو تمہارے اور مصطفی کے بیچ سب ٹھیک ہے نا؟

مہتاب نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔نا جانے انہیں سب کیسے پتا چل جاتا تھا۔۔۔۔

جی امی۔۔۔وہ چپ سی ہو گئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو مہتاب میں نہیں پوچھوں گی کہ کیا ہوا۔۔۔ مگر جو ہوا اسے بھول جاو۔۔۔ دیکھو آج میں نے دیکھا کہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔ جس طرح وہ زینیا سے لڑ رہا تھا کہ اس نے تمہیں یہاں نہیں رہنے دینا صاف واضح تھا میری جان

وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔

اور میاں بیوی کو آپس میں مل کر ہی رہنا چاہیے ورنہ لوگ ان کے اس خوبصورت رشتے کو ختم کر دیتے ہیں۔۔۔ تم مصطفی کو بہت سارا وقت دیا کرو۔۔۔ اس سے بہت ساری باتیں کرو۔۔۔ سب کچھ اس کے ساتھ شیئر کرو۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔

جی امی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تم سے تو محبت کرتا ہی ہے تمہارے گھر والوں کا خیال اور عزت بھی کرتا ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔

صحیح تو کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔ مصطفی نے اگرچہ غلط کیا تھا مگر اس کے بعد اسے بہت عزت سے لے کر بھی گیا تھا۔۔

اور اسے محبت بھی بہت کرتا تھا کوئی شک نہیں تھا۔۔۔

چلو اوچائے بن گئی ہے۔۔۔

جی امی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ مزید تھوڑی دیر بیٹھے اس دوران مہتاب کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد کال اتی رہی تو اس نے رانگ نمبر کہہ کر ٹال دیا۔۔۔ مصطفی خموشی سے اسے نوٹ کر رہا تھا۔۔اور پھر نکل پڑے۔۔۔

واپسی پر مصطفی خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

کہ مہتاب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔یہ سیما بیگم کی باتوں کو ہی وجہ سے تھا۔۔۔

مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔کیاہوا۔۔۔اس نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔گاڑی ایک جگہ روکی۔۔

بہت شکریہ مصطفی۔۔۔آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیا۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

مصطفی نے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔کیاہوا تھا آج اسے۔۔۔مگر وہ بہت خوش تھا کہ مہتاب سب بھول کر اس کے ساتھ آگئے بڑھی ہے۔۔

آپ نے کہا تھا مگر میں نے ہی یقین ہی نہیں کیا ایم ریلی سوری مصطفی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مہتاب۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔میری وجہ سے تم روئی۔۔

پر یقین کرو آب کبھی تم پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔۔

اور مہتاب مسکرادی۔۔۔

اور مصطفی نے اللہ کو بہت شکر ادا کیا اور اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور گاڑی سٹاٹ کرنے لگا۔۔۔

آج وہ پوری طرح سے مطمئن تھا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ رات کو گھر پہنچے تو سیدھا اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

مصطفی چینج کر کے آیا تو مہتاب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اور خوش دیکھ رہی تھی۔۔۔

مصطفی مسکرا کر صوفے پر جا بیٹھا اور لیپ ٹاپ نکالا اور کام کرنے لگا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اسے دیکھا اسے لگا تھا وہ بھی ابھی سونے آئے گا۔۔۔مگر نہیں۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے چونک کر مہتاب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ سوئیں گے نہیں؟۔۔۔۔

نہیں بس تھوڑا سا کام ہے وہ کر لوں پھر آجاوں گا۔۔۔تم سو جاو۔۔۔اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی لیٹ گئی مگر اسے نیند بلکل بھی نہیں آرہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اتنے کم دنوں میں مصطفی کے ساتھ سونے کی عادت ہو گئی تھی۔۔یا تو وہ مصطفی سے لیٹ کر سوتی تھی یا مصطفی اس سے۔۔۔ابھی بھی وہ اس کا وزن خد محسوس کر رہے ہی سوتے تھی۔۔۔

افف۔۔۔اس نے بے بسی سے ہلکی آواز میں کہا۔۔

مہتاب۔۔۔مصطفی جو کب سے اسے جگتا دیکھ رہا تھا اسے پکارا۔۔۔

جی۔۔۔اس اپنی ہتھیلیوں بل اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگلے ہفتے میرے ساتھ گاوں چلو گی۔۔۔؟۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاوں۔۔۔اس نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

ہاں ڈاکٹر سجاد سے ملنے۔۔۔اور میں نے گاوں کے ہسپتال کا چکر بھی لگانا ہے۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے مصطفی میں ضرور چلوں گی آپ کی ساتھ۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

مہتاب بھی لیٹ گئی تھی آنکھیں بند کیئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھاہر سیمیل جو بس یہ چیک کرنے آئی تھی کہ مصطفی نے ضرور حاشر کی کالز آنے پر اس پر غصہ کیا ہو گا مگر خاموشی سن کر تو وہ تیش میں آ گئی مگر جاتے جاتے اسے مصطفی ہلکی آواز ضرور سنائی دی کہ وہ گاوں کے کسی ہسپتال جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔اور پھر خاموشی سے چلی گئی۔۔

مہتاب جو بس آنکھیں بند کیے ہی لیٹی تھی کافی دیر بعد اسے اپنے گرد اس کے بازوں کا حاصار محسوس ہوا۔۔۔اور پھر اپنے سر پر اس کے ہونٹوں کا لمس۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دی اور واقعی میں اسے جلدی ہی نیند آ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اس نے اپنے کمرے میں آ کر جلدی سے اسے فون کیا۔۔

ہمم۔۔۔۔کون۔۔۔اگلا بندا شاید نیند میں تھا۔۔۔

افففف کب سے فون کر رہی ہوں کہاں تھے تم۔۔۔۔ سیمیل نے غصے سے کہا۔۔۔۔

یار اس وقت ہر بندہ سو رہا ہوتا ہے بولو اب کیا مسلہ ہے۔۔۔وہ بھی غصے سے بولا۔۔

میں نے بس اسی لیے فون کیا ہے کہ تمہیں موقعے کی تلاش تھی نا وہ مل گیا ہے۔۔۔میں نے سنا ہے کہ مصطفی مہتاب کو لے کر کسی گاوں کے ہسپتال لے کر جائے گا اب پتا نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون سا گاؤں اب وہ تم خد اس کو پیچھا کر کے جان لو۔۔۔اس نے احسان کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاا۔۔۔وہ خد میرے پاس آرہے ہیں ہاہاہاہا۔۔۔۔وہ زور سے ہنسا۔۔۔

سیمیل نے نا سمجھی سے پہلے فون کو دیکھا پھر اس سے بولی۔۔

میں تم سے کیا کہہ رہی ہوں اور تم کیا بات کر رہے ہو۔۔

تم نے جو کرنا تھا کر لیا شکریہ اس کے لیے۔۔۔اب گے کا کام میرا ہے۔۔۔وہ اسے بغیر کچھ بتائے کال کاٹ چکا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔سیمیل نے غصے سے فون کو دیکھا۔۔۔

ہنہ۔۔۔احسان فراموش۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رقم فرزانہ نے دے دی آپ کو۔۔۔۔مہرین نے اپنے شوہر سے کہا۔۔۔

ہاں دے دی تھی اکاونٹ میں دے دی تھی۔۔۔انہوں نے اخبار پڑتے ہوئے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ویسے مہراج جیسا بے وقوف شوہر میں آج تک نہیں دیکھا۔۔۔مہرین نے ہنس کر کہا۔۔

ہاں اس کی بیوی اس کے قابو میں نہیں ہے۔۔۔وہ بھی مسکرا کر بولے۔۔۔۔

یعنی حد ہے اتنی بڑی رقم اس نے لے لی اور کوئی بات تک نہ کی۔۔۔۔وہ بے یقینی سے بولیں۔۔۔

ہاہاہا چھوڑیں بیگم اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔۔۔انہوں نے طنز کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ بھابھی جلدی کریں جلدی گاڑی میں بیٹھیں زون آرہی ہے۔۔۔صارم پریشانی سے بولا۔۔

ہاں بھابھی پلیز جلدی کریں۔۔۔مہتاب کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔۔

ہاں ہاں آرہی ہوں بھائی۔۔حوصلہ۔۔۔۔عنایہ نے دونوں سے کہا۔۔

جبکہ سامنے بیٹھے ابراہیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ صارم کا گلا دبادے۔۔اس کی اچھا خاصی معصوم بیوی کو خراب کر دیا تھا اس نے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئی ہیں بھابھی اب جلدی کرو صارم بس 5 بندے رہ گئے ہیں آج چکن ڈینر پکا ہے۔۔۔مہتاب نے پرخوشی سے کہا۔۔۔

مصطفی ساکت بیٹھا اپنی محبت کو pubg کھیلتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ مہتاب۔۔۔مہتاب بھی یہ گیم کھیل سکتی ہے۔۔۔

وہاں بندا ہے دھیان سے بھابھزززز۔۔۔صارم نے دونوں سے کہا۔۔۔

افففف بس کرووو۔۔۔اٹھو عنایہ چلو میرے ساتھ کمرے میں۔۔۔ابراہیم کا صبر ختم ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاابراہیم پلیز صرف دو بندے رہ گئے ہیں پلیز۔۔۔عنایہ کھیلتی ہوئی بولی۔۔۔

یار پلیز چلو نہ۔۔۔بے بی آئی نیڈ یو۔۔۔ابراہیم نے بے باکی سے کہا تو عنایہ نے غصے اسے گھورا جبکہ شرم سے اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔۔

ہیییییی۔۔۔صارم زور سے ہنسا۔۔۔

تم تو ادھر اونا۔۔۔ابراہیم نے اسے گردن سے پکڑ واور زمین پر لیٹایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے بھائی کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔میری گیم۔۔۔بھائیییییی صارم کی جان ہی نکل گئی۔۔

ابراہیم نے اسے اس کا موبائل صوفے پر پھینکا اور خود زمین پر بیٹھ کر اسے جکڑ لیا۔۔۔

بھاااائیییی۔۔۔۔صارم چلایا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ہم دیکھ لیتے ہیں صارم۔۔۔۔مہتاب نے اسے تسلی دی۔۔۔

اور ٹھیک دو مینٹ بعد ہی دونوں کے چیخ کی آواز آئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یےےےےےےے چکن ڈیز۔۔۔۔عنایہ اور مہتاب نے تالی ماری۔۔۔

افففففف شکر ہے۔۔۔۔صارم بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

کیا بھائی اب تو چھوڑ دیں۔۔۔صارم نے زور لگا کر خود کو آزاد کروایا۔۔۔

چلو عنایہ اٹھو چلو کمرے میں۔۔۔اچھا نا ابراہیم۔۔۔اور وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

مہتاب کی نظر مصطفی پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک آئی بروا چکائی۔۔۔جیسے کہہ رہا ہو ہو گیا چکن ڈینر۔۔۔

مہتاب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔اور سر جھکا گئی۔۔۔

چلیں ہم بھی کمرے میں۔۔۔مصطفی نے پیار سے اس سے کہا۔

مہتاب نے پہلے چونک کر اسے دیکھا پھر اور مسکرا آکر اٹھی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن۔۔۔

مصطفی کو گئے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ بس فرزانہ بیگم کے جانے کا انتظار کر رہی تھی وہ جیسے ہی نکلیں وہ جلدی سے مہراج صاحب کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

اس نے نوک کیا۔۔۔

اجاو۔۔۔وہ بھی شاید آفس جانے کیے تیار ہو رہے تھے۔۔۔آج کل وہ پھر سے آفس لیٹ جاتے تھے کیوں کہ ابراہیم نے سب سمبھال لیا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔میں اجاوں۔۔۔اس نے اجازت مانگی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے مہتاب بیٹا او۔۔۔انہوں نے شفقت سے کہا۔۔

انکل مجھے آپ سے اجازت چاہیے تھی۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

کیسی اجازت بیٹا۔۔۔وہ نا سمجھی سے بولے۔۔

وہ میں بس تھوڑی دیر کیلیے باہر چلی جاوں امی کے پاس پلیز دراصل میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔پر میں واعدہ کرتی ہوں روز روز نہیں جاوں گی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بولتی گئی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب پہلے اسے دیکھتے رہے پھر مسکرا دیے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔میرا بچہ آپ کو کہیں بھی جانا ہو آپ بس بتا دیا کرو اور چلی جایا کرو اجازت کیوں مانگ رہی ہو جاو بیٹا چلی جاو۔۔۔وہ پیار سے بولیں۔۔

وہ تو ٹھیک ہے انکل بس مصطفی کو میں نے اس لیے کال نہیں کی کہ وہ بیزی ہوں گے سو و ۔۔۔وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

ہمم کوئی بات نہیں جاو۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اجازت ملتے ہی چلی گئی

اس کے جانے کے بعد مہراج صاحب نے دکھ سے سوچھا۔۔۔

ایک یہ بچی تھی اور ان کی بیوی جس نے آج تک بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ وہ جا کہاں رہی تھیں اجازت مانگنا تو پھر دور کی بات تھی۔۔۔۔

حاشر تم نے مجھے کہا بلا لیا ہے۔۔۔۔وہ اس خالی سے کیفے کو دیکھتے ہوئے بولی اسے تو علاقہ بھی سنسان لگ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہو گیاہے مہتاب اگر کیفے میں کوئی نہیں ہے تو یہ میری غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ اس کو لیے کونے میں جا بیٹھا۔۔۔

اچھا اب جلدی بولو کیوں بلایا مجھے۔۔۔مہتاب نے بیٹھتے ساتھ ہی پوچھا۔۔۔

ارے ے ے ریلکس مہتاب بولو کیا لو گی۔۔۔اس نے اس کی بات کو اگنور کیا

میں کیا کہہ رہی ہوں حاشر جلدی بولو۔۔۔اس نے پھر سے کہا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھاٹھیک ہے پہلے یہ بتاو تم مصطفی کو بتا کر آئی ہو۔۔۔اس نے اس کے چہرے کو پڑتے ہوئے کہا۔۔۔

مہتاب پہلے تو خاموش رہی وہ پہلے ہی مصطفی سے چھپا گئی تھی مگر اب وہ کوئی ریکس نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

ہاں ورنہ میں کیسے آتی حاشر۔۔۔

کیاا تم مصطفی کو بتا کر آئی ہو۔۔۔حاشر کا چہرے کا رنگ ایک دم اڑا۔۔۔اور مہتاب بھی چونک گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تو میں کیسے آتی پھر بغیر پوچھے تو نہیں آسکتی نہ۔۔اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے خون کا گھونٹ پیا۔۔۔

تم پوچھو گی نہیں میں یہ ملک چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلیے جا رہا ہوں۔۔۔

نہیں مجھے اب کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔اس نے صاف کہا۔۔

تم بدل گئی ہو مہتاب۔۔۔حاشر کو غصہ آنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بدلی نہیں بس اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔۔۔تم بھی یہی کرو حاشر۔۔۔اس نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔

اتنے میں ایک ویٹر آیا اور دونوں کیلیے جوس رکھنے لگا کہ اس سے مہتاب کے کپڑوں پر جوس گر گیا۔۔۔۔

اووو آئی ایم ریلی ریلی سوری میم۔۔۔۔ویٹر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

یہ کیا کیا تم نے حاشر غصے سے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بات نہیں حاشر اس سے غلطی سے ہو گیا۔۔۔مہتاب نے اسے خاموش کروایا۔۔

اب مجھے بتائیں کہ واش روم کا طرف ہے۔۔۔

ویٹر نے اشارہ کیا اور پھر چلا گیا۔۔۔

میں ابھی ائی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واش روم کافی چھوٹا تھا سامنے ہی سینک پر بڑا سا شیشہ لگا تھا وہ کپڑے کو صحیح سے صاف کر رہی تھی کہ اچانک ساری لائٹس آف ہو گئی۔۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی اسے اندھیرے سے پہلے ہی ڈر لگتا تھا اس نے جلدی سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر دروازہ لوک تھا۔۔۔

افففف یہ کیا۔۔۔ مصطفی۔۔۔اس کہ منہ بے اختیار اس کا نام نکلا۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔اس نے پریشانی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا وہ پھر سے سینک کی طرف مڑی کہ ایک دم لائٹس جل گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ مڑی حاشر اندر آیا۔۔

مہتاب تم ٹھیک ہو۔۔۔اس نے مہتاب کو چہرا اپنی طرف کیا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر سینک سے لگایا۔۔۔

کہ دم پھر سے لائٹس چلی گئیں۔۔۔

وووہ حاشر یہ دروازہ کھل نہیں رہا تھا۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا پھر اسے احساس ہوا کہ وہ اس کے کتنے قریب ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم میں۔۔۔۔۔وہ گھبڑا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا مہتاب شاید لائٹس میں کچھ مسلہ ہے اور دروازہ تو ٹھیک ہے میں بھی تمہاری آواز سن کر آیا ہوں۔۔

ہاں ہمم۔۔۔وہ سر جھکا گئیی۔۔۔

اچھا او چلو چلیں۔۔۔وہ اسے لیے یہاں سے چلدیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چلی گئی اس بات سے انجان کہ ابھی اتنی سی دیر میں جو کچھ بھی ہوا قسمت نے اس کے سامنے یہی منظر اسے پیش کرنا تھا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سی گھر میں داخل ہوئی اور خاموشی سے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔اس کا جسم بوجھل سا ہو رہا تھا۔۔

دل گھبرا رہا تھا۔۔۔بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

اسے رہ رہ کر مصطفی یاد آ رہا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے لیٹ گئی۔۔۔وہ مطمئن تھی کہ اب حاشر ان کی زندگی میں نہیں آئے گا مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف۔۔۔۔۔وہ سوچتے سوچتے کب نیند میں اتر ئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔۔وہ کمرے داخل ہوتی مہراج صاحب سے کہنے لگی۔۔

واعلیکم اسلام او۔۔انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔وہ سنجید گی سے بولے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر میں سر اپتا کر دیا ہے فرزانہ میم نے خود وہ اماؤنٹ جاوید صاحب کے اکاونٹ میں ڈالی ہے اور اس کی پیچھے وجہ۔۔۔

اور جو وجہ اس نے بتائی مہراج صاحب ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اہ۔۔۔انہوں نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مہراج سر آپ ٹیھک ہیں۔۔۔سر۔۔۔۔وہ گھبرا کر اٹھی۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم جاوو۔۔۔۔انہوں نے اسے جانے کو کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔خدا حافظ۔۔۔۔اور وہ خاموشی سے چل پڑی۔۔۔

فرزانہ آپ کس راستے پر چل پڑیں ہیں۔۔۔۔انہوں نے دکھ سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ییلو ڈیر مصطفی۔۔۔ سیمیل ایک ادا سے چلتی ہوئی اس کے آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

کیا کرنے آئی ہوئی ہو۔۔۔اس نے غصے پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دن پہلے جب میں نے کہا تھا کہ ایسا کیا ہے مہتاب میں جو مجھ میں نہیں تو تم نے اس کی تعریفوں کی بوچھاڑ کر دی تھی ہے نا۔۔۔ مگر کیا ہے نا وہ جیسے نا اس نے اپنا رنگ تو دیکھنا تھا۔۔۔ وہ شیطانی مسکراہٹ لیے کہنے لگی۔۔۔

کہنا کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ اس نے غصے سے پوچھا۔۔۔

یہی کہ مہتاب نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔۔۔ آج میں کیفے گئی تھی اپنے دوستوں کے ساتھ اور دیکھو میں نے کیا دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا موبائل کھول کر اس کے سامنے کر دیا جہاں حاشر اور مہتاب ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اس کے موبائل پر اس تصویر کو دیکھا وہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

وہ مجھے بتا کر گئی تھی۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔

اور سیمیل کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑ گیا۔۔۔اسے حاشر نے بھی بتایا تھا کہ مہتاب کہہ رہی تھی کہ وہ مصطفی کو بتا کر آئی ہے مگر اسے یقین نہیں آیا مگر اب مصطفی بھی یہی کہہ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اچھا تو تم خود دونوں کو ملنے دے رہے ہو صحیح۔۔۔تو ان کو ملوا بھی دینا تھا ان کی زندگی میں کیوں ائے۔۔۔وہ طنز کرتی ہوئی بولی۔۔۔

تمہے اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے سمجھی اب جاو۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔۔

تم پچتاو گے مصطفی سیمیل غصے سے کہتی چلی گئی۔۔۔

جبکہ مصطفی خاموشی سے سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار اس کی نم آنکھیں آئیں جو اس کو شکریہ کر رہی تھیں

۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے شک وہ تصویر سچ تھیں مگر اس کا دل نہیں مان رہا تھا اس لیے وہ خاموش رہا۔۔۔

مہتاب پلیز ایسا نہیں کرنا۔۔اس نے سرگوشی کی۔۔۔

اس کا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا وہ کرسی سے ٹیک لگائے چھٹ کو گھور رہا تھا۔۔۔

کہ اچانک اس کے موبائل پر کال ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر ان نون نبر کو دیکھا پھر کال پک کر لی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ مصطفی گم سم سا بولا۔۔۔

مصطفی۔۔۔ حاشر بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔ کون بول رہا ہے۔۔۔۔ مصطفی نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

میں حاشر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ اور مصطفی ایک دم سے چونک گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم بولو۔۔۔۔

پہچان تو گئے ہو گے مجھے تم۔۔۔ خیر تمہارا شکریہ کہ آج تم نے مہتاب کو بھیج دیا میں اسے بہت مس کر رہا تھا اس کی قربت کو۔۔۔ وہ اس کو غصہ دلانے لگا

شٹ اپ۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ مصطفی اس پر ڈھارا۔۔۔

اوکے اوکے ریلکس برو۔۔۔ صرف میں ہی نہیں مہتاب بھی مجھے مس کر رہی تھی چاہے تو میں تمہیں اپنی حسین پل کے منظر بھی دکھا سکتا ہوں۔۔۔ کیا۔۔۔ وہ کچھ بولتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بکواس بند کرواپنی۔۔۔۔میں تمہاراوہ حال کروں گا کہ تم مہتاب کہ مطالق ایسابولنے کے قابل نہیں رہو گے سمجھے۔۔۔

اچھاتویقین نہیں ہے تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔۔۔اس نے فون کاٹ دیااور تھوڑی دیر بعد ہی اس کی واٹس آپ پہ اس نے وہ ویڈیو بھیجی۔۔۔۔۔

مصطفی کتنی دیر اس کو دیکھتا رہا پھر اس نے اسے آخر کار چلایا۔۔

اور جسے جسے وہ آگے چلتی گئی مصطفی کی آنکھیں لال ہوتی گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس ویڈیو میں ایک باتھ روم تھا جس کی لائٹس بار بار بند ہو رہی تھیں۔۔کہ تھوڑی دیر بعد اس میں مہتاب داخل ہوتی ہے وہ بلکل واضح نظر ارہی تھی۔اور تھوڑی دیر بعد لائٹس بلکل بند ہوتی ہیں اور مہتاب ابھی بھی شیشے کی طرف رہتی ہے کہ حاشر پیچھے سے آتا ہے اور اس کو کندھوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا ہے لائٹس پھر جلتی ہیں اس میں پھر مہتاب کا خوفزدہ چہرہ نظر آتا ہے اور پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اور مہتاب کا چہرہ چھپ جتا ہے اور پھر حاشر مہتاب ہر جھکا ہے اور مہتاب بھی اس کے گرا پنے بازو پھیلائے لیتی ہے۔۔۔مگر اندھیرے میں بس ہلکی سی روشنی آرہی تھی جس سے حاشر کی حرکت کا پتا چلتا ہے۔۔۔اور مہتاب کے بازو نظر آتے ہیں۔۔۔۔

مصطفی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر گزرے۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔آخر کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زور سے ڈھارا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا دل بار بار انکار کر رہا تھا۔۔ مگر اس نئے اپنی آنکھوں سے سب دیکھا تھا۔۔۔

u will pay for this mehtab ۔۔۔۔۔

کیا تم اسے سزا دو گے۔۔۔اس کے دل نے اس سے پوچھا۔۔

کیا۔۔۔اس نے چھت کو دیکھتے ہوئے خد سے کہا۔۔۔ cheat اس نے مجھے

اس نے فون اٹھایا اور کال ملائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ییلو۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ایک کلب کا منظر ہے جو اس وقت لڑکے اور لڑکیوں سے بھرا تھا۔۔۔سب آپس میں ساری حدیں بھول کر ایک دوسرے میں گم تھے۔۔۔ایسے میں اوپر بہت سے کمرے بنائے گئے تھے جن میں ایک میں حاشر تھا جو شراب کے نشے میں گم بیڈ پر سیمیل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔جو خد بھی نشے میں تھی۔۔۔

افففف۔۔۔وہ اس کی گڈن میں منہ چھپا کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑا بڑا مہتاب مہتاب کرتے تھے آج کیسے میرے سامنے ہار گئے ہاں۔۔۔وہ اکڑ کر بولی۔۔۔

یار تم بھی کوئی کم تھوڑی ہو۔۔۔کسی آفت سے کم نہیں ہو۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔

شکریہ میرا ساتھ دینے کیلیے۔۔۔اس نے اس کی گردن چومتے ہوئے کہا۔۔

کوئی نہیں میں مہتاب کو الگ کرنے کیلیے کچھ بھی کر سکتی تھی یہ تو پھر ویڈیو بنائی ہے میں نے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ۔۔۔اس کی شیدت بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔اچھا مجھے جانے دو اب۔۔۔1 گھنٹے سے تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔اس نے حاشر کو خد سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمممم یار۔۔۔وہ اس سے دور ہوتا ہوا زمین پر پڑی اپنی شرٹ کی طرف بڑھا۔۔۔

وہ اٹھی اور اپنا ڈریس ٹھیک کرنے لگی۔۔۔جو صرف گھٹنوں تک آتا تھا۔۔۔وہ اٹھی اور گھر کی طرف نکل پڑی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سو رہی تھی جب اسے شور کی آواز آئی وہ ایک دم سے اٹھی۔۔۔

اللہ۔۔۔اس نے بے اختیار ٹائم دیکھا شام ہو رہی تھی مصطفی بھی آنے والا تھا۔۔۔وہ چونکی تب جب دروازے پر پھر سے دستک ہوئی

اس نے جلدی سے ڈوبٹہ لیا اور دروازہ کھولا۔۔۔

بی بی جی آپ کو بڑی بیگم بلا رہی ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اچھا میں آرہی ہوں۔۔۔۔تم جاو۔۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی واش روم میں گئی اور منہ پر پانی ڈالا۔۔۔اور پھر نیچے ائی۔۔۔

وہ لاونج میں آئی تو مصطفی کی علاوہ سب تھے۔۔۔۔سب نظریں جھکا کر بیٹھے تھے سوائے سیمیل اور فرزانہ بیگم کے۔۔

سیمیل نے مسکرا کر مہتاب کو دیکھا وہ نا سمجھی سے چلتی ہوئی فرزانہ بیگم کے پاس جا کھڑی ہوئی

انٹی آپ نے بلایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم اٹھیں اور چلتی ہوئیں اس کے قریب آئیں اور پھر ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا۔۔۔

یہ اتنا اچانک ہوا کہ سب شاک رہ گئے تھے۔۔۔اور مہتاب بھی زمین پر جا گری اور اس کا سر شیشے کی ٹیبل سے جا لگا۔۔

بے شرم بے غیرت لڑکی۔۔۔۔تجھے شرم نہیں آئی ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔۔۔

وہ اس پر جھک کر اس کے بال پکڑ کر بولیں۔۔۔۔

اللہ۔۔۔پر میں کیا کیا ہے۔۔۔وہ تکلیف سے رو دی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی۔۔۔صارم تو اس کے ماتھے سے آتا خون دیکھ کر پریشان ہی ہو گیا تھا

بس کرو فرزانہ۔۔۔وہ جو آج ان سے سوال کرنے آئے تھے وہ ویڈیو دیکھ کر چپ ہو گئے۔۔۔۔

آپ سب چپ رہیں سمجھے اپ۔۔۔سب چپ۔۔۔آج کوئی نہیں بولے گا۔۔۔مصطفی کو بلاو۔۔۔جلدی کرو سیمیل تکہ اس گند کو میں طلاق دے کر فارغ کروں۔۔۔وہ چیخ کر بولیں۔۔۔

مہتاب کو لگا وہ سانس نہ لے پائے گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیا ہے۔۔۔۔وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔۔

اچھا اب بھول بھی گئی یا اتنی دفعہ کیا ہے کہ یاد نہیں یہ دیکھو اپنے کارنامے۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے موبائل اس سامنے کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

اور جیسے جسے وہ ویڈیو دیکھتی گئی اس کا چہرہ سفید پڑتا گیا۔۔

مم میں نے۔۔۔۔یہ سب جھوٹ۔۔۔۔اور فرزانہ بیگم نے پھر زور سے اسے تھپڑ مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بکواس بند کرواپنی بد کردار لڑکی۔۔۔وہ زور سے چیخی۔۔۔۔

بس کریں فرزانہ مصطفیکو آنے دیں آپ ان دونوں کو مسلہ حل کرنے دیں خد سے۔۔۔وہ اب بھی تحمل سے بولے۔۔۔انہوں نے بھی ابھی تک یقین نہیں کیا تھا اس ویڈیو پر۔۔۔

آپ اب بھی مجھے ہی خاموش کروائیں گے۔۔۔واہ مہراج کیا کہنے آپ کے۔۔۔اس بد کردار نے تو آپ کو بھی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ مزید بولتیں مہراج صاحب چلا اٹھئے۔۔۔۔

بسسسس فرزانہ۔۔۔آپ کسی کے کردار پر ایسے ہی الزام نہیں لگا سکتیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یہ ویڈیو مذاق ہے کیا پھر۔۔۔ہاں۔۔۔۔وہ بھی چیخیؑ۔۔

میں کہا نا مصطفی کو آنے دیں۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتے ان کی نظر سامنے مصطفی پر پڑی جو شاید ابھی آیا تھا۔۔۔

اواو بیٹا میرا بچہ دیکھو تمہارے ساتھ کیا دھوکا ہوا ہے۔۔۔

اس بدکردار نے کیا کیا۔۔ہماری بھی عزت کا بھی خیال نہیں کیا۔۔۔

وہ مصطفی کے پاس آنے پر موبائل پر اس کو ویڈیو دیکھانے لگیں۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر اس کی نظریں سامنے کھڑی مہتاب پر تھیں جس کی حالت بکھڑی ہوئی تھی۔۔ماتھے سے اور ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

وہ آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی جو ویڈیو نہیں بلکہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دیکھا تم نے اس کی حرکتوں کو۔۔۔۔ مصطفی تم اسے کیا دیکھ رہے ہو میں تو کہہ رہی ہوں طلاق دو اس کو ابھی کے ابھی۔۔۔۔ تکہ میں اس گند کو اپنے گھر سے نکالوں۔۔۔۔وہ مصطفی کا بازو پکڑ کر بولیں۔۔۔

مہتاب کانپے جا رہی تھی۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہ بول پڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مصطفی یہ سب جھوٹ ہے میرا یقین کریں پل۔۔۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی

بکواس بند کرو۔۔۔فرزانہ بیگم نے اسے پھر سے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

اب کی بار وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

موم پلیز چھوڑیں اس کو۔۔۔اس نے فرزانہ بیگم کو مہتاب سے الگ کیا۔۔۔اور مہتاب کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

آپ سے سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں یہ بات ہم تک رہے پلیز اور میں بہت جلد یہ سب واضح کر دوں گا کہ یہ غلط ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا اب تم اس ویڈیو کو غلط ثابت کرو گے واااہ مصطفی۔۔۔۔حد ہے۔۔۔فرزانہ بیگم نے طنز کیا۔۔۔

اس نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اور اس اپنے ساتھ لیے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔

کمرے میں لا کر اس چھوڑا اور خد کوٹ اتارا اور شرٹ کے سارے بٹن کھولے اور کف گولڈ کرنے لگا۔۔۔۔

اور ایک نظر مہتاب کو دیکھا جو خاموشی سے بنا آواز کیے رو رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اس کے قریب آنا چاہا اس نے مہتاب کو پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد رکھ دیے۔۔

تم حاشر سے ملنے گئی تھی۔۔۔اس کی آواز حد سے زیادہ سخت تھی

مم مصطفی۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر

شششش۔۔۔۔۔ مصطفی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔

جو کہا بس ہاں یا ناں میں جواب دو۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم حاشر سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔آنسو سے اس کی گردن تک تر ہو چکی تھی۔۔

واش روم میں ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔؟

مہتاب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

مم۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑے تھے۔۔۔۔وہ چیخا۔۔۔

ہاااہاں۔۔۔۔وہ کانپنے جا رہی تھی۔۔۔

دیم اٹ مہتاب۔۔۔اس نے زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا۔۔۔

کیوں کیا ایسا۔۔۔۔۔

نن نہیں مصطفیٰ اااس نے پھنسایا ہے مم مجھے۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا سس سچ مم میں میرا یقین کرو۔۔۔اس نے روتے ہوئے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا جہاں اس کے گال پر تھپڑ کے نشان تھے جسے کسی نے بار بار مارا ہو۔۔۔

مہتاب یقین ہے تو اب تک تم میرے پاس ہو۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا

مہتاب نے خاموشی سے اسے دیکھا۔

اگر واقعی ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر مجھے ضرور کچھ پروفس مل جائیں گے لیکن اگر یہ سچ ہوا نہ مہتاب تو یاد رکھنا۔۔۔تم نے بس آج تک میری محبت دیکھی ہے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سے کہتا مڑ کر واش روم میں جانے لگا ہے مڑا۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات تم پروفس ملنے تک اسی کمرے میں رہو گی۔۔۔اس کمرے سے باہر جاتا میں نہ دیکھوں تمہیں۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ زمین پر ہی بیٹھ گئی اور اپنے گھٹنوں میں منہ دیے رونے لگی۔۔۔

حاشر اللہ غارت کرئے تمہیں۔۔۔۔

وہ ایسی ہی بیٹھی رہی تھی کہ مصطفی باہر ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموشی سے چلتا ہوا بیڈ پر جا لیٹا۔۔۔

اور وہ ایسی ہی بیٹھی رہی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا عنایہ۔۔۔۔جاگ کیوں رہی ہو۔۔۔ابراہیم جو سو رہا تھا بیچ رات میں اس کی آنکھ کھلی تو عنایہ کو جاگتا دیکھ کر وہ پریشان ہو کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

کچھ نہیں ابراہیم۔۔۔۔اس نے ناں میں سر ہلایا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر دیکھو۔۔۔ابراہیم نے ہاتھ سے اس کو چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ لیا۔۔

کیا ہوا ہے بتاو۔۔۔

کچھ نہیں ابراہیم بس مہتاب کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔میرا دل کہتا ہے وہ سب غلط ہے وہ ایسی لڑکی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔بے وقوف ہے بس اگر اس لڑکے نے بلایا بھی تھا تو مصطفی کو تو بتاتی۔افف۔۔۔۔

وہ دکھ سے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم مہتاب بے وقوف بھی ہے اور بھولی بھی۔۔۔ خیر مجھے اپنے بھائی کا پتا ہے وہ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرے گا۔۔۔۔ بے فکر رہو۔۔۔ ہمیں مہتاب پر یقین ہے تو مصطفی تو پھر اس کا شوہر ہے۔۔۔۔ چھوڑو لیٹ جاو۔۔۔ وہ لیٹتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ہمم اللہ پلیز سب ٹھیک ہو جائے مصطفی اور مہتاب کے درمیان۔۔۔ وہ بھی ابراہیم کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ اس کی آنکھ کھلی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا وہ بیڈ پر نہیں تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف یعنی ساری رات وہ۔۔۔حد ہے۔۔۔۔وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

ایک نظر پورے کمرے ڈال کر وہ کھڑا ہوا وہ کمرے سے باہر نہیں جا سکتی تھی اتنا تو وہ جانتا تھا۔۔۔

وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوا تو وہ ہماری میں گھسی ہوئی تھی۔۔اسے دیکھ کر چونک گئی۔۔۔۔

وہ جو کچھ دیر پہلے اس کیلیے فکر مند تھا اب اسے دیکھے بنا اگنور کرتا سیدھا واش روم میں گھس گیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے تکلیف سے اسے دیکھا جو ہمیشہ اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتا تھا آج اس کو دیکھتا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔

وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی اور بیڈ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا ہوا سب صیح تو رہا نا۔۔۔حاشر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں سب ٹھیک تھا خالہ نے تو اسے کل ایسا مارا کہ مت پوچھو۔۔اور مصطفی کی جہاں تک بات ہے بڑا سب کے سامنے کہہ رہا تھا کہ وہ سب غلط ثابت کر دے گا مگر اوپر کمرے میں جا کر میں خدا سے مہتاب پر چیختے ہوئے سنا ہے۔۔۔۔

یقین کرو یہاں دل میں سکون ملا ہے آج وہ دل پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا بس مصطفی جلدی مہتاب کو چھوڑ دے۔۔۔۔

ہاں وہ دن بھی دور نہیں۔۔۔اور ایک دو باتوں کہ بعد اس نے فون رکھ دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اہہ حاشر مہتاب کو تم اب میں سیدھا اوپر بھیجوں گی ملے گی تو وہ تمہیں بھی نہیں

۔۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو مہتاب اس کی سائیڈ پر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے چونک کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اس کے ماتھے پر بہت سوجن تھی جسے کسی

نے بال رکھ دی ہو۔۔۔۔اور ہونٹ پر بھی ابھی تک زخم تازہ تھا۔۔۔صاف لگ رہا تھا کہ

اس نے اپنے زخموں پر مرہم نہیں لگایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب کچھ بھولے اس کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔اور جھک کر سائڈ ٹیبل میں سے دوا نکال کر اس کے سامنے کی۔۔

یہ۔۔۔لگالو۔۔۔اس نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہتاب نے اسے ایک نظر دیکھ وہ اسے دیکھ تک نہیں رہا تھا اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا ۔۔

مصطفیٰ اگر یہ سب سچ ہوا نہ تو جو سزا دیں گے مجھے قبول ہے لیکن میرا خدا جانتا ہے کیا سچ ہے کیا غلط۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے آیک گہرا سانس لیااور دیکھا۔۔۔

۔۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ lets see چلو

اس نے کہتے ساتھ ہی دوااس کے زخموں پر لگائی۔۔۔۔

اور وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہی۔۔۔۔اس کی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تو مصطفی اس کے آنسو صاف کیے اور آفس جانے کیلیے تیار ہونے چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیار ہو کر آیا وہ ایسی ہی بیٹھی تھی۔۔۔میں ملازم سے کہہ کر ناشتہ بھیجوا دیتا ہوں۔۔۔۔

مم مجھے بھوک نہیں آپ کھالیں۔۔۔۔وہ سر جھکائے ہی بولی۔۔

وہ مڑ کر جانے لگا تھا کہ ایک دم سے رکا اسے دیکھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں۔۔۔۔سرد لہجے میں کہتا وہ چلا گیا۔۔۔

اور وہ بند دروازے کو دیکھتی رہی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس مہتاب ایک دفعہ میرے پاس اجاو پھر تمہے میں اپنے بستر کی زینت بناوں گا۔۔۔وہ کمینگی سے کہتا ہنسے لگا۔۔۔۔

اور کیفے سے باہر آیا۔۔۔اپنی گاڑی کا دروازہ وہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اس کے کندھے پر کیسی نے ہاتھ رکھا

وہ ایک دم سے مڑا اور اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پر گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو دن بعد۔۔۔۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا تھا چھٹ کو گھور رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی

سر مے ائی کم ان۔۔۔۔زارا نے اندر آنے کی اجازت لی۔۔۔

اجاو۔۔۔۔

وہ کھڑکی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

سر یہ رہے پروفس۔۔۔اس نے مسکرا کر اعتماد سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تو وہ ویڈیو فیک تھی۔۔۔

جی سر 100% فیک تھی۔۔۔وہ اعتماد سے کہنے لگی۔۔

ہمم۔۔۔

سر آپ دیکھیں گے نہیں یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔اس نے مایوسی سے کہا۔۔

نہیں ابھی نہیں جب میں کہوں گا تب۔۔۔۔اس نے اب اسے دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔۔۔وہ کہتی چلی گئی۔۔

اور مصطفی پر سکون سا کرسی پر بیٹھا رہا۔۔۔۔

اس نے آنکھوں میں وہ دو نم آنکھیں آئیں اس کے زخم ائے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹائی میں ڈھلی کرتا ہوا آیا آج کافی لیٹ گھر میں آیا تھا۔۔

سلام صاحب۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔

سب نے کھانا کھالیا۔۔۔اس نے کوٹ اتارتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی صاحب آپ کیلیے لگادوں۔۔۔اس نے ایک نظر اسے دیکھ پہلے اس کی جگہ مہتاب ہوتی تھی۔۔۔

نہیں خیر سب خولاونج میں بلاو۔۔۔وہ کہتا اوپر کمرے میں جانے لگا۔۔

جی صاحب۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو مہتاب جائے نماز تہہ کر کہ مڑی تھی۔۔۔

اس نے آیک نظر اس پر ڈالی اور واش روم میں چلا گیا۔۔۔

اور وہ خاموشی سے بیڈ پر جا بیٹھی۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو اس کے قریب کھڑا ہوا اور اسے بھی کڑا کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب سر جھکائے کھڑی رہی۔۔۔۔

اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خد سے لگایا۔۔۔

اور اس پر جھکا اور اس کے زخموں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ جن کی سوجن ابھی کافی کم تھی۔۔۔

اگر پہلے ہی دوا لگالی ہوتی تو اب تک ٹھیک ہو جاتا۔۔۔اب کی بار اس کے لہجے میں نرمی اور دکھ تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے اسے دیکھا اس کی آنکھیں اب سرد نہیں تھیں۔۔۔ان میں اس کیلیے جذبات تھے۔۔۔

او۔۔۔وہ اسے لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

کیا ہوا مصطفی سب ٹھیک ہے۔۔۔۔مہراج صاحب پریشانی سے کہا۔۔۔مگر اس کو مطمئن دیکھ کر جو مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر لا رہا تھا خاموش ہو گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے آج اہ سب کو اسی لیے بلایا ہے کیوں کہ مجھے آپ لوگوں کو کچھ دیکھانا تھا اور میں نے ایک فیصلہ بھی کیا ہے سو وہ بھی آپ لوگوں کو باتانا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم اور سیمیل نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر دیکھو بیٹا اب سوچ سمجھ کر کرنا پلیز میں نہیں چاہتا کہ جلد بازی میں کوئی غلط قدم نہ اٹھالیا جائے۔۔۔انہوں نے اسے سمجھایا۔۔

ہمم وہ سر ہلا کر زارا کو بلانے لگا۔۔

جاو بلاو اسے۔۔۔اس نے ملازم سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی وہ لاونج میں آئی اس کے ہاتھ میں فائل اور سی ڈی تھی۔۔

مصطفی کہ اشارہ کرنے پر اس نے سب کے سامنے وہ ویڈیو سب کے سامنے پلے کی۔۔۔

مہتاب نے زور سے مصطفی کا ہاتھ پکڑ کر رکھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ ویڈیو پھر سے کیوں چلا رہا ہے اس سے اپنے گال پھر نم ہوتے محسوس ہوئے۔۔

ویڈیو ختم ہونے کے بعد زارا مڑی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو یہ وہ ویڈیو تھی جو آپ سب نے دیکھی۔۔۔اب آئیں اس میں کچھ گڑبڑ ہے وہ پہلے دیکھ لیتے ہیں پھر آپ کو اصلی والی بھی دیکھاوں گی۔۔۔

اس نے پھر ویڈیو چلائی۔۔۔مگر سلو کر کے۔۔۔۔

یہ دیکھیں یہاں مہتاب اند آتی ہیں آپ سب پہلے یہ غور کریں کہ لائٹس کو جیسے کوئی کنڑول کر رہا ہو مہتاب میم کے آنے سے پہلے ایک دو دفعہ یہ بند ہوئی پھر بلکل ٹھیک رہی پھر جب مہتاب میم آئیں تو تھوڑی دیر بعد بند ہوئی پھر جلی پھر جب یہ لڑکا اندر آیا تب تک ٹھیک رہا سب یہاں تک کہ ان کا چہرا دیکھانا چاہتے تھے سب وہ دیکھنے دیا انہوں نے اور جب انہوں نے ہاتھ رکھے تب بھی نہیں بند ہوئی مگر پھر جو میں حصہ ہے اس میں سارا وقت بند رہی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو مسلہ ہے لائٹس میں صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔ سیمیل مسکرا کر بولی۔۔

بلکل اگر مسلہ ہوتا تو بعد میں بھی جل سکتی تھی لائٹس مگر نہیں آخر تک نہیں جلی لائٹس کیوں کہ اس میں مہتاب میم تھی ہی نہیں۔۔۔

اااااو کے بس یہی پروف تھا۔۔۔ وہ ہنس کر بولی۔۔۔

نہیں اب یہ دیکھیں۔۔۔ وہ پھر

اچھا اب یہ دیکھیں میم کے گلے میں پینڈینٹ ہے اور اس کی جو پتھر ہے نہ وہ شائن کر رہا ہے کہاں یہ بھی دیکھ لیں۔۔۔ یہ اس لڑکے ساتھ جو کپ بڈ ہے نا اس میں شیشہ ہے اس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں صاف نظر آرہا ہے مگر اب دیکھیں اس لڑکے کے جھکنے سے پہلے وہ غائب ہے۔۔۔کیا انہوں نے وہ اتارا نہیں نہ تو اس کا کیا مطلب۔۔۔۔اور سب سے بڑی بات جو آپ لوگوں نے غور ہی نہیں کی۔۔۔

فرزانہ بیگم اور سیمیل سفید پڑتے چہرے کے ساتھ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پہلے مہتاب کی ہائٹ۔۔۔اس لڑکے سے چھوٹی تھی تو یہ لڑکا بھی تھوڑا سائڈ پر تھا مگر جسے ہی لائٹ بند ہوئی آپ سب اس کم روشنی میں بھی دیکھ سکتے ہیں اس لڑکی کی ہائٹ اچانک بڑی ہو گئی کہ اس لڑکے سامنے ہونے کے باوجود اس کا سر نظر آرہا ہے۔۔۔اور آخری چیز یہ کہ اس آدھی ہی ویڈیو میں ایک کلچ آرہا ہے جو صاف بتاتا ہے یہ آدھی کاٹ کر جوڑی ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے خاموش ہو کر سب کو دیکھا۔۔۔

مہتاب نے آنسو سے تر چہرہ لیے مصطفی کو دیکھا۔۔۔

آئے ائے جاوید صاحب اب بھی آئیں خالہ۔۔۔ مصطفی نے مسکرا کر انہیں بلایا۔۔۔

وہ لوگ بھی ویڈیو دیکھ چکے تھے ان کے تاثرات بتا رہے تھے۔۔

اور اب یہ بھی بتاو کہ یہ لڑکی ہے کون۔۔۔ مصطفی اب کی بار مہتاب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ااسر۔۔زارا تھوڑا گھبڑائی

کرونہ جب میری بیوی ہر الزام لگاتے ہوئے انہیں شرم نہیں تو ہم کیوں گھبڑائیں۔۔۔اس نے سیمیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سیمیل جو سب خراب ہونے پر گھوڑا کر کھڑی تھی مصطفی کہ یوں دیکھنے ہر اور پریشان ہو گئی۔۔۔اس کچھ صحیح ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اور پھر زارا بولی۔۔۔۔

یہ سیمیل میں ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واٹ رابش۔۔۔۔جاوید صاحب دھاڑے۔۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے مصطفی۔۔۔۔۔مہرین بھی غصے سے بولیں۔۔۔

بکواس نہیں ہے آپ دیکھیں تو صیح آپ کی بیٹی ابھی خود اعتراف کرے گی۔۔۔زارا۔۔۔اس نے اشارہ کیا۔

اور پھر اس نے اس کی حاشر کے ساتھ ساری ملاقات کی تصویریں اور یہاں تک کہ اسے وہ ویڈیو بھی مل گئی تھی جو حاشر اور اس کی کلب کے کمرے میں کلب والوں نے خد بنائی تھی اور مصطفی کو ان کی فون کالز سے پتا چلا تو اس نے وہ ویڈیو بھی نکلوالی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تو مصطفی کے بازو میں منہ چھپائے کھڑی تھی جبکہ ابراہیم اور صارم نے منہ ہی ادھر ادھر کر لیا تھا۔۔۔

سیمیل کے والدین سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد مصطفی نے حاشر کی کالز ٹریک کر لی تھیں سو وہ بھی سب خوسنائی۔۔۔

شکریہ زارا۔۔۔اس کہتے ساتھ ہی زارا ار ہلا کر چلی گئی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھا آپ سب نے۔۔۔اور اب میں جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں اور مہتاب کل اس گھر سے جا رہے ہیں اپنے گھر۔۔۔۔ مصطفی نے سب پر دھماکا کیا۔۔

مہراج صاحب کو وہ صیح لگا اس لیے خاموش رہے۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی تم تمہیں میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔وہ اس سے پہلے مہتاب کی طرف جاتیں مہراج صاحب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روکا۔۔۔

اب اگر اب آپ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں آپ کو گھر سے جانے کا کہہ دوں گا۔۔۔وہ ان پر ڈھارے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر۔۔۔انہوں نے کہنا چاہا مگر وہ بول پڑے۔۔۔

مجھئ سب پتا چل گیا ہے آپ جوئے میں وہ رقم ہاری تھیں نہ جسے آپ کو جاوید کو واپس کرنا تھا آپ کس راستے پر چل پڑیں ہیں۔۔۔کوئی دینا یمان نہیں آپ کا۔۔۔۔وہ دکھ سے بولے۔۔

جبکہ ان کے سارے بیٹے انہوں دکھ سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور مصطفی تمہیں جو بھی اچھا لگے کرو میں نے تمہاری تربیت کی ہے تم سب کی انہوں نے اپنے بیٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے یقین ہے چاہے کتنا فاصلہ کیوں نہ آئے تم لوگوں میں مگر ہر دم ایک دوسرے کے ساتھ ہو۔۔۔اور اللہ کا کرم ہے جو مجھے بیٹیاں بھی بہت اچھی ملیں ہیں۔۔۔

وہ کہتے ہوئے آخری نظر فرزانہ بیگم پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

عنایہ مہتاب کے پاس آئی اور اور اسے گلے لگایا۔۔۔

ریلکس دیئر۔۔۔۔۔۔وہ اس سے کہتی ابراہیم کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

اب آپ اپنی بیٹی کو لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی نے اسے دیکھ کر اسے اپنے کمرے لے گیا۔

چلو مہرین۔۔۔جاوید صاحب نے انہیں کہا اور چل پڑے سیمیل کو دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی انہوں نے۔۔۔۔

اور مہریں سیمیل کو لیے اپنے ساتھ لیے چل پڑیں۔۔۔۔

اور وہ اپنا گم سم سی چلتی گئی۔۔۔۔

میں اپنا بدلہ ضرور لوں گی۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے لیے کمرے میں آ گیا۔۔۔

مصطفی اس کا ہاتھ چھوڑتا صوفے پر جا بیٹھا اور اپنا سر پیچھے کو ٹکا لیا۔۔۔کچھ دیر آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا پھر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو مہتاب کو اسی جگہ کھڑا پایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس نے بھاری ہوتے لہجے میں اسے پکارا۔۔۔

وہ جو سر جھکائے کھڑی تھی اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر او۔۔۔اس نے اپنی ٹانگ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھنے لگی کے مصطفی نے اسے اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔

ادھر یہاں میرے پاس۔۔۔۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈال ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے پاس کر کے کہنے لگا۔۔۔

اس نے آیک نظر مصطفی کو دیکھا اور اس کی گردن میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔۔

مصطفی نے بھی اسے رونے دیا اور اس کی کمر سہلاتا رہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی اسے مصطفی کی آواز آئی۔۔۔

آئی ایم سوری مہتاب۔۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھتا۔۔ بھلا وہ کیوں معافی مانگ رہا تھا۔۔

مجھے تم پر اس دن چلانا نہیں چاہیے تھا۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا مہتاب بول پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید مجھ پر کبھی یقین نہ کرتا۔۔۔ مگر آپ نے نہ نا صرف میرا ساتھ دیا بلکہ سب کہ سامنے سچ بھی لے کے آئے۔۔۔۔ بہت شکریہ

وہ روتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی۔۔۔

مہتاب۔۔۔ اس نے اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

دیکھو ہمارے بیچ بہت خاص رشتہ ہے ایک بہت ہی سپیشل سا۔۔۔۔ ہر رشتہ اپنی جگہ مگر اس رشتہ کا کوئی مول نہیں۔۔۔

وہ اس کو گال سہلاتا ہوا بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس رشتے کو مضبوط ناسب سے زیادہ اعتبار کرتا ہے محبت سے بھی زیادہ۔۔۔اور جانتی ہو مجھے تم ہر اعتبار تھا بس تمہارے منہ سے وہ سب سن کر مجھیٔ بہت غصہ ایا۔۔۔

آخر کیوں اس نے تمہیں چھوا مہتاب تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔وہ جنونی ہو رہا تھا۔۔

آئی ایم سوری مصطفی۔۔۔میں میں نے خود مسلہ 3 کرنا چاہا

۔۔۔مجھے لگا کہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس کے بولنے سے پہلے وہ بولا۔۔۔

مجھے پتا ہے میں نے تمہارے ساتھ زبردستی نکاح کر کے بہت بڑی غلطی کی مگر میں نے اسے ٹھیک کرنے کی بھی کوشش کی نا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو چھوڑو سب بھول جاو جو ہوا۔۔۔آج سے ہم دونوں اپنی اپنی نئی زندگی شروع کرتے ہیں۔۔۔ہمم۔۔۔

اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

اور وہ اسے مزید اپنے قریب کر کے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ میرا بچہ ابھی تک گھر نہیں ایا۔۔۔عائشہ بیگم روتی ہوئی کمرے میں ٹہل رہی تھیں

جب سے حاشر غائب ہوا تھا وہ اس کیلیے فکر مند رہتی تھیں اور آج وہ آج بھی غائب تھا صبح سے گیا ہوا تھا اب آدھی رات ہونے کو تھی۔۔۔

وہ نہ ہی آئے تو اچھا ہے۔۔۔انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔

عائشہ بیگم نے پیچھے مڑ کر اپنے شوہر کو دیکھا جو آج کیسی پارٹی میں گئے تھے اور اب واپس آرہے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ کیسی باتیں کر رہے ہیں ایک تو آپ دونوں باپ بیٹے اتنی دیر تک آتے ہیں اوپر سے ایسی باتیں۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

بس کر دو آج تمہارے بیٹے نے ناک کٹوادی ہے سب کے سامنے۔۔۔تمہاری وجہ سے بگڑا ہے اور آج کہیں منہ دیکھانے کے لائک نہیں چھوڑا اچھا ہے نہ آئے ورنہ میں خد اسے مار دوں گا۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔۔۔

کیا بولے جا رہے ہیں آپ پلیز کچھ بتائیں تو صیح۔۔۔

یہ دیکھو اپنے بیٹے کے کارنامے۔۔۔۔انہوں نے وہ ویڈیو چلا کر موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عائشہ بیگم نے جب ساری ویڈیو دیکھ لی تو کہنے لگیں۔۔

یہ یہ۔۔۔اللہ یہ میرا حاشر نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر بولیں۔۔۔

اچھا نہیں کہہ دو اس کا ہم شکل ہے۔۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔۔

پر پر۔۔۔آپ کو ملی کیسے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں ایک انجان نمبر سے میسج آیا کہ اپنے بیٹے کے کارنامے دیکھوں اور سامنے سب کیٔ سامنے ہی وہ ویڈیو چلا پڑی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیسے لوگوں کا سامنا کروں۔۔۔وہ غصے سے ٹہلتے ہوئے بولے۔۔۔

جبکہ وہ خاموش رہیں بولنے کو حاشر نے کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا۔

مگر وہ ہے کہاں۔۔۔وہ بولیں

جہاں بھی ہو مجھے کیا۔۔۔اس وقت وہ واقعی بہت غصے میں تھئے۔۔۔

انہوں نے بے بسی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی حالت حد سے زیادہ خراب تھی۔۔۔۔جاوید صاحب نے بھی اس سے بات تک نہیں کی۔۔۔۔

میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی مصطفی۔۔۔۔!!!!!!!۔۔۔۔

وہ زور سے چیخی۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اگلا بندہ شاید نیند میں تھا۔۔۔

میں نے تمہیں اس لیے فون کیا کے وہ لوگ ضرور آئیں گے شاہ زیب میں پھر کہہ رہی ہوں مہتاب زندگی سلامت واپس نہیں آنی چاہیے سمجھے۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب کو غصہ ہی چڑ گیا۔۔۔

مطلب حد ہے۔۔۔مجھے ایک بات کتنی مرتبہ بتاو گئی۔۔۔مجھے مت بتاو کیا کرنا ہے سمجھی۔۔۔۔وہ بھی غصے سے بولا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم حد سے زیادہ مطلب پرست ہو۔۔۔وہ بے بسی سے چیخی۔۔۔

وٹ ویور۔۔۔۔۔اور اس نے فون کاٹ دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صبح اٹھا تو اس نے دیکھا مہتاب ہمشیہ کی طرح اس سے لپٹ کر سو رہی تھی۔۔

وہ مسکرا کر اٹھا اور اسے آرام سے تکیے پر اس کا سر رکھا اور خدا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ واپس تو مہتاب بھی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر مسکراتا کر اس کے قریب آیا

چلو اٹھو۔۔۔

ہمممم۔۔اس نے انگرائی لے تے ہوئے کہا۔۔۔

مصطفی نے اسے دیکھا جو اس کی شرٹ میں کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

کہاں جانا ہے مصطفی اٹھی اور ڈھلی سی چلتی ہوئی جانے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو تو صیح پھر بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ اس کو دیکھ کر پھر مسکرایا جو پھر انگرائی لے رہی تھی۔۔

ہمم۔۔۔۔اور چلتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے فرزانہ بیگم نے تو آنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

مصطفی پھر کب تک جاوگے تم لوگ۔۔۔۔مہراج صاحب نے کھاتے ہوئے اس سے

پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ۔۔۔اس نے ایک نظر انہیں دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔

انشاءاللہ کل۔۔۔۔انہیں مسکرا تا دیکھ کر اسے حوصلہ ہوا۔۔

ہمم۔۔۔۔

بسس ابراہیم اور نہیں۔۔۔۔عنایہ نے آہستہ سے ابراہیم سے کہا

کیا ہوا بیٹا تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔۔مہراج صاحب نے عنایہ سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں انکل ایسے ہی۔۔۔۔اس نے ٹالا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں ڈیڈ اسے کیا ہو گیا ہے۔۔آج لے کر جاو گا ہسپتال اسے۔۔۔ابراہیم نے پریشان ہو کر عنایہ کو دیکھا۔۔

ہمم خیال رکھا بیٹا اپنا۔۔۔وہ عنایہ کو کہہ کر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ بہت ہی خوبصورت گھر کے سامنے رکے تھے۔۔۔

او۔۔۔مصطفی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر داخل ہوتے ہی خوبصورت سالان تھا اور سامنے ہی خوبصورت سی عمارت تھی۔۔۔

اس سے پہلے چھوٹا سا تلاب تھا اور اس کے اوپر خوبصورت سا پل تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے ذریعے اندر کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔

مہتاب تو اس کی خواب صورتی میں کھو ہی گئی تھی۔۔۔

افففف مصطفی کتنا خوبصورت گھر ہے اللہ اللہ۔۔۔ ہمارا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو مصطفی سے آگے آگے چل رہی تھی ایک دم سے پلٹی اور مصطفی کے قریب آ خر پوچھنے لگی۔۔۔

اور مصطفی اسے مسکرا کر دیکھا۔۔

بلکل ہمارا گھر ہے یہ۔۔۔۔

اووو مصطفی بہہہت خوبصورت افففف۔۔۔۔وہ تو خوشی سے اچھلتی اچھلتی کبھی کہیں جا رہی تھی تو کبھی کہیں۔۔۔۔

اور مصطفی اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس پورے گھر میں تقریبا 3 بیڈ روم تھے ان کا ماسٹر بیڈ روم اوپر تھا جو سب سے بڑا تھا۔۔۔

وہ لوگ اپنے کمرے میں آئے تو مہتاب بڑی سی کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اور مصطفی بیڈ پر لیٹ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا کل تیار رہا ہم یہاں شفٹ ہو گئیں اور پھر اگلے دن گاوں چلیں گئیں۔۔۔

ہمم اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔۔

مصطفی۔۔۔

ہمم۔۔۔

میں کبھی تمہیں انٹی سے الگ کرنا نہیں چاہا۔۔۔پتا نہیں وہ کیوں غلط سمجھ رہی ہیں ۔۔۔وہ اداس ہو کر بولی۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو مہتاب میں نے ساری زندگی اپنی ماں کے کہنے پر گزاری ہے جس سینڈیڈ کے سکول میں جانے کو کہا ہم سب بھائی اس میں ہی گئے۔۔۔یہاں تک کے میں دوست بھی موم کی مرضی کے بنائے۔۔۔کون کس خاندان کا ہے جس سے دوستی کرنی ہے سب اس لیے میں اپنی زندگی میں اکیلا رہ گیا۔۔۔

مگر اب اور نہیں میں اپنی زندگی کا فیصلہ ان پر نہیں ڈال نہیں سکتا تھا۔۔۔

تم چھوڑو سب۔۔۔مت فکر کرو۔۔۔

ہمم وہ مسکرادی اور اپنا سر اس کے کندھے سے لگا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.....

....

وہ سب لاونج میں موجود تھے فرزانہ بیگم بھی ان کے ساتھ ہی تھیں۔۔۔ان کو مہراج صاحب نے کہا تھا کہ اگر وہ اس گھر کی خوشیوں میں خوش نہیں ہو سکتیں تو وہ اس گھر سے اور ان کی زندگی دے جا سکتی ہیں۔۔۔

اس لیے مجبور ہو کر انہیں سب برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

اپنا خیال رکھنا مصطفی۔۔۔خوش رہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب مصطفی کے گلے لگتے ہوئے بولے۔۔۔اور پھر وہ اپنے دونوں بھائیوں سے ملا۔۔۔

خوش رہو اپنی زندگی میں۔۔۔اللہ بہت خوشیاں دے۔

۔ابراہیم بھی اس سے گلے ملتے ہوئے بولا۔۔۔

اور پھر صارم۔۔

بروو بہت مس کروں گا آپ کو۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آتا رہوں گا۔۔۔واعدہ۔۔۔مصطفی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں اب تو آنا پڑے گا چاچو بنے والے ہو۔۔۔ابراہیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

تو مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

واقعی۔۔۔وہ اب بھی حیران تھا۔۔

ہاں۔۔۔تم کل گھر پہ نہیں تھے نہ اس لیے۔۔۔اب آنا ہے۔۔۔وہ شرارت سے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ۔۔۔۔وہ پھر اس کے گلے لگا۔۔

مہتاب بھی عنایہ سے ملی اور اس کو مبارک باد دی۔۔۔۔۔پھر وہ دونوں فرزانہ بیگم کے سامنے ایے۔۔۔

خدا حافظ موم۔۔۔۔۔مصطفی نے کہا۔۔

ہمم۔۔۔وہ دوسری طرف منہ کر گئیں۔۔۔

خدا حافظ انٹی۔۔۔۔مہتاب نے کہا تو اس کو کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی خاموشی سے اس کو لیے اپنے ساتھ چل پڑا۔۔۔

وہ لوگ باہر آئے تو سامنے سوہا تھی۔۔۔

اابھا بھی ائی ول مس یو۔۔۔۔وہ مہتاب کے گلے لگ کر کہنے لگی۔۔

میں بھی۔۔۔۔مہتاب بھی اداسی سے بولی۔۔۔

چلیں۔۔۔مصطفی نے کہا تو وہ دونوں چل پڑے۔۔۔

ان کا ضروری سامان اور کپڑے سب پہلے ہی ملازم گھر پہنچا چکے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔مصطفی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے دیکھ لیتا۔۔۔۔

گھر پہنچ کر مصطفی نے دیکھا جو اب تک اداس سی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی

۔۔۔

ہر چیز شٹ تھی مگر پھر بھی وہ پورا گھر چیک کر رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جبکہ بیڈ روم میں چلا گیا۔۔۔

وہ بھی تھوڑی دیر بعد اس کے پاس آئی۔۔۔

میں نے ملازموں کا بھی بندوبست کر دیا ہے کل سے آجائیں گے۔۔۔

ہمم۔۔۔وہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی بیل بجی۔۔۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔مہتاب نے اس سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے وکیل کو لایا تھا کام سے تم بیٹھا میں ایا۔۔۔

اور وہ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فائل تھی۔۔

مہتاب مجھے تمہارے سائن چاہیے۔۔۔اس نے وہ کھول کر اس کے سامنے کی اور پین اسے دیا۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کس لیے مصطفی۔۔۔اس نے پوچھا۔۔۔

بھروسہ رکھو یہاں کر دو۔۔۔۔اس نے انگلی رکھ کر بتایا۔۔۔

اس نے بھی خاموشی سی کر دیے۔۔۔۔اور وہ پھر چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

مصطفی۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی تھی کہ پھر اس نے بات نکالی۔وہ اسے بتا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے یہ گھر تمہارے نام کر دیا ہے۔۔۔اس نے مہتاب ہر دھماکا کیا۔۔۔

واٹ۔۔۔وہ حیران سی اٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ نارمل رہا۔۔۔

پر مصطفی۔۔۔کیوں کیا آپ نے یہ۔۔۔اس نے کل ہی اسے بتایا تھا کہ کیسے اس نے اپنے پہلے پروجیکٹ سے پیسے لے کر یہ زمین لی اور پھر آہستہ آہستہ کام شروع کروایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ اس نے اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں یہ تمہیں تمہاری برتھ ڈے پر دے نا چاہتا تھا مگر حلات ہی بدل گئے اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ گھر کا کہ نام ہے۔۔۔اس نے پیار سے بات ختم کی۔۔۔

پر مصطفی یہ آپ کی سالوں کی محنت ہے۔۔۔میں کیسے رکھ لوں ہاں مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی سائن نہ کرتی۔۔۔وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔۔

مہتاب کیا ہو گیا یار۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے میری ہر چیز تمہاری ہی تو ہے۔۔۔

یہ آپ کی محنت تھی مصطفی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تھی مگر میں نے کس کے لیے کی بس اب چھوڑو اس بات کو اوادھر۔۔۔اس کا سر واپس اپنے سینے پر رکھ دیا۔۔

وہ بھی خاموش ہو گئی مگر اس کا دل گھبڑا رہا تھا۔۔۔

کوئی ہے ےےےےے آج اسے یہاں تیسرا دن تھا وہ بس اندھیرے میں ہی تھا۔۔۔اور ان تین دن میں اسے بس ایک وقت کا کھانا ملا۔۔۔۔اسے

وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد بے بسی سے چیخ دیتا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اسے قدموں کی آوازائی

کک کون ہے۔۔۔۔حاشر نے بے بسی سے کہا۔۔۔

اور جیسے ہی مصطفی سامنے آیاوہ اسے دیکھ کر چونک گیا۔۔

اسے سمجھ آگئی تھی یقیناوہ بند مصطفی کا ہو گا جو پہلے بھی اسے پکڑ کر لے گیا تھا۔۔۔

ااوراب بھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا چاہتے ہو تم ہاں کیوں مجھے پکڑا ہے۔۔۔بولو۔۔۔۔۔وہ چیخا۔۔۔

اور مصطفی نے زور سے ایک مکا اس کے منہ پر مارا۔۔۔

اور اسے کھول دیا۔۔۔

کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔وہ بھروسہ کر کے آئی تھی تم پر۔۔۔۔

اور پھر اس کو زور سے مارا۔۔۔۔

اور زمین پر جا گرا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس میں لڑنے کی بلکل بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

اور پھر مصطفی سارا غصہ اس پر نکلا اس کی وجہ سے مہتاب نے اتنی شرمندگی اٹھائی وہ اسے ہر گز نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

مجھے مع معاف کر دو پلیز۔۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

ایک شرط پہ یہ ملک چھوڑ دو۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی پھر اسے چھوڑتا ہوا گھر کی جانب چل پڑا۔۔۔جہاں وہ مہتاب کو سلا کر آیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڑیڈی ہو مہتاب۔۔۔۔ مصطفی شیشے میں اسے دیکھتا ہوا بولا جو جھک کر اپنے سینڈیلز پہن رہی تھی۔۔۔

جی۔وہ آج بیلک لونگ فراک میں ملبوس تھی۔۔۔اور مصطفی اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے قریب آیا اور بال اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

تم صرف میری ہو مہتاب۔۔۔۔

مہتاب نے اسے دیکھا جو اسے بتا بھی رہا تھا اور جتا بھی رہا تھا۔۔۔

اور میرے بعد بھی میری ہی رہنا۔۔۔اس کے بے حد قریب کھڑا وہ اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مصطفی کک کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔اس نے تڑپ کر کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری بات غور سے سنو۔۔۔بس میری رہنا۔۔۔ہمم۔۔۔اس کا گال سہلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

میں اپکی ہی ہوں مصطفی اس نے جسے یقین دلایا۔۔۔

اور مصطفی اس کی بات پر مسکرا کر اس پر جھک گیا۔۔۔۔

سب تیار ہے شاہ زیب۔۔۔۔سیمیل نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تم فکر نہیں کرو بہت جلد تمہیں میں خوشخبری دوں گا۔۔۔

ہمم میں انتظار کروں گی۔۔۔

وہ لوگ اب گاوں کے راستے میں تھے سارا راستہ سنسان تھا۔۔

مہتاب کو پتا نہیں کیوں بے چینی سی ہو رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوامہتاب۔۔۔مصطفی نے اس کاہاتھ پکڑا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی فائر کی آوازائی اوران کی گاڑی کاٹائر پنچر ہو گیا۔۔۔

اا مصطفی۔۔۔مہتاب ڈر کراس کے بازو سے چیپک گئی۔۔

ان کے سامنے چار گاڑیاں آکر رکیں۔۔۔اور ہی گاڑی سے دو بندے نکلے۔۔۔۔

سب سے سامنے شاہ زیب تھااور مصطفی کو سب سمجھ لگ گی تھی۔۔۔

اور مہتاب تواس کو دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر او مصطفی اگر مرد ہو تو۔۔۔شاہ زیب مسکرتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

نن نہیں اا آپ باہر نہیں جائیں گے۔۔پلیز۔۔۔مہتاب نے رونا شروع کر دیا۔۔

مہتاب ریلکس۔۔۔کچھ نہیں ہوا میں دیکھتا ہوں تم یہی رہنا۔۔۔

مگر مصطفی وہ بہت لوگ ہیں پلیز واپس چلیں۔۔۔۔پلیز اس نے منت کی۔۔۔

مہتاب میں کہہ رہا ہوں نا پلیز ریلکس رہو اور آندر ہی رہنا۔۔۔اس نے شیشے اوپر کیے اور پھر باہر نکلا اور گاڑی لوک کی اور چلتا ہوا اس کے سامنے ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولو کیا بات ہے۔۔۔اس نے آرام سے بات شروع کی۔۔۔

میں کہا تھا نہ تم نے جو کیا تم پچتاو گئے بس وہی کرنے آیا ہوں۔۔۔

اور اس نے اشارہ کیا تو تین لوگ آگے ائے۔۔۔اور اسے پکڑنے لگے۔۔

یہ غلطی مت کرو شاہ زیب۔۔۔ابھی مصطفی نے کہا ہی تھا کہ ایک بندے نے اسے پکڑنا چاہا۔۔تو مصطفی نے زور سے اسے منہ پڑ مکا مارا۔۔۔

شاہ زیب کو غصہ آیا تو اس نے سارے بندے آگے بھیجے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اکیلا سات لوگوں سے کسے لڑتا مگر پھر بھی کوشش کرنے لگا۔۔۔مگر آخر کار ان کی پکڑ میں آ گیا۔۔

مہتاب کی حالت خراب ہو رہی تھی اس نے باہر جانا چاہا مگر وہ لوک کر کے گیا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے پولیس کو کال کی اور اس کے بعد ابراہیم کو۔۔۔

اور وہاں شاہ زیب آگے آیا اور پھر مسلسل مصطفی کو مارنے لگا۔۔۔

اسے تین بندوں نے قابو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب تک اس کی حالت خراب نہ کر دی وہ اسے مارتا رہا۔۔اور آخری میں اسے نے گولی چلائی مگر مصطفی ہل رہا تھا تو اس لیے وہ سائڈ پر جا لگی۔۔

مصطفی۔۔۔۔مہتاب زور سے چیخی۔۔۔۔

افففف ابراہیم بھائی پلیز فون اٹھائیں۔۔۔

مصطفی کو بے سد سا کر کے زمین پر ڈالا۔۔۔اس کا چہرہ گاڑی کی طرف تھا۔۔

اب دیکھ کسے تیرے سامنے اسے لے کر جاتا ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مہتاب کی طرف آیااور دروازہ کھولنے لگا۔۔۔مگر وہ لوک تھا۔۔۔کافی کوششوں کے بعد اس نے غصے سے اپنے آدمی سے کہا مصطفی کی تلاشی لو

اس کے بندے کی تلاشی کے بعد اسے وہ چابی ملی۔۔۔

مل گئی سرکار۔۔۔وہ اس کے پاس آنے لگا کے پولیس کے سائرن کی آواز نے سب کو ڈرا دیا۔۔۔

چھوڑو چابی کو بھاگو۔۔۔اور سب جلدی جلدی بھاگنے لگے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے ان کے جانے کے بعد اندر سے دروازہ کھولنے کی کوشش تو وہ کھل بھی گیا اور بھاگ کر مصطفی کے پاس آئی اور اسے سیدھا کر کے اس کو سر اپنی گود میں رکھا۔۔

مصطفی۔۔۔

مصطفی۔۔۔آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔

مصطفی۔۔۔وہ مسلسل روتی رہی۔۔۔۔

مصطفی اسے دیکھا جس کے آنسو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اان اندر رج جاو مہتاب۔۔۔۔

نہیں مصطفی۔۔میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی آپ کو۔۔۔اور کچھ نہیں ہو گا آپ کو۔۔۔

مصطفی۔۔۔اس کی آنکھیں بند ہوتا دیکھ کر وہ چیخی۔۔

مصطفی۔۔۔اور پھر پولیس بھی آ گئی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب پریشان سے مہراج صاحب جسے ہی ڈاکٹر سے پتا کرنے گئے فرزانہ بیگم اٹھیں اور زور زور سے دو تین تھپڑ ان کے چہرے پر مار دیے۔۔۔

وہ جو پہلے ہی ہوش سے بیگانا بیٹھی تھی اس تھپڑ کی وجہ سے اس کا ہونٹ بھی پھٹ گیا تھا۔۔۔

موم کیا کر رہی ہیں پلیز کچھ تو رحم کریں۔۔۔ابراہیم نے تھوڑا غصہ کیا۔۔

کیا اب بھی میں ہی چپ رہوں ہاں۔۔۔ کھا گئی یہ میرے بیٹے کو۔۔۔ کھا گئی۔۔۔اللہ تو مر جا مہتاب۔۔۔وہ زور زور سے بولنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز ابراہیم نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ نہیں سن رہی تھیں۔۔۔

پتا نہیں کن کن سے منہ لگاتی پھرتی ہے میرے بیٹے کو کچھ ہوا نہ پھر دیکھنا۔۔۔ ختم کر دوں گی تمہیں۔۔۔۔

فرزانہ بیگم۔۔۔۔ مہراج صاحب نے غصے سے انہیں دیکھا۔۔۔

میں یہاں کوئی تماشا نہیں چاہتا پلیز خاموش رہیں۔۔ وہ ان کو بول کر خاموشی سے دوسری جگہ جا بیٹھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم صرف میری ہو مہتاب۔۔۔۔

اور میرے بعد بھی میری ہی رہنا۔۔۔۔۔

اس کی وہ وہ باتیں اس کے ذہن میں آرہی تھی وہ خاموشی سے سن ہوتے دماغ سے بیٹھی تھی۔۔۔

بھابھی۔

مہتاب نے خالی نظروں سے صارم کو دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز کچھ کھالیں۔۔۔ان کو اب سات گھنٹے ہو گئے تھے مصطفی کا آپریشن ہو گیا تھا مگر اسے ہوش نہیں آرہا تھا کیوں کے اسے مارا ہی بہت بے دردی سے گیا تھا۔۔۔

اس نے نا میں سر ہلایا۔۔۔

پتا ہے اس نے گھر میرے نام کر دیا صارم۔۔۔وہ کھوئی کھوئی سی بولی۔۔

صارم نے چونک کر اسے دیکھا جو اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔

وہ کہتا تھا میرے بعد بھی میری رہنا۔۔۔وہ نم آواز میں بولی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا وہ چھوڑ کر جانے والا تھا اور اسے پتا تھا صارم اس نے آنسو لیے اسے دیکھا۔۔

بھابھی کچھ نہیں ہو گا بھائی کو وہ ضرور ٹھیک ہو جائیں گے اب فکر نہ کریں۔۔۔اس نے پتا نہیں شاید خد کو تسلی دی۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے سب پتا کروالیا تھا وہ اس شخص کو کبھی نہیں چھوڑیں گئیں جس نے ان کے بیٹے کو اس حالت میں پہنچایا۔۔۔

پولیس والے سے ہی پتا چل گیا تھا کہ وہ کس قسم کا دیا ہے اس پر بہت سے لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کے الزام بھی تھے اقر۔ مہراج صاحب نے فورا سے اس پر کیس کیا وہ جانتے تھے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہیں شاہ زیب کو وہ سزا ضرور دلوائیں گئیں۔۔۔۔

مصطفی پلیز ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔مہتاب شیشے سے اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی اندر جانے سے ڈاکٹر نے انکار کیا تھا۔۔

آنسو سے چہرہ بھی گیا تھا۔۔۔

میری وجہ سے سب ہوا ہے۔۔۔آئی ایم سوری مصطفی۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب ایک ڈاکٹر مصطفی کو دیکھنے اندر گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے زبردستی فرزانہ بیگم کو گھر بیٹھا اور مہتاب کی حالت دیکھ کر انہوں نے اسے رہنے دیا عنایہ بھی چلی گئی تھی وہ دونوں بھائی اور مہراج صاحب ہی مہتاب کے ساتھ رکے۔۔۔

وہ لوگ ڈاکٹر کے باہر آنے کا ویٹ کر رہے تھے وہ جسے ہی باہر آئے مہراج صاحب نے ان سے پوچھا۔۔

ڈاکٹر کیا بات ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔

مہتاب سانس روکے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہیں ہوش آگیا ہے وہ بس دوائی کے زیر اثر سو رہے ہیں بہتر یہی ہے کہ آپ لوگ ان سے تب ملیں جب وہ اپنی نیند پوری کر لیں۔۔۔ڈاکٹر نے مہراج صاحب سے کہا۔۔

تو کیا وہ اب بلکل ٹھیک ہے۔۔۔وہ اب بھی پریشان تھے۔۔

نہیں پریشانی والی بات نہیں ہے بس زخم بہت گہرے ہیں انہیں ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔ہم ان کو روم میں شفٹ کر دیتے ہیں پھر آپ لوگ ان کے پاس رہ سکتے ہیں

۔۔

جی بہتر۔۔۔وہ مڑ کر مہتاب کی طرف آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ ٹھیک ہے فکر مت کرو۔۔۔۔

اس نے خالی نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔

گھر جاو اور اپنا حلیہ درست کرو چلو شاباش۔۔۔اٹھو۔۔۔اب مصطفی کے سامنے ایسے نہیں جانا۔۔۔

جی۔۔۔اس نے بس اتنا ہی کہا اور ابراہیم کے ساتھ چلی گئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی آپ فریش ہو کر کھانا کھالیں پھر میں آپ کو لے جاوں گا۔۔۔ابراہیم نے گاڑی گھر میں روکتے ہوئے کہا۔۔

ہمم۔۔۔

ابراہیم نے خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پچھلا سارا واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار ایا۔۔

اس کا چہرہ پھر آنسو سے بھر گیا۔۔۔

اگر مصطفی کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا اور اس سے آگے اس کا دل کانپ گیا۔۔۔

آج دوسرا دن تھا اور اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔وہ بس مصطفی کی آواز سنا چاہتی تھی۔۔۔

اور بس بے بسی سے بیٹھی وہ ابراہیم کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے لینے آیا تو وہ خاموشی دے اس کی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم نے اسے دیکھا صاف نظر آ رہا تھا کہ اس نے پانی تک نہیں پیا کھانا تو دور کی بات۔۔۔۔

وہ جو آنکھیں بند کر کے لیٹا تھا اسے اپنے کمرے میں اس کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ یوہی لیٹا رہا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور سٹول پر بیٹھی۔۔۔

اس کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ماتھا رکھا لیا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ ہر نمی محسوس کی کوئی تو اس نے فوراً اسے دیکھا

مہتاب۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی آواز سن کر وہ چونک کر اٹھی۔۔۔

مصطفی۔۔۔اس نے نم آواز سے کہا

میں ٹھیک ہوں مہتاب دیکھو۔۔۔۔

plz don't cry Dear!

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اسے پیار سے کہا۔۔۔

آئی ایم ریلی ریلی سوری مصطفی۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے ساکت ہو کر دیکھنے لگا۔۔۔بھلا وہ کیوں معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

مہتاب۔۔۔

مہتاب۔۔۔

یار ہوا کیا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مصطفی۔۔۔۔یہ یہ سب میری وجہ سے ہی تو ہوا ہے میری وجہ سے آپ یہاں ہیں مجھے معاف کر دیں مصطفی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اور مصطفی کی نظر اس کے ہونٹوں پر گئی اور وہ سب سمجھ گیا۔۔۔

اس نے اس کا بازو پکڑا اور اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

مہتاب۔۔۔

اس نے نم آنکھوں سے اس دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا غلطی ہے تمہاری ہاں۔۔۔پلیز دوسروں کی باتوں پر دھیان ہی نہیں دو پلیز۔۔۔

سمجھ رہی ہو۔۔۔اگر ہم نے اپنی زندگی دوسرے کے کہنے پر گزار دی نہ تو کہیں کے بھی نہیں رہیں گے ہم۔۔۔

موم نے کہا تم ذمے دار ہو اور تم نے یقین بھی کر لیا۔۔بے وقوف ہو بہت۔۔۔

وہ سر جھکائے سنتی رہی۔۔۔۔

اور وہ بھی اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کا ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی طعیبت ہے بیٹا۔۔۔۔سیما بیگم نے مصطفی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

فرزانہ بیگم بھی وہاں ہی موجود تھیں۔۔اور خاموشی سے ایک جگہ کھڑیں تھیں

۔۔۔مہراج صاحب کی وجہ سے۔۔

بھائی آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔زینیا نے بھی اداسی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی مسکرا کر سب سے بات کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب چلے گئے اور پھر حیدر اس سے ملنے ایا۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔

ہمم میری بات سن نے کے قابل لگ رہے ہو اس سنو۔۔

یار تم نے پہلے سیمل اور حاشر کی کال ٹریک کرنے کو کہا تھا نا میں نے وہ آج بھی کی اور ابھی تک کرتا رہا ہوں اور مجھے پتا چلا ہے کہ سیمیل ہی اس کام کے بھی پیچ ھے تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب۔۔۔ مصطفی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

مہتاب نے بھی چونک کر حیدر کو دیکھا۔۔۔

پتا نہیں کیسے مگر وہ دونوں آپس میں ملتے بھی تھے اور سیمیل نے ہی اسے بتایا تھا کہ تم گاوں جارہے ہو۔۔۔ میں کل ہی ساری کالز سنی ہیں۔۔۔ مجھے شک تھا۔۔۔

۔

ہمم۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بسسس ہمم تم اب اس لڑکی کا کچھ نہیں کرو گے۔اب تو حیدر کو غصہ آیا۔۔

میں دیکھ لوں گا۔۔۔اس نے مہتاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جو پھر سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اچھا اپنا خیال رکھنا مصطفی۔۔۔۔حیدر اس سے مل کر واپس چلے گیا۔۔۔

ادھر او مہتاب۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فکر نہیں کرو میں سب کو دیکھ لوں گا۔۔۔اب ہماری زندگی میں تمہارے اور میرے بیچ کوئی نہیں آئے گا۔۔۔

i promise ۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر بولا۔۔۔

وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تین دن بعد۔۔۔

مصطفی کل ہی گھر آ گیا تھا۔۔۔اور مہتاب اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتی تھی۔۔۔

مصطفی جانتا تھا مگر بولا کچھ نہیں اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد وہ بہت ڈری ڈری رہتی تھی اور ہر وقت مصطفی کے ساتھ ہی۔۔۔ان دو واقعات نے اس کو مکمل طور پر بدل سا دیا تھا۔۔۔

مصطفی کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی وہ اس کی شکر گزار تھی کہ اس نے اس پر یقین کیا پھر کہیں نہ کہیں وہ اب بھی خود کو مصطفی کی تکلیف کا ذمے دار سمجھتی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بسس اب میں کچھ نہیں سنو گا مہرین اس لڑکی میں اپنی نظروں سے دور کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔

مگر میری ایک ہی بچی ہے۔۔۔۔انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر ان کے آگئے چپ ہہ رہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاوید صاحب نے مجبور ہو کر سیمیل کی شادی اپنے آفس ورکر سے کر جا رہے تھے کیوں اس کی ویوڈیو اور بہت سے کارنامے ان کے دوستوں اور آفس والوں کے سامنے آ گئے تھے۔۔۔

وہ کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہ رہے تھے۔۔۔

ایسے میں ان کے ایک ورکر کی فیملی نے یہ پیشکش کی وہ اس موقعہ کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔۔

اور مجبور ہو کر جاوید صاحب کو ایسا کرنا پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل نے بہت شور کیا اور جاوید صاحب نے اسے تھپڑ مار کر خاموش کروایا۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کو رخصت کرنا چاہتے تھے اب۔۔۔

مہرین بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے اور بے بسی سے اپنے شوہر کو دیکھا جو شاید ہی اب اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹیں۔۔۔۔

وہ ٹائی ڈھلی کرتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور ایک نظر اپنے ارد گرد ڈالتا ہوا اوپر چلا گیا۔۔۔آج اسے کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرے روشن تھا اور وہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔اسے حیرت ہوئی اسے تو اس وقت تک سو جانا چاہیے تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ سے پکارتا وہ واش روم سے نکلی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تم آب تک جاگ رہی ہو کیوں۔۔۔۔۔۔اس کے سلام کو جواب دے کر اس نے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ جو نہیں آئے تھے۔۔۔آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگا دیتی ہوں۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی چلی گئی۔

مصطفی کو تھوڑا عجیب لگا۔۔۔آج تک کسی نے بھی اس کا انتظار نہیں کیا تھا۔۔

۔پہلے کبھی مہراج صاحب اس کے آنے تک جاگتے تھے مگر ان کی بھی اپنی زندگی تھی پھر وہ بھی سو جایا کرتے تھے۔۔۔

اور آج مہتاب کو دیکھ کر وہ بھی اپنے انتظار میں اسے اچھا بھی لگا اور تھوڑا عجیب بھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو مہتاب نے ٹیبل پر ہی کھانا لگا دیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کھانے لگا تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔

تم نے اب تک کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔اب کی بار اسے اور حیرت ہوئی۔۔

مصطفی کیا ہو گیا ہے آپ نہیں تھے تو کیسے کھا لیتی۔۔۔اس نے بھی آرام سے کہا اور اپنا کھانا کھانے لگی۔۔۔

کھانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھا اس کو انتظار کرنے لگا اور وہ سب سمیٹ کر اس کے پاس ائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا انتظار مت کیا کرو پلیز حالت خراب ہو جائے گی۔۔۔

اس نے مسکرا دیکھا اور پھر سر جھکا گئی۔۔۔

مصطفی جانتا تھا وہ پھر بھی اس کا انتظار کیا کرے گی۔۔۔ مگر سچی بات تھی اسے اچھا لگتا تھا کہ کوئی ہے جو اس کا انتظار کرتا ہے اس کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔۔۔اسی لیے اس کو گھر آنے کا فل کرتا تھا۔۔۔

وہ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے لیٹ گیا اور اسے بھی اپنے ساتھ ہی لیٹا لیا۔۔۔

سات سال بعد۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبداللہ ادھر اوبیٹا۔۔۔۔وہ کب سے 6 سال کے عبداللہ کے پیچھے بھگے جا رہی تھی ۔۔۔۔مگر وہ تھا کہ ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

افف اللہ۔۔۔۔ڈیڈ ٹھیک کہتے ہیں ہے تو ابراہیم کا بیٹا مگر بلکل صارم پر گیا ہے۔۔۔۔ تھکی ہوئی عنایہ نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

چاچووو۔۔۔۔عبداللہ نے صارم کو آتا دیکھ کر چیخ ماری۔۔۔

آ گئے تم اب خد بھی کھانا کھا اور اسے بھی کھلاو۔۔۔وہ غصے سے صارم کو کہتی کچن میں گھس گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے چاچو کی جان ماما غصے میں ہیں کیا ہوا۔۔۔

صارم نے اپنا بیگ صوفے پر رکھا اور اسے اپنی گود میں بیٹھا کر پوچھنے لگا۔۔

ماما سے میں کہا تھا کہ میرے ساتھ کھلیں مگر انہوں نے کہا وہ ابھی کام کر رہی ہیں اس لیے جب وہ میرے لیے کھانا لے کر آئیں تو میں نے پھر ان کو اپنے ساتھ پکڑا پکڑائی کھلایا۔۔۔۔

اس نے فر فر بولنا شروع کیا اور ماں کو اپنے پیچھے کھانے کیلیے بھاگا کر اسے پڑا پکڑائی کا نام دے دیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس کی بات پر صارم نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔وہ خاموش توتب ہواجب اس نے عنایہ کواپنی طرف گھورتے ہوئے پایا۔۔۔۔

اابھا بھی۔۔۔۔

اودونوں اب۔۔۔۔وہ کہتی پھر سے ٹیبل کی جانب چل پڑی۔۔۔

اجاو۔۔۔صارم اس کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانے لگا کہ عبداللہ رکا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاچو آپ جاو میں ایا۔۔۔اور وہ یہ جاوہ جا۔۔۔۔صارم تو اس چھوٹے سے جن کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔

وہ ہاتھ دھو کر آیا اور کرسی پیچھے کی۔۔۔عنایہ جو اس کے سامنے بیٹھی تھی ایک دم سے چونک کر اس کے پیچھے چھوٹے جن کو دیکھنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی صارم کرسی پر بیٹھا اور۔۔۔اور پھر ٹھاااااکی آواز آئی۔۔۔

عنایہ تو سب دیکھ رہی تھی اس لئے زور زور سے ہنس پڑی مگر بیچارا صارم دوبارہ ڈر کر کھڑا ہو گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو چھوٹا جن زمین پر بیٹھا ہنس رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے پیچھے ہاتھ مارا تو اس کی پینٹ سے ایک غبار الگا ہوا تھا۔۔۔اسے سب سمجھ آ گئی تھی اس کے بیٹھنے سے پہلے اس نے یقیناً اس کے پیچھے یہ غبار الگایا ہو گا۔۔۔

افففف۔۔۔کیا ٹائم آ گیا ہے۔۔۔میری بلی مجھ کو ہی میاو۔۔۔

اب بیچارا صارم کیا کہتا یہ سب اسی نے تو سکھایا تھا جو وہ بڑے شوق سے سیکھ کر ابراہیم کے ساتھ کرتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت شراتی کر دیا ہے تم نے اسے اور اب یہ تم پر بھی اپنے کارنامے آزما رہا ہے۔۔۔عنایہ نے اسے جتایا۔۔۔

بھابھی بچو کو ایسا ہی ہونا چاہیے اب کومیل جیسا ہر بچہ نہیں ہو سکتا بکل بھائی پر گیا ہے۔۔۔اتنا سنجیدہ بچہ میں نے اپنی زندگی میں نے نہیں دیکھا۔۔۔

وہ بس مہتاب کے ساتھ ہی فرینک ہے مصطفی کہتا ہے اس کو مہتاب کے ساتھ دیکھ لو تو یقین نہیں کرو گے کہ یہ وہی چپ چاپ رہنے والا کومیل ہے۔۔۔عنایہ عبداللہ کو کھانا کھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمم یہ تو ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آج جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔گاڑی پارک کر کے وہ اندر آیا تو اسے وہ کہیں بھی نہیں دیکھی۔۔۔۔

اسلام صاحب۔۔۔ملازم نے اسے پیچھے سے سلام کیا۔۔

واعلیکم اسلام۔۔۔۔مہتاب کہاں ہے۔۔۔اس نے فورا سے پوچھا۔۔

جی بی بی جی تو کومیل بیٹا کے ساتھ پیچھے باغ میں ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔وہ بھی پیچھے کی طرف چل پڑا۔۔۔

وہ جسے ہی پیچھے لاونج میں آیا اس نے مہتاب اور کومیل کو گارڈن میں ایک ساتھ دیکھا۔۔۔جو شاید فٹ بال کھیل رہے تھے۔۔۔

وہاں ہی صوفے پر بیٹھ کر ان کو شیشے سے دیکھنے لگا۔۔۔

مہتاب کی ہنسی اور کومیل کی خوشی سے چہکتی آواز ہر جگہ گونج رہی تھی۔۔۔

وہ لوگ مکمل تھے ہاں بلکل مکمل۔۔۔۔مصطفی نے بے اختیار سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے ذہن میں بے اختیار مہتاب کی بات ائی جب کو میل اس دنیا میں آیا تھا۔

میں بہت خوش قسمت ہوں مصطفی جو مجھے آپ ملے۔۔۔آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا ۔۔۔آئی لو یو مصطفی۔۔۔ مصطفی بہت خوش تھا تب۔۔۔

مصطفی نے کو میل کو پیار کیا اور مہتاب سے کہا۔۔۔

جانتی ہو مہتاب میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور انسان چاہیے کتنا ہی غصے میں کیوں نہ ہو وہ اپنا جتنا بڑا نقصان کر لے مگر کبھی اپنے لباس کو گندا نہیں کرتا اسے پھاڑتا نہیں ہے۔۔۔تو پھر میں کیسے تم پھر غصہ کرتا یا غصے میں تمہیں چھوڑ دیتا۔۔۔تم پر چیختا یا ہاتھ اٹھاتا۔۔۔

ہاں جب تمہارے منہ سے سنا کہ تم وہاں تھی تو بہت غصہ ایا۔۔۔مگر پتا ہے مہتاب میرا دل نہیں مانتا تھا اور جانتی ہو تمہارے معاملے میں میں ہمشیہ اپنے دل کے سامنے بے بس ہو جاتا ہوں۔۔۔اور مجھے لگتا ہے یہ رشتہ بھی ایسا ہے کہ اس کہ ہر معاملہ میں دل کی سنی چاہیے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس نے بھی دل کی سنی تھی کہ آج وہ اس کی زندگی تھی اس کے بچے کی ماں۔۔۔

اس کے معملے میں وہ ہمیشہ دل کی ہی کرتا تھا کہ آج وہ مطمئن بھی تھا اور مکمل بھی اور خوش بھی۔۔۔

ان کی مکمل زندگی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔کومیل خوشی سے بولا۔۔۔تو مہتاب بھی چونک کے مڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے مصطفی آپ اگئے۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آیا

ہاں۔۔۔اس نے مہتاب کے سر پر بوسہ دیا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔اور کومیل کو بھی پیار کیا۔۔

ڈیڈ آپ بھی کھیلیں نا ہمارے ساتھ۔۔۔چار سال کے کومیل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ہمم اوکے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر وہ تینوں کھیل میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔اس کی شادی کو دو سال ہونے والے تھے اور یہ کام کرتے ہوئے بھی۔۔

اس نے کچن صاف کرتے ہوئے بے بسی سے سوچا اس کا باپ اسے ایسی سزا دے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

کام ہوا نہیں تمہارا جلدی کرو۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل نے چونک کر اپنی ساس کو دیکھا۔۔۔

جتنا مجھ سے ہو گا اتنا ہی کروں گی اور زیادہ رعوب مت جمائیں میرے باپ کے پیسوں پر آپ لوگوں کو یہ در بہ چل رہا ہے۔۔۔اس نے چیخ کر کہا۔۔۔

ارے ارے ارے رسی جل گئی مگر بل نہ گئے۔۔زبان دیکھی ہے تم نے اپنی بیوی کی سلمان۔۔۔انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا۔۔۔

سیمیل۔۔۔سلمان غصے سے اٹھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک بات یاد رکھنا تمہارے باپ نے خدا فر کی تھی سمجھی۔۔اور جس قدر غلیظ لڑکی تم ہو نا کوئی بھی کیا اب تو تمہارا باپ بھی تمہیں قبول نہیں کرے گا۔۔۔یاد نہیں رخصتی کے وقت کیا کہا تھا۔۔۔

سیمیل بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہتر یہی ہے کہ سڑکوں پر خوار ہونے سے اچھا یہاں کام کرو اور تین وقت کی روٹی لو۔۔۔ سمجھی۔۔۔وہ اس کی اوقات دیکھا کر کچھ سے چلا گیا اور وہ پیچھے سڑتی رہی۔۔۔

کچھ بھی نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔اور بدنامی الگ۔۔۔جن لڑکوں کے ساتھ وہ پھرتی تھی وہ آج بھی بچ کر اپنی زندگی سکون سے گزار رہے ہوں گے مگر وہ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لڑکی تھی نہ اسے کوئی دوسرا موقع نہیں ملا۔۔۔یہاں تک کہ جن کہ ساتھ اس نہ رات تک گزاردی جو لوگ آج تک اس کی حسن کی تعریف کرتے کرتے نہ تھکتے تھے انہوں نے اس سے اپنا مطلب بھی نکال لیا اور وقت آنے پر ساتھ بھی نہیں دیا۔۔

سیمیل کے والد نے جب اس کی شادی اپنے آفس ورکر سے تہہ کردی تھی تو سیمیل کہ بے جا شور مچانے پر انہوں نے یہ شرط رکھی کہ کچھ وقت وہ اسے دیتے ہیں اگر کوئی لڑکا اس میں دلچسپی رکھتا ہے تو اس سے کہے وہ آئے رشتہ لے کر ورنہ وہ ہاں ہی شادی کریں گے۔۔۔

اور اس نے ان سب کو کہا مگر کوئی اس لڑکی کو کیوں قبول کرتا جو ان کے ساتھ وقت گزار چکی ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مرد چاہیے خود کیسا بھی ہو اسے اپنی عورت پاک صاف ہی چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ مگر وہ بھول جاتا ہے کہ دنیا میں بے شک طاقتور اپنا حکم چلتا ہو۔۔۔ ہمشیہ پیسے والے کی چلتی ہو مگر اس دنیا کو چلانے والا ہمشیہ انصاف سے ہی کام لیتا ہے

اور اس کا حکم ہے کہ جیسا مرد خود ہو گا اسے عورت بھی ویسی ملے گی اور جیسی عورت خود ہو گی اسے مرد بھی ویسا ملے گا۔۔۔

دنیا کہ نظر میں مرد چاہیے کتنا ہی بڑا گنا کیوں نہ کر لے سب کے سامنے ہی کیوں نہ کر لے مگر ایک دفعہ وہ معافی مانگ لے کلمہ پڑھ لے یا وضو کر لے اس کا کیا سب بھول جاتے ہیں اور اس جینے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن بات جب عورت پر آتی ہے تو چاہے وہ سچے دل سے معافی مانگ لے پھر نیک عمل ہی کرتی رہے اس کی غلطی کو لوگ اس کے قبر تک جانے تک اس کو یاد دلاتے ہیں بہت کم لوگ جیسے عورت کا باپ۔۔بھائی اور شوہر اگر اس کے ساتھ ہو تو وہ زندگی گزار سکتی ہے مگر دنیا اتنی بے رحم اور مطلب پرست ہے کہ عورت کو جینے نہیں دیتی۔۔۔

وہ اس وقت کیفے میں بیٹھا شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج اس واقعے کو سات سال ہو گے تھے۔۔۔اسے پتا چالا تھا کہ وہ مصطفی کے بچے کی ماں بھی بن گئی ہے۔۔۔۔اور وہ کہاں تھا۔۔۔

اس کے باپ کا بہت نقصان ہوا تھا اس کی وجہ سے جس کی وجہ سے انہوں نے اس سے بات تک کرنا بند کر دی تھی۔۔۔

اور وہ۔۔۔وہ اتنا کمزور نکلا کہ مصطفی کہ دھمکانے پر واقعی ملک چھوڑ کر آ گیا۔۔۔

مگر مرد تھا نہ اس لیے آسانی سے زندگی گزار رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے بھی سیمیل کی کال آئی تھی کہ وہ اس سے شادی کر لے مگر وہ اس لڑکی سے ہر گز شادی کر کے اپنی زندگی کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہی مردوں والی سوچ تھی۔۔۔اس نے بھی سیمیل کے ساتھ مل کر گناکیا مگر اپنی زندگی میں ہم سفر اسے مہتاب جیسی چاہیے تھی۔۔۔۔

مگر اب وہ خاموشی سے زندگی گزار رہا تھا ہاں اس کے باپ نے اسے پیسے دینے سے انکار کر دیا تھا اس لیے اس کو یہاں کیفے میں جوب کرنی پڑ رہی تھی۔۔۔

پاکستان میں تو اس کے باپ کا اتنا تور عوب تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جوب پہ آتا کبھ نہیں کیسی میں ہمت نہیں تھی کہ اسے کچھ کہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر یہاں اس سے بڑی جگہ میں تین دن بھی صحیح سے جوب نہیں ہو سکی تھی۔۔۔کہ اب اس کو چھوٹی سی جاب میں گزارا کرنا پڑ رہا تھا۔۔

مگر وہ بے بس تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم اب خاموش رہتی تھیں سچ بات تھی وہ اب آیسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھیں جس سے مہراج صاحب ان کو اس گھر سے ہی نکال دیتے۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے ان سے بات کرنا بلکل ختم کر دی تھی اور ساتھ ساتھ ان کک سرگرمیاں دیکھ کر ان پر پابندی لگا دی تھی۔۔۔یہ کہہ کر کہ اب وہ یا تو گھر میں رہیں یا اگر یہ سب کرنا ہے تو اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے چلی جائیں۔۔۔

انہوں نے صارم اور سوہا کا نکاح بھی کروا دیا تھا دو سال پہلے۔۔مگر رخصتی سوہا کی پڑھائی کی بعد تھی جو کہ اسی سال تھی۔۔۔

وہ اب بہت خوش تھے کے ان کی ساری اولاد اپنی اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو میل بیلک پینٹ کوٹ پہنے بیڈ پر بیٹھا اپنی ماں کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔آج اس کی خالہ کی شادی تھی۔۔

وہ بیلک لونگ میکسی پہنے بس تیار تھی۔۔۔

کانوں میں ڈامینڈ کے ایر رینگ پہنتے ہوئے اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔اور مسکرادی۔۔

اور وہ بھی مسکرادیا۔۔وہ نکل مصطفی جیسا تھا مگر اس نے بس ایک چیز مہتاب سے لی تھی

اور وہ تھا ڈیمپل۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں ماں بیٹے کا اس وقت وہ نظر آ رہا تھا۔۔۔

مہتاب چلیں۔۔۔ مصطفی بھی بیلک پینٹ کوٹ پہنے اس وقت بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس آیا جو بلیک کلر میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔

موم۔۔۔ اس سے پہلے مصطفی مہتاب کے گال پر جھکتا کومیل جلدی سے اترا اور مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر اس اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے گھور کر اس چھوٹے سے باڈی گاڈ کو دیکھا جیسے اپنی ماں کے علاوہ کچھ نہیں چاہیئے تھا۔۔۔

جی میرے پرنیس۔۔۔۔۔مہتاب نے اسے گود میں اٹھایا۔۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں شروع ہوتے مصطفی بول پڑا۔۔

چلو یار اب۔۔۔۔حیدر کی بار بار کال آرہی ہے۔۔۔اسے بھی کہاں منظور تھا کہ اسے مہتاب نہیں ملی تو بھئی کو میل کو کیوں دیے دیتا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا چلیں۔۔۔۔۔۔مہتاب نے ہنس کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر نے پہلے مصطفی سے بات کی کہ وہ زینیا کو پسند کرتا ہے اور اس بات پر ابراہیم اور صارم نے اس کی خوب کی۔۔۔

پھر کہیں جا کہ بیچارے کی سنی گئی اور رشتہ پکا ہوا۔۔۔

اور آج اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے آپ مجھے لگا تھا فنکشن کے اینڈ پر آنا ہے۔۔۔۔

یار آپ تم بھی بیوی والے ہو آپ کیسی فنکشن میں جانا ہوا تو پوچھو گا۔۔۔ مصطفی اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ مہتاب زینیا سے مل رہی تھی۔

بس کر دے یار تیرا تو دل ہی نہیں کرتا آنے کو۔۔ حیدر نے غصے سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار جب بیوی آپ کی محبوبہ ہو تو کس کا دل کرتا ہے۔۔۔اس نے مہتاب کو دیکھ کر کہا جو زینیا سے باتوں میں مگن تھی ورنہ اس کی بات پر اس کو ضرور گھورتی۔۔۔۔۔

ارے ے ے واہ بھی بلیک لو بڈس۔۔۔۔اور یہ چھوٹے مصطفی نے ط بھی آج بلیک پہنا ہے۔۔۔ابراہیم جو مصطفی خود دیکھ عنایہ کو لے کر اس کی طرف آیا ان کی ڈریسنگ دیکھ کر کہنے لگا۔۔

جی۔۔۔۔کومیل نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

عنایہ کے پیار کرنے پر بھی بس مسکرا کر دیکھا پر خاموش۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم تو اس بچہ کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

کو میل۔۔۔

کو میل۔۔۔

عبداللہ بھاگ کر آیا اور اس کے گلے لگ گیا۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔ تم اس ویک اینڈ پہ کیوں نہیں آئے۔۔۔۔اس نے شکوہ کیا۔۔۔

وہ بھائی ہم نانو کے گھر گئے تھے اور واہاں ہی رک گے۔۔۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اواچھا۔۔۔آو کھلیں۔۔

اوکے۔۔۔اور وہ اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

یار یہ بلکل تم پر گیا ہے مصطفی۔۔۔ابراہیم نے مصطفی سے کہا۔۔

جو مسکرا کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔پھر صارم اور سوہا بھی واہاں آ گئے اور وہ سب کی ہنسنے کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب لوگ ان کو دیکھنے لگی جو صاف لگ رہا تھا ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔۔۔

مہراج صاحب بھی خاموش سے کھڑے مسکرا کر اپنی فیملی کو دیکھ رہے تھے۔۔

ختم۔۔۔

.....

قربت---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

از قلم زینب

شام کا وقت تھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ نہیں بلکہ بستر میں گھس کر اپنی موت کی دعا مانگ رہی تھی۔

یہاں تک کہ مغرب کا وقت بھی گزر چکا تھا۔ عام طور پر وہ کبھی بھی اپنی نماز نہیں چھوڑا کرتی تھی۔

مگر آج جو کچھ بھی ہوا وہ کافی تھا۔ ہاں آج اس نے ہر حد پار کر دی تھی۔

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے مگر اسے پھر بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ عجیب کیفیت تھی اس کی۔ دل کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی بات پوری کر دکھائے گا مگ دماغ کہہ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ نہیں اب رسوائی کا وقت ہے۔۔اس نے سب اپنے اللہ پر چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

رات کے 12 بج رہے تھے آفس کے تمام لوگ 8 بجے ہی گھروں میں جا چکے تھے مگر وہ ابھی تک اپنے کمرے میں تھا۔۔اور اس کی تمام توجہ اپنے کام پر تھی۔۔

۔ہاں وہ اسے ہی تھا۔۔

اس نے اپنی زندگی کو آفس اور اپنے گھر کے کمرے تک محدود کر رکھا تھا۔وہ صبح صبح ہی آفس آجاتا اور دیر رات تک کام میں مگن رہتا۔۔ابھی بھی تھکن سے حالت خراب تھی مگر وہ اپنے آپ کو مزید تھکانا چاہتا تھا تاکہ وہ گھر جا کے سو سکے مگر وہ جانتا تھا کہ سکون کی نیند اسے کبھی نہیں آنی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوش سنبھالنے کے بعد اب تک اسے سکون نصیب نہیں ہوا۔۔اور اس سب کی وجہ اس کے گھر میں موجود ایک فرد تھا۔اسے اس شخص سے نہ چاہتے ہوئے بھی نفرت ہو رہی تھی اس کے خیال میں عورت ذات صرف اپنا سوچتی ھے۔۔

اس نے وقت دیکھا 1 بج رہا تھا جانتا تھا کہ سب سو گے ہوں گے اس نے بھی اپنا کام سمیٹا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

یہ ایک کلب کا منظر ہے جو رات کے وقت لڑکے اور لڑکیوں سے بھرا ہوا تھا۔۔کلب میں اتنا شور تھا کہ لوگ آپس میں اونچا اونچا بولتے کر بات کر رہے تھے۔۔۔کچھ لوگ آپس میں مگن تھے تو کچھ ڈانس میں۔۔غیر محرم کا لہذ کئے بنا آپس میں مصروف تھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے میں ایک کونے میں بار کے سامنے ایک 49 سالہ عورت گہرے گلے والا لباس پہنے اپنے سامنے بیٹھے شخص کے ساتھ باتوں میں مگن تھی

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شخص کس نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔اس بات کی اُس عورت زرا فکر نہ تھی اس کے نزدیک یہ عام بات تھی کہ جس سٹیٹس سے وہ تعلق رکھتی ہے وہاں یہ ضروری ھے۔۔

آپ تو لگتا ہی نہیں ہے کہ 3 نوجوان بیٹوں کی ماں ھیں۔۔اس عورت کے سامنے بیٹھے شخص نے کہا جو اس کو بڑی غیلض نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس بات کو اپنی تعریف سمجھتے ہوے وہ عورت ہنس پری۔۔۔

بس دیکھ لیں فراز صاحب۔۔۔اس نے جواب دیتے ہوے اپنے سنہری بل پیچھے کیے۔۔۔

بلکل میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی بھی آپ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔۔۔

خبیس نظروں سے اس عورت کو دیکھتا ہوا وہ بولا۔۔۔

وہ عورت زور ہنس پڑی۔۔۔

ابھی وہ شخص مزید بولتا کہ ایک خوبصورت لڑکی چلتی ہوی ان کی طرف آئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے خالہ آپ ابھی تک یہاں۔۔۔مجھے لگا کہ آپ جا چکی ہوں گی۔۔۔۔

ہاں بس میں نکلنے ہی لگی تھی۔۔اچھا تم بتاؤ مصطفی سے

بات ہوی تمہاری کہ نہیں۔۔۔

کہاں خالہ وہ ہاتھ لگے تب نہ۔۔۔ویسے وہ تو آگیا ہو گا گھر۔۔آپ کے شوہر کا تو مسلہ نہیں ہے انہیں تو آپ نے قابو کر لیا ہے آپنے بیٹھے کو کیا جواب دیں گی۔۔

ارے وہ ابھی نہیں آیا ہو گا۔۔مگر میں کسی سے ڈرتی ہوں کیا۔۔وہ بے خوف ہو کر بولیں

۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا۔۔۔اچھا جی۔۔۔۔اچھا اب مصطفی آ گیا ہے پلیز خالہ ہماری شادی کی بات کریں نہ۔۔۔۔

ہاں حوصلہ کرو کرتی ہوں تمہارے خالو سے بات۔۔۔ویسے بھی میرے سے زیادہ تو اپنے باپ کی سنتا ہے۔۔۔

ہاں ہاں پلیز مگر جلدی۔۔۔وہ بے صبری سے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں حوصلہ کرو۔۔۔ساتھ ہی وہ اس کے رویے کے بارے میں سوچنے لگیں وہ خد بھی چاہتیں تھیں کہ مصطفی کی شادی سیمیل سے ہو مگر مصطفی ہمشیہ اس بات سے بھڑک اٹھتا

۔۔

ناجانے ان کے اس بیٹے کو عورت ذاتی سے کیا مسلہ تھا۔۔۔

کہاں کھو گیں سیرت بیگم۔۔۔فراز صاحب نے انہیں خیالوں سے بھاہر نکالا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے وہ کھڑی ہوئیں۔۔۔

ارے آپ کہاں جارہی ہیں ایں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں شکریہ میں ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔

ایک ادا سے کہتی وہ چل پڑیں۔۔۔۔۔

اٹھو مہتاب اب کیا آفس نہیں جانا۔ہر پیر کو لیٹ ہو جاتی ہو پتا نہیں آفس والے کیسے یہ بات برداشت کر لیتے ہیں۔۔

کوئی جواب نہ ملنے پھر سے کہنے لگیں۔۔۔

چلو اب اٹھو بھئی دیر ہو رہی ہے۔۔۔سیما بیگم اس پر سے کمبل کھینچتے ہوے بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھممممم اچھا امی اٹھ رہی ہوں۔۔۔بس دو منٹ۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ ہمشیہ کی طرح وہ لیٹ ہو گی ہے پیر والے دن اس پر شاید لازم تھا کہ لیٹ ہونا ہے

افففففف اس لڑکی کا کیا کروں میں۔۔۔اللہ تباہ کر دے اس موبائل کو یا اس منحوس کو۔۔۔کمرے کی حالت ٹھیک کرتے ہوئے وہ مسلسل بولے جا رہی تھیں PUBG

۔۔

کو تو نہ کچھ بولیں پلیز۔۔بس میں ہفتے کی رات اور اتوار کی PUBG ھممم اچھا امی اب رات کو ہی تو کھیلتی ہوں۔۔وہ منہ بسورتے ہوے بولی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی شان میں گستاخی۔۔۔اب اٹھو اور PUBG ہاں ہاں نہیں کرتی میں اس منحوس تیار ہو کر جلدی نیچے آو۔۔۔

ہمم اچھا امی وہ ابھی نیند میں تھی۔۔ایسا تو ہونا ہی تھا آخر کو رات 3 بجے تک وہ اور اس کی دوستیں لگے رہی تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔

امی! وہ جتنا امی کو کھینچ سکتا تھا اس نے کیا۔۔۔

امی پلیز اب ناشتہ دے بھی دیں۔۔۔پھر کہتیں ہیں پورا نہیں کیا۔۔۔وہ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا اپنی آواز کو اوپر سیما بیگم تک پہنچانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ ساتھ اپنے سامنے بیٹھی نازلی کو بھی دیکھ رہا تھا جو کب سے اپنی کتاب میں مصروف تھی۔۔

یار کتتنناپڑھتی ہو تم۔۔۔کیسے کر لیتی ہو۔۔۔ سنبھل کر یار کہیں اور لوڈ نہ ہو جاو پھر کہاں ہم تمہارا علم اکٹھا کرتے پھرے گیں۔۔۔ہی ہی ہی۔۔۔

نازلی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی عاص پڑ ڈالی اور پھر کتاب پہ سر جھکا لیا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اگر ابھی اس سے پنگا لیا تو وقت ہی برباد ہونا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نازلی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے ہار نہیں مانی ابھی وہ اس کو مزید بولتا کہ اس کو یاد آیا کہ وہ امی کو آواز لگا رہا تھا۔۔

اہیییییییی۔۔۔یار کہاں ہو ماجیٔ۔۔۔عاص بے چارگی سے کہتے ہوئے وہ پھر اپنی بہن کیٔ طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی ہاں یہ ہیں عاص صاحب ہیں جن کا بولے بغیر گزارا نہیں۔۔۔یہ ہر وقت بولتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔۔۔مگر سب اس کو انجوئے بھیٔ کرتے ھیں کیونکہ وہ تھا ہی ہر وقت مستی کرنے والا۔۔۔دوسروں کو ہنسانے والا۔۔۔ہر کوئی اس کو انجوئے کرتا تھا مگر ان کی اپنی سگی بہن ان سے تنگ آچکی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا کہنا تھا کہ کوئی اتنا کیسے بول لیتا ھے۔۔۔۔جتنا وہ بولتا ھے اس وقت میں وہ اپنا کام یاد کر سکتی ھے۔۔خدتو عاص پڑھ کر جوب کرنے لگا تھا مگر پتا نہیں اس کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا۔۔۔

ابھی بھی نازلی کا دماغ چاٹ رہا تھا کہ سیما بیگم نیچے آئیں۔۔۔ان کو دیکھتے ہوئے وہ پھر شروع ہونے لگا تھا کہ سیما بیگم بولیں

اچھا بس آ گئی ہوں انسان تھوڑا صبر ہی کر لیتا ھے۔۔۔۔انہوں نے اس کو ٹوکتے ہوے بولا۔۔

نازلی جو کب سے اپنے بھائی کو برداشت کر رہی تھی ایک دم بول پڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں امی بھائی انسان ہوتے تو صبر کرتے نہ۔۔۔یہ تو پتا نہیں اللہ کی کون سی مخلوق ھمیں

۔۔۔

عاص جو سیما بیگم کا لایا ہوا ناشتہ کر میں مگن تھا ایک دم سے سر اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا۔۔وہ اس کو، تم بھی بولتی ہو جیسی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نازلی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی عاص پڑ ڈالی اور پھر اپنا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

اتنے میں مہتاب بھی نیچے آ گئی اور سب کو ایک ساتھ اسلام کرتے ہوئے عاص کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص نے جب اپنے دوسری بہن کو دیکھا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

ارے مہتاب۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ مہتاب ایک دم سے بول پڑی۔۔

پلیز عاص میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکی ہوں بعد میں۔۔۔

وہ جانتی تھی اپنے بھائی کو جسے بولنے کا بہت شوق ہے مگر ابھی وہ بات کرنا افوڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص بہن کی بات پر منہ بسور کر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھی اور سب کو خدا حافظ کر کے چل پڑی۔۔۔

اچھا خدا حافظ۔۔۔اچھا امی میں جا رہی ہوں۔۔۔۔

پیچھے سے سیما بیگم نے خدا حافظ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا کہ آیت الکرسی پڑھ لینا یاد سے۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔سو یہ تھی سیما بیگم کی چھوٹی سی فیملی۔۔۔ان کے شوہر کا انتقال چار سال پہلے ہوا تھا تب یہ سب ٹوٹ گے تھے مگر سیما بیگم نے اپنے سب بچوں کو سنبھالا اور زندگی کی طرف لوٹیں۔۔

عاص ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو ایرو ناٹیکل انجینئر تھا اور آرمی میں تھا۔۔باپ کی وافات کے ایک سال بعد ہی اس کی پڑھائی ختم ہو گئی اور اس کو جوب مل گئی۔۔۔اس ننے اور سیما بیگم نے ہی پورے گھر کو سنبھالا ہوا ہے۔۔۔۔۔

نازلی ان کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے جو کالج میں پڑھتی ہے۔۔۔۔باپ کی لاڈلی تھی مگر ان کے بعد وہ بہت سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔پڑھنے کا اس کو بہت شوق تھا۔۔۔اور یہ ڈاکٹر بنا چاہتی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔۔۔اور گھر nutritionist عاص اور نازلی کے درمیان مہتاب کا نمبر تھا۔۔یہ میں سب کی لاڈلی تھی سیما بیگم کے بقول اسے ابھی دنیا کی سمجھ نہیں تھی۔۔وہ سب کو اپنے جیسا سمجھتی تھی۔۔۔سیما بیگم کو اس کی بہت فکر تھی۔۔۔وہ سب کی لاڈلی تھی جبکہ وہ گھر میں سب سے چھوٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔اس لیے بہت حساس بھی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔۔ٹیبل پر موجود تمام قیمتی چیزیں اس شخص کا سٹیٹس بیان کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ہر چیز مہنگی ہی استعمال کرتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ گھڑی پہن رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔

اجازت ملنے پر ملازم اندر آیا۔۔اور کہنے لگا کہ۔۔۔

مصطفی صاحب یہ فائل حیدر صاحب نے دی ہے اور آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔۔۔

حیدر کے نام پر اس نے سر اٹھا کر ملازم کو دیکھا اور کہا

کیا حیدر آیا ہے؟۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی صاحب!

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں ہی میری گاڑی میں رکھ دو۔۔۔

ملازم کے جانے کے بعد ایک نظر خود کو دیکھا اور نیچے چل پڑا۔

نیچے آتے ہی سب کو سلام کرتے ہوئے ابراہیم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

والسلام مہاراج صاحب نے جواب دیا۔۔اور ساتھ ابراہیم۔صارم اور حیدر نے بھی جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کیسے ہو برو!۔۔۔حیدر جو اس کا کافی اچھا اور بہترین دوست تھا بات شروع کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ھمم ٹھیک یار۔۔۔جواب دے کر ایک نظر ٹیبل پر ڈالی اور ناشتہ کرنے لگا۔۔۔ہمشیہ کی طرح آج بھی وہ شخص موجود نہیں تھا۔۔۔

وہ خاموش تھا اس کی ہی خاموشی مہراج صاحب نے اور ابراہیم نے نوٹ کی۔۔۔

مہراج صاحب خاموش ہی رہے وہ مصطفی کو سمجھ سکتے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور سب کو خدا حافظ کر کے چلنے لگا کہ مہراج صاحب نے اسے روک لیا

یہ تم آج کل کیا کرتے پھر رہے ہو ہوں۔۔۔ صبح آفس کیلیے تو جلدی نکل جاتے ہو مگر آفس لیٹ اتے ہو۔۔۔ چکر کیا ہے ھممم۔۔۔۔؟

ایک پل کیلیے تو ابراہیم گھبرا گیا مگر پھر سمبھلتے ہوئے کہنے لگا کہ میں بس دو دن لیٹ ہوا ہوں ایک بار ٹریفک جام تھا اور کل کچھ کالج کے دوست کے ساتھ تھا سو۔۔۔

مہراج صاحب اس کے اس بہانے پر ہنس پڑے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا۔۔۔۔

جی۔۔۔ابراہیم نے نظریں نیچی کیے ہوئے جواب دیااور پھر چل پڑا۔۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی کو دیکھااور پھر مہراج صاحب کو جو اس کو آخر معاملہ کیا ہے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ مصطفی نے ایسے ظاہر کیا کہ جسے اس کو کچھ نہیں پتا۔مہراج صاحب نے مسکرا کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔انہیں معلوم تھا وہ دونوں کچھ ضرور چھپا رہے ہیں مگر ان کو اپنے بیٹوں پر بھروسہ تھا کہ وہ کچھ غلط نہیں کریں گے۔۔۔

ناشتہ ختم کر کے مصطفی نے ایک نظر حیدر کو دیکھااور چلنے کو کہا جو صارم کے ساتھ باتوں میں مگن تھا سب کو خدا حافظ کر کے وہ دونوں چل پڑے۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب وہ آفس میں داخل ہوئی تو 1 گھنٹا لیٹ تھی۔ جلدی جلدی اپنے کیبن میں داخل ہوئی اور لیب کوٹ پہنے لگی۔۔

آ گئی تم ٹھیک 1 گھنٹہ لیٹ ہو۔۔۔ حاشر نے اس کو اندر داخل ہوتے ہوے کہا اس نے اسے آتے ہوے دیکھ لیا تھا تو اس کے پیچھے دو کپ چائے لے کر چالا آیا اسے معلوم تھا وہ صبح صبح چائے پینے کی عادت ہے اور وہ آج لیٹ آئی ہے سو اسے معلوم تھا کہ وہ چائے نہیں پی کر آئی ہو گی۔۔

وہ چونک کر پیچھے مڑی تو اسے دیکھ کر مسکرا دی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تمہے پاتا تو ہے۔بس کیا کروں۔۔ مسکرا کر کہتی وہ اس سے چائے کا کپ لیکر پینے لگی

۔۔۔

شکریہ یار بہت دل کر رہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں وہ چائے کا گھونٹ لے کر کرسی پر جا بیٹھا۔۔

اور ایک نظر اسے دیکھا جو اب اس کے سامنے اپنی کرسی پر بیٹھ کر آج کا کام چیک کر رہی تھی۔۔۔ڈارک بیلو سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔کندھوں سے نیچے آتے سیلکی بال اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ابھی اسے دیکھنے میں مگن تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔

دونوں نے دروازے پر دیکھا ان کا کولیگ علی تھا

ارے آو علی۔۔۔ مہتاب نے اسے اندر بلایا۔۔

اسلام و علیکم کیسے ہو دونوں۔۔اس نے سلام کرتے ہوئے دونوں کا حال پوچھا اور ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا

دونوں نے ایک ساتھ اسلام کا جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آو بیٹھو علی۔۔مہتاب نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں بس میں واڈ میں جا رہا ہوں یہ فائل تم کو دینی تھی۔۔

اس نے فائل اسے دیتے ہوے کہا۔۔

اچھا پھر فری ٹائم میں ملتے ہیں۔۔۔وہ کہتے ہوئے چل پڑا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد حشر نے پھر مہتاب کو دیکھا جو اس کو دیکھ کر مسکرائی

ھمم چلو چلتے ہیں پھر۔۔۔اس نے حاشر کو کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو اس کو دیکھنے میں مگن تھا ایک دم سے چونک گیا

ہاں ھمم چلو!۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا ہمشیہ کی طرح کام میں مگن تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔فائل کو پڑھتے ہوئے اس نے جواب دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو برو کیا چل رہا ہے۔۔۔حیدر اندر آتے ہوئے کہنے لگا اور اس کے سامنے جا بیٹھا۔۔

ھمم کچھ نہیں بس کام۔۔اس نے ابھی بھی فائل سے نظریں نہیں اٹھائیں۔۔۔

یار بس کر پلیز کتنا کام کرے گا ہاں کبھی آرام بھی کر لیا کر۔۔۔۔

بس اس کا اتنا کہنا تھا کہ مصطفی کا صبر جواب دے گیا۔۔۔

آرام ہاں ہنہ۔۔۔میری زندگی میں سکون اور آرام کہاں۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر اس کی حالت سمجھ رہا تھا۔۔۔اس لیے اس کو بولنے دیا کہ شاید بولے گا تو اپنی بھڑاس نکال لے۔۔

تمھے پاتا ہے آج بھی موم پھر وہی بات شروع کر دی ییییییار بس میں تھک گیا ہوں ۔۔۔وہ اس وقت شادید اکتایا ہوا اور پریشان تھا۔۔

آج تک انہوں نے ہماری فکر نہیں کی کہ ہم کیا کرتے ہیں۔۔۔کھانا کھایا بھی کے نہیں ۔۔۔خیر وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ ہی کر لیں تو بڑی بات ہے۔۔۔

لیکن جہاں میری شادی کی بات ہے اس میں وہ ایسے پریشان ہیں جسے ان کو میری سب سے زیادہ فکر ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یعنی حد ہو گئی ہے یار مطلب کیا میں بچا ہوں جو مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔

مجھے پتا ہے وہ اس لیے سیمیل سے میری شادی کرانا چاہتی ہیں کیوں نکہ وہ ہر لحاظ سے بہترین ہے ان کی نظر میں۔۔۔اس نے ان کی نظر میں پر خاص زور دیا

وہ لڑکی حد سے زیادہ ماڈرن ہے۔۔۔اس میں حیا بلکل نہیں ہے محرم اور غیر محرم کا فرق تک نہیں معلوم اس کو اس سے شادی کر لوں میں یعنی ڈیڈ جیسی زندگی گزاروں سیریسلی !۔۔۔۔

اس کی بولتے بولتے آواز اونچی ہو گئی غصے سے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم۔۔۔بات تواس کی بلکل سو فیصد درست تھی سیمیل جیسی لڑکی سے بہتر ہے بندہ سینگل رہ لے۔۔

یار اچھا چھوڑ آو کہیں اچھی جگہ چل کر لنچ کرتے ہیں۔۔اور اس مسلے کا بھی کوئی حل نکال لیتے ہیں۔۔۔

مصطفی نے گہرا سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اب اس مسئلے کو کس طرح حل کرنا ہے۔۔

اس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور حیدر کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب کی فرزانہ بیگم کی لو میرج تھی۔وہ لوگ یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔۔۔ان کے بیچ کافی گہری دوستی تھی۔۔

مہراج صاحب فرزانہ بیگم کیلیے خاص جذبات رکھتے تھے اور یہ بات فرزانہ بیگم بھی جانتی تھیں۔۔

اور انہیں کوئی اعتراض بھی نہیں تھا۔۔مہراج صاحب کافی امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔۔اور ان کی پرسینلٹی بھی اچھی تھی۔۔تو ان اور کیا چاہیے تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پڑھائی ختم ہوتے ہی مہراج صاحب نے ان کے گھر رشتہ بھیج دیا۔فرزانہ بیگم کے گھر والوں کو بھی کوی اعتراض نہیں تھا ان کی فیملی ویسے بھی بہت اوپن مائنڈ تھی۔۔

یوں ان لوگوں کی شادی ہو گئ۔۔پہلا ایک سال تو سب ٹھیک تھا مگر جب بات ان کے سب سے بڑے بیٹے ابراہیم پر آئی تو انہوں نے صاف منع کر دیا کہ ابھی وہ اولاد کی ذمے داری قبول نہیں کر سکتیں۔۔۔ا

للہ نے انہیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا مگر ان صرف اپنی فکر تھی۔۔۔

لیکن مہراج صاحب ابراہیم کے آنے سے بہت خوش تھے اور صرف وہی اسے وقت بھی دیتے۔۔کیوں کہ فرزانہ بیگم نے تو اس کو مکمل طور پر میڈ کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب یہی سمجھتے تھے کہ وقت کے ساتھ وہ ٹھیک ہو جائے گیں مگر یہ ان کا صرف ایک خیال ہی تھا۔۔

فرزانہ بیگم نے اپنی لائف کو زرا بھی نہیں بدلا۔۔یہاں تک کہ ابراہیم کے 3 سال بعد مصطفی اور 2 سال بعد صارم کی پیدائش پر بھی فرزانہ بیگم نے اپنے آپ پر توجہ دی۔۔

مہراج صاحب کے پاس صبر کرنے کے علاوہ کوئی اور حل نہیں تھا کیونکہ اب ان کے بچے بھی تھے اور وہ ابھی بھی ان سے محبت کرتے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب بچوں کے لیے ایک اچھی میڈ رکھنا چاہتے تھے مگر فرزانہ بیگم نے وہ اپنی سٹیٹس کو نظر میں رکھتے ہوا ایک ماڈرن سی لڑکی کو ہائر کیا یہ جانے بینا کہ وہ بچوں کے لیے صیح ہے کہ نہیں۔۔۔

اور وہی ہوا جس کا مہراج صاحب کو ڈر تھا۔۔۔۔۔

ایک دن وہ آفس کے کم سے شہر سے باہر گئے ہوے تھے دو دن بعد جب گھر لوٹے تو 5 مہینے کے صارم کی رونے کی آواز آرہی تھی۔۔

وہ جلدی سے بچوں کے کمرے میں آئے اور صارم گود میں اٹھایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ارے کیا ہوا میرے بیٹے کو ہاں۔۔۔وہ صارم کو گود میں لیے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے ابراہیم۔۔!انہوں نے ابراہیم سے پوچھا جو اس وقت 8 سال کا تھا۔۔۔

بابا اس کو بھوک لگ رہی ہے اور میڈا ابھی تک نہیں آئی۔۔۔

ابراہیم کے کہنے پر وہ چونک گئے۔۔

کیا میڈا ابھی تک نہیں آئی۔۔۔انہوں نے ٹائم دیکھا دن کے 12 بج رہے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جو کب سے کونے میں بیزار بیٹھا تھا ایک دم بول پڑا۔۔۔

جی بابا وہ ایسا ہی کرتی ہیں۔۔۔ کبھی آتی ہیں کبھی نہیں۔۔۔اور ہر وقت موبائل ہی دیکھتی ہیں۔۔۔۔وہ شاید بہت تنگ تھا اپنی میڈ سے۔۔۔

مہراج صاحب نے ایک گہرا سانس لیا اور کچھ میں اے صارم کو دودھ بنا کر پیلا اور دونوں بچوں کو کھانا دیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ سوئے ہوئے صارم کو گود میں لیے اپنے کمرے میں آئے اور صارم کو بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود وہ آج کے واقعے کے بارے۔میں سوچنے لگے آج تو حد ہو گئی تھی جانتے تھے کہ فرزانہ بیگم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مگ آج وہ فیصلہ کریں گے۔۔۔۔

ایک نظر صارم پہ ڈال کر وہ اس کے پاس بیٹھ گئے جو اب سکون سے سو رہا تھا۔۔۔

وہ بلکل اپنی ماں جیسا تھا۔۔۔ان کے چہرے پہ ایک اداس مسکراہٹ آئی کتنا بد نصیب تھا وہ جس کو ابھی ماں کا لمس نہیں ملا تھا ماں ہونے کے باوجود۔۔۔۔

انہوں نے فون اٹھایا اور کال ملانے لگے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں ٹھیک ہوں اچھا تم نے کسی گل آپا کا بتایا تھا۔۔۔ہاں اس کو کل سے ہی بھیج دو

۔۔۔۔ ھمم ٹھیک ہے۔۔۔۔

بات ختم کر کہ وہ آگے کا سوچنے لگے۔۔۔

گل آپا ایک 30 سال کی خاتون تھیں۔۔۔مہراج صاحب کو وہ بچوں ک لیے صیح لگیں تھیں مگر فرزانہ بیگم نے یہ کہ کر منع کر دیا کہ ایک بوڑھی عورت کیسے بچوں کو دیکھے گی۔۔۔

جیسے خود ان کو بچوں کی بہت فکر تھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یس۔۔۔

ڈاکٹر سجاد اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوئے اور اسلام کیا۔۔

ارے وعلیکم اسلام۔۔۔ڈاکٹر سجاد ایں بیٹھیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیریت کیسے آنا ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے نا ہسپتال میں۔ان کے بیٹھنے پر اس نے بات شروع کی۔۔۔

جی اللہ کا کرم ہے سب بہترین چل رہا ہے۔۔۔میں یہ فائل لایا تھا۔۔آپ ایک دافع چیک کر لیں۔۔

وہ ان سے فائل لیتے ہوئے سوالیا نظروں سے ان کو دیکھنے لگا۔۔

کیسی فائل ہے یہ؟وہ ان سے پوچھنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل اس میں تمام فنڈس کا ریکارڈ ہے جو آپ نے ہسپتال کیلیے دیے تھے۔۔کتنے پیسے کہاں لگے سب کا ریکارڈ اس میں ہے۔۔۔۔۔وہ اس کو تفصیل سے بتا رہے تھے۔۔۔

مصطفی نے فائل کھولے بنا ہی ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔اور ان سے کہنے لگا۔۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی ڈاکٹر سجاد۔۔۔مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔آخر کو ہمارا 3 سال کا ساتھ ہے۔۔سو یہ سب ضروری نہیں ہے۔۔۔وہ ان کو عزت دیتے ہوئے بولا۔۔۔

سب یہ تو آپ کا بڑا پن ہے پر میرا فرض ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔آپ اتنی دور سے آئے۔۔۔بتایں کیا لیں گیں چائے یا کوفی ۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی ٹیلیفون پہ دو کپ کوفی کا کہتا پھر سے ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔

ارے اس کی ضرورت نہیں۔۔وہ اس کو منع کرتے ہوئے بولے۔۔

آپ اس کو چھوڑیں یہ بتایں ہسپتال میں سب ٹھیک چل رہا ہے نہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔اور مجھے یاد ہے آپ کی بات میں ایک دو دن کسی اچھے سٹاف کا بندوبست کرتا ہوں اور ساتھ ایک nutritionist کا بھی۔۔۔۔

کو رہنے دیں سب سٹاف کو دیکھ لیں nutritionist بہت شکریہ۔۔آپ بے شک ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی۔۔۔آخر nutritionistارے اسے کسے ضرورت نہیں۔۔۔بلکل ضرورت ہے ان لوگوں کا بھی حق ہے کہ ان کو سب ملے۔۔۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ھمم چلیں بہت شکریہ۔۔۔

میرا فرض تھا۔۔۔۔۔

اتنے میں کوفی آگی اور وہ دونوں ہسپتال کے بارے باتیں کرنے لگے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسلام و علیکم ڈاکٹر عامر کیسے ہیں آپ۔۔۔

واعلیکم اسلام آج ہمیں کیسے یاد کیا آپ نے مصطفی صاحب۔۔۔وہ اسلام کا جواب دیتے ہوئے پر جوش ہو کر بولے۔۔۔

آپ سے ایک کام تھا۔۔۔

جی جی آپ بس حکم کریں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہیے جو گاوں کے ہسپتال میں کام nutritionist دراصل مجھے کچھ ڈاکٹرز اور

کا دیکھ nutritionist کریں۔۔۔ڈاکٹرز کا میں نے بندوبست کر دیا ہے آپ زارا

لیں۔۔۔جو لوگوں کی مفت خدمت کر سکتے ہوں۔۔۔

چلیں بے شک میں پے بھی کر دوں گا مگر قابل ہوں وہ ان سے کہنے لگا۔۔۔۔

ھممم میں سمجھ گیا آپ بلکل بے فکر ہو جائیں اور کب تک چاہیے۔۔

ھمم آپ دو دن تک کر دیں کیوں کہ وہاں ضرورت ہے۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔وہ اس کو تسلی دیتے ہوے بولے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم ٹھیک ہے شکریہ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

فون بند ہوتے ہی ڈاکٹر عامر نے زارا کو فون ملایا جو ان آفس میں کام کرتی تھی۔۔۔

وہ اس کے کام میں دیر نہیں کرنا چاہتے تھے کیوں کہ آخر کو وہ ان کے ہسپتال کو اتنے فنڈز دیتا تھا۔۔۔

ہیلو زارا جلدی سے علی مہتاب اور حاشر کو میرے آفس میں بھیجو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ٹھیک ہے ڈاکٹر۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ تینوں ان کے آفس میں داخل ہوے۔۔۔۔

ڈاکٹر عامر آپ نے بلایا؟ حاشر نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں آو بیٹھو۔۔۔کچھ اہم بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ان کو بیٹھنے کا کہتے ہوے کہنے لگے۔۔۔

مجھے یہ بتاو تم لوگوں میں سے سوشل ورک کرنے میں کن کون انٹرسٹیڈ ہے۔؟

ان کے سوال پہ مہتاب نے سب سے پہلے ہاتھ کھڑا کیا وہ جانتے تھے ہی بندی ضرور کرے گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کو دیکھا دیکھی حاشر نے بھی کھڑا کیا۔۔۔آخر کو وہ ہمشیہ اس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔ سب کو دیکھ کر علی نے بھی کر لیا۔۔۔

ڈاکٹر عامر نے اس کے اس عمل پر ہنس پڑے۔۔۔

ھممم صیح۔۔۔اچھا تو سنو۔۔۔اس ہسپتال کو سب سے زیادہ جو فنڈز دیتے ہیں ان کو کچھ کی ضرورت ہے۔۔۔وہ پے کرنے کو بھی تیار ہیں مگر میں nutritionist بہترین چاہتا ہوں آپ لوگ مفت کام کریں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل یہ ایک گاوں کا ہسپتال ہے بہت غریب لوگ ہیں تو مفت کام کر کے دعائیں لیں۔۔۔۔ویسے وہ پے کرنے کو بھی تیار ہیں۔۔۔

اب جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔۔۔۔بات ختم کر کہ وہ ان کا جواب کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔

مہتاب نے بغیر وقت لیے کہا مجھے منظور میں مفت کام کرنے کو بھی تیار ہوں۔۔۔۔

حاشر نے ایک نظر اس کو دیکھا جو بنا مطلب کہ ہر وقت مدد کے لیے تیار رہتی تھی۔۔۔

میں بھی تیار ہوں۔۔۔۔حاشر نے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں بھی تیار ہوں۔۔۔۔ علی نے جواب دیا۔۔۔

ھمم مجھے تم لوگوں سے یہی امید تھی ٹھیک ہے صبح ہی تم لوگ چلے جاو۔۔۔۔

ٹھیک ہے ڈاکٹر۔۔۔۔اور پھر وہ تینوں ان کے آفس سے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

تھک تی نہیں ہو اتنا کام کر کے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ابھی اتنا کام ہسپتال کا کرتی ہو اور پھر ویسے اتنا سوشل ورک کرتی ہو کیسے کر لیتی ہو۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفس سے نکلنے کے بعد حاشر نے اس سے پوچھا وہ اس کے پیچھے ہی اس کے کیبن میں آگیا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اس کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دی تو اس کے دائیں گال پر ڈیمپل پڑا۔۔

۔۔۔۔

حاشر تو اس کی اس مسکراہٹ میں کھو گیا تھا۔۔

بس اچھا لگتا ہے لوگوں کی مدد کرنا ہر کیسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔کتنے لوگ ہم سے زیادہ لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں مگر نہیں وہ اپنے مسائل میں الجھے رہتے ہیں پتا ہے اگر ہم کسی کی مدد کرتے تو اللہ خد ہماری مشکلات کو آسان کرتا ہے اس دینا میں ہم صرف اللہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی عبادت ہی نہیں کرنے آئے بلکے اللہ کی عبادت کا مقصد بھی لوگوں کی مدد کرنا ہے۔۔۔۔۔اب روزے کو دیکھو اس سے اس شخص کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے وہ احساس ہی ہم سے ان لوگوں کی مدد کراتا ہے۔۔۔

اپنی بات پوری کر کے اس نے اس کی طرف دیکھا جو فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی بات کو غور سے سن رہا تھا۔۔

اس کی بات بھی اس کی طرح خوبصورت تھی۔۔۔

وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن وہ تینوں اس کے آفس کے لیے چل پڑے۔۔۔۔علی کی چونکہ گاڑی خراب تھی اس لیے وہ حاشر کے ساتھ آیا راستے میں ہی انہوں نے مہتاب کو لے لیا۔۔۔وہ اس کے گھر کے سامنے کھڑے تھے جب حاشر نے مہتاب کو کال کر کے آنے کو کہا۔۔۔

ھممم تو کب رشتہ جھج رہے ہو۔اس کے گھر۔۔

علی مہتاب اور حاشر کی کی کافی گہری دوستی تھی۔۔۔سو وہ اپنے دوست حاشر کو سمجھتا تھا جو مہتاب کیلیے کیسا محسوس کرتا تھا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب؟۔۔۔حاشر ایسے کہا جیسے وہ نہ سمجھتا ہو۔۔

اب اتنے بھی بچے نہیں ہو اب بتاو۔۔۔علی نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ھمم امی سے بات کر لی ھے وہ تو تیار ہیں میں بس مناسب وقت کا انظار کر رہا ہوں۔۔۔اس نے بتایا۔۔۔

ھمم اور یہ مناسب وقت کب آئے گا؟ علی نے شرارت سے پوچھا۔۔۔

اس سے پہلے ہو کوئی جواب دیتا اس نے علی کے پیچھے والے شیشے سے دیکھا مہتاب ان کی طرف ہی آ رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے کالی گھٹنوں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی۔۔۔اور کالی ہی جینز۔۔۔۔میک اپ کے نام پر ہلکی سی لیپ سٹیک لگائی ہوئی تھی وہ ہمشیہ اسی طرح سادگی سے تیار ہو تھی۔۔۔

اور آج وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی کالا رنگ واقعی اس پر بہت اچھا لگتا تھا

علی نے اس کو اس طرح مگن ہوتے دیکھ کر شرارت سے مسکریا۔۔۔کہتے ہو تو پیچھے چلا جاؤں۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں مہتاب گاڑی میں پیچھے اکے بیٹھ گئی۔۔۔۔

سلام کرتے ہوئے اس نے ان دونوں کو دیکھا اور مسکرا دی۔۔

چلیں؟۔۔۔۔۔

علی نے شرارت سے کہا تو حاشر نے اسے گھورتے ہو گاڑی سٹاٹ کی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں پہنچ کر ان کو تھوڑی دیر بیٹھا یا پھر سب سے پہلے علی کی باری آئی پھر حاشر کی اور سب سے آخر کی میں مہتاب کی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی ایک منٹ کیلیے دھنگ رہ گی اس کا کمرہ واقعی بہت خوبصورت تھا اسے شاید اس کی طرح کالا رنگ پسند تھا تو کمرے میں بلیک ہی فرنیچر تھا۔

اس نے نظر گمائی وہ ایک کونے میں کھڑکی کی طرف کھڑا فون پہ بات کر رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کرے سو وہ خاموشی سے کھڑی رہی۔۔۔

مصطفی جیسے ہی بات ختم کر کے مڑا۔۔۔

ایک منٹ کیلیے واقعی اس کی خوبصورتی میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا نہیں تھا کہ اس نے خوبصورت لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی وہ ملک سے باہر بھی گیا تھا وہاں کا حسن بھی اس نے دیکھا تھا مگر اس میں نجانے کیا بات تھی وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

کالا رنگ شاید اس کیلیے ہی بنا تھا اس کے دل نے بے اختیار کہا۔۔۔

خود پر نظروں کو محسوس کیا تو اس نے سر اٹھایا تو دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

مصطفی ایک دم چونک گیا۔۔۔خود کی کیفیت پر حیران ہوتے ہوے وہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو اسلام کرتے ہوئے کرسی پر جا بیٹھی۔۔۔۔

اسلام کا جواب دے کر اس نے اس سے وہ فائل پکڑی جو اس نے آگے بڑھائی ہوئی تھی

۔۔۔

فائل کھولتے ہی اس کی نظر اس کے نام پر پڑی۔۔۔ مہتاب اس نے بے اختیار اس کا نام

پکارا۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی فائل کو پڑھ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا جو نظریں جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اس سے نظریں ملائے بیٹھی ہوتی۔۔۔

ھمم۔۔۔اچھا تو کب سے آپ سوشل ورک کر رہی ہیں آپ؟۔۔۔

مصطفی اسے غور سے دیکھتے ہوے بولا۔۔۔

جی 7 سال ہو گئے ہیں مجھے۔۔۔ مختصر سا جواب دیا گیا۔۔۔

ھمم۔۔۔ مصطفی کی گہری نظریں اس کو الجھن میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کل سے جوئن کریں۔۔۔ڈرائیور آپ کو دے دیا جائے گا۔۔۔ٹھیک؟۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی بات پر حیران رہ گئی۔۔۔یعنی کہ اسے اتنی جلدی سے کنفرم کر لیا گیا تھا۔۔۔وہ تو اس جلدی پہ پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی کیفیت کو سمجھتے ہو وہ ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

حیران ہونے کی ضرورت نہیں مس مہتاب۔۔۔اس نے اس کے نام پر خاص زور دیا۔۔۔

دراصل میں اس لیے آپ کو رکھ رہا ہوں کیوں کہ آپ نے پہلے بھی لوگوں کے لیے مفت کام کیا ہے۔۔۔سو مجھے بھی اس لیے آپ بہتر لگیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی اس بات پہ وہ پر سکون ہو گئ۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے سر میں کل سے انشاءاللہ جوئن کر لوں گی۔۔۔ شکریہ۔۔۔

نو پرو بلم۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ کبھی بھی لڑکیوں کے سامنے نہیں مسکریا۔۔۔ مگر آج وہ خود ابھی اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ خد بہت حیران تھا۔۔۔۔

ھمم ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور خدا حفظ کرتے ہو باہر چلی گئ۔۔۔۔

جبکہ مصطفی ابھی تک اس کے سہر میں کھویا ہوا تھا

وہ اس کے جانے کے بعد عجیب سی کیفیت میں تھا۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ مہتاب کچھ دیر اور بیٹھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ جسے لڑکیوں سے چڑ تھی وہ آج اسے بات کرنے کے ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا۔۔۔

وہ گم سم سا بیٹھا تھا کہ اچانک سیمیل اندر داخل ہوئی بغیر دستک دیئے۔۔۔

ہائے ہینڈسم!۔۔۔وہ ایک ادا سے چلتی ہوی آئی اور مسکرا کر اس کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔

وہ ایک دم سے چونک گیا۔۔اور اس کا موڈ ایک دم سے خراب ہوا۔۔۔

تم کو کوئی تمیز ہے۔۔۔اور کتنی مرتبہ معنہ کیا ہے یہ میرا آفس ھے تمہارا گھر نہیں ۔۔۔۔وہ غصے سے بولتا ایک دم سے کھڑا ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سیمیل آرام سے مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اور میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے کہ عادت ڈال لو۔۔۔وہ اب بھی مسکرا رہی تھی۔۔

مصطفی غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔اسے پہلے میں کچھ کر دوں۔۔۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔۔تم کیا کرو گے مصطفی کر تو میں چکی ہوں بس اب نتیجہ آنا باقی ہے۔۔۔۔اور پھر وہی ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔۔شرارت سے کہتی ہوئی وہ اس کے بہت پاس آ کر کھڑی ہو گی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ اس کی گردن کے گرد ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی کہ مصطفی نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کو پیچھے کیا اور غصے سے کہنے لگا

اپنی حد میں رہو سمجھی۔۔۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔

سمجھنا تو اب تمہیں ہے میری جان۔۔۔وہ اس کو زچ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

دفعہ ہو جاو۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے دھڑا

Get Lost Seemal

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو جا رہی ہوں لیکن میری بات یاد رکھنا۔۔۔۔

بائے۔۔ مسکرا کر کہتی ہوئی وہ وہاں سے چل پڑی۔۔۔۔

پیچھے مصطفی کا غصے سے برا حال تھا۔۔اور ایک بات جو اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی

وہ یہ کہ سیمیل ایسے ہی نہیں اتنی بڑی بات کہہ گئی کچھ گڑبڑ تو ضرور ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

بندہ تو بڑا ڈیشینگ ہے یار کیا پرسینلٹی تھی اس بندے کی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی بس مصطفی کی پرسینلٹی کے گن ہی گا رہا تھا۔۔

حاشر جو خد بھی ایمپرس ہوا تھا لیکن اب علی کی باتوں سے تنگ آ گیا تھا۔۔۔

تم کیا کہتی وہ مہتاب۔۔۔۔ علی نے حاشر کو تنگ کرنے کیلیے پوچھا۔۔۔

حاشر بے اختیار گہرا سانس لے کر رہ گیا اب وہ کس طرح برداشت کرے گا مہتاب کے منہ سے کسی دوسرے شخص کی تعریف۔۔۔ جبکہ وہ اس شخص سے تو وہ خود بھ ایمپرس ہوا تھا۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب جو ابھی تک اس کی باتوں میں گم تھی اس کے بولنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ اگلا بندہ اس کے سہر میں کھو جائے۔۔۔

علی کے پوچھنے پر وہ چونک گئی۔۔۔حاشر کب سے اسے نوٹ کر رہا تھا کہ جب سے وہ انٹرویو دے کر آئی ہے پیچھے بیٹھی ایسے ہی گم سم ہے۔۔۔

ہاں بات تو بلکل ٹھیک کہ رہے ہو۔۔۔وہ واقعی کسی کو بھی ایٹریک کر سکتا ہے۔۔۔۔

اس کے منہ اس اتنی تعریف سن کر علی بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسہ۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ حاشر نے اپنا غصہ قابو میں رکھتے ہوئے اس کو شیشے سے دیکھا وہ اس کو سوچ کر مسکرا ئی تھی۔۔۔اور یہ بات حاشر کو اور غصہ دیلا گئی۔۔۔

تم خاموش رہ کر گاڑی نہیں چلا سکتے اس کے غصے سے کہنے پر مہتاب نے اس کو حیرت سے دیکھا جو کم ہی غصہ کرتا تھا۔۔۔

تم لوگوں کو کیا جواب دیا؟۔۔۔مہتاب نے دونوں سے پوچھا

حاشر جو پہلے ہی غصے سے بھرا ہوا تھا اچانک بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا جواب دینا ہے اس کی ارادے سے لگ نہیں رہا تھا۔۔۔بلاوجہ آج وقت ضائع کیا ہے

علی نے بھی اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

حاشر جو غصے سے بھرا بیٹھا تھا مہتاب کے جواب پر ساکت رہ گیا۔۔۔

اچھا ہممممم مجھے تو انہوں نے رکھ لیا ہے اور کل سے جوئن کرنے کو بھی کہا ہے۔۔۔وہ حاشر کو بنا دیکھے بولی۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔علی اور حاشر ایک ساتھ بولے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں بھی پہلے حیران رہ گئی تھی مگر پھر انہوں نے کہا کہ میں کافی ٹائم سے سوشل ورک کر رہی ہوں اس لیے۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

حاشر یہ سن کر خاموش ہو گیا۔۔۔یعنی وہ اس کے ساتھ کام نہیں کرے گا۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

اگر مہتاب اس شخص کی تعریف نہ کی ہوتی تو شاید وہ خوش بھی ہوتا مگر اب بات اور تھی

۔۔۔۔

ھمم تو تم اب سے ہسپتال نہیں آو گی؟ علی نے پوچھا تو حاشر بھی متوجہ ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ میں کیسے آسکتی ہوں دو دو جگہ۔۔۔اس نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

ھمم چلو آل دا بیسٹ۔۔۔۔۔۔ علی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

جبکہ حاشر خاموش ہی تھا۔۔۔

۔۔۔۔

اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔اسے لگا کہ اس کا سر درد سے پھٹ جائے گا۔۔۔۔وہ پھر بھی گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو لاونج میں سے فرزانہ بیگم کی اونچی اونچی آوازیں ارا ہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا دل کیا وہ واپس چلا جائے۔۔۔مگر اپنا نام سنتے ہی رک گیا۔۔۔

بس ایک سیکنڈ لگا تھا اس کو سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔

وہ میرا بیٹا ہے صرف میرا کہا ہی مانے گا وہ۔۔۔فرزانہ بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔

فرزانہ وہ آپ کا بیٹا ہے کوئی غلام نہیں۔۔۔اور بیٹا وہ آپ کا تب بھی تھا جب وہ پیدا ہوا تھا اور تب بھی تھا جب اس کو ایک ماں کے پیار کی ضرورت تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ بس اپنا دیکھ رہی ہیں۔۔۔ایک اچھے بڑے گھرانے کی لڑکی ہو۔۔اس کے خاندان کے پاس بہت پیسہ ہو اور اس کا رہن سہن بھی آپ کی طرح ہو۔۔۔ مگر پلیز میں مصطفی کی زندگی کو اپنے جیسا نہیں بنے دوں گا۔۔۔

مہراج صاحب بھی غصے سے بول رہے تھے لیکن آواز ان سے کم تھی۔۔۔

فرزانہ بیگم کو ان کی بات پہ آگ ہی لگ گی۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتیں مصطفی اندر آیا۔۔۔

دیکھ رہا ہے ہو اپنے باپ کو اب مجھ سے بھی تنگ آگیا ہے وہ۔۔میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھ سے شادی کر لو۔۔۔خد آئے تھے تم۔۔۔کوئی کمی نہیں تھی مجھے۔۔۔۔وہ غصے سے کہتیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز۔۔۔مصطفی نے ضبط سے کہا۔۔۔

کیا پلیز اور ہاں تم مصطفی میری بات دھیان سے سن لو تم تمہاری شادی صرف سیمیل سے ہو گی بس۔۔۔وہ اپنی بات ختم کرتے ہوے کہنے لگیں۔۔۔

ھمم دیکھیں گے میری ایک شرط ہے۔۔۔پہلے آپ ابراہیم کے بارے میں سوچیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔اس نے تہمل سے کہا۔۔۔لیکن اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

مہراج صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا کہ وہ کیا کہ رہا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم کی جان میں جان آئی۔۔۔

کیا تم واقعی سیمیل سے شادی کر لو گے۔۔۔۔انہوں نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

موم پہلے آپ ابراہیم کو دیکھیں اور میں نے یہ نہیں کہا کہ میں سیمیل سے شادی کروں گا ۔۔۔۔میں سیمیل کو دیکھ لوں گا۔۔۔۔

وہ تو اپنی مرضی کا مالک ہے آیک ہی لڑکی کے پیچھے اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔۔۔۔تم کیوں اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔۔۔وہ غصے سے چلائیں

موم پلیز میں خد غرض نہیں ہوں اور بنا کسی کی سنے وہ وہاں سے چالا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پیچھے وہ سلگتیں رہ گئیں۔۔۔۔

مہراج صاحب بھی خاموش ہو کر چلے گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر آ کر بھی وہ کھوئی کھوئی ہوئی تھی اس کے سہر میں۔۔۔۔ شیشے میں کھڑی ہو کر وہ آج کا سارے دن کو یاد کرنے لگی۔۔۔۔

اس کو معلوم بھی نہیں تھا کہ وہ مسکرا رہی ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم خیریت جناب اکیلے اکیلے مسکرایا جارہا ہے۔۔۔ہمم

زینیا کب اس کے پاس آئی اس کو پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

ہاں کچھ ن۔ نہیں ہوا ایک دم گھبرا گئی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔اچھا نہیں پوچھتی۔۔۔نیچے آو کھانا لگ گیا ہے۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی بھاگی۔۔۔۔۔۔

ھمم وہ بھی فریش ہو کر نیچے آئی اور سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسا رہا آج کا دن ھمم۔۔۔سیما بیگم نے اس سے پیار سے پوچھا

جی کافی اچھا رہا بلکہ میں پہلے سے ہی سوشل ورک میں انٹرسٹیڈ تھی تو انہوں نے مجھے رکھ بھی لیا ہے۔۔۔۔

ایک گاوں میں ہسپتال ہے کل سے ڈرائیور بھی لینے آئے گا۔۔۔

واہ گریٹ یار۔۔۔۔گیڈ جاب۔۔۔۔۔عاص نے اس کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ سیما بیگم پریشان ہو گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر مہتاب کیسی جاب ہے جو ایک دم سے رکھ بھی لیا اور پھر گاوں میں جانا ہے نا جانے کیسے لوگ ہوں گئے۔۔۔وہ فکر سے بولیں۔۔۔

ارے امی بہر نہ کریں۔۔۔سب ٹھیک ہے ہمارے سینئر ڈاکٹر کے ہی کہنے پر میں گئ تھی ۔۔۔اس نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا

امی بے فکر رہیں اب وہ بچی نہیں ہے۔۔۔عاص نے بھی اس کی ہمایت کرتے ہوئے بولا تو ان کو مطمئن ہونا ہی پڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گھر میں داخل ہوا تو سیدھا لاونج میں آیا جہاں صارم اکیلا بیٹھا تھا گم سم سا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بر و خیریت۔۔۔۔۔

ابراہیم اس کے ساتھ بیٹھتے ہوا پوچھا۔۔۔۔

ھمم آج پھر موم ڈیڈ کا جھگڑا ہوا۔۔۔اور تو اور مصطفی بھائی بھی آج بڑے غصے میں تھے۔۔۔

کیا ہوا تھا؟ابراہیم نے پریشانی سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہی کے چیڑل میرا مطلب ہے کے سیمیل سے شادی کر لو۔۔۔تو بھائی نے کہا پہلے آپ کا سوچا جائے۔۔۔صارم نے اسے ساری تفصیل بتائی۔۔۔

ھممم۔۔وہ اس کی بات پر مسکرا بنا نہیں رہ سکا وہ جنتا تھا وہ سیمیل سے کتنا چیڑتا ہے۔۔اور اس نے آج ہی مصطفی سے بات کرنے کا سوچا۔۔

ویسے بروپھر کیا خیال ہے۔۔۔وہ شرارتسے ابراہیم سے پوچھنے لگا۔۔۔

ابراہیم نے اسے گھورا پھر مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

ابھی بس پڑھائی کرو۔۔۔وہ اس کو ٹالتے ہوے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بھائی میں کب شادی میں بھنگڑے ڈالوں گا۔۔۔وہ واقعی اداس تھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔اچھا کچھ سوچتے ہیں۔۔۔۔وہ ہنس کر بولا۔۔۔

سچییییییی بھائی۔۔۔صارم تو چلا ہی اٹھا۔۔۔۔

ارے آرام سے یار۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے بولا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ نے ان سے بات کی موم۔۔۔۔ سیمیل ان کے پاس صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں پر نیل پینٹ لگاتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں کی تھی بات میں نے اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔وہ موبائل پر مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ اس کو جواب بھی دے رہی تھیں۔۔۔

دیکھنا کیا ہے موم ان سے کہیں نا کہ مصطفی کو راضی کریں ورنہ وہ جانتی ہیں کہ انجام کیا ہو گا۔۔۔

اور اس جال میں تو وہ خود ہی پھنسی ہیں ہم نے تو کوئی فورس نہیں کیا تھا۔۔۔وہ منہ بنا کر بولنے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ ہماری قسمت ہے کے فرزانہ کی ڈور ہمارے ہاتھ میں ہے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے غرور سے کہنے لگیں۔۔۔

موم پلیز آپ بس ان سے کہیں جلدی کریں۔۔۔کیا وہ اپنے کو بیٹے کو بھی نہیں مانا نہیں سکتیں۔۔۔اس کا موڈ آف ہوا۔۔

تم تو اسے کہہ رہی ہو جسے مصطفی کا تم کو پاتا نہ ہو حوصلہ رکھو میری بچی شادی تو تمہاری مصطفی سے ہی کروں گی۔۔۔مجھے اپنی بہن کا پتا ہے۔۔۔۔وہ اس کو مسکرا کر کہتیں اس کو سمجھانے لگیں۔۔۔

ھممم۔۔۔۔وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج جلدی جلدی تیار ہوئی اور نیچے آئی۔۔۔۔

ہمشیہ کی طرح ٹیبل پہ سب پہلے سے موجود تھے۔۔۔عاص اپنی عادت سے مجبور بولے جا راہا تھا اور بچاری زینیا اس کی ہر بات نہ چاہتے ہوئے بھی سن رہی تھی۔۔۔

ارے اپی آج کیا بات ہے آپ جلدی میں ہیں۔۔۔وہ جو عاص کی باتوں جان چھڑانہ چاہ رہی تھی اس کو مہتاب کو دیکھ کر اس کو امید نظر آئی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں وہ ڈرائیور کھڑا ہے اس کا فون آیا ہے میں جا رہی ہوں بس۔۔۔۔وہ جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوا اور سیما بیگم کو خدا حفظ کرتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

اور ہمشیہ کی طرح سیما بیگم نے پیچھے سے آواز دی کہ

آیت لکرسی پڑھ لینا یاد سے۔۔۔

اور بیچاری زینیا اس کی آخری امید پر بھی پانی پھیر گیا۔۔۔

اور اس کو وین آنے تک اگلے دس مینٹ تک عاص کی بے تکی باتیں۔۔۔اچھا زینیا یہ۔۔ اچھا زینیا وہ۔۔۔یار یہ مہتاب کو کتنی جلدی ہوتی ہے نا جانے کی۔۔۔اچھا تمہے پاتا ہے ۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ سنی پڑیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو تقریبا دو گھنٹے لگے گاوں پہنچے میں۔۔۔۔وہاں پہنچتے ہی جیسے گاڑی سے نکلتے ہی اس کو ٹھنڈ یہوانے ویلکم کیا۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد نظر گمائی دور دور تک سبز کھیت ہی کھیت تھے۔۔۔کہیں کہیں کوئی مٹی کے گھر تھے۔۔۔۔

وہ پہلی دفعہ گاوں آئی تھی۔۔۔۔بہت مزہ آنا ہے۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔وہ مسکراتے ہوے ڈرائیور کے پیچھے چل پڑی جو اس کو ہسپتال تک لکے جا رہا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر قسمت نے اس کے لیے کچھ اور ہی سوچا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ڈاکٹر سجاد اس کے آنے پر کھڑے ہوئے۔۔۔

ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ ان کے سامنے جا بیٹھی جہاں انہوں نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کیسی ہیں اپ۔۔۔ڈاکٹر عامر اور مصطفی سر سے معلوم ہوا کہ کہ آپ یہاں کام کرنا چاہتی ہیں اور وہ بھی مفت۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کافی ایمپرس ہوا ہوں آپ سے۔۔۔کافی سالوں سے آپ لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں

وہ بس مسکرا کر دی۔۔۔۔۔۔

اچھا آپ کو میں کام بتاتا ہوں ایں اور آپ کا کمرا بھی دیکھاتا ہوں

۔۔وہ اٹھے اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑی۔۔۔

اچھا آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا نہ سفر میں۔۔وہ اس سے پوچھنے لگے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔

ھمم گڈ۔۔۔ایں اس طرف۔۔۔۔وہ مہتاب کو اس کا کمرا دیکھا کر چلے گئے۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور لیب کوٹ پہنے لگی اور جا کر کمرے میں موجود واحد ایک بڑی کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی

یہاں بھی دور دور تک سبز کھیت ہی کھیت تھے۔۔

اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔۔۔اس کے لمبے سیلکی بال ہوا میں اڑھ رہے تھے سفید گھٹنوں تک آتی فراک اور بلیک پینٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ باہر کے منظر میں میں اتنا کھو گئی تھی کہ اس کو پتا ہی نہیں چلا کہ وہ دور کھڑے ایک شخص کی نظروں میں ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کام میں بری طرح مگن تھی کہ اچانک اس کا فون بجا۔۔

اس نے چونک کر اپنا فون اٹھایا۔۔۔ کسی انون نمبر سے کال تھی وہ ایسی کال نہیں اٹھاتی تھی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے اٹھالیا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔اس کی دھمی آواز میں دوسری طرف موجود شخص کھو سا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے پھر سے ہیلو کہا۔۔۔تو دوسری طرف مصطفی چونک گیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔کیسی ہیں آپ مس مہتاب۔۔۔۔اس نے اس کے نام پر زور دیا۔۔۔

اور اس کی آواز وہ آیک دم سے پہچان گئ۔۔۔

اپ۔۔۔۔وہ ابھی بھی حیران تھی۔۔۔

جی میں کیا ہوا؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپکچھ نہیں آپ کو نمبر کیسے ملا۔۔۔اس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم جہاں تک مجھے یاد ہے آپ ہی نے ر سیپشین پہ اپنا نمبر دیا تھا۔۔۔وہ مسلسل مسکرا رہا تھا پتا نہیں کیوں اس کو اس سے بات کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔

اسے اچانک یاد آیا۔۔۔ہاں۔۔۔جی خیریت تھی آپ نے فون کیا

اسے لگا وہ مسلسل مسکرا رہا ہے۔۔۔اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔۔۔

مصطفی کو معلوم ہوا کہ اسے تو خد بھی معلوم نہیں کہ اس نے فون کیوں کیا۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے پوچھنا تھا کہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا آپ کو سفر میں۔۔۔ڈرائیور نے آرام سے پہنچا دیا؟۔۔۔۔

جی ہاں بہت شکریہ آپ کا۔۔ بلکل ٹھیک رہا۔۔۔وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

ھمم اور آپ کو ڈاکٹر سجاد نے کام تو بتا ہی دیا ہو گا۔۔وہ جان بوجھ کر بات لمبی کر رہا تھا

جی بتا دیا تھا اور میں دیکھ بھی رہی ہوں سب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتا دروازے پر دستک ہوئی اور مہتاب نے چونک کر دیکھا ایک مریض اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔

اس کو اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ مصطفی سے بولی

اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں مجھے مریض کو دیکھنا ہے۔۔۔

اور بغیر اس کی کچھ سنے اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

اور دوسری طرف مصطفی اس کی جلد بازی پر مسکرا دیا۔۔۔

کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے ہاں ہمیں بھی بتاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی اچانک حیدر کے بولنے پر چونک گیا اس کو معلوم بھی نہیں ہوا کہ وہ کب اندر ایا۔۔۔۔۔

ہاں کچھ نہیں یار۔۔۔۔وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔

کچھ تو ہے یار۔۔۔اسے ہی تم مسکرا دو سیر یسلی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔وہ فائل کھولتے ہوئے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھممممم اچھا ٹھیک ہے نہ بتاو کوئی نہیں۔۔۔تم اور بس ایسے ہی مسکراد وایسا ہو نہیں سکتا ۔۔۔اور تم لکھ لو یہ راز بھی زیادہ دیر چھوپے رہنے والا نہیں ہے۔۔۔اور جس بھی شخص کی وجہ سے مسکرائے ہو اللہ اس کو لمبیییی عمر دے اور میرے یار کی زندگی میں اسے شامل کر دے۔۔۔۔

حیدر بنا اس کے حالت دیکھے بولتا گیا۔۔۔

جبکہ مصطفی ایک دم ساکت ہو گیا۔۔۔

امین اس نے دل میں بے اختیار کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تھک ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور کپڑے بدل کر بستر میں گھس گئی۔۔۔آج اس کا پہلا دن تھا اس لیے وہ کافی تھک گئی تھی۔۔۔۔

اسے گاوں دیکھنا تھا مگر کام ہی اتنا تھا کہ ہو بس اپنے کام تک ہی رہی۔۔۔۔

فون کے بجنے پر وہ چونک گئی اور فون دیکھا تو حاشر کا فون تھا۔۔۔

ہیلو مہتاب کیسی ہو۔۔۔حاشر بولا۔۔

ہمم میں ٹھیک تم سناو۔۔۔وہ لیٹتے ہوئے بولی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہوں میں بھی تم بتاو کیسا رہا پہلا دن۔۔۔میرا دل نہیں لگا تمہارے بغیر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔اچھا پر میرا لگ گیا۔۔۔۔اور دن اچھا گزرا۔۔۔وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمم صحیح ہے یار۔۔۔وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا اور مہتاب اس کے ایسا کرنے پہ قہقہہ لگاتی ہنس پڑی۔۔۔۔

ہنس لو بھول گئی ایک ہی دن میں۔۔۔وہ موضوع ناراضگی سے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایسا نہیں ہے بس بہت مصروف دن گزرا تھا آج سو۔۔۔۔۔

حاشر نے محسوس کیا وہ واقعی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

ہمم آئی نو۔۔۔ چلو آرام کرو پھر بات کریں گے۔۔۔۔۔

ہمم خدا حافظ۔۔۔ وہ واقعی تھکی ہوئی تھی سو اس نے فون بند کر دیا۔۔

فون رکھ کر وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ رہی کہ اس کے کانوں میں اس کی گہری اور خوبصورت آواز گونجی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ آنکھیں بند کئے ہی مسکرادی۔۔۔اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے کب نیند آئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

وہ خاموش سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اپنا بیگ اس نے سوفے پر رکھا۔۔۔اور کچن کی طرف دیکھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

وہ سیدھا کچھ میں داخل ہوا اس کا رخ دوسری طرف تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے بلکل قریب آیا اور اس کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔اس نے سرگوشی کی۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔وہ جو اس کی گردن میں منہ چھپائے کھڑا تھا اس کے کان میں بولا۔

اس نے اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تو وہ مسکرا کر اس کی طرف مڑی۔۔۔۔اور اس کی گردن کے گرد ہاتھ رکھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھ کر اپنے پاس کیا۔۔۔

تم سوچ رہی تھی کہ آج بھی نہیں اوں گا۔۔۔ ھممم

اس کے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ بولا۔۔

ہاں۔۔۔بہت مس کر رہی تھی آپ کو۔۔۔پیار بھرا شکوہ کیا گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کا شکوہ سن کر مسکرا دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ہمم تو کوئی بات نہیں ابھی یہ شکوہ بھی ختم کر دیتے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی اس نے اسے اپنے بازوں میں اٹھایا اور کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔

ہا۔۔۔ارے۔۔۔۔۔وہ کچھ بولتی کہ وہ اس پر جھکا اور وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اس کا دوسرا دن تھا وہ پر جوش وہ کر سارے کام کر رہی تھی۔۔۔ایک ایک مریض کو پر اپر ٹائم دے رہی تھی۔۔۔ مسلسل تین گھنٹوں بعد جا کر اس کو کچھ فارغ وقت ملا۔۔۔

تو اس میں وہ باہر نکل آئی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے آخر کار اس کو گاوں دیکھنے کا موقع مل ہی گیا۔۔۔وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی ہسپتال کے پاس پاس ہی گھوم رہی تھی۔۔اور کوئی تھا جو دور کھڑے اس کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

گھومتے گھومتے وہ پھر ہسپتال کے سامنے آئی تو اس نے ڈاکٹر سجاد کو دیکھا جو کسی گاوں کے رہنے والے سے بات کر رہے تھے۔۔۔

وہ جب تک ان کے پاس پہنچی تو وہ بندا جا چکا تھا۔۔۔

ارے آپ مہتاب۔۔۔ڈاکٹر سجاد اس کو باہر دیکھ کر کہنے لگے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی بس کوئی کام نہیں تھا تو اس لیے۔۔۔وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

اچھا چلیں آئیں چائے پیتے ہیں۔۔۔اور چائے کو مہتاب کیسے منع کر سکتی تھی وہ بھی ان کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

وہ لوگ ڈاکٹر سجاد کے کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اچانک مہتاب نے ان سے پوچھا۔۔

تو آپ کب سے یہاں کام کر رہے ہیں؟۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی بات پر ایک دم سے چونک گئے۔۔۔۔میں۔۔۔۔مجھے یہاں 5 سال ہو گئے ہیں۔۔۔وہ اس کو بتانے لگے۔۔

ھمم اور یہ ہسپتال کب سے ہے؟

وہ اس کی بات پر مسکرا دئے۔۔۔ ھمم یہہسپتال بھی پانچ سال سے ہے جب سے بنا ہے تب سے یہاں ہوں۔۔۔بہت لوگوں نے یہاں کام کیا مگر صرف کچھ عرصہ پھر سب چلے گئے ۔۔۔بس میں اور چند ایک لوگ ہیں جو شروع سے ہیں۔۔۔

وہ اس کو تفصیل سے بتانے لگے۔۔۔

اچھا۔۔۔وہ بہت غور سے ان کی بات سن رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بھلا ہو مصطفی کا جس کی وجہ سے ابھی تک یہ ہسپتال چل رہا ہے ورنہ ہم کب تک کرتے۔۔۔ مسکرا کر اس کو تفصیل بتانے لگے تو وہ مصطفی کے نام پر چونک گئی

مصطفی میرا مطلب ہے کہ وہ سر مصطفی۔۔۔وہ چونک کر پوچھنے لگی۔۔

ہاں وہی۔۔۔ شاہ انیڈرسٹی کو تو جانی ہو گئی اس کے مالک مہراج صاحب کا بیٹا۔۔۔ بہت قابل ہے اللہ نے اس بہت دیا ہے اور وہ اللہ کی رضا میں لگاتا بھی ہے۔۔۔۔اس کے باپ کا اتنا بیسنس ہے پھر بھی اس نے اپنا شروع کیا اور بہت کم عمر میں ہی اس کو کافی حد تک کامیاب کر لیا ہے۔۔۔ یہ ہسپتال بھی اسی نے بنوایا ہے اور یہاں کے جو سردار ہیں ان سے کوئی مسلہ نہ ہو تو اس نے یہ زمین بھی خرید لی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو مصطفی کے بارے میں بتانے لگے۔۔۔

اور وہ بہت غور سے اس کی بتائیں سن رہی تھی۔۔۔پتا نہیں کیوں اس کو اس کے بارے میں سنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

آج چھٹی تھی تو گھر پر ہی تھا۔۔۔وہ صارم اور گل آپا لائونج میں بیٹھے تھے۔۔۔صارم بڑے مزے سے گل آپا سے سر کی مالش کروا رہا تھا۔۔۔جبکہ مصطفی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

گل آپا۔۔۔یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔۔صارم سے راہا نہ گیا تو اس نے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو مگن ہو کر اس کے سر کی مالش کر رہی تھیں ایک دم سے چونک گئیں۔۔۔ حیران تو مصطفی بھی ہوا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔

ہیں یہ کیسا سوال ہے؟

گل آپا کو صارم کی پیدائش کے بعد مہراج صاحب نے رکھا تھا وہ ان کو بچوں کیلئے بہترین لگتی تھیں۔۔۔۔اور واقعی ان کا سب بچوں کی تربیت میں بڑا ہاتھ تھا۔۔۔ان کو کبھی ایک ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں نا گل آپا آج چھٹی ہے اور بھائی بھی گھر پر ہیں حیران نہ ہوں تو اور کیا کروں۔۔۔

اس نے مصطفی کو آنکھ مارتے ہو گل آپا سے کہا۔۔۔

مصطفی ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔۔وہ چھٹی والے دن میں بھی گھر نہیں ہوتا تھا اور کبھی اگر رک جاتا تو صارم کے ہاتھوں ہمشیہ شامت ہی آتی تھی۔۔۔۔

ارے اسے نہیں کہتے بھائی ہے۔۔۔ویسے بھی اتنے دنوں بعد میرا بچہ آج گھر میں رکا ہے خبر دار جو اس کو تنگ کیا تو۔۔۔

وہ اس کو ڈانٹ کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں

جبکہ مصطفی اس کو گھورنے اور صارم اس کو شرارتی نظروں سے دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی دونوں کا یہ کام جاری تھا کہ گل آپا کہ کہنے پر دونوں چونک گئے۔۔۔

ویسے مصطفی ہی ابراہیم کو آج کل کیا ہو گیا ہے اس نے بھی کچھ زیادہ ہی نہیں گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا ہے۔۔۔

اااا۔۔۔۔ مصطفی تو ایک لمحے کیلیے گھبرا گیا۔۔۔ مگر صارم نے ایک اونچا قہقہہ لگایا۔۔۔

گل آپا تو ڈر ہی گیں۔۔۔۔ہائے اللہ صارم۔۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر ہلکہ سا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیییییی۔۔۔۔۔۔میری پیاری گل اپاآپ کو نہیں پاتا وہ بھی اب ان کی صحبت میں رہنے لگے ہیں ۔۔۔اور پھر مصطفی کو آنکھ مارتے ہوئے اونچہ سا قہقہہ لگا کر ہنس پرا۔۔۔۔۔وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا اس کو تنگ کرنے کا۔۔

اب کی بار اس کے آنکھ مارنے پہ مصطفی نے اس کو کھینچ کر تکیا دے کر مارا جو اس نے آسانی سے پکڑ لیا۔۔

ہی ہی ہی پھر کبھی بھائی۔۔۔وہ اس کو تنگ کرتے ہوئے باہر بھاگا۔۔۔اور مصطفی اس کے پیچھے۔۔۔۔

جبکہ گل آپا سب تماشہ دیکھتی رہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ جانے آج کل بچوں کو کیا ہو گیا ہے ہے کوئی گھر نہیں آتا تو کوئی ابھی تک بچہ بنا ہوا ہے۔۔۔وہ بس دل میں سوچتی رہ گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر سجاد سے باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی تو حاشر کا فون آیا۔۔۔فون اٹھتے ہوئے وہ کرسی پر جا بیٹھی۔۔۔

ہیلو کیسی ہو مہتاب۔۔۔حاشر نے اس کے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک تم سناو۔۔۔حاشر وہ فائل کھولتے ہوئے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیسا ہو سکتا ہوں تمہارے بغیر۔۔وہ بس سوچ کر رہ گیا۔۔۔کہا تو صرف اتنا کہ۔۔۔۔

ہاں یار ہمشیہ جیسے ہوں بس۔۔۔۔

اور علی کی سناو کیسا ہے وہ۔۔۔وہ اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ اس کو کیا ہونا ہے سب ٹھیک ہیں یہ بتاو تم بس وہاں کی ہو کر رہ جاو گی اب کیا۔۔۔۔وہ واقعی اس کو یاد کرتا تھا اس لیے پوچھے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایسی بات نہیں ہی آج ڈاکٹر سجاد نے سب کی ڈیوٹی سٹ کر دی ہیں۔۔۔مجھے ہفتے کو آف ہے۔۔۔۔وہ ساتھ ساتھ کام بھی ختم کر رہی تھی۔۔۔

ہمم چلو پھر اس ہفتے کو میٹ اپ رکھتے ہیں پھر کیا خیال ہے۔۔۔وہ پیلن بناتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔۔

اوکے میں دیکھتی ہوں۔۔۔وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

سب یار سوچنا نہیں ہے۔۔۔۔اس نے ضد کی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس شخص کو دیکھ کر ایک پل کیلیے گھبرا گئی پھر جلدی سے خدا حافظ کرتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی جو اس کے سامنے بیٹھے فرصت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

جی آپ کی فائل۔۔۔۔وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاہاہا ارے ے ے ہم آپ کو کہاں سے مریض لگتے ہیں۔۔ہاں

وہ اس کو گہرئی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

اس کو اس کے اس طرح دیکھنے سے گھبراہٹ ہو رہی تھی اس کا دل کیا یا تو اس شخص کو کہیں جھج دے یا خود کہیں چلی جائے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ت تو آپ یہاں۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلی سی بول پڑا۔۔۔

آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں۔۔۔میں شاہ زیب ہوں یہاں کے سردار کا سب سے بڑا بیٹا ۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولا

جی اس کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے۔۔۔

جبکہ وہ اس کو اسی طرح دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

پھر کوئی کام ہے آپ کو؟وہ پوچھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بس اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ڈاکٹر سجاد کچھ فائل لے کر کمرے میں آئے اور شاہ زیب کو دیکھا کر حیران ہوئے۔۔۔

ارے آپ یہاں۔۔۔

جی ڈاکٹر سجاد۔۔۔میں نے سوچا ہسپتال کا چکر لگالوں۔۔۔اگر کیسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کو دیکھ لوں

اخر کو میرے گاوں کا ہسپتال ہے اور میرا فرض ہے اس کی ضرورت پوری کرنا۔۔۔وہ خباصت سے مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔اور ایک نظر مہتاب کو دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی پلیز آپ آئیں میرے کمرے میں ڈاکٹر سجاد نے اس کو نکالنے کی۔۔۔

ھمم چلیں۔۔۔ایک نظر پھر سے مہتاب کو دیکھا اور چل پڑا۔۔

ڈاکٹر سجاد نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اس کے چہرے کو دیکھا اس کو مطمئن دیکھ کر سمجھ گے تھے کہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی۔۔۔تو وہ بھی اس کو فائل دے کر چلے گئے

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فرزانہ بیگم اور کتنی دیر کریں گی آپ کو میں بس دس دن اور دے رہا ہوں جلدی جلدی میری بیٹی کو مصطفی کے نام کر دیں یا میرے پیسے واپس کریں وہ بھی سود کے ساتھ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل کے والد نے غصے سے ان کو کہا۔۔۔

دیکھیں میں کر رہی ہوں نہ۔۔۔میں تو خد سیمیل کو اپنی بیٹی مانتی ہوں۔۔۔بس مصطفی کو

منالوں پھر۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتیں کہ وہ بول پڑ

آپ کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہونا سو پلیز۔۔

یا تو شادی کروائیں یا میرے پیسے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔اور وہ بس دیکھتی رہ گئیں۔۔غصے دے ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔

کہاں پھنس گئی۔۔۔۔انہوں نے دل میں سوچا۔۔

اب تو مصطفی کو ماننا ہی پڑے گا۔۔۔۔انہوں نے بے اختیار سوچا اور چل پڑیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے اب کچھ ہو گا۔۔۔۔اگر انہوں نے پیسے لا دیے تو۔۔۔۔۔۔ سیمیل جو پیچھے کھڑکی میں کھڑی تھی اپنی ماں سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بے فکر رہو وہ پہلی بات اتنے پیسے وہ بھی سود کے ساتھ نہیں دے گی کوئی اتنا بے وقوف نہیں ہے۔۔۔اس کا شوہر بھی اس کو پیسے دینے دے پہلے ضرور پوچھے گا۔۔۔

اس کے پاس شادی کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

وہ مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھمم ٹھیک ہے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔اچھا یہ بتاو جلال انیڈرسٹی سے کب میٹینگ ہے

۔۔۔کوئی فائنل ڈیٹ رکھ لو۔۔

مہراج صاحب نے فائل پڑھتے ہوئے سامنے بیٹھے ابراہیم سے کہا جو پتا نہیں کہاں کھویا ہوا

تھا۔۔۔

اہم۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔انہوں نے اس کو متوجہ کیا۔۔۔

وہ آیک دم سے چونک گیا۔۔۔آ۔۔جی ڈیڈ۔۔۔

اا۔۔ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔اس نے ان سے فائل میں

چاہی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن مہراج صاحب نے فائل پیچھے ہی رکھی اور اس کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔۔

کیا بات ہے آج کل دل کیوں نہیں لگ رہا تمہارا۔۔۔ہاں۔۔وہ باپ تھے ساری زندگی انہوں نے اپنے بچوں کو توجہ دی وہ اپنے تینوں بچوں کو سمجھتے تھے۔۔۔

نہیں ڈیڈ کچھ نہیں۔۔۔وہ جانتا تھا انکو سمجھ آگئی ہے کہ کچھ ہے۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گیا۔۔۔

بولو ابراہیم۔۔مجھے یقین ہے جو کچھ بھی ہو مجھے یقین ہے تم کوئی غلط کام نہیں کر سکتے۔۔۔

بولو۔۔۔ان کی بات سے اسے حوصلہ ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ دراصل اس دن جب۔۔۔۔اور اس نے ایک گہرا سانس لے کر سب بتانا شروع کیا ۔۔۔۔اور آخر تک بتا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس کا گانا ختم ہوا سب نے تالیاں بجائیں۔۔۔۔

یو بروتم تو چھا گئے۔۔۔۔اس کے سب سے بہترین دوست نے اس کو سہراہا۔۔۔۔

وہ واقعی اچھا گاتا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت بہت شکریہ آپ کا سب کا وہ کہہ تو سب سٹوڈنٹس کو رہا تھا مگر نظریں کونے میں چھپی کھڑی سوہا کی طرف تھی۔۔۔

افففففف وہ اس کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر گھبرا گئی اور جلدی سے کیفے سے چلی گئی۔۔۔

وہ اس سے ناراض تھی مگر ہائے یہ دل اس کی آواز سن کر ہی پگل جاتا تھا آج بھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے گانا سنے آ گئی تھی۔۔

اوئے۔۔۔۔اوئے صارم۔۔۔چلی گئی بھابھی۔۔۔اجا ادھر۔۔آفاق نے اس کو ٹیبل سے ہی آواز لگائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چونک کر پیچھے مڑا اور ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔

کیا یار اب کیوں اداس ہوتا ہے لکھ لے میری بات وہ آج مان جائے گی آخر کو آج اتنا اچھا گانا سنایا ہے تو نے اس کے لیے۔۔۔

آفاق نے اس کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یار۔۔وہ پھر بھی اداس رہا۔۔۔

ارے یار میں اور آفاق ایسے ہی خوار ہوتے ہیں ٹھیک تین دن بعد یہ دونوں صحیح ہو جاتے ہیں۔۔ہم پیچھے سے خوار ہوتے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کا تو یہ روز کا کام ہے۔۔۔ہم ایسے ہی پریشان ہوتے ہیں کہ پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔۔اب صارم اور بھابھی دوبارہ ملیں گے بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔جبکہ یہ دونوں لیلہ مجنو کی طرح ٹھیک تین دن بعد مل جاتے ہیں۔۔۔

نہیں کیا کوئی مذاق ہے یار۔۔۔اوبھائیی مارو مجھے مارو۔۔۔

ابھی ماذ کچھ اور کہتا آفاق نے اس کو واقعی میں مارنا شروع کر دیا

ارے بھئی ارے ے آفاق کمینے رک رک۔۔۔۔نازنے آفاق کو دھمکی دی۔۔۔

۔۔۔۔جبکہ صارم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

کہہ تو وہ بھی ٹھیک رہا تھا یہ ناراضگی صرف تین دن سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ کیفے میں بیٹھے سب سٹوڈنٹس ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔

ان کا گروپ تھا بھی شرارتوں کی وجہ سے مشہور تھا۔۔۔

آج اس کو کام کرتے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔وہ یہاں کے ماحول میں ڈھل رہی تھی۔۔۔اور ڈھل بھی جاتی اگر یہ شاہ زیب نامی مصیبت اس کے پلے نہ پڑتی۔۔۔

وہ آج اس دن کے بعد سے ہر روز آتا تھا۔۔۔اور اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا اور عجیب عجیب نظروں سے دیکھا کرتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو دن پہلے سے تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔۔وہ اس کے پاس آیا تھا جب وہ کام کر رہی تھی۔۔

ہمشیہ کی طرح بنا دستک دیے وہ کمرے میں آیا۔۔۔اور بیٹھنے کے بجائے اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اس کے ایسے کرنے سے کافی ڈر گئی تھی۔۔۔آج تو ڈاکٹر سجاد بھی نہیں تھے ان کو کیسی کام سے شہر جانا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس کو کہہ کر گئے تھے کہ اگر شاہ زیب کی طرف سے کوئی گڑ بڑ ہوئی تو وہ ان کو فورن کال کر دے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے تو روز وہ اس کو شاہ زیب سے دور ہی رکھتے تھے مگر وہ پھر بھی کوئی موقعہ ضرور نکال لیتا تھا۔۔۔

ابھی یہ ہسپتال اور زمین اس کی نہیں تھی پھر بھی وہ اس سے پنگہ نہیں لے سکتے تھے کیونکہ وہ وہاں کہ سردار کا بیٹا تھا۔۔۔اور اس مسلے میں مہتاب بھی تھی۔۔۔

اپ۔۔۔وہ اس سے دور ہو کر کھڑی ہوئی۔۔

فون کی بیٹری بھی چارج نہیں تھی۔۔۔کہ وہ کچھ کرتی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ج میں وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ سیدھا دیوار سے جا لگی۔۔۔۔

آپ پلیز ابھی جائیں۔۔۔ڈاکٹر سجاد بھی یہاں نہیں ہیں۔۔۔

اور مہتاب کو لگا کہ اس نے یہ بتا کر غلطی کر دی ہے۔۔۔لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔۔مجھے پتا ہے۔۔۔ تبھی آپ سے آج دل کی بات کرنی ہے۔۔۔وہ اس کے بلکل ایک قدم کے فاصلے پر تھا۔۔

دیکھیں پلیز آپ دور رہ کر بات کریں۔۔۔اس کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کرے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے اوکے مس مہتاب۔۔۔پر پہلے میری بات تو سن لیں۔۔۔وہ اس سے کہنے لگا۔۔۔

دراصل آپ مجھے بہت پسند ہیں اور میں آپ سے شادی کرنہ چاہتا ہوں۔۔۔سو پھر کیا خیال ہے ہاں۔۔۔۔وہ خباصت سے مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔

مہتاب کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے۔۔۔ایک تو وہ اس کو شادی کا کہہ رہا تھا اوپر سے اس کا لہجہ اور نظریں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بنا کچھ کہے وہ سائیڈ سے نکلنے لگی تھی اور شاہ زیب کو اس کا ایگنور کرنے پر آگ ہی لگ گئی۔۔۔ایک تو وہ کافی دونوں سے اس موقعے کی تلاش میں تھا اور آج جب اس کو موقع ملا تو وہ اس کو ایگنور کر رہی تھی۔۔۔

میں بکواس کر رہا ہوں ہاں۔۔۔اس نے مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

ممیں۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔وہ خوف سے رونے لگی۔۔۔

اس کے آنسو دیکھ کر وہ مسکریا۔۔۔۔۔۔

او کے صرف دو دن او کے مجھے پھر جواب دینا۔۔۔ہمم اس کے چہرے پھرا انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مہتاب تو اس کی حرکت پر ساکت ہو گئ۔۔۔۔وہ اگلا سانس بھی نہیں لے سکی۔۔۔

وہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے چالا گیا۔۔۔

اور وہ وہاں بیٹھ کر روٹی چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

پھر وہ دو دن بعد آج ہی آئی کیوں کہ آج ڈاکٹر سجاد نے بھی آنا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ بس ہسپتال کے سامنے ہی کھڑی تھی۔۔کام کر کے وہ بہت تھک چکی تھی سو تازہ ہوا لینے باہر آئی۔۔۔اس سے پہلے وہ اندر کی طرف جاتی۔۔۔اچانک کوئی اس کے پیچھے سے آیا۔۔۔

وہ ایک دم ڈر گئ۔۔۔اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پر گیا۔۔۔وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔۔۔

اہ میری جان۔۔۔کیسی ہو۔۔۔میں بتا نہیں سکتا میں نے دو دن کیسے گزارے۔۔۔اس نے یہ کہتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

اور دور کھڑے شخص نے بھی یہ منظر دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جو آج گاوں کے ہسپتال کا چکر لگانے آیا تھا۔۔۔دراصل حقیقت تو یہ تھی وہ اس کو ایک نظر دیکھنے آیا تھا۔۔۔فون پر بات تو اس نے کی تھی اور اس کی بات بھی پوری نہیں ہو سکی۔۔۔اور اب اس کو کوئی بہانہ نہیں ملا تھا تو اب وہ ہسپتال کے چکر لگانے کے بہانے آ گیا تھا۔۔۔

مگر جو منظر اس کو دیکھنے کو ملا تھا اس کی دماغ کی رگیں تن گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے دل میں سب سے پہلے یہ بات آئی کہ وہ بھی ان لڑکیوں جیسی تھی۔۔۔۔وہ ان کے قریب جانے لگا لیکن مہتاب کے چہرے کے تاثر دیکھ کر ایک پل کیلیے ساکت ہو گیا ۔۔۔اور اس کو بس ایک لمحہ لگا تھا سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔

دل میں کہیں سکون سا بھی ہوا تھا کہ جیسا وہ سمجھ رہا تھا ویسا نہیں ہے۔۔۔

وہ جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچا مہتاب کی نظر اس پر پڑی۔۔۔اور بے اختیار اس کی آنکھوں میں سے آنسو نکلے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی۔۔۔شاہ زیب نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑا تھا کہ اس کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو آ گئے۔۔۔جیسے روکنے کی اس نے بھرپور کوشش کی مگر جیسے ہی اپنے قریب آتے ہوئے مصطفی کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے ائے۔۔۔

مصطفی نے آتے ہی شاہ زیب کا ہاتھ پکڑا اور غصے میں بولا۔۔۔ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔۔۔

مگر شاہ زیب نے مہتاب کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔

ارے تم کون ہو۔۔۔کہیں مس مہتاب آپ نے ان کو بھی ڈاکٹر سجاد کی طرح اپنا۔۔۔۔

اور ابھی اس کی بات پوری ہوتی کہ مصطفی نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے دبایا کہ مجبور ہو کر شاہ زیب نے مہتاب کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور جیسے ہی اس نے ہاتھ چھوڑا مصطفی نے اسے زور سے ایک تھپڑ مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر آج کے بعد اسے کے قریب بھی گئے نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔آج چھوڑ رہا ہوں مگر اگلی بار نہیں ہو گا ایسا۔۔۔

وہ غصے سے ڈھارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شاہ زیب نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اور مصطفی کو دیکھ کر بولا۔۔۔

تم شاید جانتے نہیں کہ میں کون ہوں۔۔اس کا بدلہ میں ضرور لوں گا اور ایسا لوں گا کہ ساری زندگی یاد کرو گے۔۔

اور یہ کہتے ہوئے وہ چل پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک نظر ڈری ہوئی مہتاب کو دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہسپتال کی طرف چل پڑا۔۔۔

وہ تو شکر تھا کہ ہسپتال میں رش نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

کہاں ہے کمرا؟۔۔۔اس کو اپنے ساتھ لیے چلتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

مہتاب نے جس طرف اشارہ کیا وہ اسی طرف چل پڑا۔۔۔

کمرے میں آکر اسے کرسی پر بیٹھا کر خود کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔اور اپنا غصہ قابو میں میں کرنے لگا۔۔۔ھو کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس کو کافی دن سے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے پوچھا

کب سے تنگ کر رہا ہے؟۔۔۔۔

کمرے میں صرف اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کے بولنے پر ایک دم چونک گئی۔۔۔۔

وہ وہ شروع سے۔۔۔ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم مصطفی نے ٹیبل پر پوری طاقت

سے مکا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیم اٹ مہتاب۔۔۔۔کیا ہو تم۔۔۔ہاں اگر آج وہ تمہے اٹھا کر لے جاتا تو۔۔۔ہاں کیا کر لیتی تم۔۔۔۔ایک ہاتھ تو چھڑوا نہیں سکی تم اس سے۔۔۔۔۔تو کسی کو بتا تو سکتی تھی نہ۔۔۔۔

بولو۔۔۔وہ اس پر غصے سے ڈھارا۔۔۔

مم میں وہ۔۔۔اسے ہچکیوں کی وجہ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مم میں نے ڈاکٹر سجاد کک کو بتایا تھا اور وہ وہ اس کو دیکھ رہے تھ تھے۔۔۔۔وہ اب بکا ہدہ ناپنے لگ گئی تھی۔۔۔

مصطفی نے ایک گہرا سانس لیا اور پیچھے کو ہوا۔۔۔

آخر اس میں اس کا واقعی کیا قصور۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک نظر اس کو دیکھا اور ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اس کو دیا۔۔۔

پانی پینے کے بعد وہ کچھ سمبھلی۔۔۔۔

اب پلیز مجھے پوری بات بتاو۔۔۔اس کے سنبھلنے کے بعد اس نے کرسی لے کر اس کے سامنے رکھی اور آگئے کو جھک کر بیٹھا۔۔۔۔

اور مہتاب نے اسے آیک نظر دیکھ کر پھر سے اپنی گود میں نظر ٹیکا لیں۔۔۔

اور پھر ساری بات بتادی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی کا دل کیا اس کا جا کر منہ توڑ دے۔۔۔۔اور مہتاب پر تو اس کو بہت غصہ تھا۔۔

اس نے آج تک اپنی زندگی میں اتنی بے وقوف لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔یعنی حد ہے اتنا سب کچھ ہو جانے پر بھی اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا۔۔۔اور آج بھی اس لیے اگی کہ ڈاکٹر سجاد بھی ایں ہیں۔۔۔

اسے اپنا غصہ قابو کر مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے بے اختیار کچھ سوچا اور اپنا فون نکالا اور مہتاب کے ڈرائیور کو کال کر کے واپس بھیج دیا آج جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد وہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم ایسا کرو ابراہیم تم کچھ دنوں کیلیے لندن چلے جاو۔۔۔مہراج صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

ابراہیم نے چونک کر انہیں دیکھا کہ وہ آخر کہہ کیا رہے ہیں۔۔۔وہ ان کو بتا کیا رہا ہے اور وہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

ڈیڈ آپ شاید صحیح سمجھے نہیں۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا ان کی مسکراہٹ سے وہ سب سمجھ گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف ڈیڈ آپ بھی۔۔۔وہ بھی ہنس پڑا۔۔۔۔

ہمم میں صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔۔انہوں نے پھر کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کال ختم کر کے وہ واپس مڑا تو وہ ایسے ہی بیٹھی۔۔۔تب سے اب تک مصطفی نے اسے پہلی بار غور سے دیکھا تھا وہ آج رویل بیلو کرتے اور بیلک جینز میں تھی اور اس کی گوری رنگت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر وہ رنگ بہت بچ رہا تھا۔۔۔اوپر سے اس کی رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ تو ایک پل کیلیے اس کی صورت میں کھو سا گیا تھا۔۔۔ایک دم اس کو حاصل کرنے کی خواہش ہوئی۔۔۔ہاں وہ اس قدر خوبصورت تھی کے کوئی بھی اس کیلیے پاگل ہو سکتا تھا ۔۔۔اسے دیکھ کر اسے پانا چہتا ہو گا کیونکہ وہ سادگی میں بھی غضب ڈھاتی تھی۔۔۔

اور یہ خیال اتے ہی پھر اچانک اس کو پھر سے غصہ آیا۔۔۔

اب تمہیں یہاں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس نے اسے حکم دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی بات پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اور مصطفی اس کی آنکھوں میں کھو گیا۔۔۔اور اس کی بات پر چونکہ۔۔۔

پر میرا کیا قصور ہے میں۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے مصطفی بول پڑا۔۔۔

قصور تمہارا نہیں ہے مگر وہ پھر کوئی حرکت کر سکتا ہے سو بہتر ہے کہ تم یہاں کام نہ کرو اور اس کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔

وہ اسے کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کی بات پر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو گھر چھوڑ دوں او۔۔وہ اس کو کہہ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

ممم میں چلی جاوں گی ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کے کھر میں کوئی ایمر جنسی ہے سو وہ چلا گیا۔۔۔اس لیے او۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں ۔۔۔اس نے جھوٹ بولا۔۔

اور مہتاب اتنا دری ہوئی تھی کہ وہ غور ہی کر سکی کہ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے ڈرائیور کو منع کیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مصطفی نے ہر ایک بات پر غور کیا۔۔۔اور اس کو اس بے وقوف لڑکی پر غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔ مگر اس کی حالت دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔اور اس کو ساتھ لیے چل پڑا۔۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی کے پاس پہنچے مصطفی نے اس کے لیے دروازہ کھولا اور اس کے بعد خود جا کر بیٹھا۔۔۔۔

اس سے ایڈریس پوچھنے کے بعد سارا راستہ خاموشی سے گزرا۔۔۔ مصطفی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھ لیتا۔۔۔

جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا۔۔۔حاشر عاص کے کمرے میں بیٹھا عاص کی بات پر ہنس رہے تھا کہ اچانک حاشر کی نظر گھڑی پر پڑی۔۔۔وہ آج ملنے والے تھے مگر مہتاب نہیں آئی سو وہ خود اسے ملنے آگیا ۔۔۔۔اس کو پتا تھا کہ وہ 8 بجے تک آجاتی ہے مگر آج اس کو کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

یار عاص یہ مہتاب کہاں رہ گئی۔۔۔۔۔رات کے دس بج رہے ہیں۔۔

اس نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

عاص نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا۔۔۔ہاں وہ اکسر اس وقت آتی ہیں مگر فون ضرور کر دیتی ہیں۔۔۔رکیں میں اس کو فون کرتا ہوں۔۔۔۔وہ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا اور وہ اٹھ کر سامنے بڑی سی کھڑکی کے پاس آگیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اچانک اس کی نظر نیچے گیٹ پر پڑی۔۔۔اور وہ ایک دم ساکت رہ گیا مہتاب کو اس کی گاڑی میں دیکھ کر۔۔۔اور اس کا غصہ اور بھڑا جب مصطفی نے اس کیلیے دروازہ کھولا اور اس سے کچھ کہنے لگا بدلے میں مہتاب نے مسکرا کر اس کو جواب دیا اور مصطفی تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی۔۔۔۔

غصے سے اس نے اپنی ہاتھ کی مٹھیاں بنالیں۔۔۔۔۔

اس کو پیچھے سے عاص کی آواز آئی جو اس کو مہتاب کے آنے کا کہہ رہا تھا مگر اس کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جیسے ہی اس کے گھر کے پاس رکے وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے مصطفی نے اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔وہ جیسے ہی باہر آئی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔۔اگر آج آپ نہ ہوتے تو۔۔۔اس سے آگے بولا نہ گیا۔۔۔

تمہارے لیے کچھ بھی۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا اور بولا تو بس یہ کہ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بات مہتاب۔۔۔۔بس آ گئے دھیان رکھنا۔۔۔وہ کب آپ سے تم پر آیا اور اب وہ اس کا نام لے رہا تھا۔۔۔مہتاب نے غور

ہی نہیں کیا۔۔۔۔

آپ اندر آئے نا پلیز۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

نہیں میں چلتا ہوں۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

اور تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ اندر کی طرف جاتی نہیں چلی گئی۔۔۔۔۔

اور گہرا سانس لے کر وہ بھی گاڑی میں بیٹھ اور چل پڑا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیٹ سے اندر آتے ہوئے اس نے گاڈ کو اسلام کیا اور اندر کی جانب بھر گئی۔۔۔

اندر آتے ہی اس نے سیما بیگم کو دیکھا جو ابھی ابھی کچن سے نکلی تھیں۔۔

ارے آگیا میرا بچا۔۔۔فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی میری جان پتا ہے ناماں پیچھے پریشان ہوتی ہے۔۔۔انہوں نے شکوہ کرتے ہوئے پیار سے مہتاب کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔اور اس کے ماتھے پہ پیار کیا۔۔۔اور دونوں صوفے پر بیٹھ گیئں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بات ہے میرا بچہ کچھ ہوا ہے۔۔۔ماں تھیں نا اولاد کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔

ابھی بھی ان کو وک کچھ پریشان دکھی۔۔۔

وہ جوان کے سینے سے لگی خود پر ضبط کیے بیٹھی تھی ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔۔

بن نہیں تو امی بس تھک گئی ہوں بہت۔۔۔ابھی اس نے یہ بولا ہی تھا کہ عاص نیچے آ گیا

۔۔۔

ارے ے آ گئی مہتاب۔۔۔یار بندہ کال ہی کر دیتا ہے۔۔۔وہ تو شروع ہی ہو گیا تھا اس کو

روکنے کیلیے مہتاب بولی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں وہ میرا بیلنس ختم ہو گیا تھا۔۔۔ سووو۔۔

اچھا وہ بھی چپ نہ ہوتا مگر مہتاب کی حالت دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔

ٹھیک ہے سب کام پر۔۔ عاص اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔ بس میں اب سو گئی۔۔۔ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا کو بیٹا۔۔۔ پہلے کھانا کھالو اور حاشر بھی آیا ہے کب سے بچا تمہارے انتظار میں بیٹھا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر کا نام سن کر وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔

کیا حاشر کہاں۔۔۔؟

اوپر ہے۔۔۔عاص نے جواب دے کر ٹی وی چلا لیا اور سیما بیگم اپنے کمرے میں چلیں گئی۔۔۔

وہ جیسے ہی اوپر آ کر اپنے کمرے میں داخل ہوئی اس نے دیکھا حاشر کھڑکی کی منہ کیے کھڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر۔۔۔تم کب آئے اور بتایا بھی نہیں۔۔۔میں جلدی آنے کی کوشش کرتی۔۔۔۔وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اور وہ اس کی بات پر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

کوشش کرتی یہ جانے کے بعد بھی کہ میں آیا ہوں۔۔۔

مہتاب کی کمر اس کی طرف تھی تو وہ کی حالت نہیں دیکھ سکی۔۔۔جس کی آنکھیں لال ہو ہی تھیں۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ مڑی حاشر نے اس کا بازو پکڑا اور زور سے اپنی طرف اس کا رخ کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سب سے انجان اس کی حرکت پہ بوکھلا ہی گئی اور سیدھا اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔

حح حاشر کک کیا کر رہے ہو۔۔۔اس سے گھبراہٹ سے بولا نہیں گیا۔۔۔

کہاں تھی تم ہاں بولو۔۔۔۔وہ ایک دم چیخا۔۔۔

اور مہتاب تو خوف سے رونے لگی۔۔۔۔

بولو کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز آہستہ بولو۔۔۔اس نے خوف سے کہا۔۔۔ کہیں آواز نیچے نہ جائے۔۔۔اس کو تو ویسے بھی نہیں معلوم کہ اس کا قصور کیا ہے

حاشر نے ایک نظر اپنے دروازے کو دیکھا اور پھر آہستہ مگر غصے سے بولا۔۔

بولو کہاں تھی۔۔۔

مم میں نے کہاں جانا ہے حاشر کام پہ تھی سب پتا تو ہے تمہے۔۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا سب ہی تو نہیں پتا کس کے ساتھ آئی ہو ہاں بے وقوف سمجھا ہے مجھے۔۔۔اور چچی کو تو دیکھو کتنی بے خبر ہیں ان کی بیٹی کس کے ساتھ آتی ہے یا جاتی ہے کچھ معلوم ہی نہیں ہے ۔۔۔وہ غصے سے اس کو بیڈ پر گراتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔اب کی بار مہتاب کو بھی غصہ آ گیا آخر کب تک وہ اپنے بارے میں غلط سنتی۔۔۔

سب پتا ہے تم کو۔۔۔۔ابھی ہفتہ ہی ہوا ہے اور تم نے اس شخص پر اتنا اعتبار کر لیا کے اس کے ساتھ بیٹھ کر گاڑی میں آ گئی اس کو اپنے گھر تک لے ائی۔۔۔۔داد دینی چاہئے تمہاری ہمت پر۔۔۔۔۔واہ مہتاب کتنا فاسٹ جا رہی ہو ابھی گھر تک لائی ہو اور پھر اندر بھی لے آو گی اور پھر کل کو اپنے بیڈ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا مہتاب کا اس پر ہاتھ اٹھ گیا۔۔۔

شٹ اپ حاشر۔۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اس کو حاشر سے اس بات کی بلکل امید نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کا دوست ہی نہیں بلکہ اس کے تایا کا بیٹا بھی تھا۔۔۔کتنا اعتبار کرتی تھی وہ اس پر۔۔۔ اس کے والد کے بعد سب نے اس کے سگے تایا نے بھی منہ موڑ لیا تھا مگر حاشر اس کے ساتھ تھا ہمشیہ۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کچھ بول بھی نہ پائی۔۔۔۔بیڈ کے کنارے پر بیڈ پر گراتے ہوئے پھر رونے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر کو بھی ایک دم احساس ہوا کہ وہ کیا بول گیا ہے۔۔۔۔

ایم سو۔۔۔اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی کہ مہتاب غصے سے اس کی طرف مڑی اور کہنے لگی۔۔

گیٹ اوٹ۔۔۔

سنا نہیں تم نے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔

وہ دبہ دبہ سا چیلائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مہتاب دیکھو اس کے ساتھ تمہے دیکھ کر مجھے غصہ آگیا تھا۔۔۔ایم ریلی سوری مہتاب۔۔

پلیز۔۔وہ اس کی منٹ کرنے لگا۔۔۔

مہتاب نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔ تمہیں پاتا ہے میں شوق سے اس کے ساتھ نہیں

ائی۔۔۔اور وہ اس کو سارا واقعہ بتانے لگی۔۔۔

اور یہ سارا واقعہ سن کر اس پھر سے غصہ آیا اور کہنے لگا۔۔۔

تو کیا میں مر گیا تھا ہاں۔۔۔مجھے ایک فون کر سکتی تھی تم۔۔۔۔مگر نہیں تم کو تو اسے

ایڈونچرز کا شوق ہے نا۔۔۔۔اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔جانتی ہو مہتاب تم کسی کو منہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھانے کے قابل نہ رہتی۔۔۔اور وہ شخص جس سے تم صرف تم ایک دن ملی ہو اس پر اتنا اعتبار کر لیا۔۔۔واہ کیا کہنے تمہارے۔۔۔۔اور اس کا کیا کام تھا وہاں پر بولو۔۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اس کو دیکھا جو اس وقت صرف اپنے مطلب کا تھا۔۔۔اسے اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔۔۔

حاشر پلیز جاو۔۔۔وہ بات ختم کرتے ہوئے بولی۔۔

ہاں تاکہ تم اس سے بات کر سکو۔۔۔وہ طنز کرتے ہوئے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر پلیز۔۔۔۔جاو۔۔۔۔میری تربیت میرے ماں باپ نے کی ہے اور ان کو اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔ سمجھے اب جاو۔۔۔

وہ اس کو غصے سے بولی۔۔۔۔

اگر آج کے بعد تم مجھے اس لے ساتھ دیکھی نہ پھر دیکھنا

۔۔۔

وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولا اور کمرے سے چلا گیا۔۔

اور اس نے پیچھے سے دروازہ لوک کیا اور وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج جو ہوا وہ کم تھا جو حاشر بھی۔۔۔وہ دکھ سے سوچنے لگی۔۔۔۔آخر بیٹا بھی کس کا ہے

۔۔۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہو کر بیڈ پر آ کر لیٹ گی اور کچھ دیر بعد ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب سے وہ گھر آیا تھا اس کے ذہن میں صرف وہ ہی تھی کب سے وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے لیپ ٹاپ کو اپنی گود میں رکھے وہ اس کے خیالوں میں گم تھا۔۔۔

اگر وہ آج نہ جاتا یا اس کو اور دیر ہو جاتی تو۔۔۔اس سے آگے اس سے سوچا نہ گیا۔۔۔

اس نے موبائل اٹھایا اور اس کو فون کرنے کا سوچا۔۔۔مگر کال پیک نہیں ہوئی۔۔۔

شاید سو گئی ہو۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا اور اس کو میسج کرنے لگا۔۔۔

Mhetab Are u ok ? Plz don't worry I am with u...and i will handle everything ....

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے میسج کر کے موبائل رکھا اور لیپ ٹاپ بند کیا اور ساتھ ہی ایک فیصلہ بھی کیا۔۔۔

اور لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے ایک دم پھر اس کا خیال آیا اور وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

ابھی وہ صرف سوچ میں ہے تو وہ بے بس ہو گیا تھا جب وہ اور اس کا پورا وجود اس کے نام

ہو گا تو نا جانے کیا ہو گا اس کا۔۔۔اس نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے مہتاب نہیں آئی نیچے۔۔۔اور حشر کہاں ہیں؟۔۔۔سیما بیگم جو نماز پڑھ کر فارغ

ہوئی تھیں کمرے سے باہر آ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر ان کی نظر زینیا پر پڑی جو کھانے کی ٹرے واپس لے کر آ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا نہیں کھایا۔۔۔ٹرے میں کھانا دیکھ کر وہ پوچھنے لگیں۔۔۔

نہیں شاید سو گئی تھیں۔۔۔میں دروازہ کھٹکھٹایا تھا مگر کھولا نہیں۔۔۔۔زینیا نے ٹرے ان کو دیتے ہوے بولا۔۔۔

اچھا اور حاشر۔۔۔

وہ تو کب کے چلے گئے۔۔۔زینیا کے کہنے پر وہ چونک گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا چلا گیا کیوں۔۔۔وہ چکن میں جاتے ہوئے پوچھنے لگئیں۔۔

پتا نہیں۔۔۔بس جلدی جلدی چلے گئے۔۔۔اور پتا ہے امی جان اپی کے کمرے سے لڑائی کی آواز آرہی تھی۔۔۔

وہ ایک دم مڑی۔۔۔کیا وہ لڑ رہے تھے۔۔۔۔وہ حیران رہ گئیں۔۔۔

ہوتی بھی کیسے نہ مہتاب اور حاشر کا جھگڑا ہوا تھا۔۔۔

پتا نہیں میں نے بس ہلکی ہلکی آوازیں سنی۔۔۔وہ کائونٹر پر بیٹھ کر کھیرا کھاتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امم ہمم رات کے وقت نہیں کھاتے۔۔۔سیما بیگم سوچ میں پڑ گئیں اور مہتاب سے صبح بات کر کا فیصلہ کیا۔۔۔اور پھر زینیا کو دیکھا جو کھیرا کھانے میں مصروف تھی تو اس کو ٹوکنے لگیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنیں۔۔۔۔وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھیں شیشے میں مہراج صاحب کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔مہراج صاحب جو بیڈ پر لیٹے ہوئے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے ایک دم چونک گئے۔۔۔

آپ پلیز مصطفی سے بات کریں نہ کہ سیمیل سے شادی کرلے وہ آپ کی سنتا ہے ۔۔۔۔وہ لوشن ہاتھوں پر لگاتی ہوئیں بولیں۔۔۔۔۔

وہ آیک گہرا سانس لے کر اٹھ بیٹھے اور ٹی وی بند کیا اور ان کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیسے مانگے اور فرمائش کے علاوہ یہ ان کی ان سے تیسری بات ہوتی تھی جو ان کے درمیان ہوتی تھی۔۔۔ورنہ فرزانہ بیگم مصروف ہی اتنی ہوتیں کہ بات تو دور وہ ملتے بھی کم تھے

۔۔۔۔

یا وہ لیٹ آتیں گھر یا اگر وہ گھر پر ہوتیں تو مہراج صاحب آفس کے کام سے شہر سے باہر ہوتے۔۔۔۔

دیکھیں فرزانہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے جو وہ مان جائے۔۔۔۔آپ نے جس سکول میں کہا وہ اس سکول میں چلا گیا۔۔۔جیسے دوست بنانے کو کہا اس نے بنائے مگر یہ فیصلہ وہ کبھی آپ کی مرضی سے نہیں کرے گا۔۔۔یہ اس کی زندگی کا فیصلہ ہے پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔

وہ ہی نہیں آپ کے تینوں بچوں نے آپ کی مانی ہے مگر یہ فیصلہ آپ ان کو کرنے دین ۔۔۔۔انہوں نے بارے آرام سے ان کو بات سمجھائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا خاک بات مانتے ہیں میری۔۔۔ابراہیم کو ہی دیکھ لیں میں نے بس اس لیے اس لڑکی کو ریجکٹ کیا تھا نہ کہ وہ ہمارے سٹیٹس کے مطابق نہیں رہے۔۔۔جب تک تھے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔اور اب دیکھو اس کے سوگ میں ہی رہتا ہے ہر وقت۔۔ جب دیکھو گھر سے باہر ہی رہنا ہے۔۔۔ مصطفی کی طرح۔۔۔

وہ تو بولنے پر ائیں تو بولتی ہی چلی گئیں۔۔۔

مہراج صاحب نے بڑی مشکل سے غصہ کنڑول کیا۔۔

تو کیا ایک لڑکی جو ہر لحاظ سے بہتر ہو بس اس کا سٹیٹس لو ہو تو کیا ہم اس کو ریجکٹ لکر دیں ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔وہ آج واقعی تھک گئے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں میرے سر کل میں ہر چیز دیکھی جاتی ہے مجھے ہر چیز کا جواب دینا ہوتا ہے۔۔۔وہ اترا کر بولیں۔۔۔۔۔

اچھا آپ کو سر کل میں جواب دینا ہوتا ہے اس لیے دوسرا آپ کی ہر بات کا خیال رکھے ۔۔۔چاہے آپ کے فیصلے سے اس کی زندگی خراب ہی کیوں نہ ہو جائے۔۔۔کیا آپ نے مجھے کبھی جواب دیا کہ اتنے پیسے کس لیے چاہیے ہوتے ہیں آپ کو۔۔۔رات رات بھر کیوں لیٹ آتی ہیں اپ۔۔۔۔آج ان کے صبر کی انتہا ہو گئی تھی۔۔۔۔

فرزانہ بیگم کو تو آگ ہی لگ گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب ہے آپ کا ہاں۔۔۔مجھے کیسی کو کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

سمجھے آپ اور ہاں میں ہمشیہ سے ایسے ہی تھی آپ نے مجھے ایسے ہی قبول کیا تھا شوق اب

کیا مسلہ ہے۔۔۔وہ اونچی آواز میں بولیں۔۔۔

پہلی بات آپ نیچی آواز میں بات کریں اور دوسرا ہر بیوی اپنے شوہر کو جواب دہ ہوتی

ہے۔۔۔۔وہ ان کو سمجھانے کی ایک اور کوشش کرنے لگے۔۔۔

دیکھیں مہراج صاحب میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹیھک ہوں۔۔۔۔۔سن لیں آپ۔۔۔۔

غصے سے کہتیں وہ کمرے سے چلیں

گیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پیچھے مہراج صاحب بے بس ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔دل کی طرف ہاتھ رکھا۔۔ان کو درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل ائے۔۔۔

وہ ان کی محبت تھیں۔۔۔اور وہ صرف ان کے پیسے سے محبت کرتی تھیں۔۔۔اور آج وہ یہ بات مان گئے تھے۔۔۔

_____

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ سے وہ اٹھ گئی۔۔۔اس کا درد سے سر پھٹ رہا تھا وہ ساری رات صحیح سے سو نہیں سکی۔۔۔پہلے گاوں میں جو ہوا اور پھر حاشر کا رویہ بھی اس کو ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔واپس آکر وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔پیلے سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر اس کے چہرے پر تھکن تھی۔۔۔

اس نے اپنے موبائل کو دیکھا تو وہاں ایک مس کال اور ایک میسج تھا ان نون نمبر سے۔۔۔

اس نے میسج کھولا تو ایک دم سمجھ گئی کے کس نے کیا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Thank u Mustafa !

And thank u for everything u did for me for last night ....

اس کو میسج کر اس نے موبائل سائڈ پر رکھ دیا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔
اور اس کی وجہ اس شخص کا میسج تھا یعنی وہ شخص تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Dehleez pe mere dil ki

Jo rakhe hain tune kadam

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ گیٹار ہاتھ میں لیے گانے کی دھن بجاتا آنکھیں بند کیے ہوئے تھا

پھر آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھ کر گانے لگا۔۔۔۔

وہ گانا تو سب کے بیچ بیٹھ کر گا رہا تھا مگر نظریں کونے میں بیٹھی سوہا کی طرف تھیں۔۔۔۔

Haan seekha maine jeena jeena kaise jeena

Haan seekha maine jeena mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Na seekha jeena tere bina humdum

اس کو دیکھتے ہوئے وہ پھر سے آنکھیں بند کر لیتا جیسے اس کو اپنے قریب تصور کر رہا ہو۔۔۔اور جب آنکھیں کھولتا تو اس کے علاوہ وہ کسی کو نہ دیکھتا۔۔۔

Dehleez pe merey dil ki

Jo rakhe hain tune kadam

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ ہمیشہ کی طرح دل سے گا رہا تھا۔۔۔جانتا تھا آج ان کی ناراضگی کا آخری دن ہے۔۔۔

Haan sikha maine jeena jeena kaise jeena

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Haan sikha maine jeena, mere humdum

Na sikha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na sikha jeena tere bina humdum

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

وہ لوگ گراونڈ میں بیٹھے تھے اور صارم کے گرد گول دائرے کی شکل میں۔۔۔جبکہ وہ ان سے تھوڑا دور اپنے دوستوں کے ساتھ۔۔۔اور وہ پوری طرح اس کی آواز کے سحر میں گم تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

Jo tu mila to saji hain

Duniya meri humdum

O aasma mila zameen ko meri

Aadhe aadhe poore hain hum

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی مگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے آنکھیں بند کر کے گا رہا تھا

Haan seekha maine jeena jeena, kaise jeena

Haan seekha maine jeena, mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na seekha jeena tere bina humdum

آخر میں جب گانا ختم ہوا تو پھر سے دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔اور سوہا مسکرا دی۔۔۔اور صارم کے چہرے پر اس سے زیادہ گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔اور وہ خوشی سے اٹھا اور اونچا سا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ییییییئیئیا ہووووووووو۔۔۔۔۔کہا

ییے بھابھی مان گئی یسسسسس۔۔۔۔

صارم کی دیکھا دیکھی اس کے دوستوں نے بھی مارے لگائے جبکہ سوہا کا شرم سے چہرہ جھک گیا۔۔۔۔

وہ اس کو ایک نظر دیکھ کر پھر مسکراتی ہوئی اپنی دوستوں کے ساتھ کلاس لینے چلی گئی۔۔

اور وہ اس کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اوئے بھابھی چلی گئیں۔۔۔افق کے کہنے پر وہ چونک گیا اور مسکرانے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں جائشہ ان کے پاس آئی اور صارم کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی۔۔۔

صارم غصے سے پیچھے ہوا۔۔۔آخر وہ ہی تو فساد کی جڑ تھی ان کی لڑائی کی۔۔۔

جائشہ پلیز۔۔۔دور رہا کرو کتنی مرتبہ معنہ کیا ہے مت یہ فضول حرکت کیا کرو۔۔۔۔

پلیز صارم غصہ مت کرو میں تو بس معافی مانگنے آئی تھی میری وجہ سے تم دونوں کے درمیان۔۔۔

ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ صارم بول پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ٹھیک ہے اب پلیز جاو۔۔۔وہ اس سے جان چھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔وہ اس سے دور ہوئی اور مسکراتے ہوئے چل پڑی۔۔۔

وہ اس کا موڈ آف کرنے آئی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں آیک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔مگر وہ پھر بھی کوشش کرتی ان کو دور کرنے میں۔۔۔وہ صارم کی پرسینلٹی اور اس کے پیسے سے اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔۔

چل یار موڈ آف نہ کر دیکھ لیں گے اس کو۔۔۔

چل اجا ٹریٹ دے اب۔۔۔اس کے دوستوں نے مل کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تووہ سب کیفے کی طرف چل پڑے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابراہیم جو کب سے مصطفی سے بات کرنا چاہتا تھا آج اس کو موقع مل گیا تھا وہ جانے سے پہلے اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

دروازے کی دستک پر صوفے پر بیٹھا ہوا جو سگریٹ پینے اور اپنے ہی خیالوں میں گم تھا ایک دم سے چونک گیا۔۔

اجاو۔۔۔۔ سگریٹ کو ائش ٹرے میں رکھ اس نے جواب دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم کواندر آتے دیکھ کر وہ مسکریا۔۔۔

آواوتمہے کو کیسے یاد آگئی میری۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

جبکہ ابراہیم اس کے برعکس وہ کافی سنجیدگی سے اسے دیکھ راہا تھا۔۔۔اگر کہیں کہ گھور رہا تھا تو زیادہ بہتر ہے۔۔

کیا ہوا۔۔۔مصطفی نے حیرانی سے پوچھا۔۔

کون ہے وہ؟۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون؟۔۔۔مصطفی نے ناسمجھی سے پوچھا۔

نام کیا ہے اس کا۔۔۔پھر سوال کیا گیا

کیییا۔۔۔۔اکتا گیا تھا

وہی یار جس کی وجہ سے تم بدل گئے ہو۔۔۔اور اوپر سے سب سے بڑی بات تم۔۔۔
مصطفی تم مسکرا رہے ہو۔۔۔تم جان نہیں سکتے یار میں کتنا خوش ہوں میں تمہارے لیے

۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو کہنے لگا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کے میسج کی وجہ اس کا موڈ کافی اچھا تھا۔۔۔اس کے میسج نے اس دل میں ایک نئ خواہش اٹھی تھی۔۔۔

اس نے اپنے میسج کے میں اس کا نام لکھا تھا۔۔۔اور اب اس کا دل کو اس کے منہ سے اپنا نام سننے کی خواہش ہو رہی تھی۔۔۔

وہ پھر مسکرا دیا۔۔۔اور ابراہیم نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اسے حیران نظروں سے دیکھا ۔۔

مصطفی۔۔۔یار اللہ تمہے ایسے ہی رکھے۔۔۔میرے یار۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کو واقعی دلی خوشی تھی اپنے بھائی کو ایسے دیکھ کر۔۔۔۔

اچھا تم بتاو تمہے وقت مل گیا گھر میں ٹکنے کا ہاں۔۔۔ مصطفی نے بات کا رخ اس کی طرف کیا

۔۔۔

سنا ہے تم لندن جا رہے ہو۔۔۔ہاں۔۔۔اس نے ذو معنی لہجے میں کہا۔۔

وہ یار ایسا ہی ہے بس ہی ہی۔۔۔۔اس نے سر کھجاتے ہوے کہا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔وہ بھی اس کے ساتھ ہنس دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔عاص ماحول کی وجہ سے خاموش تھا۔۔۔سب اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

جبکہ سیما بیگم نے خاموش بیٹھی مہتاب کو دیکھا اور بات شروع کی۔۔۔

عاص اور نازلی تو اسی انتظار میں بیٹھے۔۔۔سیما بیگم کی بات پر دونوں کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

تمہاری حاشر سے لڑائی ہوئی ہے مہتاب۔۔۔۔انہوں نے بات شروع کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ان کی بات پر ایک دم چونک گئی۔۔۔

اا۔۔۔جی وہ۔۔۔اور پھر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔ان کی پیار بھری آواز نے اس کو حوصلہ دیا۔۔۔

امی وہ حاشر اور باقی سب نے ملنے کا پلین بنایا تھا کل اور میں بھول گئی اور کام پہ چلی گئی۔۔۔

بس اس لیے وہ غصہ کر گیا۔۔وہ سب مجھے کافی دن سے کہہ رہے تھے۔۔

اس کو مجبور ہو کر جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن وہ آپ سے پہلے کے آئے ہوئے تھے اور موڈ تو ان کا بہت اچھا تھا۔۔۔۔عاص سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑا۔۔۔

وہ میں تھکی ہوئی تھی نہ تو اس لیے اس پر غصہ کر گئی۔۔۔اس نے سیما بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم چلو آج اس سے فون کر لینا۔۔۔دیکھو کیا ہوا دلاور بھائی (مہتاب کے تایا) اور عائشہ بھابھی (تائی) نہیں ملتے تو وہ بچہ تو ملتا ہے نہ۔۔۔ایسے نہیں کرتے میرا بچہ۔۔۔

وہ اس پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

جی امی۔۔۔اس کو حوصلہ ہوا کہ بات سمبھل گئی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص پڑ سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔

شاید ایسا ہی ہو۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔اور پھر کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

اچھا امی اب میں گاوں نہیں جاوں گی۔۔۔اس نے ان کو بتایا۔۔

اچھا کیوں خیریت تو ہے نہ۔۔۔وہ پریشان ہو کر بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی امی سب ٹھیک ہے سب دراصل وہ مجھے بھی دور پڑتا تھا اور پھر ڈاکٹر سجاد کو کوئی میل ور کر مل گیا تھا سو وانہوں نے کہا کہ میں نہ اوں۔۔ویسے بھی کام میں دیر ہو جاتی ہے اور پھر ایک لڑکی کا دیر سے گھر آنا مناسب نہیں۔۔۔اس نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

اچھا چلو یہ تو زیادہ اچھی بات ہے میں بھی تمہارے اس کام کو لے کر کافی پریشان تھی۔۔۔اللہ بہتر کرے۔۔۔۔۔وہ مطمئن ہو گیں تو مہتاب نے بھی سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

ہاں اس کو دکھ تھا کہ وہ حاشر کے رویے کے بارے میں سچ نہیں بتا سکی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔۔یہ سب تو ٹھیک ہے فراز بیگم۔۔۔کام کا کیا آہوا۔۔

وہ اصل مقصد پر آئے۔۔۔۔

دیکھیں میں کوشش کر رہی ہوں نہ۔۔۔۔فرزانہ بیگم کو ان کی منت کرنی پڑی۔۔۔۔

بس دو دن اور۔۔۔صرف دو دن اس کے بعد میں خود آپ کے گھر آ کر سب ڈیل کروں گا ۔۔۔یا تو مصطفی سیمیل سے شادی کرے یا میرے پیسے واپس کریں وہ بھی سود کے ساتھ ۔۔۔۔۔سمجھیں آپ۔۔۔۔

اور ان کی ایک بھی سنے بغیر انہوں نے فون کاٹ دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور سیمیل جوان کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔ کھل کر مسکرادی۔۔۔۔۔۔

تین دن بعد۔۔۔۔

امی پلیز بابا سے بات کریں اور آپ لوگ چچی کے گھر جائیں۔۔۔ پلیز۔۔۔

وہ آج صبح صبح ہی دلاور صاحب کے آفس جاتے ہی عائشہ بیگم کے پاس آگیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اچھا صبر رکھو۔۔۔ویسے اچھی طرح جانتے ہو تم ان کا کیا جواب ہو گا۔۔پھر بھی ضد کر رہے ہو۔۔۔وہ اس سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

وہ خود بھی سیما کی بیٹی کو اپنی بہو نہیں بنانا چاہتی تھیں۔۔۔ان کا اکلوتا بیٹا تھا جو خوش شکل تو تھا ہی مگر ساتھ ساتھ اتنی دولت کا مالک بھی تھا۔۔۔اور وہ مہتاب جو بے شک ایک اچھے اعلاقے میں ایک بہترین گھر میں رہتی تھی مگر ان کے پاس اس گھر کے علاوہ اور تھا ہی کیا

۔۔۔۔

مہتاب کے دادا کی جو جائداد دونوں بھائیوں میں تقسیم ہوئی تھی۔۔۔مہتاب کے باپ کے جانے کے بعد بڑی چلاکی سے دلاور صاحب نے اپنے نام کروالی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ لوگ کچھ نہ کر سکے۔۔۔۔سوائے صبر اور اللہ سے امید لگانے کے۔۔۔۔

اس لیے وہ اپنے بیٹے کیلیے اس کے جیسی ہی کوئی امیر گھر آنے کی لڑکی لانا چاہتی تھیں۔۔۔

مگر حاشر کی ضد ان کی سمجھ سے باہر تھی۔۔

امی پلیز میں کہہ رہا ہوں مجھے مہتاب ہی چاہیے بس۔۔۔

اس نے اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔اور کمرے سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ عائشہ بیگم بے بسی سے اس کو دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سو کر اٹھا اور فریش ہو کر نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آیا جہاں سب موجود تھے اس کی امید کے برعکس فرزانہ بیگم بھی موجود تھیں۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔سب کو سلام کر وہ کرسی پر بیٹھا۔۔۔فرزانہ بیگم جو موبائل میں مصروف تھیں ان کہ علاوہ سب نے جواب دیا۔۔

ناشتے کے دوران سب خاموش ہی تھے کے فرزانہ بیگم کا بون بجا اور وہ اٹھ کر چلیں گئیں ۔۔۔

اور مصطفی جو ناشتے میں مگن تھا اپنے باپ کے تاثرات دیکھ کر رک گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ چیز تو ابراہیم نے بھی نوٹ کی مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔

اور مہراج صاحب بلکل چپ تھے۔۔۔انہوں نے فرزانہ بیگم کے کس کا فون آیا تھا اس کا نام دیکھ کر ان کی ایسی حالت ہوئی تھی۔۔۔۔

بابا ۔۔۔ مصطفی نے ان کو متوجہ کیا۔۔۔

بابا۔۔۔

آہاں بولو بیٹے۔۔۔وہ ایک دم چونک گئے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی کو دیکھا اور بات شروع کی۔۔

بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں ہوں۔۔میں چاہتا ہوں آپ اس کے گھر جائیں۔۔۔ پلیز بابا۔۔

اس نے اپنی بات پوری کر کے ان کو دیکھا جو خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

جبکہ ابراہیم کو تو پہلے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا مگر صارم کر ری ایکشن دیکھ کر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔۔۔

صارم جو نوالا اپنے منہ میں لے کے جا رہا تھا اپنے بھائی کی بات پر ویسے ہی رک گیا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی کو دیکھنے لگا جو اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہمم کب سے چل رہا ہے یہ۔۔۔انہوں نے جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بابا جیسا اک سمجھ رہا ہے ہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے اس کو شاید پتا بھی نہ ہو میں ایسا سوچتا ہوں۔۔۔اس نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اور مہراج صاحب مسکرا دیے۔۔۔اور مصطفی نے بھی سکون کا سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ مذاق کر رہے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ایک نظر صارم کو دیکھا کر گھورا جو ویسے ہی سٹیل ہو کر مصطفی کو آنکھیں نکال کر دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی گھوریپر صارم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

تو اب ہم آپ کا رشتہ لے کر جائیں گے۔۔۔یسسس وہ پر جوش ہو کر بولا۔۔۔

کا کا رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔فرزانہ بیگم جو واپس آ کر بیٹھیں۔۔۔آخری بات سن کر بولیں۔۔۔

میں نے کر لیا میں چلتا ہوں۔صارم تو فٹا فٹ سامنے دے ہٹا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم بیٹھا رہا۔۔۔اور مصطفی نے گہرا سانس لے کر اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔جیسے کہہ رہا ہو اب کیا۔۔۔۔

دراصل ہمارے مصطفی کو بھی کوئی پسند آ گیا ہے۔۔۔کوئی ایسی مل گئی ہے جو ہمارے مصطفی کے ساتھ چل سکے زندگی بھر۔۔۔انہوں نے مصطفی کو تسلی دی اور بات شروع کی ۔۔۔۔

فرزانہ بیگم جو جوس پی رہی تھیں ایک دم ان کی بات پر ساکت رہ گیں۔۔۔۔

کک کیا مطلب۔۔۔خود کو پھنستا دیکھ کر ایک دم زور سے بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آرام سے بیگم۔۔۔دیکھیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ سمیل مصطفی کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔یہ دونوں الگ ہیں۔۔۔

کیا مطلب دونوں انسان ہی ہیں نہ پھر کیا مسلہ ہے ہاں۔۔۔ان کی بات کاٹتے ہوئے وہ چیخ پڑیں۔۔۔

موم پلیز۔۔۔مصطفی نے انہیں روکا۔۔

کیا پلیز ہاں تم بس سمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے۔۔وہ غصے میں بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا مہراج صاحب بول پڑے۔۔۔

دیکھیں فرزانہ بیگم یہ ان کی زندگی کا فیصلہ ہے ہم زور زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔بات کو سمجھیں۔۔۔وہ اب بھی تہامل کا مزائرہ کر رہے تھے۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سنا بس جو میں نے کہا وہی ہو گا وہی ان کیلیے بہتر ہے۔۔۔وہ بات ختم کرتے ہوے کہنے لگیں۔۔۔

آپ کیا چاہتی ہیں وہ بھی ابراہیم کی طرح ہو جائے۔۔کٹ کر رہ جاہے اپنی زندگی سے ہاں۔۔۔اب کی بار مہراج صاحب بھی غصے سے بولے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو میں نہیں کہا کہ وہ ایک لڑکی کے پیچھے اپنی زندگی برباد کر رے۔۔۔۔بہت رشتے ہیں اس کے بھی وہ کر لے شادی۔۔۔اور ہاں ویسے بھی پہلے ابراہیم کی شادی پہلے ہو گی ۔۔۔وہ بڑا ہے آخر۔۔۔

معاملہ ہاتھ سے جاتا دیکھ کر وہ نئی بات کھول کر بیٹھ گیں۔۔۔

موم پلیز مجھے تو دور ہی رکھیں اس معاملے سے۔۔۔ابراہیم غصے سے کہتا اوپر چل پڑا۔۔۔

جبکہ مصطفی بھی کھڑا ہوا اور جاتے جاتے کہنے لگا۔۔۔آپ کچھ بھی کہہ لیں میری مرضی کے بغیر آپ کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔میں اپنی مرضی سے شادی کروں گا اور وی سیمیل تو ہر گز نہیں ہو گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کہتے ساتھ ہی اوپر چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے فرزانہ بیگم غصے سے مہراج صاحب پر برس پڑیں۔۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔بہت کہتے تھے نہ آپ کہ میں ماں ہوں مجھے ان کی تربیت کرنی چاہیئے تھی۔۔۔آپ نے کیا تربیت کی ہے ہاں۔۔۔

ان کی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر وہ بول کر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔

اور پیچھے وہ درد برداشت کرتے رہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کھڑکی کے ساتھ کھڑی تھی آج اس واقعے کو تین دن ہو گئے تھے۔۔۔نہ وہ گاوں گئی نہ ہی دوسرے ہسپتال۔۔۔

وہ ابھی بھی حاشر کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک فون بجنے پر وہ چونک گئی۔۔۔

جب اس نے فون دیکھا تو حاشر کی کال تھی۔۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد پھر اس کی کال آئی تو مہتاب سمجھ گئی وہ اسی طرح کرتا رہے گا نا چاہتے ہوئے بھی اس نے کال پک کر لی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ مہتاب۔۔۔۔ وہی نرم لہجہ۔۔۔ مہتاب تو گہرا سانس لے کر رہ گئی۔۔۔

یعنی حد ہو گئی اتنا سب کچھ ہو گیا اور وہ اب ایسے بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

بولو۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

مہتاب میں تم سے اس رات کیلیے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی ایم ریلی ریلی سوری مہتاب۔۔۔۔پلیز میں شرمندہ ہوں۔۔۔

مہتاب۔۔پلیز کچھ تو بولو۔۔۔۔اس کے جواب نہ دینے پر وہ اسے پکارنے لگا۔۔

اور مہتاب بس سوچ کہ رہ گئی کہ اتنے گرے ہوئے الفاظ استعمال کر کے وہ وہ معافی مانگ رہا ہے۔۔۔اس کا دل بہت دکھا ہوا تھا۔۔

ہمم ٹھیک ہے میں نے معاف کیا مگر آج کے بعد مجھے کبھی فون نہیں کرنا سمجھے تم۔۔۔ ویسے بھی تایا بو کو بھی تمہارا مجھ سے ملنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔اس نے اپنے دل کی بات کہی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر مہتاب پلیز بس ایک بار بس ایک بار مجھ سے مل لو پھر جو تم کہو گی وہ ہی ہو گا۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

ٹھیک ہے بس آخری بار سمجھے۔۔۔اس نے یہ کہتے ہی فون کاٹ دیا۔۔۔

رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج صبح سے اس کا انتظار کرتے کرتے تھک کر کیفے آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

افففف کیا ہے آج کیوں نہیں آیا یہ۔۔۔۔آنے دو اسے زارا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنی دیر گرمی میں اس کا انتظار کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ کیفے میں بیٹھی فون میں مصروف تھی کہ کیسی نے اچانک اس کے سامنے جوس کا ٹھنڈا گلاس رکھا اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا گیا اس نے چونک کر سر آٹھایا۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم تو چلے جاو نہ اب بھی کیوں ائے ہو ہاں۔۔۔ سو ہا غصے سے کہتی اس کا لایا ہو جوش پینے لگی۔۔۔

اور صارم بس مسکرا کر دہ گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری یار پلیز ناراض نہ ہو۔۔۔پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

یار کوئی تو بات کرو نہ پلیز اب تو تین دن بھی ہو گئے ہیں۔۔۔

وہ اس کی منٹ کرنے لگا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔بس تم بتا دیا کرو کہ لیٹ ہو گئے۔۔۔اوکے۔۔وہ اس پر احسان کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اوکے میم۔۔۔وہ اس کو سلوٹ کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی ہنس پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر دونوں کلاس کی جانب چل پڑے۔۔۔۔

____

____

وہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا مگر وہ اپنے کام پر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

کل بھی موم کی وجہ سے وہ ڈیڈ سے صحیح طرح بات نہیں کر سکا تھا۔۔۔

مگر اسے جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ ابھی وہ اسی سوچ میں تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور حیدر اندر ایا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سلام برو۔۔۔کیا چل رہا ہے وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

ہمم کچھ نہیں۔۔۔اس وہ ابھی اپنی سوچ میں گم تھا۔۔

ہمم اچھا پھر اپنے نکاح کے چھوارے کب کھلا رہے ہو۔۔۔اس نے شرارت سے پوچھا۔۔

مصطفی نے نا سمجھی سے حیدر کو دیکھا جو شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کو پھر ایک مینٹ میں سب سمجھ لگ گئی تھی کے اس تک کس نے خبر پہنچائی۔۔۔

ایک یہ صارم بھی نہ۔۔بی بی سی بنا رہتا ہے۔۔۔اس نے چڑ کے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اپنے بھائی جیسے دوست کو تم نے بتانا گوارہ نہیں کیا۔۔۔یہ کہاں کا انصاف ہے ہاں ۔۔۔اس نے اپنے مصنوئی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چاااالوو۔۔۔ مصطفی نے گہرا سانس لے کر کہا۔۔۔

یار میں کوئی اسے بیا کر گھر نہیں لے آیا سمجھے ابھی میں نے صرف ڈیڈ سے بات کی ہے ۔۔۔اس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اچھا چل کوئی نہیں جا تجھے معاف کیا۔۔۔وہ اس پر احسان کرتے ہوئے بولا اور آخر میں اسے آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے گنگنانے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہربانی آپ کی۔۔۔مصطفی نے بھی جان چھٹ جانے پر شکر کیا۔۔۔

اچھا چل اجا اچھا سا لنچ کریں باہر جا کر۔۔۔اجا میرا یار۔۔۔

حیدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور مصطفی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے ملنے کیفے آئی تھی۔۔۔یہ جگہ بھی حاشر نے ہی تہہ کی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج وہ اس قصے کو ہی ختم کر دے گی۔۔۔۔وہ اس کے انتظار میں بیٹھی تھی وہ کیفے کے دروازے کے سامنے ہی دو تین ٹیبل چھوڑ کر ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔

کیفے میں زیادہ رش نہیں تھا وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک اس کی نظر دروازے پر پڑی۔۔۔

اور وہ وہاں ہی ساکت رہ گئی۔۔۔وہ اس سے آخری بار 5 دن پہلے ملی تھی اور اب اس کو یہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا شاید اس کا دوست۔۔مگر ابھی تک اس کی نظر مہتاب پر نہیں پڑی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مسکراتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ والی ٹیبل کے سامنے والی ٹیبل پر جا بیٹھا۔۔۔اس کا رخ مہتاب کی طرف ہی تھا۔۔۔ گرے سوٹ میں وہ واقعی کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ حاشر اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔

کیوں کہ مصطفی کی پشت دروازے کی طرف تھی تو حاشر اسے دیکھ نہیں پایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔حاشر نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا

وہ آیک دم سے چونک گئی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اہاں۔۔۔تم۔۔۔تم کب آئے۔۔۔وہ بے دھیانی میں پوچھ بیٹھی۔۔۔

بس ابھی آیا کیا ہوا تم کس کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ میرے آنے کا بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی مڑا۔۔۔

مگر اسی وقت ایک ویٹر مصطفی کی ٹیبل پر آیا جس سے حاشر اس کا چہرہ نہ دیکھ پایا۔۔۔۔

اور مہتاب کا چہرہ سفید پڑ گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ح حاشر۔۔۔اس نے بے اختیار اس کو پکارا۔۔۔اور وہ پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔

بولو مہتاب۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔۔

اب مہتاب بھی سنبھل چکی تھی۔۔میں کیا بولوں تم نے مجھے بلایا ہے بولو کیا بات کرنی تھی۔۔۔

اور اسی وقت مصطفی کی نظر اپنے ساتھ ٹیبل پر پڑی تو اسے لگا جیسے اس کی دنیا ہی تھم گئی ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنے دن سے وہ اس کی ذہن پر سوار تھی آج آخر کار اس نے اپنے سامنے اسے دیکھ ہی لیا۔۔۔

وہ کھو سا گیا تھا۔۔۔حیدر اس سے کیا کہہ رہا تھا وہ کچھ نہیں سمجھ پایا۔۔۔

ڈارک ریڈ سوٹ میں وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اچانک اس نے غور کیا کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔

اسے ایک دم دے غصہ آیا۔۔۔۔

اس کے دل نے بے اختیار کہا نہیں وہ ایسی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے کچھ پریشان بھی لگی۔۔۔۔

مصطفی۔۔۔تو یہ ہے وہ۔۔۔حیدر کے کہنے پر وہ چونک کا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مختصر سا جواب دیا گیا۔۔۔

یارا گر اس کی منگی ہوئی ہو یا پھر نکاح۔۔۔حیدر اپنی بات پوری کر ہی نہیں سکا۔۔۔کیوں کہ مصطفی اسے بہت غصے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا وہ صرف میری ہے۔۔۔اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتا آخری جملہ مہتاب کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ حیدر اس کی دیوانگی کو سمجھ گیا۔۔۔

صحیح پارہ تو تب ہائی ہوا جب حاشر نے مہتاب کا ہاتھ پکڑا۔۔اور مصطفی کو لگا بس اس سے زیادہ نہیں وہ برداشت کر پائے گا۔۔۔

دیکھو مہتاب میں شرمندہ ہوں۔۔۔میں کسی کو بھی تمہارے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔وہ کہتے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔تمہے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

مہتاب جو شاک سی اس کی بات سن رہی تھی اس کی حرکت پہ بوکھلا ہی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور فورا اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔۔

ح حاشر تمہے پاتا بھی ہے تم کہہ کیا رہے ہو۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئے ہاں۔۔۔۔ وہ غصے سے بھرے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔۔

تایا ابو اور تائی امی کبھی بھی نہیں ماننے گیں۔۔۔ اور پلیز اس بات کو یہاں ہی ختم کر دو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ اور غصے سے کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

اور مصطفی کو کچھ سکون ملا تھا مہتاب کے جانے سے اور کچھ سوچتے ہوئے وہ حیدر کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ جو اس کے جواب نہ دینے پر موبائل پر مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنو حیدر۔۔۔ مصطفی نے اسے پکارا۔۔

ہاں بھائی۔۔۔ مل گئی فرصت ہاں۔۔۔ وہ ٹیبل پر فون رکھتے ہوئے اس پر طنز کرنے لگا۔۔۔۔

مصطفی نے اسے گھورا تو وہ سیئرس ہوا

میری بات غور سے سنو۔۔۔ وہ اس کو سیئرس ہوتا دیکھ کر بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گم سم سی گھر میں داخل ہوئی اور سیدھا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔

سیما بیگم جو اپنے کمرے سے نکل رہی تھیں اس کو دیکھ کر چونک گئیں۔۔۔۔

ارے میرا بچہ آگیا۔۔۔وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کر اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئی بولیں۔۔۔

ہمم۔۔۔۔وہ ان کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی بیٹا۔۔۔۔وہ بات شروع کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی۔۔۔مہتاب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

آج عائشہ بھابھی کا فون آیا تھا وہ حاشر کے لیے تمہے مانگ رہی ہیں۔۔۔وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

جبکہ مہتاب پر ان کی بات کسی بم کی طرح گری۔۔۔۔

کک کیا۔۔۔وہ شاک تھی کہ حاشر نے گھر میں بھی بات کر لی۔۔۔اور یقیناوہ لوگ حاشر کی ضد کی وجہ سے ایسا کر رہے ہوں گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تایاابو بھی مانگئے کیا۔۔۔وہ ابھی بھی بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں بیٹا یہی تو میری سمجھ سے باہر ہے داود بھائی سے تو پوچھا بھی نہیں بھابھی نے۔۔۔ مجھے لگتا ہے بس حاشر کی ضد کی وجہ سے کہہ دیا ہے۔۔۔آنے کا بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔ایسے بھی کوئی رشتہ ہوتا ہے بھلا۔۔۔وہ دکھ سے بولیں۔۔۔

ہمم تو بس وہ ایسے ہی کہہ رہی ہوں گی۔۔۔آپ چھوڑیں امی۔۔۔میں ویسے بھی بہت تھکی ہوئی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی وہ اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گاڑی سے اتر کر سامنے ریسٹورنٹ کی طرف چل پڑی۔۔۔

بیلک جینز اور ریڈ ٹاپ میں بال کھلے چھوڑے اوپر سے ریڈ ہی لیپ سٹیک لگائے وہ سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

اس کا ٹاپ اتنا تنگ تھا کہ اس کے جسم ایک ایک چیز نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

لوگ آتے جاتے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔اور وہ یہ سب اپنا حق سمجھتے ہوئے مسکرا کر چلتی رہی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ببل منہ میں ڈالے اندر داخل ہوئی۔۔اپنا فون بیگ سے نکالتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر سامنے پڑی اس کا بیگ میں گسا ہاتھ ساکت رہ گیا۔۔۔۔

جو منظر اس کو دیکھنے کو ملا وہ ایک مینٹ کیلیے ساکت ہی رہی۔۔

پھر سمجھ آنے پر سیمیل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ائی۔۔۔

اچھاااااتو یہ چکر ہے۔۔۔اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔۔۔

مسکراتے ہوئے وہ واپس چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز صارم رکو یار پلیز۔۔۔جائشہ اس کے پیچھے پیچھے پھر رہی تھی کئی سٹوڈنٹس ان کو دیکھ رہے تھے مگر اس کس کی پرواہ تھی۔۔۔

جائشہ پلیززززززسب دیکھ رہے ہیں۔۔۔پلیز جاو۔۔۔صارم نے غصے سے کہا۔۔۔

صارم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔میرے گھر والے میری زبردستی شادی کروا رہے ہیں اور وہ لڑکا بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔پلیز۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی رو پڑی

صارم تو گھبرا ہی گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو جائشہ مم میری بات سنو۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیچھے کو کینچھا۔۔۔

اے ے ہیلو جائشہ ادھر دیکھو کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ ہاں۔۔۔۔سوہا جو کب سے برداشت کر رہی تھی یہ سب بس اب اس کا اینڈ ہو گیا تھا۔۔۔

تم میرے اور صارم کے درمیان مت آو سمجھی۔۔۔وہ اپنا رونا بھول کر اس پر چیخی

۔۔۔۔

اور صارم اس ڈرامے باز لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے اور صارم کے درمیان ہاں۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ کہنے کی ہاں۔۔۔ اور ایک بات تو تم اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو اگر تم نے شادی نہیں کرنی جہاں تمہارے ماں باپ کر رہے ہیں تو ہم بات کر لیتے ہیں ان سے۔۔۔مگر تم جو بکواس کر رہی ہو نہ سوری وہ نہیں ہو سکتا۔

سوہا کا بس نہیں جل رہا تھا کہ اس لڑکی کا قتل کر دے ابھی۔۔

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے سوہا ہم تمہارے پرینٹس سے بات کر لیتے ہیں۔۔۔صارم کو معاملہ حل ہوتا ہوا نظر آیا تو وہ بھی سوہا کے ساتھ بول پڑا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ جائشہ کو اپنا ہی کھیل ہی ہاتھ سے جاتا ہوا نظر آیا تو وہ خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

نہیں شکریہ تم دونوں کا مگر اس سے معملہ خراب ہو جائے گا۔۔۔

اور کہتے ساتھ ہی وہ چل پڑی۔۔۔

اور سوہا ایک نظر صارم کو دیکھ کر کیفے چل پڑی۔۔۔اور صارم کو لگا وہ پھر سے ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

سوہا! سوہا۔۔۔یار پلیز میری کوئی غلطی نہیں ہے اب۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا کہ وہ ایک دم سے پلٹی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور صارم کو بھی رکنا پڑا اور نہ دونوں بڑی طرح ٹکراتے۔۔۔

میں نہیں ناراض تم سے۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی مسکرا دی۔۔اور صارم نے بھی شکر کیا ورنہ اور تین دن اس سے دور رہنا پڑتا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ویسے آج تم واقعی میری شیرنی لگ رہی تھی۔۔۔وہ ساموسے کو بائٹ کھاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں جب تم جیسا گدھا ہونا تو شیرنی ہی بنا پڑتا ہے۔۔۔اس نے بھی جواب دیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صارم نے خود کو گدھا کہنے پر اس کو گھورا۔۔۔

اچھا نہ۔۔ سوہانہ بات ٹالنا چاہی۔۔۔۔

ویسے اب پلیز دیھان سے مجھے اس کی خاموشی صحیح نہیں لگ رہی ہے۔۔۔ سوہا اس کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ وہ ایک دم چونک گیا۔۔۔

کچھ نہیں بس دیھان رکھنا پلیز۔۔۔ وہ اب بھی پریشان تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تم تنگ نہیں کرو۔۔۔وہ اس کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

اور دونوں کھانا پینا ختم کر کے اپنی کلاس لینے چلے گئے۔۔۔

وہ جب سو کر اٹھی تو 9 بج رہے تھے۔۔۔فریش ہو کر وہ نیچے آئی جہاں سیما بیگم لاونج میں بیٹھیں چاول صاف کر رہی تھیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اج اتوار تھا تو عام تو اپنی نیند پوری کر رہا تھا جبکہ نازلی اپنے اور سیما بیگم کے مشترکہ کمرے میں گانے لگائے ورزش کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔۔اس نے ان کو سلام کرتے ہوئے ان کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔

والسلام میرا بچہ۔۔ کیسی طبیت ہے اب۔۔۔۔وہ پیار بھرے لہجے سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی ٹی وی چلا کر بیٹھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ان کی ملازمہ مہتاب کے لیے ناشتہ لے کر اگئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ۔۔۔وہ ناشتے میں مگن ہو گئی جبکہ وہ ملازمہ واہی پر سبزی کاٹنے بیٹھ گئی۔۔۔۔

آج بھابھی کا پھر سے فون آیا تھا۔۔وہ منگنی کا کہہ رہی تھیں۔۔

وہ پرسوں آنا چاہ رہی ہیں۔۔۔پھر کیا خیال ہے میرا بچہ۔۔۔انہوں نے ساری بات بتا کر اس کی رائے پوچھی۔۔۔۔

جو ٹی وی میں کم اپنے خیالوں میں زیادہ مگن تھی ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔

کیا۔۔۔پھر امی تایا ابو۔۔۔سکی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ سیما بیگم بول پڑیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کیسے مگر وہ مان گئے ہیں۔۔۔وہ کہنے لگیں۔۔۔

ہمم دیکھ لیں امی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔وہ آخر کہہ بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

باجی یہ ہو گیا ہے۔۔۔ملازمہ نے کہا۔۔۔

اچھا جاو کچن میں رکھ دو۔۔۔۔۔سیمانے اسے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئے ٹرے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔۔

اچھا تو یہ بس کچھ دنوں کی مہمان ہے۔۔۔عاص جو پتا نہیں کب آیا تھا مہتاب کے پیچھے سے آکر اس کے کان میں کہنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تو بیچاری ڈر کے مارے چیخ پڑی۔۔۔

یاااااللہ عاص۔۔۔کب بڑے ہو گئے تم ہاں۔۔۔سیما بیگم عاص کو ڈانٹنے لگیں۔۔۔

جبکہ وہ ایک کان سے سنتا اور دوسرے سے نکالتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

ممم اچھا نہ امی۔۔۔اور منمنانے لگا۔۔۔

اور سیما بیگم اور مہتاب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پریں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔۔وہ فون کان سے لگائے سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ہمم۔۔۔۔دوسری طرف سے جو کہا گیا تو بس سر ہلا کر رہ گیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔فون رکھنے کے بعد اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے پھر سے فون اٹھایا اور میسج کرنے لگا۔۔۔۔اور ایک دفعہ اس کو دیکھ کر سینڈ کر دیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تینوں ابھی باتوں میں مصروف تھے کہ اس کہ فون پر میسج ایا۔۔

اس نے جب میسج کھولا تو وہ حیران رہ گئی۔۔

(تم یہ منگنی نہیں کرو گی۔۔)

اس نے منت چیک کیا نہ تو کبھی پہلے اس نبر سے کال آئی تھا نہ میسج۔۔۔اور نہ ہی مہتاب نے کی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

کہیں شاہ زیب تو نہیں۔۔۔ نہیں وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔اس نے پھر اپنی توجہ سامنے کر لی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج چھٹی کا دن تھا تو سب لاونج میں تھے جبکہ فرزانہ بیگم اپنے کمرے میں تھیں۔۔۔

اور تمہاری فلایٹ کب کی ہے۔۔۔۔مہراج صاحب نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی پرسوں کی۔۔۔

ہم م صحیح۔۔۔چلو خیریت سے جاو۔۔۔

اتنے میں فرزانہ بیگم کمرے سے نکل کر لاونج میں آئیں اور ساتھ ہی باہر سے سیمیل بھی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

ارے ے ے سیمیل میرا بچہ۔۔۔سب نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا اور سب کے ہی سیمیل کو دیکھ کر منہ بن گئے۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔وہ ہاتھ ہلا کر مصطفی کے تو سب جا کر بیٹھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ مصطفی اٹھ کر مہراج صاحب کے ساتھ جا بیٹھا۔۔

اور اس کے اس عمل پر فرزانہ بیگم اور سیمیل کے علاوہ سب نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔۔۔

جبکہ سیمیل اپنی بے عزتی پر خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

خیر جس مقصد کیلیے آئی وہ تو پورا کرے۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور ایک ادا سے مسکرائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ شخص ایک پل کیلیے گھبرا گیا کہ ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔۔

ویسے خالہ آپ لوگ کیا اب تک اس لڑکی سے ملتے ہیں کیا نام تھا اس کا۔۔۔ہاں عنایہ۔۔۔۔اس نے اس کے نام پر خاص زور دیا وہ بات تو فرزانہ بیگم سے کر رہی تھی مگر نظریں ابراہیم پر تھیں

اس کی بات پر وہاں پر چار لوگوں کے سر پر جیسے بم گرا۔۔۔

کیا مطلب ہے اس لڑکی کا یہاں کیا ذکر ہاں۔۔۔فرزانہ بیگم کا تو اس کے ذکر پر موڈ ہی خراب ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ذکر ہے خالہ لگتا ہے صرف آپ کو ہی نہیں پتا۔۔۔اس کا دماغ تیزی سے ظل رہا تھا وہ سب کے چہروں سے اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ بات کس کس کو پتا ہے۔۔۔

کیا کہنا کیا چاہتی ہو تم سیمیل صاف صاف کہو۔۔۔اب تو فرزانہ بیگم کو بھی کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی۔۔۔

انہوں نے ایک نظر ابراھیم پر ڈالی جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

خالہ میں کل کیفے میں ابراہیم اور عنایہ کو ایک ساتھ دیکھا۔۔۔اس نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاافرزانہ بیگم کو یقین ہی نہیں ایا۔۔

ہاں سچی خالہ اور ایسا نہیں تھا کہ یہ دونوں بس اتفاق ملے ہوں۔۔۔ابراہیم نے تو اس کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اس نے خوب مزے لے لے کر بتایا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہے ابراہیم۔۔۔ہاں بولو۔۔۔فرزانہ بیگم تو غصے سے کھڑی ہوں گیں۔۔۔

موم پلیز میری باپ سنیں۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر فرزانہ بیگم بول پڑیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا سنو۔۔۔ہاں ویسے تم سارے بھائی دوسروں محرم اور غیر محرم کا فرق سکھاتے پھرتے ہو اب کیا ہوا ہے ہاں۔۔۔پورے لاونج میں ان کی آواز گونج رہی تھی۔۔

فرزانہ بیگم آواز آہستہ رکھیں۔۔۔پلیز۔۔۔مہراج صاحب نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

آپ تو خاموش ہی رہیں تو بہتر ہے۔۔۔آپ کی ہی تربیت ہے جو آج سامنے آئی ہے۔۔۔وہ اور اونچا چیخی۔۔۔۔

اور یہاں ابراہیم کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایففففف موم۔۔۔آپ سچ سنا چاہتی ہیں نہ تو سنیں۔۔۔۔میں نے اس سے نکاح کیا ہے ۔۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔۔کیونکہ میری تربیت میرے باپ نے کی ہے تو مجھے محرم اور غیر محرم کا فرق پتا ہے۔۔۔۔

اس نے اب کی بار سیمیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو ہونق بنی بیٹھی تھی۔۔۔

اور میں نے نکاح اس واقعے کے دو دن بعد ہی کر لیا تھا کیونکہ میں آپ کی طرح خود غرض نہیں ہوں۔۔۔اور نہ ہی میرا مقصد صرف پیسہ ہے۔۔۔۔

وہ میری محبت بھی تھی اور مجھے میرے باپ نے اپنی ہر کہی ہوئی بات کو پورا کرنا بھی سیکھایا ہے۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ مصطفی بھی کافی ضبط سے بیٹھا تھا اور صارم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

جبکہ مہراج صاحب کو آج اپنی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور آج انہیں لگا کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ فرزانہ بیگم کو نیچا دکھانا چاہتے ہو مگر وہ جس طرح کی تھیں تو یہ سب ضروری تھا۔۔۔

تم۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے ابراہیم اس دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔ جس کے ماں باپ بھی نہیں ہیں ۔۔۔ مم میں کیا جواب دوں گی لوگوں کو۔۔۔ وہ تو کہیں گئے کہیں کسی کی ناجائز۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کے لفظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ مہراج صاحب چیخ پڑے۔۔۔

بسسسس فرزانہ۔۔۔۔ بسسسس۔۔۔ تم اپنے سٹیٹس کیلیے اتنا گر سکتی ہو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔انہوں نے غصے سے کہتے ہوئے آخر میں دکھ سے کہا۔۔۔

جبکہ ان کہ تینوں بیٹے اپنی ماں کی اس حرکت پر ساکت تھے۔۔۔

ابراہیم کا تو دماغ ہی مائوف ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس اب جو فیصلہ میں کروں گا وہی ہو گا اا۔۔۔کل ابراہیم تم عنایہ بیٹی کو اس گھر میں لاو گے۔۔۔۔وہ اب اس گھر میں اس گھر کی بڑی بہو کی حیثیت سے رہی گی۔۔۔

کبھی بھی نہیں میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گی سمجھے اپ یا تو وہ اس گھر میں رہے گی یا میں۔۔۔۔۔۔وہ ان پر چیخی۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ چلیں جائیں میں اب آپ کیلیے اس گھر کی خوشیوں کو مزید خراب نہیں کر سکتا۔۔۔۔انہوں نے آخری فیصلہ کیا۔۔اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

اور ابراہیم بھی ایک دکھ بھری نظر اپنی ماں پر ڈال کر چلا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی اور صارم بھی۔۔۔جبکہ فرزانہ بیگم خالی ہاتھ رہ گئیں تھیں۔۔۔لیکن انہوں نے سوچ لیا تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔۔۔

جبکہ سیمیل تو خاموش ہی رہی۔۔۔وہ کیا سوچے بیٹھے تھی کیا ہوا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے چلی گئی

وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے کب سے اس میسج کو سوچ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کس نے کیا ہے اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہ بات ہوئی تھی اور جس نے بھی یہ میسج کیا اس کو کیسے پتا چلا۔۔۔۔

ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کہیں عاص کی شرارت تو نہیں۔۔۔ نہیں وہ تو سامنے تھا اور نازلی کو امی نے رات خوبتایا تھا۔۔۔ پھر کون ہو سکتا ہے۔۔

افففففف۔۔۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ ایک کے بعد ایک مصیبت آ رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو وہ امی سے کھل کے حاشر کے رویے کے بارے میں بھی بات نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

پتا نہیں کیا میں صحیح کر رہی ہوں۔۔۔اس نے پریشانی سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

آفس میں اپنے کمرے میں موجود کام میں ابراہیم کے ساتھ مصروف تھے کے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔ مصطفی نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ے ے دیکھو تو ابراہیم بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ وہ شرمندہ سا ان کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔

بولیں مسٹر مصطفی شاہ۔۔۔ کس کام سا آنا ہوا آپ کا ہماری کمپنی میں۔۔۔ وہ ابھی بھی شرارت سے پوچھ رہے تھے جبکہ ابراہیم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ پلیز۔۔۔مصطفی نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔اور پورے کمرے میں مہراج صاحب اور ابراہیم کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ بے بسی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ہمہ بولو میرا بچہ۔۔۔بولو کیا بات کرنی تھی۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد مہراج صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

آپ کب جائیں گے مہتاب کے گھر۔۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاااامہتاب۔۔۔ابراہیم نے شرارت سے کہاتو مصطفی نے اس کو گھورا۔۔۔

ہمم اچھانام ہے۔۔۔تو بتاو کب جانا ہے۔۔انہوں نے پوچھا۔۔۔

آج ہی۔۔۔اوراس کی جلدی پہ ابراہیم تواس خود دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

اور مہراج صاحب مسکرادیے۔۔۔

اچھا یہ سب تو ٹھیک ہے مگر تمہاری ماں کا کیا ہاں اس کو اتنی جلدی کیسے منائے۔۔۔انہوں نے اب مین مسلہ سامنے رکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ میں دیر نہیں کر سکتا پلیز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ می۔۔۔۔میں موم سے بات کروں گا اگر وہ نہ مانی تو پلیز اٹس ریکوسٹ کہ آپ دونوں چلے جائیں۔۔۔پلیز۔۔۔اس نے ان دونوں کی منت کی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آج شام ہم دونوں جائیں گئے۔۔۔اپنی ماں سے کہہ دینا کہ جانا ہو تو بتا دیں۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔بہت بہت شکریہ۔۔۔وہ واقعی خوش تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاااا۔۔۔کیا کہہ رہی ہو سیمیل۔۔۔سچ میں ابراہیم نے اس لڑکی سے شادی کی ہوئی تھی

۔۔۔

سیمیل نے جب سارا واقعہ اپنی ماں کو سنایا تو وہ تو شاک رہ گئیں۔۔۔

اور نہیں تو کیا موم مجھے لگا تھا بس دونوں آپس میں ملتے ہیں مگر ابراہیم صاحب نے تو بڑی ہی چال چلی ہے۔۔۔ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

ہمم پتا نہیں کیا دیکھا اس لڑکی میں ابراہیم نے۔۔۔اب تم میری بات دیھان سے سنو تم مصطفی کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔وہ اس کو سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی موم آپ ٹینشن نہ لیں میرے ہوتے ہوے اسے میں کیسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری مرتبہ اس کے کال کرنے پر فرزانہ بیگم نے اس کی کال پک کی۔۔۔

ہاں بولو اب بھی کچھ رہ گیا ہے کہنے کو۔۔وہ کال پک کرتے ہی شروع ہو گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز بات سنیں میری۔۔۔ مصطفی نہ کچھ کہنا چاہا۔۔۔

بولو تم بھی بولو۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا مصطفی تمہارے لیے میں کچھ نہیں سنو گئی سمجھے۔۔۔۔وہ غصے کے مارے چیخ پڑیں۔۔۔

موم۔۔۔موم پلیززززززز سیمیل سیمیل۔۔۔افففف میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔ نہیں کر سکتا میں شادی اس سے۔۔۔پلیز۔۔۔یہ نے کہا تھا نہ مجھے جب کوئی ایسی لڑکی ملی جو مجھے اچھی لگے جو میرے ساتھ چل سکے۔۔۔اور مجھے ایسی لڑکی مل گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ آج ڈیڈ کے ساتھ اس کے گھر جائیں۔۔۔۔اس کی بات نے تو گویا فرزانہ بیگم پر بم گرا دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا بکواس ہے یہ مصطفی۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔مم میں مر کر بھی کبھی نہیں جاوں گئ اور تم بس سیمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے۔۔۔۔۔وہ چیخی۔۔۔۔۔

موم پلیز میں چاہتا ہوں آپ بھی میری خوشیوں میں شریک ہوں ورنہ ڈیڈ اور ابراہیم تو جا ہی رہے ہیں۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی بات ختم کی۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں مصطفی مجھے اگر اپنی ماں سمجھتے ہو نا تو تم سیمیل سے ہی شادی کرو گے سمجھے ۔۔۔۔انہوں نے اسے سمجھنا چاہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز آپ کو ہی ہمشیہ اپنا سمجھا۔۔۔ بچپن سے جو جو آپ نے کہا جیسا آپ نے کہا میں نے ویسا ہی کیا ہے۔۔۔پر یہ میری زندگی بھر کا فیصلہ ہے۔۔۔۔ سو پلیز۔۔۔ یہ کہتے ساتھ ہی اس نے فون رکھ دیا۔۔۔

اور فرزانہ بیگم کو اپنے پیروں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ لاونج میں بیٹھی۔۔۔۔۔۔ کھیل رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم کچن میں تھی جبکہ عاص بھی ان کے ساتھ کاؤنٹر پر بیٹھ کر۔۔۔۔ کھیل رہا تھا۔۔۔۔

دراصل یہ دونوں آپس میں کھیل رہے تھے عاص بس اپنی بھوک کے ہاتھوں کچھ میں آیا ہوا تھا۔۔۔۔

اور اب تک گیمیں ہی لگا تھا مجال ہو جو اس نے کچھ کھایا ہو۔۔۔

سیما بیگم اور نازلی افسوس سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پی ٹھیک دو مینٹ بعد ہی دونوں کے چیخنے کی آواز پورے گھر میں گونجی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!! یےےےےےےےےے چکن دینر۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاہووووو۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔سیما بیگم نے تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

جبکہ زینیا کے ساکت رہ گئی تھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کی حرکت پہ۔۔۔

اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا جو بہت تیزی سے دھک رہا تھا۔۔۔

توبہ ہے تم دونوں بھی نہ اللہ پوچھے۔۔۔یااللہ آگ لگے اس۔۔۔۔۔کو۔۔۔آ
ففففف۔۔۔۔۔وہ مسلسل بول رہی تھیں کہ اچانک بیل ہوئی۔۔۔

جاوعاص دیکھو بھابھی اور بھائی ایں ہوں گیں۔۔سیما بیگم کام کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا امی لیکن وہ تو کل۔۔۔مہتاب سے تو بولا ہی نہ گیا۔۔۔

ارے بچے انہوں نے کچھ چیزیں دینا تھیں۔۔۔سمیا بیگم بغیر اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر بولیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے دو لوگوں کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔

جی کہیے۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اابیٹا میں مصطفی شاہ جو مہتاب کا اس خاوالد ہوں باس دراصل ہم زارا ضروری کام سے آئے ہیں اگر آپ برا نہ مانے تو کیا اندر آ سکتے ہیں۔۔۔

عاص ایک پل کیلیے خاموش ہو گیا۔۔۔پھر بولا۔۔۔

جی جی ایں نہ۔۔۔۔وہ ان کو اندر لے ایا۔۔۔

مہراج صاحب نے دیکھا گھر اچھی جگہ پہ تھا وہ لوگ بھی اچھے لگ رہے۔۔۔۔۔

اندر آتے ہی سیما بیگم سامنے ایں۔۔۔اور ان لوگوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آآپ لوگ کون ہیں۔۔۔۔

مہتاب اور زینیا بھی ماں کی آواز پر کچھ سے باہر آئیں۔۔۔

اور مہتاب تو ان کو دیکھ ہی رک گئی۔۔۔

اسلام و علیکم میں ابراہیم ہوں مصطفی بڑا بھائی اور یہ ہمارے ڈیڈ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ابراہیم نے اپنا اور مہراج صاحب کا تعرف کرویا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔مہتاب نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وعلیکم اسلام آپ بیٹھے نا پلیز۔۔سیما بیگم نے انہیں بیٹھنے کا کہا۔۔۔

مہتاب جاوزارا۔۔۔سیما بیگم نے اسے کچھ لانے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور مہراج صاحب نے اسے دیکھا جس کو سیما بیگم نے اشارہ کیا تھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔انہوں نے بے اختیار پکارا۔۔۔۔

وہ جو کچھ میں جا رہی تھی ایک دم پلٹی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی۔۔۔۔۔

بیٹا ادھر او یہاں بیٹھو۔۔۔انہوں نے اپنے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ان کو وہ خاموش سی لڑکی بڑی پیاری لگی۔۔۔

وہ خاموشی سے جا بیٹھی۔۔۔۔۔

دراصل بہن جی ہم یہاں آج بہت اہم کام سے اہیں ہیں۔۔۔انہوں نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اپنے بیٹے مصطفی کیلیے آپ کی بیٹی مہتاب کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔اور بڑی امید لکے آیا ہوں کہ آپ مجھے نہ نہیں کریں گئ۔۔۔میری کوئی بیٹی نہیں ہے میں اس کو اپنی بیٹی بنانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

ان کے لہجے میں مہتاب کیلیے بہتے چاہ تھی جو سیما بیگم نے بخوبی محسوس کی تھی۔۔۔

جبکہ مہتاب تو ان کی بات پر ساکت رہ گئی۔۔ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا مسکراتا چہرہ سامنے ایا۔۔۔

ہمم وہ تو ٹھیک ہے بھائی صاحب مگر میں نے مہتاب کی بات تہ کر دی ہے۔۔۔کل میری بچی کی منگنی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب اور ابراہیم صاحب تو سکتے کے مارے کچھ بول ہی نہیں پائے۔۔۔۔

پھر بھی بہن اگر کچھ بھی ہو تو ضرور دیکھیں۔۔۔انہوں نے آخری کوشش کی۔۔۔

جی جی ضرور کرتے ہیں ہم کچھ آپ بلکل پریشان نہ ہو۔۔۔

مہتاب تو اس آواز پر ساکت رہ گئی۔۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عائشہ بیگم اور حاشر پیچھے ہی کھڑے تھے۔۔۔۔

حاشر کے چہرے سے پتا لگ رہا تھا کہ اس نے سب سن لیا ہے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں۔۔۔مہتاب نے بے اختیار کہا۔۔۔

مہراج صاحب سیما بیگم اور مہتاب کو اڑا ہوا رنگ دیکھ کر سمجھ گئے کے یہ لوگ کون تھے۔۔۔۔

اچھا بہن ہم چلتے ہیں۔۔۔انہوں نے معذرت خواہ نظروں سے سیما بیگم کو دیکھا اور چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تو یہ سب چل رہا تھا۔۔۔تو سیما ہمیں تم صاف معانہ ہی کر دیتی۔۔۔اب کیا بے عزت کرنے بیٹھی تھی تم۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد عائشہ بیگم تو بولے جا رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے ایک بھی موقع نہیں دیا سیما بیگم کو بولنے کا۔۔۔

بھابھی میری بات تو سنیں۔۔۔سیما بیگم نے التجا کی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بہن اب بھی کچھ رہ گیا ہے۔۔۔۔ایک تو تمہاری بیٹی پتا نہیں کیا گھل کھلاتی پھر رہی ہے ۔۔۔شاہ انیڈر سٹی کو کون نہیں جانتا۔۔۔ہاں۔۔۔۔اور مہراج شاہ کو بس تمہارا ہی گھر ملا تھا۔۔۔تمہاری ہی بیٹی ملی تھی۔۔ہاں۔۔۔وہ تو پھٹ ہی پڑیں تھیں۔۔۔۔

اور اوپر کی جانب جہاں حاشر مہتاب کو لے کر آیا تھا وہاں وہ مہتاب پر برس رہا تھا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے ہاں مہتاب۔۔۔۔بولو۔۔۔۔وہ اس پر چیخا اور مہتاب ڈر کر اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مجھے کچھ نہیں پپ پتا حح حاشر۔۔۔۔ووہ خد آئے تھے۔۔۔۔۔اس کی آواز کانپنے لگی تھی مگر حاشر کو رحم نہ آیا۔۔۔۔۔اس نے اس کا بازو اتنی زور سے پکڑا تھا کہ اس کے درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہے کیا لگا کہ میرے پیچھے تم اس کی ہو جاو گی اور میں بس تماشا دیکھتا رہ جاوں گا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

مہتاب نے روتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے مہتاب تم صرف میری ہووووو

سمجھی۔۔۔وہ اس پر ڈھارا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم۔۔۔تم نہ میرا صبر آزما رہی ہو اور کچھ نہیں۔۔۔اس مصطفی (گالی) کو تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔مگر تم۔۔

۔اس کی بات پر مہتاب ساکت رہ گئی۔۔۔اس کا دوست ایسا تو نہیں تھا۔۔۔۔۔اسے اب صیح معنوں میں اس سے خوف آرہا تھا۔۔۔۔

حاشر نے اسے بازو سے پکڑ کر بے دردی سے گسٹتا ہوا نیچے لایا۔۔۔

موم۔۔۔ہمارا نکاح کل ہی ہو گا اور رخصتی بھی۔۔۔اب اس کو اور آزادی نہیں دے سکتا میں۔۔۔اس نے غصے سے کہا جبکہ سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر بیٹا۔۔۔اب ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ حاشر نے ان خوخاموش کرا دیا۔۔۔

بس موم مجھے کچھ نہیں سنا۔۔۔ چلیں اب۔۔۔۔اور کہتے ساتھ ہی چل پڑا اور اس کے پیچھے پیچھے عائشہ بیگم بھی چل پڑیں۔۔۔۔۔

مہتاب نہ ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور پھر خاموشی سے اوپر چلی گئی۔۔۔

اس۔۔۔اس بے غیرت شخص سے آپ میری بہن کا نکاح کروائیں گئی امی۔۔۔۔عاص کا غصے سے بڑا حال تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو بیٹا اب بات مہتاب کہ عزت کی ہے ہم آ گر منعہ کرتے ہیں تو تمہاری بہن کہیں کی بھی نہیں رہے گی۔۔۔۔

کیا مطلب ہاں۔۔۔آپ ان مہراج انکل کو ہاں کر دیں کتنے اچھے تھے۔۔۔۔

بیٹا میری دو بیٹیاں ہیں اگر میں ان کو ہاں کر دوں نہ تو سب باتیں بنائیں گے۔۔۔میری زینیا کا کیا ہو گا۔۔۔انہوں نے بے بسی سے کہا۔۔۔

جبکہ عاص گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تھکے ہارے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔سارے رشتے بس یہی سوچتے رہے کہ مصطفی کو کیا جواب دیں گیں۔۔۔۔

جب وہ داخل ہوئے تو سامنے ہی لاونج میں مصطفی بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔۔۔جبکہ حیدر اور صارم اپنی گیم میں مصروف تھے۔۔۔

اسلام و علیکم انکل۔۔۔۔دونوں ان خوسلام کیا جبکہ مصطفی خاموش ہی رہا۔۔۔۔

مہراج صاحب کو مصطفی کے چہرے کے تاثرات کچھ ٹھیک نہیں لگے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے ایک نظر ابراھیم کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا۔۔۔

کہیں تم نے بتا تو نہیں دیا۔۔۔ کیونکہ وہ بھی گاڑی میں فون پر لگا ہوا تھا۔۔۔

ابراہیم نے نہ میں سر ہلایا۔۔۔ تو مہراج صاحب نے بات شروع کی۔۔۔

ہمم تو دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔ مصطفی کے علاوہ سب ہی بڑے غور سے سن رہے تھے۔۔۔۔

مہتاب بیٹی کی کل منگنی ہو رہا رہی ہے اپنے خاندان میں۔۔۔ انہوں نے مصطفی کو دیکھ کر بات کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب نے ان کی بات سن کر مصطفی کو دیکھا۔۔۔جو مسکرایا۔۔۔جیسے اسے فرق نہ پڑتا ہو۔۔۔۔

حیدر تو سمجھتا تھا مگر مہراج صاحب کو گڑبڑ ہوتی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو بیٹا یہ نصیب کی بات ہوتی ہے۔۔۔ہم جو کر سکتے تھے کر چکے۔۔۔انہوں نہ اسے سمجھنا چاہا۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اپنے ہاں کو دیکھا اور اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سب اس کی حالت سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

وہ تب سے اپنے اپنے کمرے میں بند تھا۔۔۔ کمرے میں فل اندھیرا تھا۔۔۔ بس نیچے گارڈن میں لگی لائٹس ان کی روشنی سلائیڈنگ ونڈو سے ہلکی ہلکی آ رہی تھی وہ بھی بمشکل اس تک پہنچ رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں سگریٹ کا دھواں اور ہلکی ہلکی روشنی عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے ملازمہ کے ذریعے سارا واقعہ معلوم ہو گیا تھا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس حاشر کا جا کے اس دنیا سے وجود ہی مٹا دے۔۔۔اس کی اتنی ہمت کے وہ مہتاب پر چیخے اور اس کو چھوے۔۔کیسے ے ے ے ے ے۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگریٹ اس نے زور سے دبا دی جیسے اس کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان سگریٹ نہ ہو بلکہ حاشر ہو۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے ہوئے اس فون اٹھایا اور اس کو کال ملائی۔۔

دو تین بیل کے بعد اٹھا لیا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اس کی بھری آواز سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔

مہتاب۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔۔

اب کس لیے فون کیا آپ نے۔۔۔وہ پتا نہیں کیوں اس پر غصہ ہونے لگی۔۔۔

مم میں۔۔۔میری بات سنو مہتاب۔۔۔آج جو کچھ بھی ہوا پلیز اسے بھول جاو مم میں ٹھیک کر دوں گا۔۔۔اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ اس کو کیسے تسلی دے اس کے رونے سے وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بب بھول جاوں۔۔۔کیسے بھول جاوں سب ہاں۔۔۔اگر صرف میرے ساتھ ہوا ہوتا تو شاید یہ ممکن بھی ہوتا مگر یہ سب ہیں میری ماں بھی شامل ہے۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔آپ کی وجہ سے ان کو اتنی باتیں سنا پڑیں۔۔۔وہ دباد باسا چلائی۔۔۔۔۔

اسے ایک دم شادید غصہ آیا وہ اپنی ذات پر کو پرمائز کیسے کر سکتی ہے۔۔

مہتاب میں یہ سب نہیں چاہتا تھا میرا یقین کرو۔۔۔عشق کرتا ہوں تم سے۔۔۔یقین کرو بے بس کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔اس نے التجا کی۔۔۔

وہ تلخی سے مسکرادی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت دیکھ لیے ہیں میں نے آپ جیسے دعوے دار۔۔ سمجھے اپ۔۔۔بہت جلد اپنی اصلیت دیکھادیتے ہیں۔۔۔اسے مجبور بے حس بناپڑا۔۔۔اپنی عزت کی خاطر۔۔۔اپنے محروم باپ کی عزت کی خاطر۔۔

مہتاب پلیز تم بہت ظلم کر رہی ہو مجھے بھی حاشر جیسا سمجھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اس نے فریاد کی۔۔

مجھے اب آپ فون مت کرنا۔۔۔بے حسی برقرار رہی۔۔۔

مہتاب عشق کرتا ہوں تم سے۔۔۔وہ جھک گیا تھا اس کے آگے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میں تو نہیں کرتی نہ۔۔۔اس بار اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔

مہتاب پلیز بس ایک موقع۔۔۔پھر منت کی گئی۔۔۔

نہیں مصطفی۔۔۔پھر انکار۔۔

کافی دیر خاموشی رہی پھر وہ بولا۔۔۔۔

ہمم۔ٹھیک ہے۔۔۔۔اور فون کاٹ دیا گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اپنے کمرے میں گئے ہوئے 1 گھنٹے سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔

صارم تو اپنے کمرے میں چلا گیا تھا مگر مہراج صاحب حیدر اور ابراہیم سب وہاں ہی بیٹھے تھے۔۔۔

ایسا کرو تم دونو جاو دیکھو اس کو پلیز میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

ہم م ٹھیک ہے انکل۔۔۔اور وہ دونوں اس کے کمرے میں چل پڑے۔۔۔

ویسے ابراہیم بھائی مجھے لگتا اس سے توڑ پھوڑ کرنی چاہیے تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے اس کو گھورا۔۔۔کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو ہاں۔۔۔اگر اس نے آج خود کو نقصان نہیں پہنچایا تو یہ تو اچھی بات ہے نا۔۔۔

نہیں آپ سمجھے نہیں وہ خاموش ہے اور اس کی خاموشی تو اللہ بچائے اس سے۔۔۔حیدر نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

جیسے ہی وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے اندھیرے اور سگریٹ کے دھوئیں نے ان کا ویلکم کیا۔۔۔

حیدر تو کھانسنا ہی شروع ہو گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی۔۔۔ابراہیم نے اسے پکارا۔۔۔

کیا ہے کیوں اہے ہو۔۔۔ایک کام تو ہو نہیں سکا تم سے۔۔۔اندھیرے میں سے شکوہ کیا گیا۔۔۔

ابراہیم بھی وہاں ہی اس کے پاس جا بیٹھا جبکہ حیدر تو اس کے سامنے صوفے پر۔۔۔انہوں لائٹس بھی نہیں جلائی۔۔۔

دیکھو مصطفی ہم جو کر سکتے تھے ہم نے کیا اب گن پوائنٹ پر تو ان کو منوا تو نہیں سکتے تھے نہ۔۔۔اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر اگر اب اسی طریقے سے مانے گے تو یہی سہی۔۔۔اس نے گہرے لہجے میں کہا۔۔

جبکہ ابراہیم کو لگا وہ مسکریا ہے اور اس نے مذاق کیا ہے۔۔۔

کیا مطلب ہاں۔۔۔۔؟۔

اس کے بعد جو اس نے کہا وہ بات دونوں کے سر پر بم کی طرح گری۔۔۔۔

تت تم پاگل ہو گئے ہو مصطفی۔۔۔میں تمہے ایسا کبھی کرنے نہیں دوں گا اور تم ساتھ دینے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ابراہیم کو لگا وہ اپنے دماغ سے کام نہیں لے رہا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو تم میرا ساتھ نہیں دو گے ہاں۔۔۔ سیگرٹ منہ سے لگائے ہو بیڈ کی کنارے پر بیٹھا وہ سامنے کھڑکی میں کالے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔ اس کو واقعی میں وہ پاگل لگا تھا۔۔۔

ہاں ہوں میں پاگل۔۔۔ وہ زور سے چیخا اور ساتھ ہی ٹیبل پر رکھا گلاس زور سے زمین پہ دے مارا۔۔۔

کتنی منت کی تھی میں نے اس کی۔۔۔ التجا کی میں نے اس۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں مصطفی مہراج شاہ آج کیسی کے آگے جھکہ تک نہیں میں نے اسے التجا کی مگر وہ۔۔وہ بے حس ہی رہی۔۔۔وہ تلخی سے ہنسا۔۔۔

اسے پتا میں اس سے سخت لہجے میں بھی بات نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اور وہ اسی چیز کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔۔۔جانتی ہے میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں مگر وہ ظلم کی حدوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

اسے اس سب کا حساب دینا ہو گا۔۔۔۔

غصے سے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس نے زور سے سائڈ ٹیبل پر ماری۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم اور حیدر بے بسی اس دیوانے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حاشر کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہی۔۔اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کسی کا سامنا کرنے کی۔۔۔

اس کے بعد مصطفی کا فون۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے تلخ ہو گئی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے دکھ تھا کہ اسے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی مگر وہ بھی مجبور تھی مزید کوئی بلینڈر وہ افوڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ساری رات اس کی یوں ہی ندامت میں اور روتے ہوئے گزر گئی۔۔۔

صبح جب سیما بیگم عاص کو اٹھانے اس کے کمرے میں آئیں تو وہ جاگ ہی رہا تھا اس کی آنکھوں سے صاف واضح تھا کہ وہ ساری رات سو نہیں سکا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم جاگ رہے تھے۔۔اچھا آو ناشتہ کر کو بیٹا۔۔۔وہ اس کے سر پہ پیار کرتے ہوئے بولیں

امی۔۔۔ادھر بیٹھیں پلیز۔۔۔عاص نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا یا۔۔۔

دیکھیں امی وہ ہماری بہن ہے ہمیں اس کی خوشی کو دیکھنا چاہیے۔۔۔اس کی خوشی ہمارے لیے زیادہ اہم ہونی چاہیے۔۔۔اگر اس نے اپنا فیصلہ ہم پر چھوڑا ہے تو ہمیں اس کی خوشی کو دیکھنا چاہیے۔۔۔اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ حاشر کہ ساتھ خوش نہیں رہ پائی گی۔۔۔۔

وہ ان کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ سیما بیگم خاموش ہی رہیں۔۔۔۔

پلیز امی۔۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔انہوں نے گہرا سانس لے کر کہا۔

اووو شکریہ اماں۔۔۔۔۔عاص ان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔

اچھا اماں کی جان چلو ناشتہ کر لو آ کر۔۔۔وہ اٹھ کر کہنے لگیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا بھا بھی مگر آج رات تک میں کیا کروں گی۔۔۔انہوں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

کرنا کیا ہے سب اپنی بیٹی کو قابو میں رکھنا۔۔۔یہ نہ ہو کہ نکاح کہ وقت بھی تمہاری بیٹی کے یاروں رشتے آرہے ہوں۔۔

سامنے بیٹھی مہتاب جو کب سے برداشت کر رہی تھی دو پڑی۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر یہ رشتہ نہ ہوا تو اس کو کیسے ذلیل ہو گی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عاص کو مت بتانا بیٹا ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا۔۔۔یہ عزت کا معاملہ ہے میرا بچہ۔۔۔۔۔۔

جی امی۔۔۔وہ خاموش ہو گئی اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔اچانک اس کا فون بجا۔۔۔

ڈاکٹر عامر کی کال دیکھ کر اس نے کال پک کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ڈاکٹر عامر۔۔۔جی۔۔۔

کیا اچھا میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔اوکے میں اتی ہوں۔۔۔

اوکے خدا حافظ۔۔۔

فون بند کر کے وہ سوچ میں پڑ گئی کہ اب کیا کرے۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا ابھی صبح کے 10 ہی بج رہی تھے اللہ کا نام لے کر وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب وہ نیچے آئی تو سیما بیگم اس کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔۔۔تم کہاں جا رہی ہو بچے۔۔۔

امی ڈاکٹر عامر کا فون آیا ہے میں تھوڑی دیر کیلیے ہی جا رہی ہوں پلیز امی۔۔۔جلدی اجاوں گی۔۔۔اس نے اجازت مانگی۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔ابھی ان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی کہ پیچھے سے عاص جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا بول پڑا۔۔

جانے دیں امی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اس نے ہمایت کی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے خیریت سے جاو اور جلدی سے اجانا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کو کہنے لگیں۔۔

اجازت ملتے ہی وہ چل پڑی۔۔۔ گراج میں کر اسے معلوم ہوا کہ اس کی گاڑی تو خراب ہے۔۔۔

افففف۔۔ لگتا ہے ایسی ہی جانا پڑے گا۔۔۔اور ایسے ہی چل پڑی۔۔۔۔۔

کوئی ہے ےےےےےے۔۔۔پلیز دروازہ کھولو۔۔۔پلیز۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی آواز رو رو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اور جسم کانپے جا رہا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔اس کے ہاتھ سرخ ہو گئے تھے دروازے پر مار مار کر۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا دوپہر کے 12 بج رہے تھے۔۔۔اس کے گھر والوں کو لگ رہا ہو گا وہ کام پر ہے مگر وہ جس قیامت سے گزر رہی تھی یہ تو صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے وہ پیدل جا رہی تھی کہ ایک گاڑی اس کہ سامنے آ کر رکی اور دو موٹی موٹی عورتوں نے اسے زبردست گاڑی میں بیٹھا یا اور اسی چکر میں اس کا سر زور سے گاڑی پہ جا لگا اور وہ وہاں ہی بے ہوش ہو گئ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے ارد گرد نظر گمائی۔۔۔

وہ اس وقت ایک بہت ہی خوبصورت کمرے میں تھی جو بہت ہی قیمتی چیزیں سے سجا ہوا تھا۔۔

پورے کمرے کی تھیم وائٹ اور بیلک تھی۔۔۔ کھڑکی میں سفید نیٹ کے پردے ڈلے ہوئے تھے۔۔۔ سفید ماربل پر کالی اور گرے رنگ کی رگ بیچھی ہوئی تھی۔۔۔

کمرے کا فرنیچر بھی کالا تھا۔۔۔

ایک پل کیلیے وہ بھول ہی گئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے وہ کمرے کی خوبصورتی میں کھو سی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اس کے سر میں ٹیس سی اٹھی۔۔۔وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھی اور شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اس کے حلیے سے نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی ساتھ ایسا ویسا کچھ ہوا ہے۔۔۔

اس اللہ کا شکر کیا کہ وہ محفوظ ہے۔۔۔اور سیدھا دروازے کے پاس گئی مگر وہ لوک تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دروازے کے ساتھ ہی لگے بیٹھی تھی کے اسے باہر سے قدموں کی آواز آئی۔۔۔

وہ فوراسے کھڑی ہوئی اور تھوڑا پیچھے ہوئی تو ایک دم دروازے کا لوک کھولا اور جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ ساکت رہ گئی۔۔

جبکہ ابراہیم شرمندہ سا ہو کر اس سے نظریں چرانے لگا۔۔۔

آآآپ۔۔۔۔وہ اتنی شوق میں تھی کہ اس سے بولا نہ گیا۔۔۔

دیکھو میری بات سنو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ابراہیم اس کی کیفیت کو سمجھتے ہو بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا ٹھیک ہو جائے گا ہاں۔۔۔مجھے آپ سے یہ امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔۔

ابراہیم نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے ابراہیم کو بولنے موقع ہی نہ دیا اور بول پڑی

پلیز خدا کے واسطے مجھے جانے دیں۔۔پلیز۔۔۔

اآپکے آگئے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز۔۔۔اس نے گر گراتے ہوئے اس کی منت کی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم کو لگا آج کو شرمندہ ہو ہو کر مر جائے گا۔۔۔وہ اس کی سن ہی نہیں رہی تھی نہ کچھ کھا رہی تھی نہ پی رہی تھی۔۔۔اس معصوم لڑکی کو ابھی تک نہیں سمجھ لگی تھی کہ اس کو یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔۔

وہ مسلسل رو رہی تھی اس کی منت کر رہی تھی۔۔اور ابراہیم کو شرمندہ کر رہی تھی۔۔

وہ اسے کچھ دیر کیلیے پھر اکیلے چھوڑ گیا۔۔۔پھر کافی دیر بعد آیا تو وہ پھر زمین پر ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔ابھی وہ اس کو کچھ کہتا کہ حیدر نے دروازے دے اپنا سر اندر کیا۔۔۔

ابراہیم بھائی۔۔۔اس نے بھی غلطی سے مہتاب پر نظر نہیں ڈلی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔بے بس کھڑا ابراہیم بولا۔۔

وہ مولوی صاحب آ گئے ہیں۔۔۔اس نے تو جیسے مہتاب کے سر پر دھماکہ کر دیا ہو۔۔۔

کک کیا کر رہے ہیں آپ لوگ ہاں۔۔۔دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں آج میرا نکاح ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

دیکھو مہتاب تمہیں ابھی سب۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔۔پیچھے سے کمرے میں کوئی داخل ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مہتاب اس کو دیکھ کر سکتے میں چلی گئی۔۔۔

تو وہ اب بدلہ لے گا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے۔۔۔

تم دونوں جاو۔۔۔اس نے آتے ہی حکم دیا۔۔۔

حیدر تو شکر کرتا گیا کہ وہ اس معملے کو خود ہی دیکھے وہ مزید شرمندہ نہیں ہو سکتا۔۔۔جبکہ ابراہیم اس کو گھورتے ہوئے گیا جس کا اس پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو صرف مہتاب کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس کی رو رو کر آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔۔اور اب ان آنکھوں میں اس کیلیے صرف شکوہ تھا۔۔۔اور وہ جانتا تھا جو وہ کرنے جا رہا تھا اس کے بعد ان آنکھوں میں شاید نفرت بھی شامل ہو جائے۔۔۔

ابھی بس کچھ دیر میں ہمارا نکاح ہے سو ریڈی رہو۔۔۔ ہمم۔۔۔اس نے بلکل نارمل بات شروع کی۔۔۔۔

جبکہ مہتاب کا صبر جواب دے گیا۔۔۔۔

کک کیا مطلب ہے آپ کا مصطفی ہاں۔۔۔ نکاح۔۔۔ہاں آج میرا نکاح ہے مگر آپ سے نہیں حاشر سے سمجھ۔۔۔۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاااٹ اااپ۔۔۔۔۔۔ مصطفی اس کے قربت جا کہ اس کا منہ دبوچ لیا۔۔۔اس کے منہ سے کسی اور کا نام سننا خاص کر کے حاشر کا جس نے اسے اتنا ہرٹ کیا۔۔۔ مصطفی کا پارہ ہائی کر گئی۔۔۔

وہ اسی اسے نکاح کی بات کر رہی تھی اس کے سامنے۔۔۔حد تھی ویسے۔۔۔

خبر دار۔۔۔۔آ گر اب اس شخص کا نام بھی لیا تم نے میرے سامنے مہتاب۔۔۔تم صرف میری ہو۔۔۔ سمجھی۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی اس کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور وہ سیدھا دیوار سے جا لگی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مصطفی پپ پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں مم میں گھر میں کیا جواب دوں گی۔۔۔

میری عزت کا سوال ہے۔۔۔اسے اس وقت بہت خوف آرہا تھا مصطفی سے۔۔۔

مصطفی نے آیک گہرا سانس لیا۔۔وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر پھر سب ہو گیا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا۔۔۔جبکہ مہتاب کا خوف سے برا حال تھا۔۔۔

دیکھو مہتاب محبت کرتا ہوں تم سے پانا چاہتا ہوں تم سے شوق پلیز آج ابھی مجھ سے نکاح کر لو اور میں وعدہ کرتا ہوں تم سے تمہاری عزت پر حرف نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔

یقین کو میرا۔۔۔۔اس نے ایک بار پھر منت کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن نہیں مصطفی پلیز جج جانے دیں مجھے پلیز۔۔۔وہ پھر رونے لگی۔۔۔

مم میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔آپ کو نہیں معالوم سب مجھے بولیں گے میری ماں کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔۔۔۔

مجھ پر یقین نہیں ہے تمہے؟اس نے بڑی آس سے پوچھا۔۔

وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی مگر اس کے پاس کوئی اور راستہ نہ تھا۔۔وہ اس سے نظریں بھی ملا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔اس نے منہ پھیڑ کر جواب دیا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے یہں تمہارے ساتھ ایک جائز رشتے میں رہ کر زندگی گزارنا چاہتا ہوں مگر اب تمہیں ایسا ہی چاہتی ہو تو کوئی بات نہیں۔۔۔میں تمہیں فور سنہیں کروں گا اب کہ نکاح کرو۔۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی پہلے دروازے کو لوک کیا۔۔۔اور پھر اس کے حد سے زیادہ قریب آگیا۔۔۔

مہتاب جو اس کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی اس کے اس عمل پر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

ککک کیا کر۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کیونکہ مصطفی نہ اسے بیڈ پر گرا دیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور خود اس پر جھک گیا تھا۔۔۔دونوں اتنے قریب تھے کہ دونوں آیک دوسرے کی سانسیں محسوس کر سکتے تھے خود پر۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر مہتاب کی چیخ نکل گئی۔۔۔وہ خود پہ سے اس کو دور بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔کہاں وہ کمزور سی کہاں وہ پہاڑ سا۔۔۔

مصطفیییییی۔۔۔۔ککک کیا کر رہے ہیں آپ پلیز۔۔۔۔پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے مم میں آپ سے نکاح کروں گی۔۔۔مصطفی پلیز۔۔۔وہ جیسے ہار مانتے ہوئے بولی۔۔۔

اور مصطفی کے چہرے پر اسے پا لینے کی خوشی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم چلو یہ تو اچھا ہے اوپھر۔۔۔وہ اس پر سے اٹھتا ہوا بولا۔۔۔

وہ بھی اٹھی اور اپنا دوبٹا ٹھیک کرنے لگی جب اس نے سر پر اچھی طرح سے سیٹ کر لیا تو وہ اس کے ساتھ کمرے کے باہر نکلی۔۔۔اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی جو وہ کرنے جا رہی ہے اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونا ہے۔۔۔

وہ باہر آئی تو اس نے ابراہیم حیدر اور ساتھ ڈاکٹر سجاد کو دیکھا مگر جو وہ کرنے جا رہی تھی اس کے بعد وہ کسی کو بھی دیکھ لیتی تو شاید اسے شاک نہ لگتا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک صوفے کی جانب اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس جانب جا کر بیٹھ گئی جبکہ ابراہیم اور حیدر بھی خاموشی سے اس بے بس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔

اس کے ساتھ ہی مصطفی بیٹھ گیا اور مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مصطفی سے پوچھنے کے بعد جب وہ مہتاب کی طرف آئے تو مہتاب کو لگا اس میں بولنے کی طاقت بھی ختم ہو گئی ہے۔۔

مہتاب سکندر ولد سکندر ملک۔۔۔

کیا آپ کو مصطفی شاہ ولد مہراج شاہ کے ساتھ حق مہر پچاس لاکھ روپے کیا آپ کو قبول ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے بولا ہی نہ گیا۔۔۔پتا نہیں وہ کس معجزے کا انتظار کر رہی تھی جو آج تو ہونا نہیں تھا۔۔

وہ چونکی تب جب مصطفی نے اس کے ہاتھ پہ دباو ڈالا۔۔

قق قبول ہے۔۔۔

وہ پھر دوسری بار۔۔۔۔ق قبول ہے۔۔۔۔اس کا گلا خشک ہو گیا تھا۔۔۔

اور پھر آخری بار۔۔۔ قبول ہے۔۔۔کہتے ساتھ ہی اس کے آنسو نکل ائے۔۔۔۔اسے لگا۔۔۔آج وہ اپنا سب ہار بیٹھی سب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ دوسری جانب مصطفی کے دل میں دھیروں اطمینان اترا۔۔۔۔

وہ مولوی صاحب کو چھوڑ کر آیا تو حیدر اس کے گلے ملا۔۔اور اسے خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔

ابھی جانے دے رہا ہوں مگر جب بھابھی مان جائیں گی بت میں چھواڑے لوں گا۔۔۔اس نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔ مصطفی بھی مسکرا دیا۔۔اور ابراہیم کو دیکھا جو بس اس خوخاموش ہو کر دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناراض ہو۔۔۔جانتا ہوں مگر یقین کرو میرے پاش کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔وہ نہیں مانتی۔۔اس نے بے بس ہو کر کہا۔۔

مجھے ابھی ابھی حیدر نے تمہارے کارناموں کے بارے میں بتایا ہے مجھے لگا بس مہتاب کو اٹھوا رہے ہو اور نکاح کر رہے ہو بس۔۔۔وہ باکی کہانی تو اب پتا چلی ہے مجھے۔۔۔خیر اب میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔اجا یار۔۔۔اور وہ بھی اس کے گلے لگ گیا۔۔

اچھا تم ابھی یہاں ہی رہو گئے۔۔۔ابراہیم نے اس سے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں یار۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے شام ہو گئی ہے ویسے بھی اس کو لے کے بھی دور جانا ہے سوو۔۔۔اب نکلنا ہے۔۔۔موہ کہنے لگا۔۔۔اور اس کی نظریں اس کمرے کی طرف تھیں جہاں مہتاب تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ابراہیم بھی سمجھ گیا تھا اس کو بھی ابھی وقت چاہیے تھا۔۔

تم گھر جو گے۔۔۔۔ مصطفی نے جاتے جاتے پوچھا۔۔۔

نہیں اب صبح جاوں گا۔۔۔ابراہیم کہتے ساتھ ہی چل پرا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں آیا تو وہ اسی جگہ ہی بیٹھی تھی سر جھکائے۔۔

مہتاب۔۔۔اٹھو گھر چھوڑ دوں او۔۔۔اس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

مگر وہ نہیں ہلی بس خالی نظروں سے مصطفی کو دیکھ رہی تھی۔۔

مہتاب میری جان شام ہو گئی ہے۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

مم مجھے گھر نہیں جانا مصطفی۔۔اس نے روتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے بڑی ضبط سے کام لیا۔۔۔وہ اس وقت کوئی معصوم بچہ لگ رہی تھی۔۔۔

بھروسہ رکھو مہتاب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔تم چلو تو سہی۔۔۔اس پھر کہا اس کے بال سہلاتے ہوئے۔۔۔۔

پر وہ نہ میں سر کہلاتی رہی۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔۔وہ چیخ پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ں ں ں س۔۔۔۔۔ نہیں مجھے اب گھر جانا۔۔۔۔۔۔میرا اب کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔ کہیں کا نہیں چھوڑا آپ نے مجھے۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

تم ایک دفعہ جاو پھر شکوہ کرنا مجھ سے میری جان۔۔۔واعدہ کیا ہے تم سے پھر کیسے تم پر آنچ آنے دوں گا۔۔۔وہ پھر اس کو کہنے لگا۔۔۔

اور اس نے ایک نظر بے بس ہو کر اس کو دیکھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے کل رات کا۔۔۔اور اس وقت آپ کیا کوئی بھی مجھے قبول نہیں کرے گا۔۔۔

اس نے بے بسی سے سر جھکا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔اس نے اسے بازو سے پکڑا اور باہر لے ایا۔۔۔

اور باہر لا کر اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔اور خد بھی جا کے ڈرائیوگ سیٹ پر جا بیٹھا۔۔۔

وہ اس وقت اس کے گھر سے کافی دور تھے۔۔۔۔سارے راستے وہ دونوں خاموش رہے۔۔۔

اس کے گھر پہنچتے پہنچتے ان کو رات 9 بجے گئے تھے۔۔۔

جیسے ہی اس کے گھر کے سامنے اس نے گاڑی روکی وہ اپنے خیالوں سے نکلی گھر میں نہ کوئی لائٹینگ ہوئی تھی کچھ بھی نہ تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کو رونا آیا سب نے اس کا انتظار کیا ہو گا۔۔۔اور اب اس کے انتظار میں سب چلے گئے ہوں گے۔۔۔۔

پھر سے اس کو چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔

مہتاب ادھر دیکھو۔۔۔۔ مصطفی نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے تم جاو اور جا کے آرام کرو میں جلد پھر ڈیڈ کو تمہارے گھر بھیجوں گا۔۔۔اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس بار حاشر بھی ہمارے بیچ نہیں آئے گا۔۔۔اس نے جیسے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تت تم آ گر نہ آئے تم میں خود۔۔خود کشی کرلوں گی مصطفی۔۔۔اس نے اس کی بات پر بس اتنا کہا اور باہر جانے لگی کہ مصطفی نے زور سے اسے اپنی طرف کھینچا کہ وہ اس کہ سینے سے جا لگی۔۔۔

تم۔۔۔تمہارا وجود یہاں تک کہ تیاری روح پر بھی اب میرا حق ہے۔۔۔سمجھی۔۔۔اگر تم نے خد کے ساتھ کچھ بھی کیا نہ تو میں خود تمہیں ایسی سازا دوں گا۔۔۔کہ موت مانگو گی مگر نہیں ملی گی۔۔۔

مہتاب کی انکھوں خوف اترایا۔۔۔اس نے اپنا بازو چھڑاوانا چاہا۔۔مگر بے بس۔۔۔

جواب دو۔۔۔وہ اس پر ڈھارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ صرف سر ہلا سکی۔۔۔۔

جاواب خیال رکھنا اپنا۔۔۔اس چہرے پہ آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اب وہ قدرے نرم لہجے میں بولا۔۔۔

مہتاب تو اس دھوپ چھاوں سے انسان کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

جیسی وہ اتری اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ناجانے کیا ہو گا اندر۔۔۔اس نے دل میں سوچا اور اندر کی جانب چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے پر پہنچ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی تک وہاں ہی گاڑی میں تھا۔۔

اور پھر گہرا سانس لیا اور اندر چلی گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خاموشی تھی ہر جگہ۔۔۔وہ چپ چاپ اوپر جانے لگی کہ آواز پر کانپ کر رہ گئی۔۔۔

ارے مہتاب بیٹی آ گئی اپ۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ملازمہ کھڑی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جج جی۔۔۔اس کی زبان نے بھی اس کا ساتھ نہ دیا۔۔مہتاب کو لگ رہا تھا کہ اس کہ چہرے پر آج جو کچھ بھی ہوا ہے سب کچھ صاف صاف لکھا تھا۔۔۔کوئی بھی آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔۔۔۔

اچھا چلیں آپ آرام کریں میں عاص بھائی کو بتادوں کہ آپ آگئی ہیں۔۔۔ملازمہ اپنا کام بھی کرتی جارہی تھی اور بولتی بھی جارہی تھی۔۔۔

اور مہتاب تو بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ لوگ اسے بے عزت نہیں کریں گئے۔۔۔اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا۔۔اس کی وجہ آج اس کا نکاح نہ ہو سکا حاشر کے ساتھ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ام امی کک کہاں ہیں۔۔۔اس کی آواز اب تک کانپ رہی تھی۔۔

ارے وہ تو آرام کر رہی ہیں۔۔۔آج اتنا کچھ ہو گیا۔۔وہ کم تھا۔۔

اللہ غارت کرے حاشر کو۔۔۔ملازمہ نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر حاشر کو بد دعائیں دیں۔۔۔۔

جبکہ مہتاب کا خوف سے اتنا برا حال تھا کہ وہ پوری بات سن ہی نہ پائی بس اس نے یہی سنا کہ۔۔۔۔آج اتنا کچھ ہو گیا۔۔

اس کو لگا وہ اتنی دیر گھڑی نہیں رہ پائے گی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آپ کو پتا ہے مہتاب بچے۔۔ارے ے کہاں گئی۔۔۔۔چلو۔۔

اتنے میں عاص جو باہر سے آیا تھا کچھ میں ایا۔۔

کیا ہوا۔۔آپ اکیلے اکیلے بات کیوں کر رہی ہیں۔۔۔اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

نہیں بیٹا وہ میں مہتاب بچے سے بات کر رہی تھی ایک دم سے پتا نہیں کہا چلی گئی۔۔۔۔انہوں نے اس کو بتایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مہتاب آ گئی۔۔۔اچھا۔۔۔اور وہ سیدھا اس کے کمرے میں گیا۔۔۔ مگر اس نے کمرا لوک کیا ہوا تھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔ مہتاب۔۔۔افففف شاید اسے آج کا واقعہ ملازمہ نے بتا دیا ہو۔۔۔ ہمم۔ صبح بات کروں گا۔۔۔۔

جبکہ اندر بیٹھی مہتاب کا خوف سے برا حال تھا۔۔۔وک کانپے جا رہی تھی اس نے ڈر کے مارے دروازے بھی نہیں کھولا۔۔۔

بیڈ منہ کہ بل لیٹے وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج وہ اپنے کام پے بھی نہیں گیا تھا۔۔۔ مہتاب کے رونے کی وجہ سے وہ بہت ڈسٹرب رہا تھا ساری رات وہ جاگ تا رہا تھا۔۔۔

مگر دل میں سکون بھی تھا کہ اب سب صیح ہو جائے گا۔۔

اس کے چہرے پر آج صحیح معنوں میں خوشی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر نیچے ایا۔۔ ناشتے کی ٹیبل پر مہراج صاحب اور صارم ہی موجود تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے سب سے بات بند کی ہوئی تھی۔۔۔

خیریت ہے آج مصطفی۔۔۔

ناشتہ کرتے ہوئے مہراج صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

وہ ایک دم چونکا۔۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔البتہ چہرے پر مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔

کل آفس سے سارا دن تم غائب تھے۔۔۔اور حیدر بھی یہاں سے ابراہیم بھی۔۔۔اب کل ہی کل میں ایسا کیا ہوا ہے جو آج تم اتنے خوش ہو۔۔۔۔انہوں نے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ڈیڈ دراصل بات یہ تھی کہ ابراہیم عنایہ بھابھی کو لے کر ہمشیہ پریشان ہی رہتا تھا۔۔۔مگر اب تو مسلہ حل ہو گیا تھا تو بس اس لیے کل ہم سب اس کی خوشی میں زارا سارے بھائی مل تھوڑا انجوئے کرنے گئے تھے فارم ہاوس میں۔۔اس نے تفصیل سے جھوٹ بولا۔۔۔

اور مہراج صاحب مسلسل مسکراتے رہے۔۔۔۔

کیاااا۔۔۔سارے بھائی۔۔۔میں کیا نظر نہیں آیا آپ کو وہاں۔۔۔صارم کو تو آگ ہی لگ گئی تھی خود کو نہ شامل کیے جانے پر۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار وہ بس راستے میں ہی پلن بن گیا تھا۔۔۔پلیز اگلی بار۔۔

اس نے ٹالنا چاہا۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔۔صارم کو منہ لٹک گیا۔۔

جبکہ مہراج صاحب پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے اسے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا مہتاب نہیں اٹھی۔۔۔۔نہیں بی بی جی۔۔۔۔

ہمم۔اچھا اسے آرام کرنے دو۔۔۔پتا نہیں میری بچی کے نصیب میں کیا لکھا ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم صبح سے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

جب سے عاص نے انہیں بتایا تھا کہ اسے ملازمہ کے ذریعے سب پتا چل گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں اس کا سامنا کیسے کریں۔۔۔

عاص بھی اس کا انتظار کرتے کرتے کام پر چلا گیا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ نہیں بلکہ بستر میں گھس کر اپنی موت کی دعا مانگ رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں تک کہ مغرب کا وقت بھی گزر چکا تھا۔عام طور پر وہ کبھی بھی اپنی نماز نہیں چھوڑا کرتی تھی۔

مگر آج جو کچھ بھی ہوا وہ کافی تھا۔ہاں آج اس نے ہر حد پار کر دی تھی۔

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے مگر اسے پھر بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔عجیب کیفیت تھی اس کی۔دل کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی بات پوری کر دکھائے گا مگ دماغ کہہ رہا تھا کہ نہیں اب رسوائی کا وقت ہے۔۔اس نے سب اپنے اللہ پر چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ اس کی آنکھ کھل گئی ہے۔۔۔اس نے انگڑائی لیتے وہ اپنے ساتھ دیکھا تو جگہ خالی تھی۔۔مطلب وہ جاگ چکی تھی۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

عنایہ۔۔۔۔عنایہ۔۔۔۔اس نے لیٹے لیٹے ہی اس کو آواز دی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں مسکراتی ہوئی داخل ہوئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھ گئے آپ ہاں۔۔۔۔رات کو سوتے نہیں ہیں آپ اور صبح اٹھتے نہیں ہیں۔۔۔ بلکل بگڑے ہوئے بچے بنے ہوئے ہیں اپ۔۔

ابراہیم مسکرادیا۔۔۔جانتا تھا بس اب اس کی صبح اس کی آواز سے ہو گئی تھی اب وہ جو بولنا شروع کرے گئی رات گئے تک نہ چپ ہو گی۔۔۔

ابھی بھی وہ مسلسل کچھ نا کچھ بول رہی تھی اور ابراہیم مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی مسکراہٹ کو بریک تو تب لگی جب عنایہ کی طرف سے پھنکہ گیا تکیہ۔۔اس کہ منہ پہ جا لگا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔آپ سن بھی رہے ہیں میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کہتے ساتھ بیڈ کے پاس ائی۔۔۔تو ابراہیم نے تکیہ سائیڈ پر پھینک کر اس بیڈ پر گرا یا۔۔۔۔اور خدا اس کے اوپر گر گیا۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔ابراہیم۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔اس خود کو چھڑوانا چاہا۔۔۔

جبکہ ابراہیم نہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

ہاں اب بولو کیا کہہ رہی تھی۔۔۔وہ اتنی دور سے نہ سہی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ اس کے گردن پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اس کے کان میں بولا۔۔۔

عنایہ کو تو چپ ہی لگ گئی تھی۔۔۔اس کا ری ایکشن دیکھ کر ابراہیم کا قہقہہ نکل گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے بھی اس پر رحم کھایا کیوں کہ ساری رات وہ اس کے قابو میں ہی رہی تھی۔۔۔ابراہیم نے اس کی ایک بھی نہیں چلنے دی تھی۔۔۔

اچھا چلو ناشتہ کر لو پھر جلدی سے اپنی پیکینگ کر لو ہم آج ہی جا رہے ہیں۔۔۔اس نے اس پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔کہا جانا ہے۔۔۔وہ بھی حیران سی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اس کو ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں رکھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اپنے گھر۔۔۔اس نے بے اختیار کہا۔۔

کک کیا انٹی مان گئی کیا۔۔۔عنایہ کو تو یقین ہی نہیں ایا۔۔۔

ڈیڈ کو سب پتا چل گیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم گھر او۔۔۔کیوں کہ تم گھر کی بڑی بہو ہو

۔۔۔

ہمم۔۔۔۔مگر انٹی۔۔۔۔وہ اب بھی ڈر رہی تھی۔۔۔

ان کی فکر مت کرو۔۔۔۔ڈیڈ سب سمبھال لیں گیں۔۔۔اس مے اس کو تسلی

دی۔۔۔ہمم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے اس کے گال کو سلایا۔۔۔

ویسے ابراہیم میں بہت خوش ہوں جیسا بھی ہے سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔میں بہہہت خوش ہوں۔۔۔ہائے اب ہم بھی ایک فیملی کے ساتھ رہے گیں۔۔۔اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔

وہ خوشی کے مارے ابراہیم کے گلے لگ گئی تو ابراہیم نے بھی اسے کمر سے پکڑ لیا۔۔

پتا میں ابھی جا کے سوہا کو بتاتی ہوں وہ کتنی خوش ہو گی افففف۔۔۔۔وہ اس کا حصار توڑ کر جلدی سے باہر گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ ابراہیم بھی اس کی خوشی میں زیادہ خوش تھا۔۔

ابھی تو محترمہ کو یہ نہیں پتا کہ میں اس کہ لیے ایک اعدد اور دیورانی کا انتظام بھی کیا ہے۔۔۔

یہ سوچتے ہی اس نے بے اختیار مصطفی اور مہتاب کی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔

۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا دروازہ کھولا میرا بچہ۔۔۔۔اماں کی جاں۔

۔سیما بیگم کا صبر جواب دے گیا تھا وہ عاص کے آنے کا انتظار کر آ رہی تھیں انہوں نے اسے آج جلدی بلا لیا تھا۔۔۔ جیسے ہی وہ گھر آیا وہ کہنے لگیں۔۔

عاص میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے مہتاب دروازہ نہیں کھول رہی خدارا اس کے کمرے کو دروازہ کھولو۔۔۔۔سیما بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ناجانے ان کے گھر کو کس کی نظر لگی تھی۔۔۔۔

عاص بھی پریشان تھا مہتاب نے ابھی تک دروازہ نہیں کھولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی سوچا کہ وہ دروازہ توڑے تو ایک دم سے اندر سے لوک کھلنے کی آواز ائی۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔میرا بچہ۔۔۔مہتاب۔۔جیسی ہی مہتاب نے دروازہ کھولا سیما بیگم نے فورا سے عاص کو پیچھے کیا اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہم مہتاب میرا بچہ۔۔۔۔کیا ہوا میری جان کیوں خود کو ایسے بند کیا ہوا تھا

ہاں۔۔۔۔انہوں نے اس کو دیکھا جس کی رو رو کر آنکھیں سوجھ گئی تھیں اور حد سے زیادہ لال ہو رہی تھیں

امم امی۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

مجھ مجھے معاف کر دیں پپ پلیز مم میری وووجہ۔۔ سس سے۔۔۔۔جیسے ہی سیما بیگم اس کو بیڈ پر لے کر بیٹھیں وہ ان کے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

عاص اور زینیا بھی بے بسی سے اپنی لاڈلی بہن کو دیکھ رہے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نن نہیں بچے تمہارا کیا قصور ہاں۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔انہوں نے اس کو چہرہ صاف کیا۔۔۔

مہتاب یار تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔حاشر کو اللہ پوچھے گا انشاءاللہ۔۔۔وہ اپنے کیے کا حساب ضرور دے گا۔۔۔عاص نے غصے سے کہ کر اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔

کک کیا مطلب امی۔۔۔عاص کل کیا ہوا ہے۔۔کوئی بتائے گا۔۔۔

مجھے لگا کہ میں کل لیٹ آئی تھی اس وجہ سے سب چلے گئے۔۔۔اس نے پریشانی سے بتایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ وہ تینوں اس بے وقوف لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔مطلب کے حد تھی اسے کچھ پتا بھی نہیں تھا اور وہ ایسے ہی روئے جا رہی تھی۔۔۔

ایک مینٹ۔۔۔جب میں نے ڈاکٹر سجاد کو فون کر کے بتایا کہ وہ تمہیں بتا دیں کہ فنکشن کینسل ہو گیا ہے آپ مہتاب کو بتا دین۔۔۔تو کیا انہوں نے تمہے نہیں بتایا۔۔۔

مہتاب کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس نے ہوا میں تیر چھوڑا۔۔۔

اابتایا تھا اور میں ٹھیک 1 گھنٹے بعد نکل گئی تھی مگر راستے میں ایک جگہ سے پتا نہیں کیسی سیاسی شخصیت نے گزرنا تھا اور وہ جگ اسی لیے بلاک تھی بس اسی وجہ سی لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔جھوٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ سفید پر گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا وہ تو ٹھیک ہے مگر کل رات ملازمہ سے بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

نہیں عاص پلیز بتاو کیا ہوا مجھے لگا میں لیٹ آئی ہوں۔۔۔اس کی سوئی ابھی بھی وہاں ہی اٹکی تھی۔۔۔

ایک مینٹ مہتاب۔۔۔جب تمہے ڈاکٹر سجاد نے بتا دیا تھا تو تم کیوں پریشان تھی ہاں۔۔۔

اب عاص کو کچھ گڑ بڑ لگی۔۔

تم کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو عاص۔۔۔سیما بیگم نے بات ختم کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم مجھے لگا۔۔تمہے تو پتا ہے حاشر کا اور تائی کا کچھ بھی سوچ لیتے ہیں مجھے لگا میرے جانے پر کچھ ہوا ہو گا۔۔۔اور تم نے ڈاکٹر سجاد کو یہ بتایا۔۔۔اب جا کر وہ کچھ سمبھلی تھی۔۔۔اور کچھ کچھ سمجھ آیا تھا کہ واقعی مصطفی نے کچھ بڑا کیا تھا کل۔۔

کیا ہوا تھا کل۔۔۔اس نے پھر پوچھا۔۔

کل تمہارے جانے کے بعد سب تیاری میں مصروف تھے۔۔

ساری تیاری بھی ہو گئی تھی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے تمہارا انتظار تھا بس۔۔۔

پھر اچانک حاشر کے دوست کا فون آیا کہ وہ شہزادے صاحب صبح سے گھر ہی نہیں آئے ہیں۔۔۔سو آج نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ تو شکر ہے امی کی دوست ہی آئی تھیں سب۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کچھ سا میٹا پھر۔۔۔ان کیلیے تو ہم لوگ تماشا ہیں نا۔۔۔

اچھا خاصا رشتہ ٹھکرا دیا ہم نے ان کے پیچھے اب آئیں زارا یہ ہمارے گھر کبھی ۔۔۔۔عاص کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

بس بیٹا اللہ نے کچھ پیٹر لکھا ہو گا۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔انہوں نے مہتاب کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

او نیچے چل کر کھانا کھا سب اجاو۔۔۔وہ بس کو کہتیں۔۔۔نیچے چل پڑیں۔۔۔

میں فریش ہو کر آئی۔۔۔مہتاب نے کہا۔۔۔اور واش روم میں گھس گئی۔۔۔جبکہ عاص اور زینیا بھی ماں کے پیچھے نیچے چلے گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سینک کے سامنے کھڑی پانی سے منہ دھو کر جیسے ہی اس نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا۔۔۔اسے بے اختیار وہ یاد آیا وہ۔۔۔اس کی باتیں۔۔۔۔

تم ایک دفعہ جاو پھر شکوہ کرنا مجھ سے میری جان۔۔۔واعدہ کیا ہے تم سے پھر کیسے تم پر آنچ آنے دوں گا۔۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں پھر نم ہوئیں۔۔

مہتاب ادھر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا پکارنا پھر سے یاد آیا۔۔۔

سب ٹھیک ہے تم جاو اور جا کے آرام کرو میں جلد پھر ڈیڈ کو تمہارے گھر بھیجوں گا۔۔۔اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس بار حاشر بھی ہمارے بیچ نہیں آئے گا۔۔۔

کتنی تسلی دی تھی اس نے۔۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

تم۔۔۔تمہارا وجود یہاں تک کہ تیاری روح پر بھی اب میرا حق ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔اگر تم نے خد کے ساتھ کچھ بھی کیا نہ تو میں خود تمہیں ایسی سزا دوں گا۔۔۔کہ موت مانگو گی مگر نہیں ملی گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کیا واقعی میں اسے ایسا اتنا چاہتا تھا۔۔

جا واب خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔۔

اس کا لمس وہ ابھی بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس وہ شاہ ولا۔۔۔ کی طرف راوانہ تھے۔۔۔

وہ پہلے بھی کئی بار جا چکی تھی مگر اب ایک بڑی بہو کی حیثیت سے جا رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے کافی ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ویسے تو وہ کافی باتونی تھی اور اب کیوں کہ وہ پریشان بھی تھی تو وہ کچھ زیادہ بول رہی تھی۔۔۔

اہ ابراہیم مجھے کیوں لگ رہا ہم بہت جلدی پہنچ جائیں گئیں۔۔۔مجھے نا بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔پلیز زارا گاڑی آہستہ چلائیں نہ۔۔۔۔وہ اس کہ بازو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

اللہ عنایہ۔۔۔یہ بات تم کوئی 20 دفعہ بول چکی ہو۔۔۔اب اگر ہم کچھوے کی رفتار سے بھی جائیں نہ تو ایک نا ایک دن اسی گھر میں پہنچے گیں۔۔۔اب تو ابراہیم کا صبر بھی جواب دے گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم آپ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں نا۔۔وہ رونے والی ہو گئی۔۔

اللہ مجھے صبر دے۔۔۔ابراہیم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔۔۔مگر عنایہ کی چیخ پر ڈر گیا۔۔

ابراہیمممممم۔۔۔۔

کک کیا ہوا عنایہ۔۔۔اس نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے مڑ کر اس کو دیکھا جو اپنے دل پر ہاتھ رکھ بیٹھی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ووہ آپ نے دونوں ہاتھ سٹیر نگ سے اٹھا لیے تھانہ تو مم میں ڈر گئی۔۔۔وہ اس کی گھوری سے ڈر کر منمنائی۔۔۔۔

اللہ۔۔۔عنایہ افففف مجھے لگا پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔۔افففف کبھی کبھی تو اس کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ اس کو اس باتونی لڑکی سے محبت ہو کیسے گئی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ دونوں شاہ ولا پہنچے گاڈنے ابراہیم کو دیکھ کر فورا گیٹ کھول دیا۔۔۔اس نے گاڑی گراج میں کھڑی کی اور باہر نکلا۔۔۔اور ساتھ ہی عنایہ بھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کا پکڑ کر ابدر کی طرف بھرا۔۔۔

مین دروازے پر ہی مصطفی مہراج صاحب صارم اور سوہا بھی موجود تھی۔۔۔فرزانہ بیگم اندلاونج میں تھیں۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔ابراہیم نے آگے بھر کر سلام کیا تو عنایہ بھی آگے بھری۔۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔وہ ان سے ایک سال بعد مل رہی تھی۔۔۔

واعلیکم اسلام میرا بچہ۔۔۔کیسی ہو۔۔۔انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ کا شکر۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔عنایہ تو ہمشیہ سے ان کی لاڈلی تھی۔۔۔

بس اللہ کا کرم ہے۔۔۔

اا ہمم ہمم۔ بھی یہاں ہیں بھا بھی جیییی۔۔۔۔سوہا نے شرارت سے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔

ارے سوہا۔۔۔دونوں دوست آپس میں زور سے گلے ملیں جیسے برسوں بعد ملیں ہوں۔۔۔ابراہیم اور صارم کو تو ایسا ہی لگا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہلا کہ۔۔وہ تین دن پہلے ہی صارم سوہا کو ان کے گھر لے کر گیا تھا۔۔۔

افففف میں بتا نہیں سکتی کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ بے تابی سے بولی۔

ہاں ساتھ والے گھر سے آنا آسان کام تھوڑی ہے۔۔۔صارم نے اس پر طنز کیا۔۔۔۔جی ہاں سوہا شاہ ولا کے ساتھ والے بنگلے میں رہتی تھی۔۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔سوہا نے اسے گھورا۔۔۔

اسلام و علیکم بھابھی۔۔۔۔مصطفی بھی آ گئے بھرا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ نے اس کو بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

چلو اب اندر چلو کیا یہاں ہی رہنا ہے۔۔۔۔مہراج صاحب نے کہتے ساتھ سب کو اندر لے گئے۔۔۔

وہ لوگ لاونج میں آئے فرزانہ بیگم ویسے ہی بیٹھی رہیں۔۔

اسلام و علیکم انٹی۔۔۔عنایہ نے ڈرتے ڈرتے سلام کیا۔۔۔

جس کا جواب ایک گھوری میں ملا۔۔۔۔

ایسا کرو ابراہیم تم اپنے کمرے میں جاو ملازم سے کہہ دو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارا سامان رکھوادے۔۔۔اور تم سب بھی اب آرام کرو۔۔رات کے کھانے پر ملاقات ہوتی ہے پھر۔۔۔۔

اور پھر سب ایک ایک کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

آج دوسرا دن تھا۔۔مہتاب پریشان سی اپنی کمرے میں تھی۔۔۔ایک گلٹ تھا اسے وہ کسی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اب کیا ہو گا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اتنا سب کچھ کیا ہو گا تو ضرور وہ آئے گا بھی۔۔۔

مگر ابھی اس کی ذہن میں سوال یہ تھا کہ حاشر اگر کل سے غائب ہے تو کہاں ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں میرا بچہ کہاں ہے کس حال میں ہے۔۔۔اللہ۔۔۔عائشہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا

۔

یہ سب اس منحوس لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کونسے لوگ ہیں۔۔۔ہماری تو کسی سی دشمنی بھی نہیں ہے اللہ میرا بچہ۔۔۔آپ نے پولیس کو کہا

عائشہ حوصلہ رکھو۔۔۔پلیز میں دیکھ رہا ہوں نہ۔۔24 گھنٹوں بعد ہی رپیوٹ درج کرتے ہیں وہ لوگ میں کہہ دیا ہے تم حوصلہ رکھو وہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔داود صاحب بھی پریشان تھے نا جانے کہاں چلا گیا تھا وہ۔۔۔

اس کے سارے دوستوں سے بھی پوچھا تھا سب نے کہا تھا کہ اس دن تو وہ لوگ خود اس کہ گھر اکھٹے ہو رہے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

داود صاحب نے آیک نظر روتی ہوئی عائشہ بیگم پر ڈالی اور پریشانی سے کمرے میں ٹہلنے لگے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام میں اس کا نکاح تھا اور وہ بس ایسی ہی کیسی کام سے باہر نکلا تھا پیدل کے راستے میں اسے لگا کے اس کی گردن میں کچھ چبھا ہے اور اس کے بعد اس اس کو سب دھندلا دھندلا نظر آنے لگا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔۔۔اس کے بعد جب اسے ہوش آیا تب سے وہ ایک ہی کمرے میں موجود تھا۔۔۔

اس کمرے ہر چیز مہنگی تھی اور بس ایک ہی کھڑکی تھی ہو بھی بند جو باہر گارڈن میں کھلتی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک موٹاتازہ بندا آتااور وہ اسے کھانا پینا دے جاتا۔۔۔حاشر تو اس کو دیکھ کر ہی خاموش رہ گیا تھا۔۔۔اس سے بات کیا کرتا۔۔

ایک دفعہ بات کرنے کا انجام اس نے دیکھ لیا تھا۔۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں ہاں۔۔۔۔حاشر نے اس کو دھکا دینے کے کی کوشش کی تاکہ وہ دروازہ کی طرف جا سکے۔۔۔

مگر اس آدمی نے ایک ہی ہاتھ سے حاشر کو پیچھے کیا اور دوسرے ہاتھ سے زور سے اس کے منہ پر مکا مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب اب تک اس کا منہ سوجا ہوا تھا۔۔۔

وہ بے بس ہو کر رہ گیا تھا۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ کون لوگ ہیں کب تک رکھیں گئیں اس کو اور وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔

اور آج شام کیا ہو گا اسے سب ڈھونڈ رہے ہوں گے۔۔۔

وہ بے بس ہو کر پھر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شام کا وقت تھا سب لاونج میں موجود تھے جبکہ فرزانہ بیگم اپنی عادت سے مجبور کسے پارٹی میں گئی تھیں

مہراج صاحب کا فون بجا تو اٹھ کر لان میں چلے گئے۔۔ تھوڑی دیر بعد مصطفی بھی ان کے پاس چلا گیا۔۔۔

وہ ابھی واپس ہی آ رہے تھے کہ مصطفی کو دیکھ کر رک گئے۔۔۔

وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ مصطفی نے کہنا چاہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں او۔۔۔خود بیٹھتے ہوئے اور اس کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

بولا بچا۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔وہ کھل کر مسکرائے۔۔۔۔

ڈیڈ دراصل وہ۔۔وہ آپ پلیز مہتاب کے گھر کل دوبارہ جائیں پلیز۔۔۔اس نے بات مکمل کر کے ان کو دیکھا۔۔

مہراج صاحب کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کہہ رہے ہو مصطفی۔۔اب اس بچی کی منگنی بھی ہو چکی ہو گی۔۔اب اس کے گھر جانا مناسب نہیں۔۔۔اب۔۔۔ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ بول پڑا۔۔

اس کی منگنی نہیں ہوئی ہے۔۔۔

کیا۔۔تمہے کیسے پتا۔۔۔انہوں نے غصے سے پوچھا

میں نے پتا کروایا ہے۔۔۔پتا نہیں کیا ہوا مگر اس کی منگنی نہیں ہو سکی۔۔۔پلیز ڈیڈ پلیز کل ہی چلیں جائیں پلیز۔۔۔

وہ چھوٹے بچے کی طرح منت کرنے لگا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔وہ ہار مانتے ہوئے بولے۔۔

شکریہ ڈیڈ آپ ایسا کریں پھوپھو کو لے جائیں ساتھ وہ ارہی ہیں کل۔۔وہ ان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے جلدی کرو مجھے اپنی ابراہیم کی بہو سے ملنا ہے۔۔۔

زاہدہ بیگم ڈرائیور کو کوستی ہوئی بولیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے بی بی جی ابراہیم بھائی کی بیوی۔۔۔مہراج صاحب کی بڑی بہو۔۔ان کے ملازم نے ان درست کیا۔۔

ارے چپ کر کمبخت زیادہ نہ بتا نانی دادی بن گئی ہوں میں۔۔۔مجھے کیا نہیں پتا ہو گا ہاں۔۔۔وہ اس کو ڈپتی ہوئی بولیں۔۔۔

وہ جیسے ہی پہنچی ان کیلیے سب باہر کھڑے تھے خلاف توقہ فرزانہ بیگم بھی موجود تھیں۔۔

پھووووپووووووان کے اترنے کے بعد سوہا اپنے ہاتھ پھیلائے سب سے پہلے ان سے ملی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ے میری چلبلی بچی پھوپھو کی جان کیسی ہو۔۔زاہدہ بیگم اس کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

صارم نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا پھوپو یہ ساتھ والے گھر کی لڑکی کو اتنا پیار۔۔۔

ارے ے ے میرے بچے تو بھی اجا۔۔۔

اور پھر کیا ہوا صارم صا بھی ٹھیک پھوپو کے سامنے آئے اپنے

ہاتھ پھیلائے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھووووووپووووواوران کے گلے لگ گی اس۔۔۔

اور سب اس کے اس حرکت پر ہنس پڑے۔۔۔۔

پھر وہ سب سے اندر جا کے ملیں اور پھر عنایہ کو اپنے پاس لے کر بیٹھ گئیں۔۔

اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔ بڑی ہی خوبصورت بہو ہے ابراہیم تیری۔۔۔۔زاہدہ بیگم کے الٹا بولنے پر سب نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔تو پاس کھڑا ان ملازم بولا

ارے ے ے بی بی جی ابراہیم بھائی کی بیوی ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اچھا تو زیادہ مت بتا مجھے۔۔۔

اللہ میرے ابراہیم کو بہو والا داماد والا بھی کرے۔۔۔بیوی والا بھی کرے۔۔۔زاہدہ بیگم بولنے پر آئیں تو بولتی گئ

جبکہ مصطفی صارم مہراج صاحب کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا اور عنایہ نے ان کی آخری بات پر رونے والی شکل سے ابراہیم کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا

ارے میری جان ریلسک وہ مذاق کر رہی ہیں۔۔اور ویسے بھی میں اب بس ایک ہی کی باتیں سن کی ہمت رکھتا ہوں۔۔۔اس کے شرارتسے کہنے پر عنایہ نے گھور کر اسے دیکھا

۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر ایسی ماحول میں کھانا بھی کھایا گیا۔۔۔

اور تھوڑی دیر بعد سب اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اللہ اللہ ابراہیم زاہدہ پھوپو کتنی اچھی ہیں نہ۔۔۔وہ لوگ اپنے کمرے میں بیڈ روم میں آرام کر رہے تھے

ہمم۔۔۔ابراہیم نے ایک نظر اپنے سینے پر اس کے سر کو دیکھا۔۔اس کا واقعی میں یہاں دل لگ گیا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہے توسب ہی اچھے لگتے ہیں سوائے میرے۔۔۔ کبھی میری تو تعریف نہیں کی تم نے کہ اللہ اللہ ابراہیم آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔اس نے شکوہ کرتے ساتھ ہی آخر میں اس کی نقل اتاری۔۔۔۔

عنایہ مسکرادی۔۔۔اور کے گلے لگ گئی تو ابراہیم نے بھی اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھے۔۔۔۔

ابراہیم میں تو آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔جو آپ نے میرے لے کیا ہے۔۔اب میں آپ کیلیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ابراہیم جانتا تھا مگر اس آج اس کے منہ سے سنا چاہتا تھا

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہیں تھیں کہ دروازے پر دستک ہوئی

اجاو۔۔۔۔

آاپا۔۔آپ آرام کر رہی ہیں اگر برا نہ مانے تو میں اجاوں۔۔مہراج صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہاں مہراج وہاں کیوں کھڑے ہو یہاں اکے بیٹھو بچے۔۔۔

انہوں نے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔۔کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔۔وہ ان کے بنا کچھ کہے ہی سمجھ گئیں تھیں۔۔

جی اپا۔۔۔دراصل ہمارا مصطفی کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے

مہتاب نام ہے اس کا میں گیا تھا اس کے گھر بہت ہی پیاری اور سادہ بچی ہے آپا یقین کریں

۔۔۔انہوں نے تفصیل سے کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم مہتاب مطلب چاند پیارا نام ہے۔۔چلو ہمارے مصطفی کو بھی کوئی پسند ایا۔۔۔مجھے اپنے مصطفی کی پسند پر فخر ہے۔۔۔وہ خوشی سی بولیں۔۔

آپا کیا آپ آج ہی میرے ساتھ ان کے گھر چلیں گئیں۔۔۔دراصل فرزانہ اس رشتے کے خلاف ہے پر میں اپنے بیٹے مصطفی کی خوشی کے بیچ کسی کو نہیں آنے دوں گا۔۔وہ دوک ٹوک لہجے میں بولے۔۔۔

ہمم نہ جانے فرزانہ کو بچوں سے کیا مسلہ ہے اللہ اس عورت کو ہدایت دے۔۔۔۔وہ افسوس سے بولیں۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر آپا آپ آرام کریں شام کو ہم چلیں گئیں۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ٹھیک ہے بچے۔۔۔وہ بھی لیٹ گئیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا صارم عنایہ اور ابراہیم تو باتوں میں مصروف تھے جبکہ فرزانہ بیگم بھی وہاں ہی بیٹھی تھیں اور مصطفی کے انتظار میں تھیں۔۔

کہ اچانک مہراج صاحب زاہدہ بیگم اور مصطفی کمرے سے نکلتے ہوئے ائے۔۔۔

ارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔آج سیمیل اور اس کے گھر والے آ رہے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دراصل کچھ کام تھا تم دیکھ لیں نا ان کو۔۔زاہدہ بیگم بولیں۔۔۔

مگر آج میں مصطفی اور سیمیل کی شادی کی بات پکی کرنے لگی ہوں آپ لوگ ایسے کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔۔فرزانہ بیگم نے تو گویا ان سب پر دھماکہ کر دیا۔۔

واٹ۔۔۔موم آپ کس سے پوچھ کر یہ سب کر رہی ہیں ہاں۔۔۔۔آج مصطفی کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

مجھے کیسی سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔انہوں نے اکڑ کر کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس کرو فرزانہ۔۔۔ماں تو تم تب بھی تھی جب تم ان کو اس دنیا میں لائی تھی مگر اللہ جانے آج ایسا کیا ہو گیا ہے جو تم میں یہ ممتا جاگ گئی۔۔۔بس کر دو کیوں بچوں کی خوشیوں کے پیچھے پڑی ہو۔۔۔زاہدہ بیگم غصے سے بولیں

فرزانہ آپ آج ان لوگوں کو منا کر دیں۔۔۔ہم آ کر بات کرتے ہیں۔۔۔چلیں آپا۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی چل پڑے۔۔

جبکہ وہ غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیل بجنے پر سیما بیگم نے عاص سے کہا۔۔۔

دیکھو بچے۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ایک خاتون اور وہ ہی مرد تھے۔۔

مہراج صاحب اپ۔۔۔اسلام و علیکم۔۔۔عاص نے دونوں کو سلام کیا۔۔

جی بیٹا کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔۔۔انہوں نے اجازت چاہی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی آئیں۔۔۔وہ ان کو اندر لے ایا۔۔۔

لاونج میں داخل ہوتے ہی ان کو سامنا سب سے ہوا۔۔

اسلام و علیکم آئیں بیٹھیں۔۔۔سیما بیگم کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا اور بیٹھانے لگئیں۔۔

جبکہ مہتاب خاموشی سے ان کے آنے کا مقصد سوچ رہی تھی۔۔۔وہ چپ کر کے لاونج سے چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر باتوں کے بعد مہراج صاحب اپنے مقصد پر ائے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل میں آپا کو پہلے ہی لے آتا مگر ان کی تعبیت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔یہ ہی ہماری بڑی ہیں۔۔۔

سیما بیگم۔۔۔زاہدہ بیگم جو سیما بیگم کے ساتھ ہی بیٹھیں تھیں ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولیں۔۔

دیکھیں مجھے مہراج نے بتایا۔۔۔جو کچھ بھی ہوا۔۔اللہ کی اس میں کچھ بہتری ہو گی۔۔۔میں آج پھر سے اپنے مصطفی کیلیے آپ کی بیٹی مہتاب کو مانگتی ہوں۔۔۔انہوں نے بڑے ماں سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناجانے کیوں سیما بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ایک بھابھی نے مہتاب کو مانگا تھا اور ایک زاہدہ بیگم تھیں۔۔

زارا مہتاب کو تو بلائیں۔۔۔

جج جی میں بلاتی ہوں۔۔۔زینیا جاو۔۔۔انہوں نے زینیا کو کہا۔۔

جیسے ہی مہتاب آئی انہوں اس کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔

اور اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کی نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

انہوں نے اپنے ہاتھ میں پہنے ہوئے کنگن اتار کر اسے پہنائے۔۔سیما بیگم کے منا کرنے پر بھی

دیکھو سیما بڑی ہوں تم سے۔۔۔اور اب یہ میری بیٹی ہے مجھے جلدی سے جواب دو تا کہ میں اسے اپنے گھر لے جا سکوں۔۔۔انہوں نے مصنوئی رعوب جھڑا۔۔۔۔

جی۔۔۔سیما بیگم بھی مسکرا دیں۔۔۔۔

پھر اسی اچھے ماحول میں کھانا بھی کھایا گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب چائے کا دور چلا تو پھر ایک بار زاہدہ بیگم نے کہا میر ابس چلے تو میں آج ہی بات پکی کرلوں مگر چلیں آپ پھر بھی ٹائم لیں۔۔۔۔

اور سیما بیگم جو لوگوں کی باتوں سے پریشان تھیں ایک دم سے بولیں میں آپکو جلدی ہی جواب دوں گی۔۔۔

اچھا سیما بیگم اب اجازت دیں۔۔۔۔مہراج صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔اور مہتاب کو سر پیار کرتے ہوئے چل پڑے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں لگالیا تھااور ابراہیم اسے pubg لاونج میں صارم نے عنایہ کو بھی اپنے ساتھ خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اووووووبھاااابھیییییی بیٹھیں بیٹھیں جلدی کریں زون آگئی۔۔۔۔افف۔۔۔۔۔صارم پریشانی سے بولا۔۔۔

ہاں آئی آئی یہ لو۔۔۔۔چلواب نکلو یہاں سے۔۔۔۔

وہ دونوں فل مگن تھے گیم میں جبکہ ابراہیم اپنی باتونی بیوی کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دوسری طرف مصطفی لاونج میں بے صبری سے چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

افففف پتا نہیں کہاں رہ گئے۔۔۔۔ کہیں مہتاب نے کچھ بتا تو نہیں دیا۔۔۔ نہیں اتنی بہادر بھی اب نہیں ہے۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا۔۔

وہ لوگ 7 بجے کے گئے ہوتے اب 10 بج رہے تھے۔۔۔

افففف۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صارم اور عنایہ بے اختیار بولے chicken dinner یےےےےےے

تو ابراہیم اور مصطفی چونک آکر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

کیا ہو گیا یار۔۔۔ مصطفی تو ابھی تک شاک میں تھا۔۔

افففف صارم یار کس چیز کا بدلہ لیا ہے تو نے مجھ سے ہاں۔۔۔

میں تمہیں بعد میں دیکھتا ہوں۔۔۔اور تم عنایہ اٹھو۔۔۔ چلو کمرے میں۔۔۔وہ عنایہ کو کھڑا کرنے لگا۔۔

ارے ے ہی ہی ہی ابراہیم ہی ہی ہی بات تو سنیں ہاہاہاہا۔۔۔ عنایہ اور صارم کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف۔۔۔۔۔اس سے پہلے ابراہیم کچھ بولتا اس کی نظر دروازے پر پڑی۔۔

ارے آپ لوگ اگئے۔۔۔۔

مصطفی نے بے اختیار دروازے پر دیکھا جہاں مہراج صاحب اور زاہدہ بیگم اندر داخل ہو رہے تھے۔۔۔

وہ جیسے ہی بیٹھے مصطفی بول پڑا۔۔۔جبکہ صارم اور عنایہ نے نا سمجھی سے اس کی بے تابی کو دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوااور آپ لوگوں کو اتنی دیر کیوں ہو گئی۔۔۔

ارے ارے آرام سے مصطفی۔۔۔مہراج صاحب اس کی جلد بازی پر ہنس پڑے۔۔

جبکہ زاہدہ بیگم بولیں۔۔۔

ارےےے پھوپو کی جان سمجھو بات پکی کر کے آئی ہوں۔۔۔بس کل تک ان کا فون بھی آجائے گا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔ابھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔مصطفی ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارےےے میرا بچہ یہ دیکھو اپنے کنگن بھی اپنی ہونے والی بہو کو دے آئی ہوں بس سمجھو بات پکی کر آئی ہوں۔۔۔

انہوں نے اسے مطمئن کیا۔۔

جبکہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

اہمم ہمممم عنایہ کو تو کھانسی ہی لگ گئی۔۔

اووووہووووویعنی بھائی کی شادی یےےےےےاور صارم نے تو بھنگڑے ہی ڈالنا شروع کر دیے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کو دیکھ کر سب مسکرانے لگے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔سیما بیگم نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا

ایک دم سے ہی دروازہ کھلا۔۔۔۔

امی آئیں نا۔۔۔وہ اس کو لے کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئیں۔۔وہ آج انہیں کافی بہتر لگ رہی تھی پہلے کی نصیبت۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب میری بات بیٹا غور سے سنا۔۔۔انہوں نے بات شروع کی

مہتاب نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

جی امی بولیں۔۔۔۔

بیٹا۔۔دیکھو بے شک یہ نکاح حاشر کی وجہ سے رکا ہے مگر اس دنیا کا منہ ہم بند نہیں کروا سکتے۔۔۔

عائشہ بھابھی نے نا جانے کیا کہا لوگوں کو وہ ہم پر باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی کیا کہہ دیا ہے اور کس نے کہا۔۔۔مہتاب نے بے اختیار پوچھا۔۔۔

اب یہ سب چھوڑو بیٹا مجھے یہ لوگ اچھے لگیں ہیں میں ان کو ہاں کرنے لگیں ہوں۔۔۔تو سوچا تم سے ایک بار پوچھ لوں۔۔۔بولو میری جان تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔

مہتاب کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

۔وہ کتنا مشکل سمجھ رہی تھی سب اور سب کتنا جلدی جلدی ہو رہا تھا۔۔۔

امی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوش رہو میری بچی۔۔۔وہ اس کا ماتھا چوم کر چلیں گئیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر صبح ہی انہوں نے ان خو جواب دے دیا تھا۔۔۔

زاہدہ بیگم تو اتنی خوش ہوئی تھیں ان کی بہت ضد پر انہوں نے اس ہفتے کے اخر میں شادی کی تاریک رکھ لی۔۔۔۔

سیما بیگم کے تو ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔۔۔انہوں نے سارے گھر کو کام میں لگا دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مہتاب کو اب بتا نہیں کیوں اتنی پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔صاف بات تھی وہ ابھ اتنی جلدی مصطفی کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

جبکہ شاہ ولا مہراج صاحب نے سب کو لاونج میں اکٹھا کیا۔۔۔ملازمہ ٹیبل پر مٹھائی کا ڈبہ رکھ کر چلی گئی۔۔

فرزانہ بیگم کو کچھ گڑبڑ لگی۔۔۔۔۔

توسب کو یہاں بلانے مقصد یہ تھا کہ میں نے اور آپا نے آج

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی اور مہتاب دونوں کی بات پکی کر دی ہے اور اسی ہفتے کے آخر میں یعنی اور کو ہم سادگی سے جا کر مہتاب کو لے آئیں گے۔۔۔اور اگلے دن میں نے اپنے دونوں بیٹوں کا ولیمہ رکھا ہے۔۔انہوں نے خوش دلی سے سب کو بتایا۔۔۔

جبکہ فرزانہ بیگم سفید ہوتے چہرے سے سب سن رہی تھیں۔۔

مصطفی کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔

بس کچھ دن بس۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس رات سب نے دیر تک بیٹھ کر مصطفی کی شادی کی پلیننگ کو ڈسکس کیا تھا۔۔۔ جبکہ فرزانہ بیگم مہراج صاحب کو کمرے میں آنے کا کہہ کر اندر چلیں گئیں تھیں۔۔۔

مہراج صاحب نے شکر کیا کہ انہوں نے سب کے سامنے کچھ نہیں کہا۔۔۔ لیکن کمرے میں آکر انہوں نے خوب ہنگامہ کیا۔۔۔

دیکھیں فرزانہ بیگم آپ اب بلاوجہ کی ضد کر رہی ہیں بہتر ہے جو ہو رہا ہے اسے قبول کر لیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بات ختم کر کے کمرے سے چلے گئے۔۔۔جبکہ پیچھے فرزانہ بیگم کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔

کیاااااواٹ موم پر آپ نے کہا تھا وہ پیسے نہیں دے سکتیں اس لیے وہ میری شادی مصطفی سے کروا دیں گی۔۔۔اب یہ کیا ہے سب۔۔۔ہاں۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے مصطفی چاہیے ےےےےے بسسسس

وہ زور سے چیخی۔۔۔اس نے اپنے کمرے کا سارا سامان تھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ وہ دونوں مہرین اور جاوید صاحب بے بسی سے سیمیل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بیٹا ہم ضرور کچھ کریں گے تم پریشان نہ ہو۔۔۔مہرین نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

کچھ نہیں سمجھنا مجھے آپ لوگ مجھے پہلے کہتے وہ اتنے پیسے نہیں دے سکتیں اگر اب بھی وہ آپ کی ہی بہن ہیں اب کہاں سے انہوں نے آپ کو پیسے دیے ہیں ہاں۔۔۔اس کا چیخ چیخ کر برا حال تھا۔۔۔

بیٹا میری بات سنو۔۔۔انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ پھر چیخ پڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ مت کہیں اب آپ کی وجہ یہ سب ہوا ہے۔۔۔اب جو کرنا ہو گا میں کروں گی

بسس۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں کھڑکی سے سر لگائے نیچے گارڈن میں مہندی کی تیاریاں دیکھ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ہفتہ اس کی زندگی کا بس سے چھوٹا ہفتہ تھا۔۔۔اس سے تو ایسا ہی لگتا تھا۔۔۔

وہ جتنا مصطفی سے دور جا رہی تھی حالات اور اس کی زندگی اسے اتنا ہی اس کے قریب کر رہی تھی۔۔۔

وہ اب ان حالات کے آگے بے بس سی ہو گئی تھی۔۔۔

عاص بیٹا تیاریاں کتنی رہ گئی۔۔۔سیما جو صبح سے لگ رہی تھیں لان میں آ کر عاص سے پوچھنے لگیں جو سب تیاریاں کروا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے مہندی کا فنکشن گھر میں ہی رکھا تھا۔۔کیونکہ لوگ بھی گھر کے تھے۔۔۔عاص نے داود صاحب کو بلانے سامنا کیا تھا وہ لوگ ویسے بھی حاشر کی فکر میں تھے۔۔سارے لان میں پیلا سفید اور اورنج رنگ کی تھیم رکھی تھی۔۔۔

سارے لان کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی شام ہوئی ساری لائٹس جلادی گئیں۔۔۔عاص کی محنت رنگ لائی تھی اس نے سارا دن لگوا کر سجاوٹ کروائی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماشااللہ بیٹا بہت خوب بہت اچھی سجاوٹ کروائی ہے۔۔۔بس اب تم بھی جاو تیار ہو جاو مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں

جاو میرے بچے۔۔۔وہ اس کو تیار ہونے کو بھیج کر خدا ایک نظر سارے کام پر نظر ڈالتی آگے بڑھ گئیں۔۔۔۔

یار عنایہ تم نے۔۔۔۔وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا کہتے کہتے رک گیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیار کھڑی شیشے میں خد پر بس آخری نظر ڈال رہی تھی۔۔۔اس نے مہندی کی فنکشن کے لحاض سے پیلا اور گرین لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر بھاری کام ہوا ہوا تھا۔۔۔اور اوپر سے اپنے گھنگھرالے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔وہ کہتا ہوا آہستہ آہستہ اسے کے پاس ایا۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی۔۔۔

ابراہیم۔۔وہ اس کی طرف مڑی۔۔۔اور ایک نظر اسے دیکھا جو ڈارک براون شلوار قمیض میں بہت دیسنٹ لگ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے بتائیں کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔اس نے پوچھا۔۔

میری نظریں پڑھ سکتی ہو تو پڑھ لو خد ہی پتا چل جائے گا۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے اس کے بال پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔

اور وہ ہم بھی نہیں سکی۔۔۔

اااچھا۔۔۔ چلیں اب۔۔۔سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔اس نے گھبرا کر کہا۔۔۔تو ابراہیم ہنس پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔ چلو پھر آ کر دیکھیں گئیں۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل پر سے اپنی گھڑی اٹھائی اور اسے لے کر نیچے چل پڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب نیچے لاونج میں کھڑے تھے سب تیار تھے سوائے مصطفی کے۔۔۔جی ہاں وہ لوگ مصطفی کو لے کر نہیں جا رہے تھے۔۔۔کیونکہ زاہدہ بیگم نے کہا تھا یہ لڑکی کی مہندی ہے اس میں ہم مہندی لے کر جائیں گئے اس میں لڑکا نہیں ہوتا۔۔۔

مصطفی تو مانو تڑپ ہی گیا تھا۔۔۔اس کی بڑی لڑائی ہوئی اپنی پھوپو سے۔۔۔اور زاہدہ بیگم تو شاک میں ہی چلی گئیں کہ لڑکا خد مہندی میں جانے کی بات کر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ اللہ آج کل کی نسل کتنی بے شرم ہے۔۔۔توبہ توبہ۔۔۔

کیا پھوپو۔۔۔آج کل سب مہندی کے فنکشن پہ لڑکی اور لڑکا ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں ۔۔۔مصطفی بھی پیچھے نہ رہا۔۔

اچھا اچھا بس مجھے نا بتا زیادہ۔۔۔میں نے یہ آج کل کی بے شرموں والی مہندی نہیں کرنی۔۔۔۔

اور مہراج صاحب اور ابراہیم اور صارم کا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم نے تو اسے بعد میں کہا بھی تھا بیٹا تو نے اسے اتنا رولایا تھا نہ اللہ نے کہیں نہ کہیں حساب تو لینا ہی تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اچھا مصطفی اب ہم نکل رہے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔مہراج صاحب نے شرارت سے کہا جو منہ بنا کر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

اچھا میرا بچہ بس ایک دن کی بات ہے دل نہ چھوٹا کر۔۔۔زاہدہ بیگم اسے پیار کرتی چل پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا بھائی۔۔۔۔ہم چلے ے ے ے ے صارم بھی جاتے جاتے باز نہ ایا۔۔۔

ہاں مصطفی ہم چلے ے ے ے۔۔۔حیدر اور صارم نے کے دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری اور باہر کی طرف بھاگے۔۔۔

جبکہ مصطفی اسے بس گھور کر رہی گیا۔۔۔

اور وہ سب روانہ ہو گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ماشااللہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہی بیوٹیشن اسے تیار کر کے پیچھے ہٹی۔۔۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

آپ تو بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو مہتاب۔۔۔وہ اپنی چیزیں سمیٹتی ہوئی بولی۔۔۔

وہ پیلے گلابی اور گرین کلر کے لہنگے جس پر بھاری کام ہوا ہوا تھا اوپر سے اس نے پھلوں کو زیور پہنا ہوا تھا۔۔۔وہ خوبصورت کے ساتھ ساتھ معصوم پری لگ رہی تھی۔۔

شکریہ۔۔۔وہ اپنے آپ میں سمٹتی ہوئی بولی۔۔۔۔

آاامیں اندر آجاوں۔۔۔زینیا نے دروازے سے اندر سر ڈالا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔اونا۔۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔۔اپی یقین کریں آپ تو پہچانی نہیں جا رہی ہیں۔۔۔

وہ مسکرا دی۔۔۔

بیوٹیشن انہے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا اپی کل آپ چلی جائیں گی۔۔۔زینیا اس کے پاس بیٹھ کر بولی۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں ایک دم سے نم ہو گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کوئی ہمشیہ کیلئے چھوڑ کر تھوڑی جا رہی ہوں پاگل۔۔۔

آتی رہوں گی۔۔۔

ہمم۔۔۔میں آپ کو بہت مس کروں گی۔۔

وہ مہتاب کے کندھے پر سر رکھ کر بولی۔۔۔

میں بھی۔۔

اور میں بھی۔۔۔ان دنوں نے دروازے پر دیکھا جہاں عاص نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت مس کروں گا تمہیں۔۔عاص نے اس کی کال pubg partner میری دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور بھی نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی لوگ پہنچے ان لوگوں کا کافی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔۔

سیما بیگم عاص سب سے آگے آگے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر سیما کو فرزانہ بیگم کا رویہ کچھ صیح نہ لگا۔۔۔نہ انہوں نہ ان کے سلام کا جواب دیا تھا جب سے ائیں تھیں ایک ہی جگہ بیٹھیں تھیں۔۔۔

جبکہ سیما بیگم زاہدہ بیگم اور مہراج صاحب ایک جگہ تھا

اور صارم سوہا اور حیدر عاص کے ساتھ تھے یہ لوگ ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے اور شگل لگا نے میں مصروف تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی زینیا اس کی اور مہتاب کی دوست مہتاب کو نیچے بنے سٹیج پر لے آئیں

۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب اس کو دیکھ کر ماشااللہ کہہ رہے تھے۔۔۔صارم اور سوہا تو بہت خوش تھے مہتاب کو دیکھ کر وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

فرزانہ بیگم بھی ایک پل کیلیے ساکت رہ گئی تھیں۔۔۔

ماشااللہ ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہماری بچی۔۔۔زاہدہ بیگم نے جلدی سے مہتاب کی نظر اتاری۔۔۔

سوہا اور زینیا کی بھی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واااہ کتنا خوبصورت سجایا ہے سب کتنا اچھا ہے۔۔۔ہے نا۔۔

حیدر نے زینیا سے کہا۔۔

وہ ایک دم اپنے پیچھے سے آنے والی آواز سے ڈر گئی۔۔۔

افففف۔۔۔جی بلکل آپ کی معلومات میں میں اضافہ کر دوں یہ میرا ہی گھر ہے مجھے پتا ہے ۔۔۔اور یہ سب میرے بھائی نے ہی کروائی ہے۔۔

اور یہ آپ مجھے کیوں تنگ کیئے جا رہے ہیں ہاں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ے تو آپ ہیں زینیا۔۔۔ ہمم۔ بڑا سنا ہے ہم ویل۔۔۔ نائس ٹو میٹ یو زینیا۔۔۔۔۔۔ حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور چل پڑا۔۔۔

افففف کیا بندہ ہے۔۔۔ زینیا اس کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

سلام بھابھی۔۔۔ میں صارم مصطفی بھائی کو چھوٹا بھائی۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔ جو شکل سے ہی شرارتی نظر آرہا تھا۔۔

مہتاب مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔۔

سلام بھابھی میں سوہا ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ اس سے پہلے بیچاری کچھ بولتی صارم بول پڑا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی یہ ہمارے ساتھ والے گھر میں رہتی ہے۔۔۔اس کے کہنے پر سب ہنس پڑے ۔۔۔یہاں تک کہ مہتاب بھی سوہا کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔۔۔اسے واقعی یہ لوگ کافی اچھے لگے تھے۔۔۔۔

اور پھر ابراہیم اور عنایہ اس سے ملے۔۔۔۔ابراہیم کو دیکھ کر وہ چپ ہو گئی۔۔۔اس نے ابراہیم کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھی تھی اس لیے وہ بھی سب بھول کر خوشی اس سے ملی۔۔۔

اور ابراہیم اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا جس اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

اور آخر میں حیدر بھی ملا۔۔۔اور مہتاب اس سے بھی ٹھیک طرح ملی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر یوں ہی تھوڑی دیر تک رسم چلتی رہی پھر کھانے کا دور چلا۔۔۔

اس کے بعد لڑکے اور لڑکیاں گانوں کا مقابلہ لے کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

سیما بیگم زاہدہ بیگم کے ساتھ ساتھ تھیں۔۔۔اور مطمئن تھیں۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ پر پر بے زار سا لیٹا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اس کے موبائل پر بیپ ہوئی۔۔۔

اس نے دیکھا۔۔اس کے واٹس اپ پر صارم نے کچھ پیکس سینڈ کی تھیں۔۔

وہ جلدی سے اٹھی کر بیٹھا پیکس کی نیچے لکھا تھا۔۔اور ساتھ کس والا ایموجی تھا۔۔

jaein kia yaad karein ge ۔۔۔۔😙

اس نے جلدی سے لوڈ کیا۔۔۔صارم نے مہتاب کی 4 5 پیکس لی تھیں جب وہ اکیلی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کتنی دیر اس کے خوبصورت چہرے میں کھویا رہا جو نا جانے کس بات پہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

بس میری جان بس کل اور۔۔۔۔

فنکشن ختم ہونے کے بعد سوائے فرزانہ بیگم کے سب مہتاب سے مل کر واپس چلے گئے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب اور زینیا کی دوستوں نے دیر رات تک ڈھولک بجائی اور گانے گائے۔۔۔جبکہ مہتاب بہت تھک گئی تھی اس لیے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اج کا دن بھی ختم ہوا اور کل وہ اس کے پاس ہو گی۔۔۔ڈر کی ایک شدید لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔

اس شخص سے دور جانے کے سارے راستے ایک ایک کر کے بند ہو رہے تھے۔۔۔

مہتاب۔۔۔سیما بیگم کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔

امی۔۔۔آپ آئیں بیٹھیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیما بیگم اس کے پاس بیڈ پر جا بیٹھیں۔۔۔

ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔وہ اس کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔۔۔

ہمم بس نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔

مہندی کے ڈریس میں وہ کوئی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔

میری بیٹی اتنی جلدی بڑی ہو گئی مجھے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج تمہارے بابا ہوتے تو بہت زیادہ خوش ہوتے۔۔۔وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر بولیں

۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔۔۔

ہمم واقعی امی۔۔۔آج بابا کی کمی بہت محسوس ہوئی ہے۔۔۔۔

دیکھو مہتاب میں جانتی ہوں تم سمجھدار ہو جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں لو گی۔۔۔میں یہ بھی نہیں کہوں گی کہ اب تم جا رہی ہو تو اس گھر سے ہی تمہارا جنازہ اٹھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر تمہارے ساتھ وہاں کوئی زیادتی ہو تو میں ہوں تمہارے ساتھ تمہارا بھائی بھی ہے مگر میری جان ایک لڑکی کا اصل گھر ہو ہی ہوتا ہے جہاں اس کا شوہر ہو۔۔۔

ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا سسرال پرفیکٹ ہو۔۔۔

مگر میری جان ہر لڑکی کو اپنے سسرال میں کوئی نہ کوئی پریشانی کو سامنا کرہی پرتا ہے۔۔۔ کو پرمائز کرنا پڑتا ہے اس جگہ بھی جہاں آپ نہ بھی چاہتے ہوں۔۔۔ خود کو کبھی کبھی گرانا بھی پر جاتا ہے۔۔۔ کس لیے صرف اپنے شوہر اور گھر کیلیے۔۔۔۔

میں یہ ہر گز نہیں کہہ رہی کہ گھٹ گھٹ کر جیو مگر کبھی کبھی صبر کا گھونٹ بھی پینا پڑتا ہے۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو نا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی۔۔۔وہ سر جھکائے سب خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

فرزانہ بیگم اس رشتے کیلیے راضی نہیں تھیں۔۔۔مگر اپنے بیٹے کیلیے خاموش ہو گئیں ۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر گویا دھماکا کیا تھا۔۔

کک کیا مگر۔۔۔وہ پریشان سی سیما بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی ٹینش میں یہ نوٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔

ہاں مجھے ان کا رویہ کچھ عجیب سا لگا تھا۔۔مگر بعد میں زاہدہ بیگم نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر تمہے بتانے کا مقصد یہ تھا کہ شاید ان کا رویہ تم سے کھچا کھچا ہو مگر تم پریشان نہ ہو باقی سب گھر والے تمہے خوش رکھے گیں۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

۔۔

وہ خاموش ہو گئی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

چلو آرام کرو میرا بچہ۔۔۔وہ اس کو لیٹا کر چلی گئیں۔۔

اور وہ کل کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن وہ سب تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔فرزانہ بیگم وہ لوگ نہیں آئیں گئے۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔

فرزانہ بیگم نے صبح صبح پھر سے اپنی بہن کو بلایا تھا۔۔ان کا کہنا تھا اگر ان کی بہن نہ آئیں تو لوگوں کو کیا جواب دیں گئی۔۔۔۔

فرزانہ بیگم میں آپ کو کیا کہوں۔۔۔وہ لوگ نہیں آئیں گئے۔۔اور وجہ سیمیل ہے۔۔۔۔انہوں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔

نہیں وجہ آپ ہیں۔۔۔ سمجھے اپ۔۔۔وہ تلخی سے کہتی کمرے سے چلی گئیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا یہ کیا کہہ رہی ہو سیمیل۔۔۔میں ہر گز اس شادی میں نہیں جاوں گی۔۔۔اس کی وجہ سے میری بچی کو اتنا کچھ سہنا پڑا ہے۔۔۔مہرین اس کو صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا موم میں ہر گز مصطفی کو کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

اور مجھے اس شادی میں جانا ہے آخر میں بھی مصطفی کی چوائس دیکھوں آخر کیا ہے اس لڑکی میں جو مجھ میں مصطفی کو نظر نہیں ایا۔۔وہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ جاوید صاحب اپنی بیٹی کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔کچھ نہیں ہوتا ہم جائیں گئیں

۔۔۔۔انہوں نے بھی اپنا آخری فیصلہ سنایا۔۔۔

جبکہ مہرین ان کو دیکھ کر رہ گیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واہ یار بادشاہ لگ رہے ہو ریاست کے۔۔۔۔۔مصطفی بیلک شیروانی پہنے واقعی کیئں کا بادشاہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

وہ کھل کر مسکرا دیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ واہ ماشااللہ بھائی آپ تو بجلیاں گرا رہے ہیں۔۔۔صارم بھی اس کے کمرے میں داخل ہوا تو شرارت سے بولا۔۔۔۔

مصطفی اسے گھور کر مسکرایا۔۔۔۔۔۔

اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔چلو۔۔۔چلیں۔۔۔۔مصطفی نے ابراہیم اور صارم کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

تو ابراہیم اور صارم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا۔۔۔اچھا میں ڈیڈ کو بتا کر آتا ہوں چلیں بھائی سے انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔صارم کہتا ہوا کمرے سے چل پڑا۔۔۔

ابراہیم نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔

مصطفی اس کو اب خوش رکھنا۔۔۔بہت خیال رکھنا اس کا۔۔

ابراہیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مصطفی نے پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر غصے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ سمجھے بیوی ہے وہ میری ہے۔۔۔اس کا جیلیسی سے برا حال تھا۔۔۔بے شک وہ اس کا بھائی تھا مگر کچھ بھی ہو اس کی فکر کرنے کا بھی حق اسے تھا۔۔۔

اوکے اوکے برو۔۔۔میں بس یوں ہی۔۔۔یار۔۔۔

مصطفی سر جھٹک کر پھر سے خد کو آئینے میں دیکھنے لگا۔۔۔

چلو چلیں یار۔۔۔اور پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لو۔۔۔ابراہیم اس کو مانتا ہوا نیچے لے گیا جہاں سب تیار کھڑے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو چلیں سب تیار ہو گئے ہیں۔۔۔زاہد بیگم نے سب سے پوچھا۔۔

جی چلیں اپا۔۔۔مہراج صاحب نے کہا۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر سے نکلے ساتھ والے بنگلے سے سوہا اور اس کی فیملی بھی نکل رہی تھی۔۔

صارم نے ایک نظر اسے دیکھا جو ریل بلو فراک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔ظالم۔۔۔اور مصطفی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا۔۔اس کی مرسیڈیز کو بڑی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم اور عنایہ اپنی گاڑی میں تھے۔۔۔جبکہ زاہدہ بیگم فرزانہ بیگم اور مہراج صاحب کے ساتھ تھیں۔۔۔

وہ سب ہال کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ سب ہال میں پہنچے سب نے ان کا بڑے شاندار طریقے سے ان سب کا استقبال کیا تھا۔۔۔

بڑے اچھے طریقے سے مصطفی خو سٹیج پے لا کر بیٹھا گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور فرزانہ بیگم بے زار سی سب دیکھ رہی تھیں کہ اچانک ان کی نظر سیمیل پر اور مہرین پر پڑی۔۔۔

ارے ے ے تم دونوں اگئے۔۔۔بہت شکریہ مہرین۔۔۔۔فرزانہ بیگم نے خوش ہوتے ہوے کہا۔۔

کتنی خوش ہو تم آپا میری بیٹی کی خوشی چھین کر۔۔۔وہ طنز کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

نہیں ایسا نہیں مہرین۔۔۔تم دیکھنا میں یہ شادی چلنے ہی نہیں دوں گی۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ۔۔۔آپ کیا کریں گی خالہ اب جو کروں گی وہ میں کروں گی۔وہ مسکرا کر مصطفی کو دیکھتی ہوئی بولی جو بار بار اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھ رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی نکاح شروع ہوا اور سب سے پہلے مصطفی سے پوچھا گیا اور پھر مولوی صاحب اور عاص مہتاب کے پاس گئے۔۔۔۔

اور اس سے پوچھا۔۔۔

سائن کرتے وقت اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔اسے مصطفی کی ایک ایک بات یاد آرہی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے اس نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔مگر پھر وہ اس سے ناراض تھی۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے سائن کرتے ہوئے اس نے تین بار قبول ہے بھی کہا۔۔۔

اور پھر اس کو مصطفی کے پاس لے گئے۔۔۔۔

بس کر یار کتنی دفعہ گھڑی دیکھے گا۔۔۔حیدر نے شرارت سے مصطفی کو چھیڑا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف مصطفی جو بے زار سا بیٹھا تھا ایک دم سے چونک گیا۔۔

کیونکہ سامنے ہی مہتاب کو لایا جا رہا تھا۔۔۔ڈیپ ریڈ اور بلیک میکسی میں وہ اس کے ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔

وہ واقعی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

سیمیل لال آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل چاہا۔۔اس کے اس خوبصورت چہرے پر تیزاب پھینک دے۔۔۔

وہ جیسے ہی سٹیج کے پاس پہنچی مصطفی اس کیلیے کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب نے اس کی اس حرکت پر ہوٹینگ کی۔۔۔۔

اس نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا۔۔۔اور مصطفی نے اس کو اپنے ساتھ بیٹھا یا۔۔۔

مصطفی سمجھ گیا تھا۔۔۔وہ اس کی قربت سے ڈر رہی تھی۔۔

اس نے بیٹھنے کے بعد بھی اس کا ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔۔

مہتاب نہ ہاتھ چھڑوانے کی کافی کوشش کی مگر ناکام رہی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریلکس مہتاب۔۔۔اس نے جھک کر مہتاب کے کان میں سرگوشی کی

اوراس کو ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔یہ دونوں آیک ساتھ کتنے ے ے ے اچھے لگتے ہیں نہ۔۔۔ماشااللہ

۔۔۔عنایہ ابراہیم کے ساتھ جوڑ کر کھڑی اس سے پوچھنے لگی۔۔

اورابرانے بے بسی سے اسے دیکھا جو سی گرین میسکی میں اس کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی

۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہے ہیں جیسے ایک دوسرے کیلیے ہی بنے ہوں۔۔۔وہ اس کو دیکھتا کھویا کھویا سا بولا۔۔

ماشااللہ کہتے ہیں ابراہیم۔۔۔وہ اس کے بازو پر مارتے ہوئے بولی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ بہت ہی پرفیکٹ کپل ہے دونوں کا۔۔۔سوہازینیا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔جب پیچھے سے صارم بھی اس کے پاس ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔

تم۔۔۔سوہانے اس کو دیکھ کر تیور چھڑا ہی۔۔۔۔۔

ہاں میں پروسن۔۔۔۔صارم نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

یووو کیا کہا پروسن۔۔۔۔ٹھیک ہے صارم اب بات کرنا مجھ سے۔۔وہ چڑ کر بولی۔۔

اچھا کرتا ہوں بات پروسن۔۔۔وہ پھر چھیڑتا ہوا بولا۔۔

زینیا کا ان دونوں کی لڑائی میں ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دور کھڑا حیدر بہت غور سے زینیا کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا۔۔۔تو مہتاب کی دھڑکن بہت تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔۔۔

سیما بیگم کی بھی آنکھیں نم تھیں۔۔۔۔

عاص نے بھی خد پر ضبط کیا تھا۔۔۔اس کی یہ بہن اس کے بہت بہت قریب تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا بھی اس کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔۔۔

اور پھر اسے مصطفی کی گاڑی میں بیٹھا گیا۔۔۔

سیما بیگم حوصلہ رکھیں۔۔۔اور یقین رکھیں مصطفی بہت خوش رکھے گا اسے۔۔۔۔یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔وہ اب میری بیٹی ہے۔۔۔مہراج صاحب نے انہیں تسلی دی۔۔۔۔

وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جتنا رونا ہے رو لو مہتاب میں تمہیں رونے کا موقعہ بھی نہیں دوں گی۔۔۔وہ طنزیہ مسکرا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

مصطفی اس کے ساتھ جوڑ کر بیٹھا تھا گاڑی میں اور گاڑی صارم چلا رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ سوہا بیٹھی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کا یوں اس کے ساتھ جوڑ کر بیٹھنا وہ بھی ان کے سامنے اسے شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

بھابھی آج آپ بہہت کمال لگ رہی تھیں۔۔۔ پھوپو۔۔ تو پریشان پھر رہی تھیں کہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگ جائے۔۔۔

اور صارم بار بار ڈرائیو بھی کر رہا تھا اور سوہا کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور سوہا اس کی نظروں سے پریشان ہو کر پیچھے بیٹھی مہتاب سے باتیں کر رہی تھی جس کا مصطفی کی وج سے اسکی باتوں پر دھیان ہی نہیں تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جیسے ہی شاہ ولا پہنچے جسے بہت ت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

جیسے ہی اس کو اندر لا کر بیٹھایا۔۔۔زاہدہ بیگم نے سب سے پہلے اس کی نظر اتاری۔۔۔

کچھ رسم کے بعد ہی اسے سوہا اور عنایہ نے مصطفی کے کمرے لا کر بیٹھا یا گیا۔۔۔

تمہیں کچھ بھی چاہیے ہو تو پلیز بتانا مہتاب۔۔۔عنایہ کو وہ معصوم سی خاموشی سی لڑکی بہت اچھی لگی۔۔۔اس کی شدید خواہش ہوئی اس سے دوستی کی۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔مہتاب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلیں سوہا۔۔۔عنایہ نے سوہا سے کہا اور دونوں اس کو بیٹھا کر چلی گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی۔۔۔پورے کمرے کا تھیم بلیک اور سفید تھا۔۔سفید ماربل پر بلیک فرنیچر تھا اور ایک کونے میں بڑی سی سلائیڈ ڈینگ ونڈو تھی جس کے باہر ایک خوبصورت ٹیرس تھا۔۔۔

کمرے میں بیڈ کے سامنے بڑا سا ایل ئی ڈی تھا اور ایک جگہ ایک بڑا سا صوفہ اور لکڑی کیب ٹیبل تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے شاید بلیک بہت ہی زیادہ ہی پسند تھا۔۔۔۔۔

وہ چونکی تب جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

آیک کی نظروں میں بے تابی تھی خوشی تھی تو دوسری کی آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔

اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اسے پکارا۔۔۔

مہتاب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

مم مجھے آپ سے بب بات نہیں کک کرنی مصطفی۔۔۔اس کی ڈر سے آواز بھی کانپ رہی تھی۔۔۔

مصطفی مسکرا دیا۔۔۔آج اسے کچھ بھی برا نہیں لگ رہا تھا۔۔

ہمم ناراض ہو۔۔۔ابھی تک۔۔۔اس نے اس کا گال سہلایا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے تھوڑا پیچھے ہونا چاہا تو مصطفی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔

نہیں۔۔۔مہتاب دور نہیں جانا۔۔۔جواب تک نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔اب اس کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

اس نے ڈر کر اسے دیکھا۔۔۔

مم مجھے سونا ہے مم مصطفی۔۔

مصطفی کو اپنا نام اس کے منہ سے سن کر بہت سکون ملا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم م جاو۔۔۔ چینج کر لو۔۔۔وہ پیار سے بولا۔۔۔اور اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے

۔۔۔

مہتاب ساکت رہ گئی۔۔۔۔

اور جلدی سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب وہ چینج کر کے ائی تو مصطفی نے دیکھا وہ سادہ سے پیلے سوٹ میں تھی اس پر یہ رنگ بھی بہت خوبصورت لگتا تھا۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا خد بھی چینج کرنے چلے گیا تھا۔۔۔

جب وہ آیا تھا۔۔تو اس نے دیکھا کہ وہ گینگ سائز بیڈ پر سب کونے میں گھس کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

مصطفی اس کو خد سے ڈرنا دیکھ کر مسکرا پڑا۔۔۔

لائٹ آف کر کے وہ اس کے پیچھے لیٹ گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے کمبل کو مضبوطی سے پکڑ آہوا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر تک پیچھے سے کوئی کاروائی نہ ہوئی تو وہ تھوڑی پر سکون ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ نیند کی وادیمیں اتر گئی۔۔۔۔

وہ سو رہا تھا کہ اسے اپنے اوپر ہلکے وزن کا احساس ہوا۔۔اسے آنکھیں کھول کر دیکھا

تو مہتاب اسے کوئی تکیہ سمجھ کر اس کے ساتھ پلٹ کر سو رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔ کہاں وہ رات اس سے ڈر رہی تھی کہاں اب۔۔۔

اسے سونے دیا اور خود موبائل اٹھا کر میسج کرنے لگا۔۔۔

اس کے سیلکی بال ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ مصطفی آہستہ آہستہ ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلانا شروع کر دیئے۔۔

وہ مزے سے سو رہی تھی جب اسے احساس ہوا کوئی اس کے بال سہلا رہا تھا

وہ یوں ہی آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی۔۔۔ پھر اسے آہستہ آہستہ سب یاد آیا اور اسے احساس ہوا کہ وہ کس طرح لیٹی تھی اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک نظر ڈرتے ڈرتے دیکھا تو اسے مصطفی کو چوڑا سینا نظر آیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف۔۔۔اس نے بے اختیار زر لب کہا۔۔۔

مصطفی سر جھکائے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا اور مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہہا۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھی اور بغیر اس کی طرف منہ کیے اپنے بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔۔۔

افف۔۔۔شرم سے اس کا منہ لال ہو رہا تھا۔۔۔اس خو عادت تھی یا تو کوئی اس کے ساتھ ساتھ تھا یا پھر وہ اپنے ساتھ ایک اور تکیہ لے کر سوتی تھی۔۔

وہ اٹھنے لگی کہ مصطفی نے آٹھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڈ مارننگ میری جان۔۔۔۔۔

مہتاب آیک دم سے چونک گئی اور صرف سر ہلایا۔۔اور اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔

افففففف۔۔۔۔۔ مصطفی گرنے کے انداز میں بیڈ پر پھر سے لیٹا۔۔۔

میں منالوں گا تمہیں مہتاب تمہیں میری محبت کے آگے ہار ہی جاو گی تم۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کر کے بولا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم واش روم سے باہر آیا تو عنایہ تقریب تیار کھڑی تھی۔۔پینک کرتا اور سفید پجامہ۔۔اور ساتھ سفید ہی نیٹ کا دوبٹا اپنے کاندھے پر ڈالے۔۔۔ہلکی سی لیپ سٹیک لگائے اور کانوں میں ٹاپس پہنے وہ پوری تیار کھڑی تھی

آ گئے آپ جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔وہ اس کے پاس آ کر اس سے ٹاول لیتی کہنے لگی۔۔ کہ ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

سووو اج تم بھی میرے لیے دلہن بنو گی۔۔۔وہ بھاری لہجے میں بولا۔۔

عنایہ ایک نظر اسے دیکھا اور پھر شرما کر سر جھکا لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار رررا بھی سے شرماو گئی تو معاملہ تو خراب ہو جائے گا نا۔۔۔۔ابراہیم نے شرارت سے کہا اور اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے چھوڑا تو عنایہ گہرے گہرے سانس لے کر اسے گھور رہی تھی۔۔۔

اب ابراہیم۔۔۔۔جائیں نا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔اسے زبردستی تیار ہونے کیلیے بھیج کر خد کو ایک نظر شیشے میں دیکھا جہاں اس کا منہ لال ہو رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی تیار ہو کر باہر آیا تو مہتاب بھی تیار کھڑی تھی۔۔۔

مہتاب اس کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگی مگر مصطفی اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی کمر مصطفی کے سینے سے لگ رہی تھی۔۔۔

مصطفی ایک دم سے جھکا اور دراز سے ایک لمبا ڈبا نکالا۔۔۔

تھے اور ان کے m اور اس میں سے ایک ایک خوبصورت سا پینڈینٹ نکالا جس دو درمیان ایک دل تھا۔۔۔ دل کا سائز زرا بڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بہت ہی خوبصورت تھا اس دل میں گہرے نیلے رنگ کا پتھر لگا تھا۔۔۔بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھا۔۔۔

مہتاب ساکت کھڑی اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے بال گردن سے ہٹائے اور اسے وہ پینڈینٹ اسے پہنایا۔۔۔

اس کی سفید لمبی گردن پر وہ کافی سے بھی رہا تھا۔۔۔

اور پھر ایکدم سے مصطفی جھکا اور اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے دیے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب سانس روکے اسے شیشے میں دیکھ رہی تھی

مم مصطفی۔۔اس نے ڈر کر کہا۔۔۔

ہمم۔اس نے سر اس کے کندھے پر رکھ لیا۔۔۔

چچ چلیں پلیز۔۔۔۔وہ رونے والی ہو گئی۔۔۔

مصطفی بھی اس پر ترس کھا کر اسے چھوڑتا۔۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے گیا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے نیچے لایا۔۔۔

نیچے سب ہی موجود تھے یہاں تک کہ سیمیل اور اس کی فیملی بھی موجود تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ مصطفی اور مہتاب نے اکھٹا سب کو سلام کیا۔۔

والسلام بیٹا اواو۔۔۔۔ مہراج صاحب ان سے بولے۔

مصطفی نے پہلے مہتاب کو بیٹھا یا اور پھر خد اس کے ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھ گیا۔۔

سیمیل کی برداشت سے باہر تھا یہ سب۔۔۔۔

سب نے اکھٹا ناشتہ شروع کیا۔۔۔

مصطفی نے سب سے پہلے مہتاب کو سرو کیا پھر خود لیا۔۔

سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر گزریں۔۔۔کل کی آئی لڑکی نے ان کے بیٹے کو بلکل اپنا بنا لیا تھا

ناشتہ اچھے ماحول میں کھایا گیا۔۔۔

اچھا مہتاب اور عنایہ بچے آپ دونوں کو اور سوہا کو صارم

پالر چھوڑ آئے گا۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔

جی انکل۔۔۔عنایہ بولی جبکہ مہتاب صرف سر ہلا سکی کیوں کہ سارا وقت اسے فرزانہ بیگم کی گھوریاں دیکھنے کو ملیں تھیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا بیٹا چلو جلدی سے تیاری پکڑو میری جان۔۔۔سیما بیگم بھی گھر میں جلدی جلدی مچا رہی تھیں۔۔۔

حقیقت تو یہ تھی کہ انہیں مہتاب سے ملنا تھا۔۔۔وہ ان کے سب سے قریب تھی اس لیے ان سے ایک دن بھی نہ رہا گیا تھا اس کے بغیر۔۔۔

عاص اور زینیا کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

وہ تھی ہی سب کے قریب۔۔۔۔کوئی بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں بھابھییز۔۔۔۔صارم نے مسکرا کر دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

مہتاب تو پیچھے بیٹھ گئی مگر عنایہ پہلے شرارت بھری نظروں سے صارم کو دیکھتی رہی جو اسے دیکھ انجان بن گیا تھا

چلو بھائی کیا یاد کرو گئے۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔

صارم مسکرا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں ساتھ والے بنگلے سے سوہا بھی آگئی اور جسے ہی پیچھے بیٹھنے لگی مہتاب اور عنایہ اس کو دیکھ کر ہنسنے لگئیں۔۔۔۔۔

اور پہلے وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی پھر سمجھ آنے پر وہ شرما گئی۔۔۔۔۔

افففف بھابھیی آپ بھی نا۔۔۔۔

اب ابھی جاو پڑوسن۔۔۔۔۔۔صارم نے گاڑی کا ہارن بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

افففف صارمممم تممم۔۔۔اور سوہا کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر جانا پرا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر سارے راستے وہ دونوں لڑتے گئے اور مہتاب اور عنایہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

ٹھیک ہے آپ لوگ تیار ہو جائیں تو کال کر دیں۔۔۔صارم ان کو ڈراپ کرتا کہنے

لگا۔۔۔۔

واااہ ماشااللہ بھابیییز آپ دونوں بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب گریے کلر کے میسکی جبکہ عنایہ ڈارک بیلو کلر کی میکسی میں ملبوس تھی اور دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔

سوہا نے بھی پیچ کلر کا فراک پہنا تھا۔۔اور وہ بھی کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔

چلیں بھابھیز صارم آگیا ہے۔۔۔۔سوہا نے ان دونو کو کہا اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔۔۔۔

صارم نے ان سب کو لیا اور ہال کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

وہ لوگ جیسے ہی ہال پہنچے مصطفیا ور ابراہیم مہاراج صاحب کے ساتھ ان کے انتظار میں ہی کھڑے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے مہتاب کی اترنے میں مدد کی جبکہ ابراہیم نے عنایہ کا ہاتھ پکڑ اس کو نکالا۔۔۔

سوہا گاڑی سے نکل کر ان لوگوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ اس کے پیچھے سے صارم دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

کیا ہو جاتا اگر تم بھی میرا ہاتھ پکڑ کر اترتی ہاں۔۔۔

افففف شرم کرو صارم پاگل ہو۔۔۔وہ تو کپل ہیں۔۔۔سوہا نے اسے ایسے دیکھا جیسے پاگل ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر وہ لوگ اندر آئے ایک ساتھ چلتے ہوئے۔۔۔سب نے مصطفی اور ابراہیم کے کپلز کو سہرایا تھا۔۔۔

پورے ہال کی لائٹ سی تھیم تھی سٹیج کو بھی بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مہتاب کی فیملی بھی اس سے ملنے آئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینیا مہتاب سے مل کر آئی تو ایک دم سے حیدر سامنے آیا۔

افففف ہی کیا ہاں۔۔۔۔زینیا تو ڈر ہی گئی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔حیدر نے نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

افففف کچھ نہیں ہٹیں میرے راستے سے پلیز۔۔افففف کیا ہے حیدر۔۔۔اس نے چڑ کر کہا

۔۔

افففففف ایک بار پھر کہنا اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا۔۔۔زینیا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

میرا نام۔۔۔۔اس نے اب کی بار تھوڑا قریب آ کر کہا۔۔۔

افففف حد ہے حیدر۔۔۔۔زینیا چڑ کہتی سائڈ سی نکل گئی

اور وہ پیچھے سے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی کی خوشی آج دیکھنے لائک تھی۔۔۔آخر اسے اپنی چاہت مل گئی تھی۔۔۔وہ بہت خوش تھا۔۔۔

اسی طرح تھوڑی دیر بعد فنکشن ختم ہوا تو سب اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گھر میں داخل اور خاموشی سے ہی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگا ایک دم پیچھے سے عائشہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حاشر۔۔۔۔۔

ارے ے ے ے ے میرا ابچہ۔۔۔۔حاشر خاموشی سے ان کے پاس آیا تو وہ اسے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔

ہائے میرا بچہ کہاں تھا تو۔۔۔۔ہاں ت تم ٹھیک تو ہو نا حاشر۔۔۔وہ اس کا منہ چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

ہمم امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔اس نے انہیں تسلی دی۔۔۔

حاشر۔۔۔داود صاحب بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہو گئے تھے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب لاونج میں موجود تھے۔۔۔حاشر نے انہیں سب بتایا۔۔

مجھے نہیں معلوم باباون تھے وہ لوگ کیا چاہتے تھے بے ہوش کر کے لے کر گئے تھے اور اب بھی بے ہوش کر کے ہی یہاں چھوڑ گئے ہیں۔۔

اللہ غارت کرے ان لوگوں کو۔۔۔عائشہ بیگم غصے سے بولیں۔۔۔

تم فکر نہ کرو میں دیکھتا ہوں۔۔۔داود صاحب نے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے دیکھنا کیا ہے سب اس منحوس کا کیا دھرا ہے۔۔۔خود تو اپنے یار سے شادی کر لی۔۔۔آپ لکھ لیں یہ بھی مہتاب اور اس کے کیسی یار کا کام ہے عائشہ بیگم غصے سے بولیں۔۔

کک کیا۔۔۔شادی۔۔۔حاشر نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ساکت رہ گیا۔۔۔تھا

جی ہاں جس کیلیے تم پاگل پھر رہے تھے اس نے تمہارا ایک پل کیلیے انتظار نہیں کیا۔۔۔کر لی شادی اس نے۔۔۔اور جانتے ہو کس سے۔۔۔مصطفی شاہ سے۔۔۔۔اسی سے اپنے یار سے۔۔۔میں تو پہلے سے ہی کہتی تھی کہ مجھے وہ لڑکی صحیح نہیں لگتی۔۔۔

عائشہ بیگم اور بھی کچھ بول رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر حاشر تو بس اس بات پر ساکت رہ گیا تھا کہ مہتاب نے شادی کر لی وہ بھی مصطفی سے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی شادی کو آج تیسرا دن تھا۔۔۔وہ سب شام کی چائے پر لاونج میں موجود تھے۔۔۔

مہتاب اور عنایہ تو آپس میں مصروف تھیں جبکہ مصطفی ابراہیم اور صارم ایک ساتھ تھے۔۔۔

مہراج صاحب خاموشی سے مصطفی کی خوشی کو نوٹ کر رہے تھے۔۔۔وہ تین دن سے گھر پر ہی تھا۔۔۔اور بہت خوش تھا۔۔۔اس کا دل بھی لگ گیا تھا گھر میں جب سے اس کی زندگی میں مہتاب آئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل بھی وہی موجود تھی فرزانہ بیگم نے اسے بھی روک لیا تھا۔۔۔اور وہ کب سے مصطفی کی حرکت کو برداشت کر رہی تھی جو بات تو ابراہیم سے کر رہا تھا مگر اس کی نظریں مسلسل مہتاب پر جمی تھیں

تم آفس کب سے جاوگے ہاں۔۔۔کب سے گھر پر ہو۔۔۔۔فرزانہ بیگم نے مصطفی سے کہا۔۔۔انہیں اس کا مہتاب کے قریب رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ایک دم چونک کا۔۔۔۔

ہمممم منڈے سے۔۔۔۔اس نے مختصر سا جواب دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا بات ہوئی اتنی چھٹیاں آخر کس خوشی میں کر رہے ہو۔۔اور تمہارے بیسنس کا کیا ہاں۔۔۔وہ اس کی بات پر تپ ہی گئیں۔۔۔۔

مصطفی نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔آخر انہیں کس بات کی فکر تھی۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا مہراج صاحب بول پڑے۔۔

فرزانہ بیگم چھوڑیں نہ۔۔۔اچھا ہے تھوڑا وقت گھر کو بھی دے رہا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب اپ کا آپ تو چپ ہی رئیں۔۔۔۔اور تم اپنے کام پر دھیان دو۔۔۔اتنا بڑا بیسنس ہے تمہارے اکیلے کا تم نے ہی دیکھنا ہے۔۔۔اور مجھے اچھی طرح پتا ہے کس کیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی جارہی ہیں اتنی چھٹیاں۔۔۔انہیں تو شاید اندازہ بھی نہ ہو کہ اتنا بڑا بیسنس کیسے دیکھتے ہیں۔۔۔وہ بات تو مصطفی سے کر رہی تھیں مگر مسلسل مہتاب کو سنا رہی تھیں۔۔

مہتاب نے خاموشی سے ان کو ایک نظر دیکھا اور سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔

مصطفی کو اپنا غصہ قابو میں رکھنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم جب وہ تین تین دن گھر نہیں آتا تھا تب تو آپ نے نہیں پوچھا کہاں ہو۔۔۔ رات رات بھر کہاں ہو۔۔۔اور اگر آج وہ گھر میں ہے تو بھی آپ کو مسلہ ہے۔۔۔مہراج صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کو تو ہمشیہ سے مجھ سے مسلہ رہا ہے۔۔۔آپ میرے معاملے مت ہی بولا کریں تو بہتر ہے۔۔۔وہ غصے سے کہتیں اپنے کمرے میں چلیں گئیں۔۔۔

سب خاموشی سے انہیں بتا دیکھ رہیے تھے۔۔۔اچھا بھلا ماحول تھا۔۔۔

یہ صارم آج کل لیٹ کیوں آرہا ہے۔۔مہراج نے تھوڑی دیر بعد بات بدلی۔۔۔۔

وہ انکل اس کی یونیورسٹی میں فنکشن ہونے والا ہے اور وہ اور اسکا گروپ ہی سب دیکھ رہے ہیں سو واسی لیے وہ ان کی تیاریاں کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔مہتاب نے مسکرا کر انہیں بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی مہاراج صاحب ابراہیم عنایہ اور صارم سے بہت ہی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔اور مصطفی۔۔۔ مصطفی کی تو بات ہی الگ تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔بیٹا آپ بھی مجھے آپ بھی سب کی طرح ڈیڈ یا بابا کہہ سکتی ہو۔۔انہوں شفقت سے کہا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔اور مسکرا کر سر جھکا لیا۔۔

مصطفی گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا جو سب کے دل میں جگہ بنائے بیٹھی تھی۔۔۔اور اس کو۔۔۔اس کو تو اس نے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا آپ زارا ہمیں سے بھی بات کر لیں ہم جا رہے ہیں کل۔۔۔

زاہدہ بیگم نے مصطفی کو چھڑا۔۔۔۔۔۔

اور مصطفی مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

کیا بات کر رہی ہیں پھوپو۔۔۔اب یہ ہم سے کہا بات کریں گئیں۔۔۔صارم نے شرارت سے کہا۔۔۔

سیمیل بڑی مشکل سے یہ سب برداشت کر رہی تھی۔۔

سب کچھ دن خوش ہو لو مہتاب سب کچھ دن۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا مہتاب نے مصطفی سے شادی کر لی ہے اس نے خد کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔

کیوں مہتاب کیوں۔۔۔۔۔

کیوں کیا ایسا۔۔۔۔بے وفا نکلی تم تو۔۔۔ مگر میں تمہیں ایسے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔

حساب تو دینا ہو گا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اااااااااا۔۔۔۔۔۔۔اس نے گلاس کو زور سے زمین پر دے مارا۔۔

حاشر۔۔۔۔۔

حاشر۔۔۔۔

بیٹا دروازہ کھولا میرا بچہ۔۔۔۔عائشہ بیگم کچھ ٹوٹنے کی آواز پر وہ جلدی سے اس کے کمرے کی طرف آئیں۔۔۔

حاشر میری جان پلیز اس لڑکی کی خاطر خد کو کچھ مت کرنا پلیز۔۔۔۔اللہ غارت کرے مہتاب تمہیں۔۔۔۔عائشہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا مہتاب کا وجود ہی ختم کر دیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غارت تواب میں تمہیں کروں گا مہتاب۔۔۔۔حاشر نے سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میم آپ کا کام ہو گیا ہے۔۔۔نمبر آپ کو میں نے سینڈ کر دیا ہے۔۔۔

ہمممم گڈ۔۔۔۔تمہیں تمہارے پیسے مل جائیں گئیں۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اکسیوزمی کیا آپ ایسے جانتی ہیں دراصل یہ سوشل ورک کرتی ہیں اور مجھے ان سے کام ہے کیا آپ ان کی ساری معلومات دے سکتی ہیں۔۔اس شخص نے کاونٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔۔۔

جی پہلے یہاں کام کرتی تھیں مگر اب نہیں ہیں یہاں اور سوری ان کی کوئی معلومات نہیں ہیں یہاں۔۔۔۔اس لڑکی نے پروفیشنل انداز میں کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔۔اس شخص کے ساتھ کھڑے وجود نے اس کے موبائل پر وہ تصویر دیکھ لی تھی۔۔

آپ اس کو کیوں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔اس نے بے اختیار پوچھا۔۔

آپ کون ہیں اور اسے جانتی ہیں؟۔۔۔۔

ہاں اور شاید آپ کو بتادوں مگر پلیز آپ پہلے بتائیں آپ ان کو کیسے جانتے ہیں اور کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل مجھے ان سے کچھ کام تھا اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے کو پرسنلی جانتے ہیں ہماری شادی ہونے والی تھی۔۔ مگر کچھ مسائل کی وجہ سے ایسا ہو نہیں پایا۔۔۔۔

اووووآئی سیییی۔۔۔۔۔ ہمم آئیں سامنے کیفے ہے وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔ ہمممم۔۔۔

اااااوکے ے ے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے گھر۔۔۔مہراج صاحب لاونج میں بیٹھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے جب اندر آتے صارم کو دیکھ کر بولے۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔بس دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ہمممم سوہا ابھی تھی۔۔۔تمہارا ابھی پوچھ رہی تھی۔۔۔مہراج صاحب نے کہا تو اس کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔

اا اچھا۔۔۔ہمممم۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں۔۔۔سوچ رہا ہوں تمہاری بھی ایک عدد منگنی کر دوں۔۔۔انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

صارم کو تو یقین ہی نہیں ایا۔۔۔

کیاا۔۔۔اوایم جی ڈیڈ۔۔۔مگر یہ منگنی کیا ہوتی ہے ڈیڈ پکا کام کریں نہ۔۔۔نکاح کرتے ہیں۔۔۔

اچھا میں نے تو صرف بات کی ہے آپ تو تیار ہی بیٹھے ہیں۔۔۔

بس ڈیڈ دیکھ لیں کسی کو بھی میرا خیال نہیں اتا۔۔۔اس نے اداس ہو کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمممم اچھا چلو۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔۔

تھینکس ڈیڈ۔۔۔وہ خوشی سے ان کے گلے لگ کر بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا تو اس پر 5 میس کلز تھیں حاشر کے نمبر سے۔۔

حاشر۔۔۔اس نے چونک کر دیکھا۔۔۔اور پھر سے کال آنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر واش روم کے دروازے کو دیکھا۔۔۔جہاں مصطفی باتھ لینے گیا تھا۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھائی۔۔۔مگر بولی کچھ نہیں

مہتاب۔۔۔حاشر نے بھاری لہجے سے بولا۔۔

ح حاشر۔۔۔تت تم۔۔۔

ہاں میں مہتاب کیوں تمہیں کیا لگا جب تم مجھے چھڑوا سکتی ہو تو کیا لگا میں تم سے پوچھوں گا نہیں کہ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔ہاں۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی آخر میں ڈھارا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تو کانپ ہی گئی۔۔۔

کک کیا مطلب حاشر مم میں نے کیا کیا۔۔۔تم خدا اس دن نہیں ا

اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ حاشر بول پڑا

شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔مہتاب۔۔۔

مجھے پہلے سے ہی پتا تھا تم اس مصطفی کے ساتھ چکر چلائے ہوئے ہو۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں ہی صرف اتنی جلدی جاب ملی۔۔۔ تمہیں چھوڑنے وہ گھر تک ایا۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا مہتاب۔۔۔ حساب تو تم مجھے دو گی۔۔۔ یاد رکھنا تم۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر میرے ساتھ یہ سب کر کہ

حاشر اس سے پہلے وہ کچھ بولتی واش روم سے دروازہ کھلنے کی آواز ائی۔۔۔

اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔۔۔۔

مصطفی باہر آیا تو اس نے دیکھا مہتاب کا چہرہ سفید پر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔۔

اس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

جج جی۔۔۔

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔وہ بغیر شرٹ کے اس کے قریب آ خر بیٹھ گیا۔۔۔اور اس کہ چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ گھبرا ہی جاتی مگر اس وقت وہ حاشر کی باتوں سے پریشان تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کچھ نہیں۔۔۔

کچھ تو ہے مہتاب۔۔۔ مجھ سے شیئر کرو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔اس نے پیار سے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں میں کہا نا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔

چلو سو جاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور لیٹ گئی۔۔۔

مصطفی بھی ازکے پیچھے سے آکر اس کے گرد اپنے بازو کو حصار بنائے سونے لگا۔۔۔

پہلے تو وہ گھبرا گئی مگر پھر خاموشی سے لیٹی رہی۔۔۔اسے اب حاشر کی باتوں سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔

اس سے مصطفی ک حصار میں کب نیند آئی اسے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔

کاٹ دیا فون۔۔۔۔ ہمم یقینا مصطفی آیا ہو گا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں دیکھ لوں گا مہتاب تمہیں۔۔۔۔اس غصے سے کہا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔حاشر بات کر رہے ہو۔۔۔اس نے ایک ادا سے کہا۔۔

جی۔۔۔کون بول رہا ہے۔۔وہ کمرے میں بیٹھا ساتھ سیگرٹ پیتا بول رہا تھا۔۔۔

اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔یہ باتاو۔۔۔مہتاب کو پسند کرتے تھے۔۔۔

مہتاب کے نام پر وہ ایک دم سے چونک گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کسیے جانتی ہو اسے ہاں۔۔۔اور کیا چاہتی ہو۔۔۔اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

مہتاب نے مجھ سے مصطفی کو چھینا ہے اور مجھے اس سے بدلہ لینا ہے۔۔۔اور مجھے پتا لگا ہے کہ اس کا نکاح تم سے ہو رہا تھا۔۔۔ مگر تم اچانک غائب ہو گئے۔۔۔ سیمیل نے جان کر اس کے زخموں پر نمک چھڑکا۔۔۔

اچانک نہیں یہ سب مہتاب اور مصطفی کا پلین تھا۔۔۔انہوں نے مل کر میرے ساتھ ایسا کیا ہے۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہہ اچھا مگر تم جانتے ہو اس نے ہی میرے اور مصطفی کے بیچ سب خراب کیا ہے۔۔۔ہم دونوں خوش تھے۔۔۔ہم بہت جلد ایک ہونے والے تھے مگر اس مہتاب نے نا جانے کا چکر چلایا سب ختم کر دیا۔۔۔۔۔ سیمیل اس کو مزید بد گمان کرتے ہوئے بولی۔۔۔

مہتاب تم ایسی نکلو گئی کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔اس نے دل میں سوچا

اب تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔اس نے مقصد کی بات کی۔۔۔

دیکھو اگر تم مہتاب کو واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو باتاو۔۔۔

مجھے تو کیسی بھی قیمت پر مصطفی چاہیے۔۔سو ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکوں۔۔۔اس نے لالچ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اور تم میری مدد کیسے کرو گی۔۔۔اس نے پوچھا۔۔

اس نے مسکرا کر اسے ساری بات بتائی۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔مگر مہتاب ایسا نہیں کرے گی۔۔۔اس نے خدشہ ظاہر کیا

ارے ے ے واہاں وہ ہو گی تو نہ۔۔۔اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم ٹھیک۔۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو پھر جلدی کام شروع کرتے ہیں۔۔۔۔بائے۔۔۔ایک ادا سے کہتی وہ فون بند کر چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج چونکہ منڈے تھا تو سب آفس گئے تھے۔۔۔وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ کرنے کو بھی نہیں ہے افففف۔۔۔اس نے بے زاری سے سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ سوچ کر وہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔اور خاموشی سے عنایہ کے روم کی طرف چل پڑی۔۔۔

بڑے پر نکل رہی ہو تم۔۔۔ابھی اس نے نوک کرنے کیلیے دروازے پر جب پیچھے سے فرزانہ بیگم کی غصے سے بھری آواز آئی۔۔

وہ ایک دم سے ڈر کر ان کی طرف مڑی۔۔۔

جج جی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے لگا تھا تم رانی بن کر اپنے کمرے میں ہی بیٹھی رہو گی۔۔۔کیا تمہاری ماں نے تمہیں کچھ نہیں سکھایا۔۔ہاں۔۔۔

وہ اس پر طنز کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

وہ ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے تم آج سے ہی کچن کا کام سمبھالتی نظر او سمجھی تم۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

ان کی آواز سن کر عنایہ بھی پیچھے سے نکل ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے آیک نظر اس ے بھی گھورا۔۔۔تم دونوں کو میں دیکھ لوں گی۔۔۔میرے بیٹوں کو پھنسالیا ہے ہنہ۔۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ پھر سے نیچے چلیئں گئیں۔۔

مہتاب نے صبر کا گھونٹ لے کر سر جھکالیا۔۔۔

مہتاب چھوڑو۔۔۔اونااندر اجاو۔۔۔عنایہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اندر لے ائی۔۔۔۔

او یہاں بیٹھو۔۔۔اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئ۔۔۔

یہ آپ سے بھی ایسے ہی کیوں بات کرتی ہیں۔۔۔مہتاب نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ بے بسی سے مسکرادی۔۔۔

بس یار کیا بتاوں۔۔۔اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

پھر بھی۔۔۔

دراصل میری اور ابراہیم کی منگنی ہو گئی تھی ہمارے پیرنٹس کی مرضی سے۔۔۔میرے ڈیڈ اور ابراہیم کے ڈیڈ بیسنس پارٹنر تھے۔۔۔اور کالج سے ایک ساتھ تھے۔۔۔

میں پہلی دفعہ ابراہیم سے یہاں اسی گھر میں ملی تھی۔۔۔ہم ان کے گھر دعوت پر آئے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم نے ایک دوسرے کو پہلی دفعہ ہی پسند ہی کر لیا تھا۔۔۔اور پھر قسمت نے ہمیں ملا دیا تھا۔۔۔

مگر قسمت میں کچھ اور بھی لکھا تھا۔۔۔تب انٹی بھی اس رشتے سے خوش تھیں مگر تب ہمارے حالات اور تھے۔۔۔ مگر پھر سب بدل گیا تھا ایک دم سے۔۔۔

مہراج انکل کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ بیڈ تک ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔

میرے ڈیڈ اکیلے سارا بیسنس دیکھ رہے تھے۔پھر ابراہیم بھی اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ بیسنس میں لگ گئے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں نے بہت کوشش کی مگران کے بیسنس کے حالات ٹیھک نہیں ہورہے تھے۔۔۔فرزانہ انٹی نے ج دیکھا کہ ہمارے حالات ٹیھک نہیں ہورہے تھے توانہوں نے ہم سے رشتہ ختم کرلیا تھا۔۔ڈیڈنے ان کی بڑی منت کی مگرانہوں نے ایک نہیں سنی

اور پھرایک دن میرے مجھ پر قیامت پڑی تھی۔۔

میری ماما کی طبعیت اچانک خراب ہوگئی تھی۔۔۔اور ڈیڈانہیں ہسپتال لے کر گئے تھے۔۔۔مگر واپسی پران لوگوں کو اکسیڈینٹ ہوگیا تھا۔۔۔اور وہ دونوں اسی وقت مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموش ہوئی تو اس نے دیکھا کہ مہتاب کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

آئی ایم ریلی سوری۔۔۔مہتاب کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔اہ۔۔۔۔یہ بتاو تم خوش تو ہو نہ مصطفی کہ ساتھ۔۔۔۔۔۔

اااا جی جی۔۔۔آپ نے بتایا نہیں ابراہیم بھائی نے کیسے شادی کی آپ سے۔۔اس نے بات بدلی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب ابراہیم کو میرے ماما بابا کا پتا چلا تو وہ پورا اس رات میرے گھر آئے اور کہنے لگے کہ اب میں اکیلی نہ رہوں ان سے شادی کر لوں۔۔۔جانتی ہو مصطفی کا بہت ہاتھ ہے ہماری شادی میں۔۔۔اس نے بہت سپوٹ کیا تھا ابراہیم کو۔۔انٹی کبھی بھی نہیں ماننے گئی ہمیں پتا تھا اس لیے ہم نے کسی کو پھر اپنی شادی کا نہیں بتایا۔۔۔

یقینا۔۔زبردستی کی ہو گئی۔۔۔مصطفی اور کیا کر سکتے ہیں۔۔مہتاب نے دل میں سوچا۔۔۔

آپ تیار تھیں شادی کیلیے۔۔۔

میں ابراہیم کو پسند کرتی تھی مہتاب۔۔۔محبت کرتی تھی ان سے۔۔۔اس نے شرما کر بتایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب بھی مسکرادی۔۔۔عنایہ کے ساتھ ہی رہی۔۔۔اس کے ساتھ باتوں میں مگن

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب ایک دم سے دروازہ کھلا۔۔۔اور سیمیل اندر آئی۔۔۔

ہائے ے ے۔۔۔ایک ادا سے کہتی وہ اس کے بلکل ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس نے اپنی کرسی پیچھے کی اور کھڑا ہوا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

کچھ جاننے آئی ہوں

کیا

یہی کہ اخر اس میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں تھا۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا جو اس وقت چھوٹی سی شرٹ اور جینز پہنے کھڑی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت کچھ ہے اس میں کیا کیا بتاوں۔۔۔

پھر بھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔تم وہ کبھی بھی نہیں ہو سکتی جو وہ ہے سمجھی۔۔۔سو پلیز جاو یہاں سے ۔۔۔۔اس نے بات ختم کی۔۔۔

اگر وہ بھی ایسی نکلی جیسی تم نے سوچی بھی نہ ہو تو۔۔۔۔اس نے شیطانی لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے اس پر اندھا اعتماد ہے۔۔۔اس نے غرور سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم غرور کر رہے ہو۔۔

بلکل۔۔۔

غرور کرنے والے کا سر پھر نیچے بھی ہوتا ہے میری جان۔۔اس نے مصطفی کے قریب آنا چاہا۔۔۔

شاٹ اپ۔۔۔۔ سیمیل۔۔۔۔جاو یہاں سے۔۔۔۔وہ غصے سے ڈھارتے ہوئے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے اوکے۔۔۔۔ مگر میری بات پر غور کرنا۔۔۔۔وہ مسکرا کر کہتی اس کے روم سے چلی گئی۔۔۔

اور وہ غصے سے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان سے کرسی سے سر لگائے آفس کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نے آج ان کے اکاونٹس سے 3 کڑور روپے نکالے تھے۔۔۔کچھ دن پہلے ہی انہوں نے چیریٹی کے نام پر ان سے بلینک چیک لیا تھا۔۔۔وہ سمجھے تھے کہ شاید اپنی کوئی شاپنگ کرنی ہو گی مگر۔۔۔اتنی بڑی رقم۔۔۔۔

وہ چونکی تب جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

اجاو۔۔۔

سر یہ رہی ڈیٹیلز۔۔۔ان کی اسیسٹینٹ نے ایک فائل لا کر سامنے دی۔۔۔

ہمم دو شکریہ۔۔۔تم جاو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔

اس کے جانے کے بعد انہوں نے فائل کھولے تو وہ ساکت رہ گے۔۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اس نے انون نمبر سے اسے آتی کال کو اٹھایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔

ح حاشر تم۔۔۔وہ ایک دم پریشان ہو گئی۔۔

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مہتاب آئی ہم ریلی سوری۔۔۔میں کل بہت ہارش بول گیا۔۔۔میں کیا کرتا مہتاب میں تم سے محبت کرتا تھا۔۔۔مگر مجھے سمجھ آگئی ہے ایسی ایم ریلی ریلی سوری مہتاب۔۔۔۔

اہ ح حاشر۔۔۔مم میں نے کچھ نہیں کیا تھا مجھے نہیں معلوم تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔اس نے بے بسی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں سمجھ سکتا ہوں مہتاب تم پر لوگوں مے کتنی باتیں کی ہوں گی۔۔۔سوری فور ڈیٹ۔۔۔کیا تم مجھ سے مل نہیں سکتی پلیز ایک آخری بار پلیز۔۔۔

کیا حاشر مگر۔۔۔اس نے اس کی بات پوری بھی ہونے نہیں دی

تم جانتی ہو میرے جذبات۔۔۔بس ایک آخری بار پھر میں یہ ملک چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلیے چلا جاؤں گا۔۔۔پلیز۔۔۔۔

اس نے منت کی۔۔۔

اہہ اچھا حاشر مجھے کچھ وقت دو ابھی میں نہیں آسکتی پلیز سمجھو۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ت۔پلیز مجھے جلدی سے بتاو۔۔۔

اچ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔خدا حفظ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہمم مہتاب۔۔۔۔

بس ایک بار اجاؤ بس ایک بار۔۔۔وہ پر سوچ نظروں سے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بولو۔۔۔کب آرہی ہے وہ۔۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔۔

نہیں ابھی نہیں آسکتی وہ۔۔۔اس نے کہا ہے وہ دو تین دن بعد بتائے گی۔۔۔۔حاشر نے اسے کہا۔۔

ڈیم اٹ حاشر۔۔۔کیا مطلب اب ہم اس کا ویٹ کریں گئے۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔۔

پلیز سیمیل میں اور کیا کرتا ہاں۔۔۔زبردستی کرتا تو وہ انکار کر دیتی۔۔۔۔اس نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔مگر تم پھر ایک بار اور کوشش کرو ہم زیادہ لیٹ نہیں کر سکتے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔اس نے اس پر احسان کرتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے تیار ہو کر کچن میں ائی۔۔۔جہاں کچھ ملازم کام میں لگے تھے۔۔۔اس نے سوچا لیا تھا اس سے پہلے وہ کوئی اور بات سنائے وہ گھر کے کام دیکھ لے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ عنایہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ یہاں ہر کام کے لیے ملازم ہے اسے کوئی ضرورت نہیں تھی مگر وہ پھر بھی ڈر رہی تھی۔۔۔کیوں نکہ اب تو مصطفی بھی گھر پر نہیں ہوتا۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ وہ گھر جلدی جاتا تھا۔۔۔

اہمم۔۔۔اا آپ لوگ بتائیں گئے کہ آج کیا بنانا ہے۔۔اس نے وہاں موجود ملازموں سے پوچھا۔۔

بی بی جی۔۔۔آج بڑی بی بی جی نے کوفتے کہا تھا۔۔۔

ہمم اچھا آج میں بناوں گئ آپ لوگ مجھے بس چیزیں بتادیں کہاں ہے۔۔۔وہ کائونٹر کے پاس ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب ملازم نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

مگر بی بی جی یہ تو ہمارا کام ہے آپ کیوں کریں گئی ہم کر لیں گئے۔۔۔ایک ملازمہ گھبرا کر بولی۔۔

مجھے آپ کی بڑی بی بی نے ہی کہا ہے سووو۔۔۔اس نے مسکرا کہ کہا۔۔۔اور کام شروع کرنے لگی۔۔

سارے ملازم پیچھے ہٹ گئے اور بس ضرورت پڑنے پر اس کو اس کی مطلوبہ چیز کا بتا دیتے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی گل آپا کچھ میں آئیں اور مہتاب کو کام کرتا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔۔۔

ارے ے ے مہتاب بچے آپ یہاں کیا کر رہی ہو ہاں یہ اپ کا کام نہیں ھے بیٹا

انہوں نے اسے روکنا چاہا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں مجھے انٹی نے کہا تھا۔۔۔اور ویسے بھی یہ میرا ہی گھر ہے میں اپنے گھر میں کام نہیں کر سکتی۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بچا۔۔۔وہ پیچھے ہٹ گئیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس نے آج تک خد کبھی کچھ میں قدم نہیں رکھا وہ اسے کہہ رہی تھیں جبکہ گھر میں ہر کام کیلیے ملازم موجود ہے

انہوں نے دکھ سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں حاشر بات ہوئی تمہاری۔۔۔کب آئے گی وہ۔۔۔اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔۔

ہمم وہ ابھی مل نہیں سکتی مگر وہ جلد ہی آئے گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا حاشر ہم اس کا انتظار کریں گئے اب ہاں۔۔۔وہ اس پر چیخی۔۔۔۔

ریلکس سیمیل میں اس سے بات کی ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ ضرور آئے گی۔۔۔اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

ہمم تمہارے پاس بس دو دن ہیں جو کرنا ہے جلدی کرو پلیز۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔۔

ہمم اور اس نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی اس کی کال کاٹی تھی کہ اس کہ موبائل پر پھر کال آنے لگی۔۔

افففف اب کون ہے۔۔۔اس نے چڑ کر اپنا فون دیکھا۔۔۔

افففف کہاں پھنس گئی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ سیمیل نے بے زاری سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔کیسی ہیں اپ۔۔۔۔

ہمم میں ٹھیک آپ کام کی بات کریں کیوں فون کیا۔۔۔

میں کیا کام کی بات کروں کام کی بات تو آپ نے کرنی ہے۔۔۔اس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم وہ میں جلدی ہی آپ کو بتاتی ہوں مگر پلیز زارصبر کریں پلیز۔۔۔اس نے ضبط سے کہا۔۔

اوکے اوکے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا سیمیل نے کال کاٹ دی۔۔۔

وہ آج تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا وہ آفس سیدھا گھر ہی ایا۔۔۔

وہ ٹائی ڈھلی کرتا ہوا لاونج میں داخل ہوا۔۔۔تو سامنے ہی مہراج صاحب بیٹھے تھے شاید وہ بھی ابھی آفس سے آئے تھے۔۔

سلام ڈیڈ۔۔۔۔وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مسکرا کر اس کو جواب دیتے اسے دینے لگے۔۔

وہ آج کافی زیادہ تھک گیا تھا۔۔ نہیں اصل بات تو یہ تھی کہ مہتاب کہ آنے سے اس نے تھکن محسوس کرنا شروع کر دی تھی۔۔۔۔

وہ سر صوفے کی پشت سے لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا۔۔

تھک گئے ہو۔۔۔ مہراج صاحب بولے۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔اس نے ویسے ہی آنکھیں بند کیے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔

مصطفی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے کانوں میں اس کی آواز آئی۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی۔۔

وہ کچھ سیکنڈ اسے ایسی ہی دیکھتا رہا جو پرپل سوٹ میں کافی فریش لگ رہی تھی۔اور پھر پانی کا گلاس اس سے لے لیا۔۔

مہراج صاحب نے مسکرا کر مصطفی کی ایک ایک حرکت نوٹ کی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کیوں لائی ملازم ہیں نا۔۔۔اس نے مہتاب سے کہا۔۔

یہ تو بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ جب اس کا شوہر گھر آئے تو وہ خدا اس کیلیے پانی کا گلاس لے کر ائے۔۔۔مہراج صاحب نے مصطفی سے کہا جو پانی تو پی رہا تھا مگر نظریں مہتاب پر تھیں

۔۔۔

مہتاب اس کی نظروں ں سے گھبڑا کر مہراجصاحب کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ااپ لوگ فریش ہو جائیں جب تک کھانا بھی لگ جائے گا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔مہراج صاحب کھڑے ہوئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر مصطفی کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ مڑ کر جانے لگی جب اس نے آواز دی

مہتاب۔۔۔وہ رک کر اسے دیکھنے لگی

کھانے کے بعد تیار رہنا ہم انٹی کی طرف جائیں گئے میں نے زینیا سے واعدہ کیا تھا کہ تمہیں آج لے کر اوں گا۔۔اس اسے دیکھتا کہنے لگا جس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔آج پہلی دفعہ وہ مصطفی کیلیے مسکرائی تھی۔۔

مصطفی تو اس کی مسکراہٹ اور اس کے ڈیمپل میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔

ہمممم آج کھانا کس نے بنایا ہے۔۔وک سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جب مہراج صاحب نے سب سے پہلے کہا۔۔۔

ہاں آج بہت الگ ہے کھانا۔۔۔صارم جو مزے سے کھا رہا تھا۔۔۔ایک دم بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے چونک کر مہراج صاحب کو دیکھا۔۔۔

کیوں انکل کیا ہوا صحیح نہیں بنا کیا۔۔۔

نہیں آج تو بہت مزے دار کھانا بنا ہے بہت ہی زیادہ۔۔۔مزہ آگیا۔۔۔انہوں نے سچے دل سے کہا۔۔

ہاں آج لگ تا ہے گل آپا نے الگ طریقے سے کھانا بنایا ہے۔۔۔ابراہیم بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے ابراہیم نہیں آج کھانا گل آپا نے نہیں مہتاب نے بنایا ہے۔۔۔عنایہ نے سب پر بم پھوڑا۔۔۔

اچھا مہراج صاحب نے مسکرا کر مہتاب کو دیکھا۔۔۔

مصطفی بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے واقعی بہت مزے دار کھانا بنایا تھا۔۔۔

سیمیل خاموشی سے سب کو دیکھ رہی تھی اسے حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم نے آیک نظر مہتاب کو دیکھا اور خاموشی سے کھانے لگئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنہ ایک کھانا کیا بنالیا پتا نہیں کیا سمجھ رہی ہے خد کو۔۔۔انہوں نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ کہیں جارہے ہو۔۔۔فرزانہ بیگم جو سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھی تھیں مصطفی اور مہتاب کو ایک ساتھ آتا دیکھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔

جی ہم زارا مہتاب کی امی سے ملنے جارہے ہیں۔۔۔۔مصطفی نے مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

سیمیل نے کچھ سوچتے ہوئے فون پر میسج کیا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور اس کا جانا بھی شروع ہو گیا ہے۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

فرزانہ بیگم کیا ہو گیا ہے جاو بچوں آرام سے جاو۔۔۔انہوں نے پیار سے کہا

اور وہ دونوں چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی تھی مہتاب سیٹ سے ٹیک لگائے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تم نے آج اتنا کام کیوں کیا۔۔ مصطفی نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔آپ کو کھانا اچھا نہیں لگا کیا۔۔۔وہ جو کب سے اسے پوچھنا چاہتی تھی بے اختیار بول پڑی

نہیں یار۔۔۔اس نے اس کو ہاتھ پکڑا اور اپنی ٹانگ پر رکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر

بہت مزے دار تھا۔۔۔مگر میں تمہیں کام کرنے کیلئے نہیں لیا میں یہاں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس بھری اور بڑے ہاتھ کے نیچے چھپ گیا تھا

مصطفی یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔اور اپنے گھر کے کام کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔

وہ آج واقعی اپنی قسمت پر خوش تھا کہ اسے مہتاب جیسی ہم سفر ملی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اہییییییی۔۔۔زینیا نے زور سے مہتاب کو گلے لگایا۔۔۔دونوں بہنیں بہت ہی پر جوش ہو کر ملیں

مصطفی عاص اور سیما بیگم دونوں کو دیکھ کر مسکرا دیں

اونہ مصطفی اندر او۔۔۔وہ اس لیے اندر آ گئیں۔۔۔

وہ لوگ لاونج میں ہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت اچھا کیا بیٹا مصطفی جو تم اسے لے آئے۔۔۔بہت یاد آرہی تھی۔۔۔انہوں نے مہتاب کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

بس زینیا سے واعدہ کیا تھا تو پورا تو کرنا تھا۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

بہہہہت شکریہ مصطفی بھائی۔۔۔۔زینیا خوشی سی بولی۔۔۔

اچھا تم لوگ بیٹھا میں چائے لاتی ہوں۔۔۔میں نے تو کہا تھا مصطفی کو پہلی دفعہ اوگے کھانا کھا کر جانا۔۔۔مگر مصطفی مانا ہی نہیں۔۔۔سیما بیگم مہتاب سے کہنے لگیں۔

کوئی بات نہیں انٹی یہ بھی تو میرا اپنا ہی گھر ہے نا۔۔۔مصطفی انہیں کہنے لگا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلکل میری جان۔۔۔وہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولیں اور کچن میں چلیں گئیں

۔۔۔

اپی آپ کو پتا ہے مصطفی بھائی تو ماں ہی نہیں رہے تھے کہ آپ کو یہاں چھوڑنے پر مگر پھر ہماری ڈیل یہی ہوئی کہ وہ ملوانے ضرور لے آئیں گے۔۔۔

ہاں تو بہت وقت گزارا ہے تم نے اپنی بہن کے ساتھ اب میری بیوی کو میرے پاس ہی رہنے دو۔۔۔اس نے اکڑ کہا۔۔

اچھاااامیری اپی پر قبضہ۔۔۔اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کی اپی میری بیوی ہے اب۔۔۔اس نے غرور سے کہا۔۔۔

اچھا ہم۔اپی سے ہی پوچھ لیتے ہیں بتائیں اپی کس کی سائیڈ پر ہیں اپ۔۔۔

اا۔۔۔اس نے مصطفی کو دیکھا جو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کو دل ہی نہیں کیا وہ زینیا کی سائیڈ لے۔۔۔

بھئی مجھے نہیں پتا۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔۔اور وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔

ہاہاہا اپنے پیچھے سے اسے مصطفی کا قہقہہ سنائی دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے میرا بچہ او۔۔۔۔سیما بیگم مہتاب کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔

امی آپ نے تو مہمان ہی سمجھ لیا ہے۔۔۔۔وہ منہ بسور کر بولی۔۔

تو آپ اب مہمان ہی ہیں۔۔۔۔وہ شرارت سے بولیں۔۔

ایمی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا مجھے یہ بتاو تم خوش تو ہو نہ مہتاب۔۔۔انہ 8نی اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

جی امی بلکل ٹھیک ہے سب آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ فرزانہ بیگم کی وجہ سے پریشان تھیں۔۔

ہمممم۔۔۔تو تمہارے اور مصطفی کے بیچ سب ٹھیک ہے نا؟

مہتاب نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔نا جانے انہیں سب کیسے پتا چل جاتا تھا۔۔۔۔

جی امی۔۔۔وہ چپ سی ہو گئی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو مہتاب میں نہیں پوچھوں گی کہ کیا ہوا۔۔۔ مگر جو ہوا اسے بھول جاو۔۔۔ دیکھو آج میں نے دیکھا کہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔ جس طرح وہ زینیا سے لڑ رہا تھا کہ اس نے تمہیں یہاں نہیں رہنے دینا صاف واضح تھا میری جان

وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔

اور میاں بیوی کو آپس میں مل کر ہی رہنا چاہیے ورنہ لوگ ان کے اس خوبصورت رشتے کو ختم کر دیتے ہیں۔۔۔ تم مصطفی کو بہت سارا وقت دیا کرو۔۔۔ اس سے بہت ساری باتیں کرو۔۔۔ سب کچھ اس کے ساتھ شیئر کرو۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔

جی امی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تم سے تو محبت کرتا ہی ہے تمہارے گھر والوں کا خیال اور عزت بھی کرتا ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔

صحیح تو کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔ مصطفی نے اگرچہ غلط کیا تھا مگر اس کے بعد اسے بہت عزت سے لے کر بھی گیا تھا۔۔

اور اسے محبت بھی بہت کرتا تھا کوئی شک نہیں تھا۔۔۔

چلو اوچائے بن گئی ہے۔۔۔

جی امی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ مزید تھوڑی دیر بیٹھے اس دوران مہتاب کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد کال اتی رہی تو اس نے رانگ نمبر کہہ کر ٹال دیا۔۔۔ مصطفی خموشی سے اسے نوٹ کر رہا تھا۔۔اور پھر نکل پڑے۔۔۔

واپسی پر مصطفی خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

کہ مہتاب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔یہ سیما بیگم کی باتوں کو ہی وجہ سے تھا۔۔۔

مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب۔۔۔کیاہوا۔۔۔اس نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔گاڑی ایک جگہ روکی۔۔

بہت شکریہ مصطفی۔۔۔آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیا۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

مصطفی نے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔

مہتاب۔۔۔کیاہوا تھا آج اسے۔۔۔مگر وہ بہت خوش تھا کہ مہتاب سب بھول کر اس کے ساتھ آگئے بڑھی ہے۔۔

آپ نے کہا تھا مگر میں نے ہی یقین ہی نہیں کیا ایم ریلی سوری مصطفی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مہتاب۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔میری وجہ سے تم روئی۔۔

پر یقین کرو آب کبھی تم پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔۔

اور مہتاب مسکرادی۔۔۔

اور مصطفی نے اللہ کو بہت شکر ادا کیا اور اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور گاڑی سٹاٹ کرنے لگا۔۔۔

آج وہ پوری طرح سے مطمئن تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ رات کو گھر پہنچے تو سیدھا اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

مصطفی چینج کر کے آیا تو مہتاب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اور خوش دیکھ رہی تھی۔۔۔

مصطفی مسکرا کر صوفے پر جا بیٹھا اور لیپ ٹاپ نکالا اور کام کرنے لگا۔۔۔

مہتاب نے ایک نظر اسے دیکھا اسے لگا تھا وہ بھی ابھی سونے آئے گا۔۔۔مگر نہیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے چونک کر مہتاب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ سوئیں گے نہیں؟۔۔۔۔

نہیں بس تھوڑا سا کام ہے وہ کر لوں پھر آجاوں گا۔۔۔تم سو جاو۔۔۔اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی لیٹ گئی مگر اسے نیند بلکل بھی نہیں آرہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اتنے کم دنوں میں مصطفی کے ساتھ سونے کی عادت ہو گئی تھی۔۔یا تو وہ مصطفی سے لیٹ کر سوتی تھی یا مصطفی اس سے۔۔۔ابھی بھی وہ اس کا وزن خد محسوس کر رہے ہی سوتے تھی۔۔۔

افف۔۔۔اس نے بے بسی سے ہلکی آواز میں کہا۔۔

مہتاب۔۔۔مصطفی جو کب سے اسے جگتا دیکھ رہا تھا اسے پکارا۔۔۔

جی۔۔۔اس اپنی ہتھیلیوں بل اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگلے ہفتے میرے ساتھ گاوں چلو گی۔۔۔؟۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاوں۔۔۔اس نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

ہاں ڈاکٹر سجاد سے ملنے۔۔۔اور میں نے گاوں کے ہسپتال کا چکر بھی لگانا ہے۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے مصطفی میں ضرور چلوں گی آپ کی ساتھ۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

مہتاب بھی لیٹ گئی تھی آنکھیں بند کیئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھاہر سیمیل جو بس یہ چیک کرنے آئی تھی کہ مصطفی نے ضرور حاشر کی کالز آنے پر اس پر غصہ کیا ہو گا مگر خاموشی سن کر تو وہ تیش میں آ گئی مگر جاتے جاتے اسے مصطفی ہلکی آواز ضرور سنائی دی کہ وہ گاوں کے کسی ہسپتال جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔اور پھر خاموشی سے چلی گئی۔۔

مہتاب جو بس آنکھیں بند کیے ہی لیٹی تھی کافی دیر بعد اسے اپنے گرد اس کے بازوں کا حاصار محسوس ہوا۔۔۔اور پھر اپنے سر پر اس کے ہونٹوں کا لمس۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دی اور واقعی میں اسے جلدی ہی نیند آ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اس نے اپنے کمرے میں آ کر جلدی سے اسے فون کیا۔۔

ہمم۔۔۔۔کون۔۔۔اگلا بندا شاید نیند میں تھا۔۔۔

افففف کب سے فون کر رہی ہوں کہاں تھے تم۔۔۔۔ سیمیل نے غصے سے کہا۔۔۔۔

یار اس وقت ہر بندہ سو رہا ہوتا ہے بولو اب کیا مسلہ ہے۔۔۔وہ بھی غصے سے بولا۔۔

میں نے بس اسی لیے فون کیا ہے کہ تمہیں موقعے کی تلاش تھی نا وہ مل گیا ہے۔۔۔میں نے سنا ہے کہ مصطفی مہتاب کو لے کر کسی گاوں کے ہسپتال لے کر جائے گا اب پتا نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون سا گاؤں اب وہ تم خد اس کو پیچھا کر کے جان لو۔۔۔اس نے احسان کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاا۔۔۔وہ خد میرے پاس آرہے ہیں ہاہاہاہا۔۔۔۔وہ زور سے ہنسا۔۔۔

سیمیل نے نا سمجھی سے پہلے فون کو دیکھا پھر اس سے بولی۔۔

میں تم سے کیا کہہ رہی ہوں اور تم کیا بات کر رہے ہو۔۔

تم نے جو کرنا تھا کر لیا شکریہ اس کے لیے۔۔۔اب گے کا کام میرا ہے۔۔۔وہ اسے بغیر کچھ بتائے کال کاٹ چکا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔ سیمیل نے غصے سے فون کو دیکھا۔۔۔

ہنہ۔۔۔احسان فراموش۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رقم فرزانہ نے دے دی آپ کو۔۔۔۔ مہرین نے اپنے شوہر سے کہا۔۔۔

ہاں دے دی تھی اکاونٹ میں دے دی تھی۔۔۔انہوں نے اخبار پڑتے ہوئے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ویسے مہراج جیسا بے وقوف شوہر میں آج تک نہیں دیکھا۔۔۔مہرین نے ہنس کر کہا۔۔

ہاں اس کی بیوی اس کے قابو میں نہیں ہے۔۔۔وہ بھی مسکرا کر بولے۔۔۔۔

یعنی حد ہے اتنی بڑی رقم اس نے لے لی اور کوئی بات تک نہ کی۔۔۔۔وہ بے یقینی سے بولیں۔۔۔

ہاہاہا چھوڑیں بیگم اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔۔۔انہوں نے طنز کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عنایہ بھابھی جلدی کریں جلدی گاڑی میں بیٹھیں زون آرہی ہے۔۔۔صارم پریشانی سے بولا۔۔

ہاں بھابھی پلیز جلدی کریں۔۔۔مہتاب کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔۔

ہاں ہاں آرہی ہوں بھائی۔۔حوصلہ۔۔۔۔عنایہ نے دونوں سے کہا۔۔

جبکہ سامنے بیٹھے ابراہیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ صارم کا گلا دبادے۔۔اس کی اچھا خاصی معصوم بیوی کو خراب کر دیا تھا اس نے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئی ہیں بھابھی اب جلدی کرو صارم بس 5 بندے رہ گئے ہیں آج چکن ڈینر پکا ہے۔۔۔مہتاب نے پرخوشی سے کہا۔۔۔

مصطفی ساکت بیٹھا اپنی محبت کو pubg کھیلتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ مہتاب۔۔۔مہتاب بھی یہ گیم کھیل سکتی ہے۔۔۔

وہاں بندا ہے دھیان سے بھابھزززز۔۔۔صارم نے دونوں سے کہا۔۔۔

افففف بس کرووو۔۔۔اٹھو عنایہ چلو میرے ساتھ کمرے میں۔۔۔ابراہیم کا صبر ختم ہو گیا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاابراہیم پلیز صرف دو بندے رہ گئے ہیں پلیز۔۔۔عنایہ کھیلتی ہوئی بولی۔۔۔

یار پلیز چلو نہ۔۔۔بے بی آئی نیڈ یو۔۔۔ابراہیم نے بے باکی سے کہا تو عنایہ نے غصے اسے گھورا جبکہ شرم سے اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔۔

ہیییییی۔۔۔صارم زور سے ہنسا۔۔۔

تم تو ادھر اونا۔۔۔ابراہیم نے اسے گردن سے پکڑ واور زمین پر لیٹایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے بھائی کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔میری گیم۔۔۔بھائیییییی صارم کی جان ہی نکل گئی۔۔

ابراہیم نے اسے اس کا موبائل صوفے پر پھینکا اور خود زمین پر بیٹھ کر اسے جکڑ لیا۔۔۔

بھاااائیییی۔۔۔۔صارم چلایا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ہم دیکھ لیتے ہیں صارم۔۔۔۔مہتاب نے اسے تسلی دی۔۔۔

اور ٹھیک دو مینٹ بعد ہی دونوں کے چیخ کی آواز آئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یےےےےےےے چکن ڈیز۔۔۔۔عنایہ اور مہتاب نے تالی ماری۔۔۔

افففففف شکر ہے۔۔۔۔صارم بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

کیا بھائی اب تو چھوڑ دیں۔۔۔صارم نے زور لگا کر خود کو آزاد کروایا۔۔۔

چلو عنایہ اٹھو چلو کمرے میں۔۔۔اچھا نا ابراہیم۔۔۔اور وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

مہتاب کی نظر مصطفی پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک آئی بروا چکائی۔۔۔جیسے کہہ رہا ہو ہو گیا چکن ڈینر۔۔۔

مہتاب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔اور سر جھکا گئی۔۔۔

چلیں ہم بھی کمرے میں۔۔۔مصطفی نے پیار سے اس سے کہا۔

مہتاب نے پہلے چونک کر اسے دیکھا پھر اور مسکرا آکر اٹھی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن۔۔۔

مصطفی کو گئے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ بس فرزانہ بیگم کے جانے کا انتظار کر رہی تھی وہ جیسے ہی نکلیں وہ جلدی سے مہراج صاحب کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

اس نے نوک کیا۔۔۔

اجاو۔۔۔وہ بھی شاید آفس جانے کیے تیار ہو رہے تھے۔۔۔آج کل وہ پھر سے آفس لیٹ جاتے تھے کیوں کہ ابراہیم نے سب سمبھال لیا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔میں اجاوں۔۔۔اس نے اجازت مانگی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے مہتاب بیٹا او۔۔۔انہوں نے شفقت سے کہا۔۔

انکل مجھے آپ سے اجازت چاہیے تھی۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

کیسی اجازت بیٹا۔۔۔وہ نا سمجھی سے بولے۔۔

وہ میں بس تھوڑی دیر کیلیے باہر چلی جاوں امی کے پاس پلیز دراصل میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔پر میں واعدہ کرتی ہوں روز روز نہیں جاوں گی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بولتی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب پہلے اسے دیکھتے رہے پھر مسکرا دیے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔میرا بچہ آپ کو کہیں بھی جانا ہو آپ بس بتا دیا کرو اور چلی جایا کرو اجازت کیوں مانگ رہی ہو جاو بیٹا چلی جاو۔۔۔وہ پیار سے بولیں۔۔

وہ تو ٹھیک ہے انکل بس مصطفی کو میں نے اس لیے کال نہیں کی کہ وہ بیزی ہوں گے سو و ۔۔۔وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

ہمم کوئی بات نہیں جاو۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اجازت ملتے ہی چلی گئی

اس کے جانے کے بعد مہراج صاحب نے دکھ سے سوچھا۔۔۔

ایک یہ بچی تھی اور ان کی بیوی جس نے آج تک بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ وہ جا کہاں رہی تھیں اجازت مانگنا تو پھر دور کی بات تھی۔۔۔۔

حاشر تم نے مجھے کہا بلا لیا ہے۔۔۔۔وہ اس خالی سے کیفے کو دیکھتے ہوئے بولی اسے تو علاقہ بھی سنسان لگ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہو گیاہے مہتاب اگر کیفے میں کوئی نہیں ہے تو یہ میری غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ اس کو لیے کونے میں جا بیٹھا۔۔۔

اچھا اب جلدی بولو کیوں بلایا مجھے۔۔۔مہتاب نے بیٹھتے ساتھ ہی پوچھا۔۔۔

ارے ے ے ریلکس مہتاب بولو کیا لو گی۔۔۔اس نے اس کی بات کو اگنور کیا

میں کیا کہہ رہی ہوں حاشر جلدی بولو۔۔۔اس نے پھر سے کہا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھاٹھیک ہے پہلے یہ بتاو تم مصطفی کو بتا کر آئی ہو۔۔۔اس نے اس کے چہرے کو پڑتے ہوئے کہا۔۔۔

مہتاب پہلے تو خاموش رہی وہ پہلے ہی مصطفی سے چھپا گئی تھی مگر اب وہ کوئی ریکس نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

ہاں ورنہ میں کیسے آتی حاشر۔۔۔

کیاا تم مصطفی کو بتا کر آئی ہو۔۔۔حاشر کا چہرے کا رنگ ایک دم اڑا۔۔۔اور مہتاب بھی چونک گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تو میں کیسے آتی پھر بغیر پوچھے تو نہیں آسکتی نہ۔۔اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے خون کا گھونٹ پیا۔۔۔

تم پوچھو گی نہیں میں یہ ملک چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلیے جا رہا ہوں۔۔۔

نہیں مجھے اب کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔اس نے صاف کہا۔۔

تم بدل گئی ہو مہتاب۔۔۔حاشر کو غصہ آنے لگا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بدلی نہیں بس اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔۔۔تم بھی یہی کرو حاشر۔۔۔اس نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔

اتنے میں ایک ویٹر آیا اور دونوں کیلیے جوس رکھنے لگا کہ اس سے مہتاب کے کپڑوں پر جوس گر گیا۔۔۔۔

اووو آئی ایم ریلی ریلی سوری میم۔۔۔۔ویٹر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

یہ کیا کیا تم نے حاشر غصے سے بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بات نہیں حاشر اس سے غلطی سے ہو گیا۔۔۔مہتاب نے اسے خاموش کروایا۔۔

اب مجھے بتائیں کہ واش روم کا طرف ہے۔۔۔

ویٹر نے اشارہ کیا اور پھر چلا گیا۔۔۔

میں ابھی ائی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واش روم کافی چھوٹا تھا سامنے ہی سینک پر بڑا سا شیشہ لگا تھا وہ کپڑے کو صحیح سے صاف کر رہی تھی کہ اچانک ساری لائٹس آف ہو گئی۔۔۔۔

وہ ایک دم چونک گئی اسے اندھیرے سے پہلے ہی ڈر لگتا تھا اس نے جلدی سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر دروازہ لوک تھا۔۔۔

افففف یہ کیا۔۔۔ مصطفی۔۔۔اس کہ منہ بے اختیار اس کا نام نکلا۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔اس نے پریشانی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا وہ پھر سے سینک کی طرف مڑی کہ ایک دم لائٹس جل گئیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے وہ مڑی حاشر اندر آیا۔۔

مہتاب تم ٹھیک ہو۔۔۔اس نے مہتاب کو چہرا اپنی طرف کیا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر سینک سے لگایا۔۔۔

کہ دم پھر سے لائٹس چلی گئیں۔۔۔

ووہ حاشر یہ دروازہ کھل نہیں رہا تھا۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا پھر اسے احساس ہوا کہ وہ اس کے کتنے قریب ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مم میں۔۔۔۔۔وہ گھبڑا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا مہتاب شاید لائٹس میں کچھ مسلہ ہے اور دروازہ تو ٹھیک ہے میں بھی تمہاری آواز سن کر آیا ہوں۔۔

ہاں ہمم۔۔۔وہ سر جھکا گئی۔۔۔

اچھا او چلو چلیں۔۔۔وہ اسے لیے یہاں سے چلدیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چلی گئی اس بات سے انجان کہ ابھی اتنی سی دیر میں جو کچھ بھی ہوا قسمت نے اس کے سامنے یہی منظر اسے پیش کرنا تھا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سی گھر میں داخل ہوئی اور خاموشی سے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔اس کا جسم بوجھل سا ہو رہا تھا۔۔

دل گھبرا رہا تھا۔۔۔بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

اسے رہ رہ کر مصطفی یاد آ رہا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے لیٹ گئی۔۔۔وہ مطمئن تھی کہ اب حاشر ان کی زندگی میں نہیں آئے گا مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف۔۔۔۔۔وہ سوچتے سوچتے کب نیند میں اتر ئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔۔وہ کمرے داخل ہوتی مہراج صاحب سے کہنے لگی۔۔

واعلیکم اسلام او۔۔انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔وہ سنجید گی سے بولے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر میں سر اپتا کر دیا ہے فرزانہ میم نے خود وہ اماؤنٹ جاوید صاحب کے اکاونٹ میں ڈالی ہے اور اس کی پیچھے وجہ۔۔۔

اور جو وجہ اس نے بتائی مہراج صاحب ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اہ۔۔۔انہوں نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مہراج سر آپ ٹیھک ہیں۔۔۔ سر۔۔۔۔وہ گھبرا کر اٹھی۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم جاوو۔۔۔۔انہوں نے اسے جانے کو کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔خدا حافظ۔۔۔۔اور وہ خاموشی سے چل پڑی۔۔۔

فرزانہ آپ کس راستے پر چل پڑیں ہیں۔۔۔۔انہوں نے دکھ سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ییلو ڈیر مصطفی۔۔۔ سیمیل ایک ادا سے چلتی ہوئی اس کے آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

کیا کرنے آئی ہوئی ہو۔۔۔اس نے غصے پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دن پہلے جب میں نے کہا تھا کہ ایسا کیا ہے مہتاب میں جو مجھ میں نہیں تو تم نے اس کی تعریفوں کی بوچھاڑ کر دی تھی ہے نا۔۔۔ مگر کیا ہے نا وہ جیسے نا اس نے اپنا رنگ تو دیکھنا تھا۔۔۔ وہ شیطانی مسکراہٹ لیے کہنے لگی۔۔۔

کہنا کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ اس نے غصے سے پوچھا۔۔۔

یہی کہ مہتاب نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔۔۔ آج میں کیفے گئی تھی اپنے دوستوں کے ساتھ اور دیکھو میں نے کیا دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا موبائل کھول کر اس کے سامنے کر دیا جہاں حاشر اور مہتاب ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر اس کے موبائل پر اس تصویر کو دیکھا وہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

وہ مجھے بتا کر گئی تھی۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔

اور سیمیل کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑ گیا۔۔۔اسے حاشر نے بھی بتایا تھا کہ مہتاب کہہ رہی تھی کہ وہ مصطفی کو بتا کر آئی ہے مگر اسے یقین نہیں آیا مگر اب مصطفی بھی یہی کہہ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اچھا تو تم خود دونوں کو ملنے دے رہے ہو صحیح۔۔۔تو ان کو ملوا بھی دینا تھا ان کی زندگی میں کیوں ائے۔۔۔وہ طنز کرتی ہوئی بولی۔۔۔

تمہے اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے سمجھی اب جاو۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔۔۔

تم پچتاو گے مصطفی سیمیل غصے سے کہتی چلی گئی۔۔۔

جبکہ مصطفی خاموشی سے سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار اس کی نم آنکھیں آئیں جو اس کو شکریہ کر رہی تھیں

۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے شک وہ تصویر سچ تھیں مگر اس کا دل نہیں مان رہا تھا اس لیے وہ خاموش رہا۔۔۔

مہتاب پلیز ایسا نہیں کرنا۔۔اس نے سرگوشی کی۔۔۔

اس کا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا وہ کرسی سے ٹیک لگائے چھٹ کو گھور رہا تھا۔۔۔

کہ اچانک اس کے موبائل پر کال ائی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک نظر ان نون نبر کو دیکھا پھر کال پک کر لی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ مصطفی گم سم سا بولا۔۔۔

مصطفی۔۔۔ حاشر بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔ کون بول رہا ہے۔۔۔۔ مصطفی نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

میں حاشر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ اور مصطفی ایک دم سے چونک گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم بولو۔۔۔۔

پہچان تو گئے ہو گے مجھے تم۔۔۔ خیر تمہارا شکریہ کہ آج تم نے مہتاب کو بھیج دیا میں اسے بہت مس کر رہا تھا اس کی قربت کو۔۔۔ وہ اس کو غصہ دلانے لگا

شٹ اپ۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ مصطفی اس پر ڈھارا۔۔۔

اوکے اوکے ریلکس برو۔۔۔ صرف میں ہی نہیں مہتاب بھی مجھے مس کر رہی تھی چاہے تو میں تمہیں اپنی حسین پل کے منظر بھی دکھا سکتا ہوں۔۔۔ کیا۔۔۔ وہ کچھ بولتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بکواس بند کرواپنی۔۔۔۔میں تمہاراوہ حال کروں گا کہ تم مہتاب کہ مطالق ایسابولنے کے قابل نہیں رہو گے سمجھے۔۔۔

اچھاتویقین نہیں ہے تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔۔۔اس نے فون کاٹ دیااور تھوڑی دیر بعد ہی اس کی واٹس آپ پہ اس نے وہ ویڈیو بھیجی۔۔۔۔۔

مصطفی کتنی دیر اس کو دیکھتا رہا پھر اس نے اسے آخر کار چلایا۔۔

اور جسے جسے وہ آگے چلتی گئی مصطفی کی آنکھیں لال ہوتی گئیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس ویڈیو میں ایک باتھ روم تھا جس کی لائٹس بار بار بند ہو رہی تھیں۔۔کہ تھوڑی دیر بعد اس میں مہتاب داخل ہوتی ہے وہ بلکل واضح نظر ارہی تھی۔اور تھوڑی دیر بعد لائٹس بلکل بند ہوتی ہیں اور مہتاب ابھی بھی شیشے کی طرف رہتی ہے کہ حاشر پیچھے سے آتا ہے اور اس کو کندھوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا ہے لائٹس پھر جلتی ہیں اس میں پھر مہتاب کا خوفزدہ چہرہ نظر آتا ہے اور پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اور مہتاب کا چہرہ چھپ جتا ہے اور پھر حاشر مہتاب ہر جھکا ہے اور مہتاب بھی اس کے گرا اپنے بازو پھیلائے لیتی ہے۔۔۔مگر اندھیرے میں بس ہلکی سی روشنی آرہی تھی جس سے حاشر کی حرکت کا پتا چلتا ہے۔۔۔اور مہتاب کے بازو نظر آتے ہیں۔۔۔۔

مصطفی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر گزرے۔۔۔۔

مہتاب۔۔۔۔کیوں۔۔۔آخر کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زور سے ڈھارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا دل بار بار انکار کر رہا تھا۔۔ مگر اس نئ اپنی آنکھوں سے سب دیکھا تھا۔۔۔

u will pay for this mehtab ۔۔۔۔۔

کیا تم اسے سزا دو گے۔۔۔اس کے دل نے اس سے پوچھا۔۔

کیا۔۔۔اس نے چھت کو دیکھتے ہوئے خدا سے کہا۔۔۔ cheat اس نے مجھے

اس نے فون اٹھایا اور کال ملائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ییلو۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ایک کلب کا منظر ہے جو اس وقت لڑکے اور لڑکیوں سے بھرا تھا۔۔۔سب آپس میں ساری حدیں بھول کر ایک دوسرے میں گم تھے۔۔۔ایسے میں اوپر بہت سے کمرے بنائے گئے تھے جن میں ایک میں حاشر تھا جو شراب کے نشے میں گم بیڈ پر سیمیل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔جو خد بھی نشے میں تھی۔۔۔

افففف۔۔۔وہ اس کی گڈن میں منہ چھپا کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑا بڑا مہتاب مہتاب کرتے تھے آج کیسے میرے سامنے ہار گئے ہاں۔۔۔وہ اکڑ کر بولی۔۔۔

یار تم بھی کوئی کم تھوڑی ہو۔۔۔کسی آفت سے کم نہیں ہو۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔

شکریہ میرا ساتھ دینے کیلیے۔۔۔اس نے اس کی گردن چومتے ہوئے کہا۔۔

کوئی نہیں میں مہتاب کو الگ کرنے کیلیے کچھ بھی کر سکتی تھی یہ تو پھر ویڈیو بنائی ہے میں نے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ۔۔۔اس کی شیدت بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔اچھا مجھے جانے دو اب۔۔۔1 گھنٹے سے تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔اس نے حاشر کو خد سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمممم یار۔۔۔وہ اس سے دور ہوتا ہوا زمین پر پڑی اپنی شرٹ کی طرف بڑھا۔۔۔

وہ اٹھی اور اپنا ڈریس ٹھیک کرنے لگی۔۔۔جو صرف گھٹنوں تک آتا تھا۔۔۔وہ اٹھی اور گھر کی طرف نکل پڑی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سو رہی تھی جب اسے شور کی آواز آئی وہ ایک دم سے اٹھی۔۔۔

اللہ۔۔۔اس نے بے اختیار ٹائم دیکھا شام ہو رہی تھی مصطفی بھی آنے والا تھا۔۔وہ چونکی تب جب دروازے پر پھر سے دستک ہوئی

اس نے جلدی سے ڈوبٹہ لیا اور دروازہ کھولا۔۔۔

بی بی جی آپ کو بڑی بیگم بلا رہی ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم اچھا میں آرہی ہوں۔۔۔۔تم جاو۔۔۔اس نے کہتے ساتھ ہی واش روم میں گئی اور منہ پر پانی ڈالا۔۔۔اور پھر نیچے ائی۔۔۔

وہ لاونج میں آئی تو مصطفی کی علاوہ سب تھے۔۔۔۔سب نظریں جھکا کر بیٹھے تھے سوائے سیمیل اور فرزانہ بیگم کے۔۔

سیمیل نے مسکرا کر مہتاب کو دیکھا وہ نا سمجھی سے چلتی ہوئی فرزانہ بیگم کے پاس جا کھڑی ہوئی

انٹی آپ نے بلایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم اٹھیں اور چلتی ہوئیں اس کے قریب آئیں اور پھر ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا۔۔۔

یہ اتنا اچانک ہوا کہ سب شاک رہ گئے تھے۔۔۔اور مہتاب بھی زمین پر جا گری اور اس کا سر شیشے کی ٹیبل سے جا لگا۔۔

بے شرم بے غیرت لڑکی۔۔۔۔تجھے شرم نہیں آئی ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔۔۔

وہ اس پر جھک کر اس کے بال پکڑ کر بولیں۔۔۔۔

اللہ۔۔۔پر میں کیا کیا ہے۔۔۔وہ تکلیف سے رو دی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی۔۔۔صارم تو اس کے ماتھے سے آتا خون دیکھ کر پریشان ہی ہو گیا تھا

بس کرو فرزانہ۔۔۔وہ جو آج ان سے سوال کرنے آئے تھے وہ ویڈیو دیکھ کر چپ ہو گئے۔۔۔۔

آپ سب چپ رہیں سمجھے اپ۔۔۔سب چپ۔۔۔آج کوئی نہیں بولے گا۔۔۔مصطفی کو بلاو۔۔۔جلدی کرو سیمیل تکہ اس گند کو میں طلاق دے کر فارغ کروں۔۔۔وہ چیخ کر بولیں۔۔۔

مہتاب کو لگا وہ سانس نہ لے پائے گی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیا ہے۔۔۔۔وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔۔

اچھا اب بھول بھی گئی یا اتنی دفعہ کیا ہے کہ یاد نہیں یہ دیکھو اپنے کارنامے۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے موبائل اس سامنے کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

اور جیسے جسے وہ ویڈیو دیکھتی گئی اس کا چہرہ سفید پڑتا گیا۔۔

مم میں نے۔۔۔۔یہ سب جھوٹ۔۔۔۔اور فرزانہ بیگم نے پھر زور سے اسے تھپڑ مارا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بکواس بند کرواپنی بد کردار لڑکی۔۔۔وہ زور سے چیخی۔۔۔۔

بس کریں فرزانہ مصطفیکو آنے دیں آپ ان دونوں کو مسلہ حل کرنے دیں خد سے۔۔۔وہ اب بھی تحمل سے بولے۔۔۔انہوں نے بھی ابھی تک یقین نہیں کیا تھا اس ویڈیو پر۔۔۔

آپ اب بھی مجھے ہی خاموش کروائیں گے۔۔۔واہ مہراج کیا کہنے آپ کے۔۔۔اس بد کردار نے تو آپ کو بھی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ مزید بولتیں مہراج صاحب چلا اٹھئے۔۔۔۔

بسسسس فرزانہ۔۔۔آپ کسی کے کردار پر ایسے ہی الزام نہیں لگا سکتیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یہ ویڈیو مذاق ہے کیا پھر۔۔۔ہاں۔۔۔۔وہ بھی چیخیں۔۔

میں کہا نا مصطفی کو آنے دیں۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتے ان کی نظر سامنے مصطفی پر پڑی جو شاید ابھی آیا تھا۔۔۔

اواو بیٹا میرا بچہ دیکھو تمہارے ساتھ کیا دھوکا ہوا ہے۔۔۔

اس بدکردار نے کیا کیا۔۔ہماری بھی عزت کا بھی خیال نہیں کیا۔۔۔

وہ مصطفی کے پاس آنے پر موبائل پر اس کو ویڈیو دیکھانے لگیں۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر اس کی نظریں سامنے کھڑی مہتاب پر تھیں جس کی حالت بکھڑی ہوئی تھی۔۔ماتھے سے اور ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

وہ آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی جو ویڈیو نہیں بلکہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دیکھا تم نے اس کی حرکتوں کو۔۔۔۔ مصطفی تم اسے کیا دیکھ رہے ہو میں تو کہہ رہی ہوں طلاق دو اس کو ابھی کے ابھی۔۔۔۔ تکہ میں اس گند کو اپنے گھر سے نکالوں۔۔۔۔وہ مصطفی کا بازو پکڑ کر بولیں۔۔۔

مہتاب کانپے جا رہی تھی۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہ بول پڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مصطفی یہ سب جھوٹ ہے میرا یقین کریں پل۔۔۔اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی

بکواس بند کرو۔۔۔فرزانہ بیگم نے اسے پھر سے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

اب کی بار وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

موم پلیز چھوڑیں اس کو۔۔۔اس نے فرزانہ بیگم کو مہتاب سے الگ کیا۔۔۔اور مہتاب کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

آپ سے سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں یہ بات ہم تک رہے پلیز اور میں بہت جلد یہ سب واضح کر دوں گا کہ یہ غلط ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا اب تم اس ویڈیو کو غلط ثابت کرو گے واااہ مصطفی۔۔۔۔حد ہے۔۔۔فرزانہ بیگم نے طنز کیا۔۔۔

اس نے ایک نظر مہتاب کو دیکھا اور اس اپنے ساتھ لیے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔

کمرے میں لا کر اس چھوڑا اور خد کوٹ اتارا اور شرٹ کے سارے بٹن کھولے اور کف گولڈ کرنے لگا۔۔۔۔

اور ایک نظر مہتاب کو دیکھا جو خاموشی سے بنا آواز کیے رو رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اس کے قریب آنا چاہا اس نے مہتاب کو پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد رکھ دیے۔۔

تم حاشر سے ملنے گئی تھی۔۔۔اس کی آواز حد سے زیادہ سخت تھی

مم مصطفی۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر

شششش۔۔۔۔۔مصطفی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔

جو کہا بس ہاں یا ناں میں جواب دو۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم حاشر سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔آنسو سے اس کی گردن تک تر ہو چکی تھی۔۔

واش روم میں ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔؟

مہتاب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

مم۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑے تھے۔۔۔۔وہ چیخا۔۔۔

ہاااہاں۔۔۔وہ کانپے جا رہی تھی۔۔۔

دیم اٹ مہتاب۔۔۔اس نے زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا۔۔۔

کیوں کیا ایسا۔۔۔۔۔

نن نہیں مصطفیٰااس نے پھنسایا ہے مم مجھے۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا سس سچ مم میں میرا یقین کرو۔۔۔اس نے روتے ہوئے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے ایک نظر اسے دیکھا جہاں اس کے گال پر تھپڑ کے نشان تھے جسے کسی نے بار بار مارا ہو۔۔۔

مہتاب یقین ہے تو اب تک تم میرے پاس ہو۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا

مہتاب نے خاموشی سے اسے دیکھا۔

اگر واقعی ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر مجھے ضرور کچھ پروفس مل جائیں گے لیکن اگر یہ سچ ہوا نہ مہتاب تو یاد رکھنا۔۔۔تم نے بس آج تک میری محبت دیکھی ہے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس سے کہتا مڑ کر واش روم میں جانے لگا ہے مڑا۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات تم پروفس ملنے تک اسی کمرے میں رہو گی۔۔۔اس کمرے سے باہر جاتا میں نہ دیکھوں تمہیں۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ زمین پر ہی بیٹھ گئی اور اپنے گھٹنوں میں منہ دیے رونے لگی۔۔۔

حاشر اللہ غارت کرئے تمہیں۔۔۔۔

وہ ایسی ہی بیٹھی رہی تھی کہ مصطفی باہر ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموشی سے چلتا ہوا بیڈ پر جا لیٹا۔۔۔

اور وہ ایسی ہی بیٹھی رہی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا عنایہ۔۔۔۔جاگ کیوں رہی ہو۔۔۔ابراہیم جو سو رہا تھا بیچ رات میں اس کی آنکھ کھلی تو عنایہ کو جاگتا دیکھ کر وہ پریشان ہو کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

کچھ نہیں ابراہیم۔۔۔۔اس نے ناں میں سر ہلایا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر دیکھو۔۔۔ابراہیم نے ہاتھ سے اس کو چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ لیا۔۔

کیا ہوا ہے بتاو۔۔۔

کچھ نہیں ابراہیم بس مہتاب کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔میرا دل کہتا ہے وہ سب غلط ہے وہ ایسی لڑکی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔بے وقوف ہے بس اگر اس لڑکے نے بلایا بھی تھا تو مصطفی کو تو بتاتی۔افففف۔۔۔۔

وہ دکھ سے بولی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم مہتاب بے وقوف بھی ہے اور بھولی بھی۔۔۔ خیر مجھے اپنے بھائی کا پتا ہے وہ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرے گا۔۔۔۔ بے فکر رہو۔۔۔ ہمیں مہتاب پر یقین ہے تو مصطفی تو پھر اس کا شوہر ہے۔۔۔۔ چھوڑو لیٹ جاو۔۔۔ وہ لیٹتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ہمم اللہ پلیز سب ٹھیک ہو جائے مصطفی اور مہتاب کے درمیان۔۔۔ وہ بھی ابراہیم کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

کھڑکی سے آتی روشنی کی وجہ اس کی آنکھ کھلی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا وہ بیڈ پر نہیں تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففففف یعنی ساری رات وہ۔۔۔حد ہے۔۔۔۔وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

ایک نظر پورے کمرے ڈال کر وہ کھڑا ہوا وہ کمرے سے باہر نہیں جا سکتی تھی اتنا تو وہ جانتا تھا۔۔۔

وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوا تو وہ ہماری میں گھسی ہوئی تھی۔۔اسے دیکھ کر چونک گئی۔۔۔۔

وہ جو کچھ دیر پہلے اس کیلیے فکر مند تھا اب اسے دیکھے بنا اگنور کرتا سیدھا واش روم میں گھس گیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے تکلیف سے اسے دیکھا جو ہمیشہ اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتا تھا آج اس کو دیکھتا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔

وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی اور بیڈ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا ہوا سب صیح تو رہا نا۔۔۔حاشر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں سب ٹھیک تھا خالہ نے تو اسے کل ایسا مارا کہ مت پوچھو۔۔اور مصطفی کی جہاں تک بات ہے بڑا سب کے سامنے کہہ رہا تھا کہ وہ سب غلط ثابت کر دے گا مگر اوپر کمرے میں جا کر میں خدا سے مہتاب پر چیختے ہوئے سنا ہے۔۔۔۔

یقین کرو یہاں دل میں سکون ملا ہے آج وہ دل پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا بس مصطفی جلدی مہتاب کو چھوڑ دے۔۔۔۔

ہاں وہ دن بھی دور نہیں۔۔۔اور ایک دو باتوں کہ بعد اس نے فون رکھ دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اہہ حاشر مہتاب کو تم اب میں سیدھا اوپر بھیجوں گی ملے گی تو وہ تمہیں بھی نہیں

۔۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو مہتاب اس کی سائیڈ پر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے چونک کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اس کے ماتھے پر بہت سوجن تھی جسے کسی

نے بال رکھ دی ہو۔۔۔۔اور ہونٹ پر بھی ابھی تک زخم تازہ تھا۔۔۔صاف لگ رہا تھا کہ

اس نے اپنے زخموں پر مرہم نہیں لگایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب کچھ بھولے اس کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔اور جھک کر سائڈ ٹیبل میں سے دوا نکال کر اس کے سامنے کی۔۔

یہ۔۔۔لگالو۔۔۔اس نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہتاب نے اسے ایک نظر دیکھ وہ اسے دیکھ تک نہیں رہا تھا اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔۔

مصطفی اگر یہ سب سچ ہوا نہ تو جو سزا دیں گے مجھے قبول ہے لیکن میرا خدا جانتا ہے کیا سچ ہے کیا غلط۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے آیک گہرا سانس لیااور دیکھا۔۔۔

۔۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ lets see چلو

اس نے کہتے ساتھ ہی دوااس کے زخموں پر لگائی۔۔۔۔

اور وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہی۔۔۔۔اس کی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تو مصطفی اس کے آنسو صاف کیے اور آفس جانے کیلیے تیار ہونے چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیار ہو کر آیا وہ ایسی ہی بیٹھی تھی۔۔۔میں ملازم سے کہہ کر ناشتہ بھیجوا دیتا ہوں۔۔۔۔

مم مجھے بھوک نہیں آپ کھالیں۔۔۔۔وہ سر جھکائے ہی بولی۔۔

وہ مڑ کر جانے لگا تھا کہ ایک دم سے رکا اسے دیکھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں۔۔۔۔سرد لہجے میں کہتا وہ چلا گیا۔۔۔

اور وہ بند دروازے کو دیکھتی رہی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس مہتاب ایک دفعہ میرے پاس اجاو پھر تمہے میں اپنے بستر کی زینت بناوں گا۔۔۔وہ کمینگی سے کہتا ہنسے لگا۔۔۔۔

اور کیفے سے باہر آیا۔۔۔اپنی گاڑی کا دروازہ وہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اس کے کندھے پر کیسی نے ہاتھ رکھا

وہ ایک دم سے مڑا اور اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پر گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو دن بعد۔۔۔۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا تھا چھٹ کو گھور رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی

سر مے ائی کم ان۔۔۔۔زارا نے اندر آنے کی اجازت لی۔۔۔

اجاو۔۔۔۔

وہ کھڑکی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

سر یہ رہے پروفس۔۔۔اس نے مسکرا کر اعتماد سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تو وہ ویڈیو فیک تھی۔۔۔

جی سر 100% فیک تھی۔۔۔وہ اعتماد سے کہنے لگی۔۔

ہمم۔۔۔

سر آپ دیکھیں گے نہیں یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔اس نے مایوسی سے کہا۔۔

نہیں ابھی نہیں جب میں کہوں گا تب۔۔۔۔اس نے اب اسے دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے سر۔۔۔۔۔وہ کہتی چلی گئی۔۔

اور مصطفی پر سکون سا کرسی پر بیٹھا رہا۔۔۔۔

اس نے آنکھوں میں وہ دو نم آنکھیں آئیں اس کے زخم ائے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹائی میں ڈھلی کرتا ہوا آیا آج کافی لیٹ گھر میں آیا تھا۔۔

سلام صاحب۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔

سب نے کھانا کھالیا۔۔۔اس نے کوٹ اتارتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی صاحب آپ کیلیے لگادوں۔۔۔اس نے ایک نظر اسے دیکھ پہلے اس کی جگہ مہتاب ہوتی تھی۔۔۔

نہیں خیر سب خولاونج میں بلاو۔۔۔وہ کہتا اوپر کمرے میں جانے لگا۔۔

جی صاحب۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو مہتاب جائے نماز تہہ کر کہ مڑی تھی۔۔۔

اس نے آیک نظر اس پر ڈالی اور واش روم میں چلا گیا۔۔۔

اور وہ خاموشی سے بیڈ پر جا بیٹھی۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو اس کے قریب کھڑا ہوا اور اسے بھی کڑا کیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب سر جھکائے کھڑی رہی۔۔۔۔

اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خد سے لگایا۔۔۔

اور اس پر جھکا اور اس کے زخموں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ جن کی سوجن ابھی کافی کم تھی۔۔۔

اگر پہلے ہی دوا لگالی ہوتی تو اب تک ٹھیک ہو جاتا۔۔۔اب کی بار اس کے لہجے میں نرمی اور دکھ تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے اسے دیکھا اس کی آنکھیں اب سرد نہیں تھیں۔۔۔ان میں اس کیلیے جذبات تھے۔۔۔

او۔۔۔وہ اسے لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

کیا ہوا مصطفی سب ٹھیک ہے۔۔۔۔مہراج صاحب پریشانی سے کہا۔۔۔مگر اس کو مطمئن دیکھ کر جو مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر لا رہا تھا خاموش ہو گئے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے آج اہ سب کو اسی لیے بلایا ہے کیوں کہ مجھے آپ لوگوں کو کچھ دیکھانا تھا اور میں نے ایک فیصلہ بھی کیا ہے سو وہ بھی آپ لوگوں کو باتانا تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم اور سیمیل نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر دیکھو بیٹا اب سوچ سمجھ کر کرنا پلیز میں نہیں چاہتا کہ جلد بازی میں کوئی غلط قدم نہ اٹھالیا جائے۔۔۔انہوں نے اسے سمجھایا۔۔

ہمم وہ سر ہلا کر زارا کو بلانے لگا۔۔

جاو بلاو اسے۔۔۔اس نے ملازم سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی وہ لاونج میں آئی اس کے ہاتھ میں فائل اور سی ڈی تھی۔۔

مصطفی کہ اشارہ کرنے پر اس نے سب کے سامنے وہ ویڈیو سب کے سامنے پلے کی۔۔۔

مہتاب نے زور سے مصطفی کا ہاتھ پکڑ کر رکھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ ویڈیو پھر سے کیوں چلا رہا ہے اس سے اپنے گال پھر نم ہوتے محسوس ہوئے۔۔

ویڈیو ختم ہونے کے بعد زارا مڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو یہ وہ ویڈیو تھی جو آپ سب نے دیکھی۔۔۔اب آئیں اس میں کچھ گڑبڑ ہے وہ پہلے دیکھ لیتے ہیں پھر آپ کو اصلی والی بھی دیکھاوں گی۔۔۔

اس نے پھر ویڈیو چلائی۔۔۔مگر سلو کر کے۔۔۔۔

یہ دیکھیں یہاں مہتاب اندر آتی ہیں آپ سب پہلے یہ غور کریں کہ لائٹس کو جیسے کوئی کنٹرول کر رہا ہو مہتاب میم کے آنے سے پہلے ایک دو دفعہ یہ بند ہوئی پھر بلکل ٹھیک رہی پھر جب مہتاب میم آئیں تو تھوڑی دیر بعد بند ہوئی پھر جلی پھر جب یہ لڑکا اندر آیا تب تک ٹھیک رہا سب یہاں تک کہ ان کا چہرا دیکھانا چاہتے تھے سب وہ دیکھنے دیا انہوں نے اور جب انہوں نے ہاتھ رکھے تب بھی نہیں بند ہوئی مگر پھر جو میں حصہ ہے اس میں سارا وقت بند رہی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو مسلہ ہے لائٹس میں صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔ سیمیل مسکرا کر بولی۔۔

بلکل اگر مسلہ ہوتا تو بعد میں بھی جل سکتی تھی لائٹس مگر نہیں آخر تک نہیں جلی لائٹس کیوں کہ اس میں مہتاب میم تھی ہی نہیں۔۔۔

اااااو کے بس یہی پروف تھا۔۔۔ وہ ہنس کر بولی۔۔۔

نہیں اب یہ دیکھیں۔۔۔ وہ پھر

اچھا اب یہ دیکھیں میم کے گلے میں پینڈینٹ ہے اور اس کی جو پتھر ہے نہ وہ شائن کر رہا ہے کہاں یہ بھی دیکھ لیں۔۔۔ یہ اس لڑکے ساتھ جو کپ بڈ ہے نا اس میں شیشہ ہے اس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں صاف نظر آرہا ہے مگر اب دیکھیں اس لڑکے کے جھکنے سے پہلے وہ غائب ہے۔۔۔کیا انہوں نے وہ اتارا نہیں نہ تو اس کا کیا مطلب۔۔۔۔اور سب سے بڑی بات جو آپ لوگوں نے غور ہی نہیں کی۔۔۔

فرزانہ بیگم اور سیمیل سفید پڑتے چہرے کے ساتھ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پہلے مہتاب کی ہائٹ۔۔۔اس لڑکے سے چھوٹی تھی تو یہ لڑکا بھی تھوڑا سائڈ پر تھا مگر جسے ہی لائٹ بند ہوئی آپ سب اس کم روشنی میں بھی دیکھ سکتے ہیں اس لڑکی کی ہائٹ اچانک بڑی ہو گئی کہ اس لڑکے سامنے ہونے کے باوجود اس کا سر نظر آرہا ہے۔۔۔اور آخری چیز یہ کہ اس آدھی ہی ویڈیو میں ایک کلچ آرہا ہے جو صاف بتاتا ہے یہ آدھی کاٹ کر جوڑی ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے خاموش ہو کر سب کو دیکھا۔۔۔

مہتاب نے آنسو سے تر چہرہ لیے مصطفی کو دیکھا۔۔۔

آئے ائے جاوید صاحب اب بھی آئیں خالہ۔۔۔ مصطفی نے مسکرا کر انہیں بلایا۔۔۔

وہ لوگ بھی ویڈیو دیکھ چکے تھے ان کے تاثرات بتا رہے تھے۔۔

اور اب یہ بھی بتاو کہ یہ لڑکی ہے کون۔۔۔ مصطفی اب کی بار مہتاب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ااسر۔۔زارا تھوڑا گھبڑائی

کرونہ جب میری بیوی ہر الزام لگاتے ہوئے انہیں شرم نہیں تو ہم کیوں گھبڑائیں۔۔۔اس نے سیمیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سیمیل جو سب خراب ہونے پر گھوڑا کر کھڑی تھی مصطفی کہ یوں دیکھنے ہر اور پریشان ہو گئی۔۔۔اس کچھ صحیح ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اور پھر زارا بولی۔۔۔

یہ سیمیل میں ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واٹ رابش۔۔۔۔جاوید صاحب دھاڑے۔۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے مصطفی۔۔۔۔۔مہرین بھی غصے سے بولیں۔۔۔

بکواس نہیں ہے آپ دیکھیں توصیح آپ کی بیٹی ابھی خود اعتراف کرے گی۔۔۔زارا۔۔۔اس نے اشارہ کیا۔

اور پھر اس نے اس کی حاشر کے ساتھ ساری ملاقات کی تصویریں اور یہاں تک کہ اسے وہ ویڈیو بھی مل گئی تھی جو حاشر اور اس کی کلب کے کمرے میں کلب والوں نے خد بنائی تھی اور مصطفی کو ان کی فون کالز سے پتا چلا تو اس نے وہ ویڈیو بھی نکلوالی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب تو مصطفی کے بازو میں منہ چھپائے کھڑی تھی جبکہ ابراہیم اور صارم نے منہ ہی ادھر ادھر کر لیا تھا۔۔۔

سیمیل کے والدین سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد مصطفی نے حاشر کی کالز ٹریک کر لی تھیں سو وہ بھی سب خوسنائی۔۔۔

شکریہ زارا۔۔۔اس کہتے ساتھ ہی زارا ہلا کر چلی گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھا آپ سب نے۔۔۔اور اب میں جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں اور مہتاب کل اس گھر سے جا رہے ہیں اپنے گھر۔۔۔ مصطفی نے سب پر دھماکا کیا۔۔

مہراج صاحب کو وہ صحیح لگا اس لیے خاموش رہے۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی تم تمہیں میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔وہ اس سے پہلے مہتاب کی طرف جاتیں مہراج صاحب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روکا۔۔۔

اب اگر اب آپ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں آپ کو گھر سے جانے کا کہہ دوں گا۔۔۔وہ ان پر ڈھارے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر۔۔۔انہوں نے کہنا چاہا مگر وہ بول پڑے۔۔۔

مجھئ سب پتا چل گیا ہے آپ جوئے میں وہ رقم ہاری تھیں نہ جسے آپ کو جاوید کو واپس کرنا تھا آپ کس راستے پر چل پڑیں ہیں۔۔۔کوئی دینا یمان نہیں آپ کا۔۔۔۔وہ دکھ سے بولے۔۔

جبکہ ان کے سارے بیٹے انہوں دکھ سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور مصطفی تمہیں جو بھی اچھا لگے کرو میں نے تمہاری تربیت کی ہے تم سب کی انہوں نے اپنے بیٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے یقین ہے چاہے کتنا فاصلہ کیوں نہ آئے تم لوگوں میں مگر ہر دم ایک دوسرے کے ساتھ ہو۔۔۔اور اللہ کا کرم ہے جو مجھے بیٹیاں بھی بہت اچھی ملیں ہیں۔۔۔

وہ کہتے ہوئے آخری نظر فرزانہ بیگم پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

عنایہ مہتاب کے پاس آئی اور اور اسے گلے لگایا۔۔۔

ریلکس دیئر۔۔۔۔۔۔وہ اس سے کہتی ابراہیم کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

اب آپ اپنی بیٹی کو لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی نے اسے دیکھ کر اسے اپنے کمرے لے گیا۔

چلو مہرین۔۔۔جاوید صاحب نے انہیں کہا اور چل پڑے سیمیل کو دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی انہوں نے۔۔۔۔

اور مہریں سیمیل کو لیے اپنے ساتھ لیے چل پڑیں۔۔۔۔

اور وہ اپنا گم سم سی چلتی گئی۔۔۔۔

میں اپنا بدلہ ضرور لوں گی۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے لیے کمرے میں آ گیا۔۔۔

مصطفی اس کا ہاتھ چھوڑتا صوفے پر جا بیٹھا اور اپنا سر پیچھے کو ٹکا لیا۔۔۔کچھ دیر آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا پھر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو مہتاب کو اسی جگہ کھڑا پایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس نے بھاری ہوتے لہجے میں اسے پکارا۔۔۔

وہ جو سر جھکائے کھڑی تھی اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر او۔۔۔اس نے اپنی ٹانگ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھنے لگی کے مصطفی نے اسے اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔

ادھر یہاں میرے پاس۔۔۔۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈال ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے پاس کر کے کہنے لگا۔۔۔

اس نے آیک نظر مصطفی کو دیکھا اور اس کی گردن میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔۔

مصطفی نے بھی اسے رونے دیا اور اس کی کمر سہلاتا رہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد ہی اسے مصطفی کی آواز آئی۔۔۔

آئی ایم سوری مہتاب۔۔۔۔

مہتاب نے چونک کر اس کو دیکھتا۔۔ بھلا وہ کیوں معافی مانگ رہا تھا۔۔

مجھے تم پر اس دن چلانا نہیں چاہیے تھا۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا مہتاب بول پڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید مجھ پر کبھی یقین نہ کرتا۔۔۔ مگر آپ نے نہ نا صرف میرا ساتھ دیا بلکہ سب کہ سامنے سچ بھی لے کے آئے۔۔۔۔ بہت شکریہ

وہ روتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی۔۔۔

مہتاب۔۔۔ اس نے اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

دیکھو ہمارے بیچ بہت خاص رشتہ ہے ایک بہت ہی سپیشل سا۔۔۔ ہر رشتہ اپنی جگہ مگر اس رشتہ کا کوئی مول نہیں۔۔۔

وہ اس کو گال سہلاتا ہوا بولا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس رشتے کو مضبوط ناسب سے زیادہ اعتبار کرتا ہے محبت سے بھی زیادہ۔۔۔اور جانتی ہو مجھے تم ہر اعتبار تھا بس تمہارے منہ سے وہ سب سن کر مجھیٔ بہت غصہ ایا۔۔۔

آخر کیوں اس نے تمہیں چھوا مہتاب تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔وہ جنونی ہو رہا تھا۔۔

آئی ایم سوری مصطفی۔۔۔میں میں نے خود مسلہ 3 کرنا چاہا

۔۔۔مجھے لگا کہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس کے بولنے سے پہلے وہ بولا۔۔۔

مجھے پتا ہے میں نے تمہارے ساتھ زبردستی نکاح کر کے بہت بڑی غلطی کی مگر میں نے اسے ٹھیک کرنے کی بھی کوشش کی نا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو چھوڑو سب بھول جاو جو ہوا۔۔۔آج سے ہم دونوں اپنی اپنی نئی زندگی شروع کرتے ہیں۔۔۔ہمم۔۔۔

اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

اور وہ اسے مزید اپنے قریب کر کے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ میرا بچہ ابھی تک گھر نہیں ایا۔۔۔عائشہ بیگم روتی ہوئی کمرے میں ٹہل رہی تھیں

جب سے حاشر غائب ہوا تھا وہ اس کیلیے فکر مند رہتی تھیں اور آج وہ آج بھی غائب تھا صبح سے گیا ہوا تھا اب آدھی رات ہونے کو تھی۔۔۔

وہ نہ ہی آئے تو اچھا ہے۔۔۔انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔

عائشہ بیگم نے پیچھے مڑ کر اپنے شوہر کو دیکھا جو آج کیسی پارٹی میں گئے تھے اور اب واپس آرہے تھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ کیسی باتیں کر رہے ہیں ایک تو آپ دونوں باپ بیٹے اتنی دیر تک آتے ہیں اوپر سے ایسی باتیں۔۔۔وہ غصے سے بولیں۔۔

بس کر دو آج تمہارے بیٹے نے ناک کٹوادی ہے سب کے سامنے۔۔۔تمہاری وجہ سے بگڑا ہے اور آج کہیں منہ دیکھانے کے لائک نہیں چھوڑا اچھا ہے نہ آئے ورنہ میں خد اسے مار دوں گا۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔۔۔

کیا بولے جا رہے ہیں آپ پلیز کچھ بتائیں تو صیح۔۔۔

یہ دیکھو اپنے بیٹے کے کارنامے۔۔۔۔انہوں نے وہ ویڈیو چلا کر موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عائشہ بیگم نے جب ساری ویڈیو دیکھ لی تو کہنے لگیں۔۔

یہ یہ۔۔۔اللہ یہ میرا حاشر نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر بولیں۔۔۔

اچھا نہیں کہہ دو اس کا ہم شکل ہے۔۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔۔

پر پر۔۔۔آپ کو ملی کیسے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں ایک انجان نمبر سے میسج آیا کہ اپنے بیٹے کے کارنامے دیکھوں اور سامنے سب کیٔ سامنے ہی وہ ویڈیو چلا پڑی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیسے لوگوں کا سامنا کروں۔۔۔وہ غصے سے ٹہلتے ہوئے بولے۔۔۔

جبکہ وہ خاموش رہیں بولنے کو حاشر نے کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا۔

مگر وہ ہے کہاں۔۔۔وہ بولیں

جہاں بھی ہو مجھے کیا۔۔۔اس وقت وہ واقعی بہت غصے میں تھئے۔۔۔۔

انہوں نے بے بسی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی حالت حد سے زیادہ خراب تھی۔۔۔۔جاوید صاحب نے بھی اس سے بات تک نہیں کی۔۔۔۔

میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی مصطفی۔۔۔۔!!!!!!!۔۔۔۔

وہ زور سے چیخی۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیلو۔۔۔اگلا بندہ شاید نیند میں تھا۔۔۔

میں نے تمہیں اس لیے فون کیا کے وہ لوگ ضرور آئیں گے شاہ زیب میں پھر کہہ رہی ہوں مہتاب زندگی سلامت واپس نہیں آنی چاہیے سمجھے۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب کو غصہ ہی چڑ گیا۔۔۔

مطلب حد ہے۔۔۔مجھے ایک بات کتنی مرتبہ بتاو گئی۔۔۔مجھے مت بتاو کیا کرنا ہے سمجھی۔۔۔۔وہ بھی غصے سے بولا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم حد سے زیادہ مطلب پرست ہو۔۔۔وہ بے بسی سے چیخی۔۔۔

وٹ ویور۔۔۔۔۔اور اس نے فون کاٹ دیا۔۔

وہ صبح اٹھا تو اس نے دیکھا مہتاب ہمشیہ کی طرح اس سے لپٹ کر سو رہی تھی۔۔

وہ مسکرا کر اٹھا اور اسے آرام سے تکیے پر اس کا سر رکھا اور خدا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ واپس تو مہتاب بھی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر مسکراتا کر اس کے قریب آیا

چلو اٹھو۔۔۔

ہمممم۔۔اس نے انگڑائی لے تے ہوئے کہا۔۔۔

مصطفی نے اسے دیکھا جو اس کی شرٹ میں کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

کہاں جانا ہے مصطفی اٹھی اور ڈھلی سی چلتی ہوئی جانے لگی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو تو صیح پھر بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ اس کو دیکھ کر پھر مسکرایا جو پھر انگرائی لے رہی تھی۔۔

ہمم۔۔۔اور چلتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے فرزانہ بیگم نے تو آنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

مصطفی پھر کب تک جاوگے تم لوگ۔۔۔مہراج صاحب نے کھاتے ہوئے اس سے

پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈیڈ۔۔۔اس نے ایک نظر انہیں دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔

انشاءاللہ کل۔۔۔۔انہیں مسکرا تا دیکھ کر اسے حوصلہ ہوا۔۔

ہمم۔۔۔۔

بسس ابراہیم اور نہیں۔۔۔۔عنایہ نے آہستہ سے ابراہیم سے کہا

کیا ہوا بیٹا تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔۔مہراج صاحب نے عنایہ سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں انکل ایسے ہی۔۔۔۔اس نے ٹالا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں ڈیڈ اسے کیا ہو گیا ہے۔۔آج لے کر جاو گا ہسپتال اسے۔۔۔ابراہیم نے پریشان ہو کر عنایہ کو دیکھا۔۔

ہمم خیال رکھا بیٹا اپنا۔۔۔وہ عنایہ کو کہہ کر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ بہت ہی خوبصورت گھر کے سامنے رکے تھے۔۔۔

او۔۔۔مصطفی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر داخل ہوتے ہی خوبصورت سالان تھا اور سامنے ہی خوبصورت سی عمارت تھی۔۔۔

اس سے پہلے چھوٹا سا تلاب تھا اور اس کے اوپر خوبصورت سا پل تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے ذریعے اندر کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔

مہتاب تو اس کی خواب صورتی میں کھو ہی گئی تھی۔۔۔

افففففف مصطفی کتنا خوبصورت گھر ہے اللہ اللہ۔۔۔ ہمارا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو مصطفی سے آگے آگے چل رہی تھی ایک دم سے پلٹی اور مصطفی کے قریب آخر پوچھنے لگی۔۔۔

اور مصطفی اسے مسکرا کر دیکھا۔۔

بلکل ہمارا گھر ہے یہ۔۔۔۔

اووو مصطفی بہہہت خوبصورت افففف۔۔۔۔وہ تو خوشی سے اچھلتی اچھلتی کبھی کہیں جا رہی تھی تو کبھی کہیں۔۔۔۔

اور مصطفی اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس پورے گھر میں تقریبا 3 بیڈ روم تھے ان کا ماسٹر بیڈ روم اوپر تھا جو سب سے بڑا تھا۔۔۔

وہ لوگ اپنے کمرے میں آئے تو مہتاب بڑی سی کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اور مصطفی بیڈ پر لیٹ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا کل تیار رہا ہم یہاں شفٹ ہو گئیں اور پھر اگلے دن گاوں چلیں گئیں۔۔۔

ہمم اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔۔

مصطفی۔۔۔

ہمم۔۔۔

میں کبھی تمہیں انٹی سے الگ کرنا نہیں چاہا۔۔۔پتا نہیں وہ کیوں غلط سمجھ رہی ہیں ۔۔۔وہ اداس ہو کر بولی۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو مہتاب میں نے ساری زندگی اپنی ماں کے کہنے پر گزاری ہے جس سینڈیڈ کے سکول میں جانے کو کہا ہم سب بھائی اس میں ہی گئے۔۔۔یہاں تک کے میں دوست بھی موم کی مرضی کے بنائے۔۔۔کون کس خاندان کا ہے جس سے دوستی کرنی ہے سب اس لیے میں اپنی زندگی میں اکیلا رہ گیا۔۔۔

مگر اب اور نہیں میں اپنی زندگی کا فیصلہ ان پر نہیں ڈال نہیں سکتا تھا۔۔۔

تم چھوڑو سب۔۔۔مت فکر کرو۔۔۔

ہمم وہ مسکرادی اور اپنا سر اس کے کندھے سے لگا دیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.....

....

وہ سب لاونج میں موجود تھے فرزانہ بیگم بھی ان کے ساتھ ہی تھیں۔۔۔ان کو مہراج صاحب نے کہا تھا کہ اگر وہ اس گھر کی خوشیوں میں خوش نہیں ہو سکتیں تو وہ اس گھر سے اور ان کی زندگی دے جا سکتی ہیں۔۔۔

اس لیے مجبور ہو کر انہیں سب برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

اپنا خیال رکھنا مصطفی۔۔۔خوش رہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب مصطفی کے گلے لگتے ہوئے بولے۔۔۔اور پھر وہ اپنے دونوں بھائیوں سے ملا۔۔۔

خوش رہو اپنی زندگی میں۔۔۔اللہ بہت خوشیاں دے۔

۔ابراہیم بھی اس سے گلے ملتے ہوئے بولا۔۔۔

اور پھر صارم۔۔

بروو بہت مس کروں گا آپ کو۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آتا رہوں گا۔۔۔واعدہ۔۔۔مصطفی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں اب تو آنا پڑے گا چاچو بنے والے ہو۔۔۔ابراہیم مئ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

تو مصطفی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

واقعی۔۔۔وہ اب بھی حیران تھا۔۔

ہاں۔۔۔تم کل گھر پہ نہیں تھے نہ اس لیے۔۔۔اب آنا ہے۔۔۔وہ شرارت سے بولا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں نہ۔۔۔۔وہ پھر اس کے گلے لگا۔۔

مہتاب بھی عنایہ سے ملی اور اس کو مبارک باد دی۔۔۔۔۔پھر وہ دونوں فرزانہ بیگم کے سامنے ایے۔۔۔

خدا حافظ موم۔۔۔۔۔مصطفی نے کہا۔۔

ہمم۔۔۔وہ دوسری طرف منہ کر گئیں۔۔۔

خدا حافظ انٹی۔۔۔۔مہتاب نے کہا تو اس کو کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی خاموشی سے اس کو لیے اپنے ساتھ چل پڑا۔۔۔

وہ لوگ باہر آئے تو سامنے سوہا تھی۔۔۔

اابھا بھی ائی ول مس یو۔۔۔وہ مہتاب کے گلے لگ کر کہنے لگی۔۔

میں بھی۔۔۔مہتاب بھی اداسی سے بولی۔۔۔

چلیں۔۔۔مصطفی نے کہا تو وہ دونوں چل پڑے۔۔۔

ان کا ضروری سامان اور کپڑے سب پہلے ہی ملازم گھر پہنچا چکے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔مصطفی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے دیکھ لیتا۔۔۔۔

گھر پہنچ کر مصطفی نے دیکھا جو اب تک اداس سی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی

ہر چیز شٹ تھی مگر پھر بھی وہ پورا گھر چیک کر رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی جبکہ بیڈ روم میں چلا گیا۔۔۔

وہ بھی تھوڑی دیر بعد اس کے پاس آئی۔۔۔

میں نے ملازموں کا بھی بندوبست کر دیا ہے کل سے آجائیں گے۔۔۔

ہمم۔۔۔وہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی بیل بجی۔۔۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔مہتاب نے اس سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے وکیل کو لایا تھا کام سے تم بیٹھا میں ایا۔۔۔

اور وہ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فائل تھی۔۔

مہتاب مجھے تمہارے سائن چاہیے۔۔۔اس نے وہ کھول کر اس کے سامنے کی اور پین اسے دیا۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کس لیے مصطفی۔۔۔اس نے پوچھا۔۔۔

بھروسہ رکھو یہاں کر دو۔۔۔۔اس نے انگلی رکھ کر بتایا۔۔۔

اس نے بھی خاموشی سی کر دیے۔۔۔۔اور وہ پھر چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

مصطفی۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی تھی کہ پھر اس نے بات نکالی۔وہ اسے بتا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے یہ گھر تمہارے نام کر دیا ہے۔۔۔اس نے مہتاب ہر دھماکا کیا۔۔۔

واٹ۔۔۔وہ حیران سی اٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ نارمل رہا۔۔۔

پر مصطفی۔۔۔کیوں کیا آپ نے یہ۔۔۔اس نے کل ہی اسے بتایا تھا کہ کیسے اس نے اپنے پہلے پروجیکٹ سے پیسے لے کر یہ زمین لی اور پھر آہستہ آہستہ کام شروع کروایا۔۔۔

مہتاب۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ اس نے اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں یہ تمہیں تمہاری برتھ ڈے پر دے نا چاہتا تھا مگر حلات ہی بدل گئے اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ گھر کا کہ نام ہے۔۔۔اس نے پیار سے بات ختم کی۔۔۔

پر مصطفی یہ آپ کی سالوں کی محنت ہے۔۔۔میں کیسے رکھ لوں ہاں مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی سائن نہ کرتی۔۔۔وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔۔

مہتاب کیا ہو گیا یار۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے میری ہر چیز تمہاری ہی تو ہے۔۔۔

یہ آپ کی محنت تھی مصطفی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تھی مگر میں نے کس کے لیے کی بس اب چھوڑو اس بات کو اوادھر۔۔۔اس کا سر واپس اپنے سینے پر رکھ دیا۔۔

وہ بھی خاموش ہو گئی مگر اس کا دل گھبڑا رہا تھا۔۔۔

کوئی ہے ےےےے آج اسے یہاں تیسرا دن تھا وہ بس اندھیرے میں ہی تھا۔۔اور ان تین دن میں اسے بس ایک وقت کا کھانا ملا۔۔۔اسے

وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد بے بسی سے چیخ دیتا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اسے قدموں کی آوازائی

کک کون ہے۔۔۔۔حاشر نے بے بسی سے کہا۔۔۔

اور جیسے ہی مصطفی سامنے آیاوہ اسے دیکھ کر چونک گیا۔۔

اسے سمجھ آگئی تھی یقیناوہ بند مصطفی کا ہو گا جو پہلے بھی اسے پکڑ کر لے گیا تھا۔۔۔

ااوراب بھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا چاہتے ہو تم ہاں کیوں مجھے پکڑا ہے۔۔۔بولو۔۔۔۔۔وہ چیخا۔۔۔

اور مصطفی نے زور سے ایک مکا اس کے منہ پر مارا۔۔۔

اور اسے کھول دیا۔۔۔

کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔وہ بھروسہ کر کے آئی تھی تم پر۔۔۔۔

اور پھر اس کو زور سے مارا۔۔۔۔

اور زمین پر جا گرا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس میں لڑنے کی بلکل بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

اور پھر مصطفی سارا غصہ اس پر نکلا اس کی وجہ سے مہتاب نے اتنی شرمندگی اٹھائی وہ اسے ہر گز نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

مجھے مع معاف کر دو پلیز۔۔۔۔اس نے منت کی۔۔۔

ایک شرط پہ یہ ملک چھوڑ دو۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور مصطفی پھر اسے چھوڑتا ہوا گھر کی جانب چل پڑا۔۔۔جہاں وہ مہتاب کو سلا کر آیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڑیڈی ہو مہتاب۔۔۔۔ مصطفی شیشے میں اسے دیکھتا ہوا بولا جو جھک کر اپنے سینڈیلز پہن رہی تھی۔۔۔

جی۔وہ آج بیلک لونگ فراک میں ملبوس تھی۔۔۔اور مصطفی اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے قریب آیا اور بال اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

تم صرف میری ہو مہتاب۔۔۔۔

مہتاب نے اسے دیکھا جو اسے بتا بھی رہا تھا اور جتا بھی رہا تھا۔۔۔

اور میرے بعد بھی میری ہی رہنا۔۔۔اس کے بے حد قریب کھڑا وہ اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مصطفی کک کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔اس نے تڑپ کر کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری بات غور سے سنو۔۔۔بس میری رہنا۔۔۔ہمم۔۔۔اس کا گال سہلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

میں اپکی ہی ہوں مصطفی اس نے جسے یقین دلایا۔۔۔

اور مصطفی اس کی بات پر مسکرا کر اس پر جھک گیا۔۔۔۔

سب تیار ہے شاہ زیب۔۔۔۔سیمیل نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم تم فکر نہیں کرو بہت جلد تمہیں میں خوشخبری دوں گا۔۔۔

ہمم میں انتظار کروں گی۔۔۔

وہ لوگ اب گاوں کے راستے میں تھے سارا راستہ سنسان تھا۔۔

مہتاب کو پتا نہیں کیوں بے چینی سی ہو رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوامہتاب۔۔۔مصطفی نے اس کاہاتھ پکڑا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی فائر کی آوازائی اوران کی گاڑی کاٹائر پنچر ہو گیا۔۔۔

اا مصطفی۔۔۔مہتاب ڈر کراس کے بازو سے چیپک گئی۔۔

ان کے سامنے چار گاڑیاں آکر رکیں۔۔۔اور ہی گاڑی سے دو بندے نکلے۔۔۔۔

سب سے سامنے شاہ زیب تھااور مصطفی کو سب سمجھ لگ گی تھی۔۔۔

اور مہتاب تواس کو دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر او مصطفی اگر مرد ہو تو۔۔۔شاہ زیب مسکرتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

نن نہیں اا آپ باہر نہیں جائیں گے۔۔پلیز۔۔۔مہتاب نے رونا شروع کر دیا۔۔

مہتاب ریلکس۔۔۔کچھ نہیں ہوا میں دیکھتا ہوں تم یہی رہنا۔۔۔

مگر مصطفی وہ بہت لوگ ہیں پلیز واپس چلیں۔۔۔۔پلیز اس نے منت کی۔۔۔

مہتاب میں کہہ رہا ہوں نا پلیز ریلکس رہو اور آندر ہی رہنا۔۔۔اس نے شیشے اوپر کیے اور پھر باہر نکلا اور گاڑی لوک کی اور چلتا ہوا اس کے سامنے ایا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولو کیا بات ہے۔۔۔اس نے آرام سے بات شروع کی۔۔۔

میں کہا تھا نہ تم نے جو کیا تم پچتاو گئے بس وہی کرنے آیا ہوں۔۔۔

اور اس نے اشارہ کیا تو تین لوگ آگے ائے۔۔۔اور اسے پکڑنے لگے۔۔

یہ غلطی مت کرو شاہ زیب۔۔۔ابھی مصطفی نے کہا ہی تھا کہ ایک بندے نے اسے پکڑنا چاہا۔۔۔تو مصطفی نے زور سے اسے منہ پڑ مکا مارا۔۔۔

شاہ زیب کو غصہ آیا تو اس نے سارے بندے آگے بھیجے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اکیلا سات لوگوں سے کسے لڑتا مگر پھر بھی کوشش کرنے لگا۔۔۔مگر آخر کار ان کی پکڑ میں آ گیا۔۔

مہتاب کی حالت خراب ہو رہی تھی اس نے باہر جانا چاہا مگر وہ لوک کر کے گیا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے پولیس کو کال کی اور اس کے بعد ابراہیم کو۔۔۔

اور وہاں شاہ زیب آگے آیا اور پھر مسلسل مصطفی کو مارنے لگا۔۔۔

اسے تین بندوں نے قابو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جب تک اس کی حالت خراب نہ کر دی وہ اسے مارتا رہا۔۔اور آخری میں اسے نے گولی چلائی مگر مصطفی ہل رہا تھا تو اس لیے وہ سائڈ پر جا لگی۔۔

مصطفی۔۔۔۔مہتاب زور سے چیخی۔۔۔۔

افففف ابراہیم بھائی پلیز فون اٹھائیں۔۔۔

مصطفی کو بے سد سا کر کے زمین پر ڈالا۔۔۔اس کا چہرہ گاڑی کی طرف تھا۔۔

اب دیکھ کسے تیرے سامنے اسے لے کر جاتا ہوں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مہتاب کی طرف آیا اور دروازہ کھولنے لگا۔۔۔مگر وہ لوک تھا۔۔۔کافی کوششوں کے بعد اس نے غصے سے اپنے آدمی سے کہا مصطفی کی تلاشی لو

اس کے بندے کی تلاشی کے بعد اسے وہ چابی ملی۔۔۔

مل گئی سرکار۔۔۔وہ اس کے پاس آنے لگا کے پولیس کے سائرن کی آواز نے سب کو ڈرا دیا۔۔۔

چھوڑو چابی کو بھاگو۔۔۔اور سب جلدی جلدی بھاگنے لگے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب نے ان کے جانے کے بعد اندر سے دروازہ کھولنے کی کوشش تو وہ کھل بھی گیا اور بھاگ کر مصطفی کے پاس آئی اور اسے سیدھا کر کے اس کو سر اپنی گود میں رکھا۔۔

مصطفی۔۔۔

مصطفی۔۔۔آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔

مصطفی۔۔۔وہ مسلسل روتی رہی۔۔۔۔

مصطفی اسے دیکھا جس کے آنسو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اان اندر جج جاو مہتاب۔۔۔۔

نہیں مصطفی۔۔میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی آپ کو۔۔۔اور کچھ نہیں ہو گا آپ کو۔۔۔

مصطفی۔۔۔اس کی آنکھیں بند ہوتا دیکھ کر وہ چیخی۔۔

مصطفی۔۔۔اور پھر پولیس بھی آ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب پریشان سے مہراج صاحب جسے ہی ڈاکٹر سے پتا کرنے گئے فرزانہ بیگم اٹھیں اور زور زور سے دو تین تھپڑ ان کے چہرے پر مار دیے۔۔۔

وہ جو پہلے ہی ہوش سے بیگانا بیٹھی تھی اس تھپڑ کی وجہ سے اس کا ہونٹ بھی پھٹ گیا تھا۔۔۔

موم کیا کر رہی ہیں پلیز کچھ تو رحم کریں۔۔۔ابراہیم نے تھوڑا غصہ کیا۔۔

کیا اب بھی میں ہی چپ رہوں ہاں۔۔۔ کھا گئی یہ میرے بیٹے کو۔۔۔ کھا گئی۔۔۔اللہ تو مر جا مہتاب۔۔۔وہ زور زور سے بولنے لگیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم پلیز ابراہیم نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ نہیں سن رہی تھیں۔۔۔

پتا نہیں کن کن سے منہ لگاتی پھرتی ہے میرے بیٹے کو کچھ ہوا نہ پھر دیکھنا۔۔۔ ختم کر دوں گی تمہیں۔۔۔۔

فرزانہ بیگم۔۔۔۔ مہراج صاحب نے غصے سے انہیں دیکھا۔۔۔

میں یہاں کوئی تماشا نہیں چاہتا پلیز خاموش رہیں۔۔ وہ ان کو بول کر خاموشی سے دوسری جگہ جا بیٹھے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم صرف میری ہو مہتاب۔۔۔۔

اور میرے بعد بھی میری ہی رہنا۔۔۔۔۔

اس کی وہ وہ باتیں اس کے ذہن میں آرہی تھی وہ خاموشی سے سن ہوتے دماغ سے بیٹھی تھی۔۔۔

بھابھی۔

مہتاب نے خالی نظروں سے صارم کو دیکھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز کچھ کھالیں۔۔۔ان کو اب سات گھنٹے ہو گئے تھے مصطفی کا آپریشن ہو گیا تھا مگر اسے ہوش نہیں آرہا تھا کیوں کے اسے مارا ہی بہت بے دردی سے گیا تھا۔۔۔

اس نے نا میں سر ہلایا۔۔۔

پتا ہے اس نے گھر میرے نام کر دیا صارم۔۔۔وہ کھوئی کھوئی سی بولی۔۔

صارم نے چونک کر اسے دیکھا جو اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔

وہ کہتا تھا میرے بعد بھی میری رہنا۔۔۔وہ نم آواز میں بولی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا وہ چھوڑ کر جانے والا تھا اور اسے پتا تھا صارم اس نے آنسو لیے اسے دیکھا۔۔

بھابھی کچھ نہیں ہو گا بھائی کو وہ ضرور ٹھیک ہو جائیں گے اب فکر نہ کریں۔۔۔اس نے پتا نہیں شاید خد کو تسلی دی۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے سب پتا کروالیا تھا وہ اس شخص کو کبھی نہیں چھوڑیں گئیں جس نے ان کے بیٹے کو اس حالت میں پہنچایا۔۔۔

پولیس والے سے ہی پتا چل گیا تھا کہ وہ کس قسم کا دیا ہے اس پر بہت سے لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کے الزام بھی تھے اقر۔ مہراج صاحب نے فورا سے اس پر کیس کیا وہ جانتے تھے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہیں شاہ زیب کو وہ سزا ضرور دلوائیں گئیں۔۔۔۔

مصطفی پلیز ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔مہتاب شیشے سے اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی اندر جانے سے ڈاکٹر نے انکار کیا تھا۔۔

آنسو سے چہرہ بھی گیا تھا۔۔۔

میری وجہ سے سب ہوا ہے۔۔۔آئی ایم سوری مصطفی۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب ایک ڈاکٹر مصطفی کو دیکھنے اندر گیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے زبردستی فرزانہ بیگم کو گھر بیٹھا اور مہتاب کی حالت دیکھ کر انہوں نے اسے رہنے دیا عنایہ بھی چلی گئی تھی وہ دونوں بھائی اور مہراج صاحب ہی مہتاب کے ساتھ رکے۔۔۔

وہ لوگ ڈاکٹر کے باہر آنے کا ویٹ کر رہے تھے وہ جسے ہی باہر آئے مہراج صاحب نے ان سے پوچھا۔۔

ڈاکٹر کیا بات ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔

مہتاب سانس روکے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہیں ہوش آگیا ہے وہ بس دوائی کے زیر اثر سو رہے ہیں بہتر یہی ہے کہ آپ لوگ ان سے تب ملیں جب وہ اپنی نیند پوری کر لیں۔۔۔ڈاکٹر نے مہراج صاحب سے کہا۔۔

تو کیا وہ اب بلکل ٹھیک ہے۔۔۔وہ اب بھی پریشان تھے۔۔

نہیں پریشانی والی بات نہیں ہے بس زخم بہت گہرے ہیں انہیں ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔ہم ان کو روم میں شفٹ کر دیتے ہیں پھر آپ لوگ ان کے پاس رہ سکتے ہیں

۔۔

جی بہتر۔۔۔وہ مڑ کر مہتاب کی طرف آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ ٹھیک ہے فکر مت کرو۔۔۔۔

اس نے خالی نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔

گھر جاو اور اپنا حلیہ درست کرو چلو شاباش۔۔۔اٹھو۔۔۔اب مصطفی کے سامنے ایسے نہیں جانا۔۔۔

جی۔۔۔اس نے بس اتنا ہی کہا اور ابراہیم کے ساتھ چلی گئی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی آپ فریش ہو کر کھانا کھالیں پھر میں آپ کو لے جاوں گا۔۔۔ابراہیم نے گاڑی گھر میں روکتے ہوئے کہا۔۔

ہمم۔۔۔

ابراہیم نے خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پچھلا سارا واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار ایا۔۔

اس کا چہرہ پھر آنسو سے بھر گیا۔۔۔

اگر مصطفی کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا اور اس سے آگے اس کا دل کانپ گیا۔۔۔

آج دوسرا دن تھا اور اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔وہ بس مصطفی کی آواز سنا چاہتی تھی۔۔۔

اور بس بے بسی سے بیٹھی وہ ابراہیم کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے لینے آیا تو وہ خاموشی دے اس کی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم نے اسے دیکھا صاف نظر آ رہا تھا کہ اس نے پانی تک نہیں پیا کھانا تو دور کی بات۔۔۔۔

وہ جو آنکھیں بند کر کے لیٹا تھا اسے اپنے کمرے میں اس کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ یوہی لیٹا رہا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور سٹول پر بیٹھی۔۔۔

اس کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ماتھا رکھا لیا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ ہر نمی محسوس کی کوئی تو اس نے فوراً اسے دیکھا

مہتاب۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی آواز سن کر وہ چونک کر اٹھی۔۔۔

مصطفی۔۔۔اس نے نم آواز سے کہا

میں ٹھیک ہوں مہتاب دیکھو۔۔۔۔

plz don't cry Dear!

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اسے پیار سے کہا۔۔۔

آئی ایم ریلی ریلی سوری مصطفی۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اسے ساکت ہو کر دیکھنے لگا۔۔۔بھلا وہ کیوں معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

مہتاب۔۔۔

مہتاب۔۔۔

یار ہوا کیا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مصطفی۔۔۔۔یہ یہ سب میری وجہ سے ہی تو ہوا ہے میری وجہ سے آپ یہاں ہیں مجھے معاف کر دیں مصطفی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اور مصطفی کی نظر اس کے ہونٹوں پر گئی اور وہ سب سمجھ گیا۔۔۔

اس نے اس کا بازو پکڑا اور اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

مہتاب۔۔۔

اس نے نم آنکھوں سے اس دیکھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا غلطی ہے تمہاری ہاں۔۔۔پلیز دوسروں کی باتوں پر دھیان ہی نہیں دو پلیز۔۔۔

سمجھ رہی ہو۔۔۔اگر ہم نے اپنی زندگی دوسرے کے کہنے پر گزار دی نہ تو کہیں کے بھی نہیں رہیں گے ہم۔۔۔

موم نے کہا تم ذمے دار ہو اور تم نے یقین بھی کر لیا۔۔بے وقوف ہو بہت۔۔۔

وہ سر جھکائے سنتی رہی۔۔۔۔

اور وہ بھی اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہتاب کا ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی طعیبت ہے بیٹا۔۔۔۔سیما بیگم نے مصطفی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

فرزانہ بیگم بھی وہاں ہی موجود تھیں۔۔اور خاموشی سے ایک جگہ کھڑیں تھیں ۔۔۔مہراج صاحب کی وجہ سے۔۔

بھائی آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔زینیا نے بھی اداسی سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی مسکرا کر سب سے بات کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب چلے گئے اور پھر حیدر اس سے ملنے ایا۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔

ہمم میری بات سن نے کے قابل لگ رہے ہو اس سنو۔۔

یار تم نے پہلے سیمل اور حاشر کی کال ٹریک کرنے کو کہا تھا نا میں نے وہ آج بھی کی اور ابھی تک کرتا رہا ہوں اور مجھے پتا چلا ہے کہ سیمیل ہی اس کام کے بھی پیچ ھے تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب۔۔۔مصطفی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

مہتاب نے بھی چونک کر حیدر کو دیکھا۔۔۔

پتا نہیں کیسے مگر وہ دونوں آپس میں ملتے بھی تھے اور سیمیل نے ہی اسے بتایا تھا کہ تم گاوں جارہے ہو۔۔۔میں کل ہی ساری کالز سنی ہیں۔۔۔مجھے شک تھا۔۔۔

۔

ہمم۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بسسس ہمم تم اب اس لڑکی کا کچھ نہیں کرو گے۔اب تو حیدر کو غصہ آیا۔۔

میں دیکھ لوں گا۔۔۔اس نے مہتاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جو پھر سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اچھا اپنا خیال رکھنا مصطفی۔۔۔۔حیدر اس سے مل کر واپس چلے گیا۔۔۔

ادھر او مہتاب۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فکر نہیں کرو میں سب کو دیکھ لوں گا۔۔۔اب ہماری زندگی میں تمہارے اور میرے بیچ کوئی نہیں آئے گا۔۔۔

i promise ۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر بولا۔۔۔

وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تین دن بعد۔۔۔

مصطفی کل ہی گھر آ گیا تھا۔۔۔اور مہتاب اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتی تھی۔۔۔

مصطفی جانتا تھا مگر بولا کچھ نہیں اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد وہ بہت ڈری ڈری رہتی تھی اور ہر وقت مصطفی کے ساتھ ہی۔۔۔ان دو واقعات نے اس کو مکمل طور پر بدل سا دیا تھا۔۔۔

مصطفی کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی وہ اس کی شکر گزار تھی کہ اس نے اس پر یقین کیا پھر کہیں نہ کہیں وہ اب بھی خود کو مصطفی کی تکلیف کا ذمے دار سمجھتی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بسس اب میں کچھ نہیں سنو گا مہرین اس لڑکی میں اپنی نظروں سے دور کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے بولے۔۔

مگر میری ایک ہی بچی ہے۔۔۔۔انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر ان کے آگئے چپ ہہ رہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاوید صاحب نے مجبور ہو کر سیمیل کی شادی اپنے آفس ورکر سے کر جا رہے تھے کیوں اس کی ویوڈیو اور بہت سے کارنامے ان کے دوستوں اور آفس والوں کے سامنے آ گئے تھے۔۔۔

وہ کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہ رہے تھے۔۔۔

ایسے میں ان کے ایک ورکر کی فیملی نے یہ پیشکش کی وہ اس موقعہ کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔۔

اور مجبور ہو کر جاوید صاحب کو ایسا کرنا پڑا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل نے بہت شور کیا اور جاوید صاحب نے اسے تھپڑ مار کر خاموش کروایا۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کو رخصت کرنا چاہتے تھے اب۔۔۔

مہرین بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے اور بے بسی سے اپنے شوہر کو دیکھا جو شاید ہی اب اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹیں۔۔۔۔

وہ ٹائی ڈھلی کرتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور ایک نظر اپنے ارد گرد ڈالتا ہوا اوپر چلا گیا۔۔۔آج اسے کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرے روشن تھا اور وہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔اسے حیرت ہوئی اسے تو اس وقت تک سو جانا چاہیے تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ سے پکارتا وہ واش روم سے نکلی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تم آب تک جاگ رہی ہو کیوں۔۔۔۔۔۔اس کے سلام کو جواب دے کر اس نے پوچھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ جو نہیں آئے تھے۔۔۔آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگا دیتی ہوں۔۔۔وہ کہتے ساتھ ہی چلی گئی۔

مصطفی کو تھوڑا عجیب لگا۔۔۔آج تک کسی نے بھی اس کا انتظار نہیں کیا تھا۔۔

۔پہلے کبھی مہراج صاحب اس کے آنے تک جاگتے تھے مگر ان کی بھی اپنی زندگی تھی پھر وہ بھی سو جایا کرتے تھے۔۔۔

اور آج مہتاب کو دیکھ کر وہ بھی اپنے انتظار میں اسے اچھا بھی لگا اور تھوڑا عجیب بھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو مہتاب نے ٹیبل پر ہی کھانا لگا دیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کھانے لگا تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔

تم نے اب تک کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔اب کی بار اسے اور حیرت ہوئی۔۔

مصطفی کیا ہو گیا ہے آپ نہیں تھے تو کیسے کھا لیتی۔۔۔اس نے بھی آرام سے کہا اور اپنا کھانا کھانے لگی۔۔۔

کھانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھا اس کو انتظار کرنے لگا اور وہ سب سمیٹ کر اس کے پاس ائی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا انتظار مت کیا کرو پلیز حالت خراب ہو جائے گی۔۔۔

اس نے مسکرا دیکھا اور پھر سر جھکا گئی۔۔۔

مصطفی جانتا تھا وہ پھر بھی اس کا انتظار کیا کرے گی۔۔۔ مگر سچی بات تھی اسے اچھا لگتا تھا کہ کوئی ہے جو اس کا انتظار کرتا ہے اس کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔۔۔اسی لیے اس کو گھر آنے کا فل کرتا تھا۔۔۔

وہ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے لیٹ گیا اور اسے بھی اپنے ساتھ ہی لیٹا لیا۔۔۔

سات سال بعد۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبداللہ ادھر اوبیٹا۔۔۔۔وہ کب سے 6 سال کے عبداللہ کے پیچھے بھگے جا رہی تھی ۔۔۔۔مگر وہ تھا کہ ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

افف اللہ۔۔۔۔ڈیڈ ٹھیک کہتے ہیں ہے تو ابراہیم کا بیٹا مگر بلکل صارم پر گیا ہے۔۔۔۔ تھکی ہوئی عنایہ نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

چاچوووو۔۔۔۔عبداللہ نے صارم کو آتا دیکھ کر چیخ ماری۔۔۔

آ گئے تم اب خد بھی کھانا کھا اور اسے بھی کھلاو۔۔۔وہ غصے سے صارم کو کہتی کچن میں گھس گئی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے چاچو کی جان ماما غصے میں ہیں کیا ہوا۔۔۔

صارم نے اپنا بیگ صوفے پر رکھا اور اسے اپنی گود میں بیٹھا کر پوچھنے لگا۔۔

ماما سے میں کہا تھا کہ میرے ساتھ کھلیں مگر انہوں نے کہا وہ ابھی کام کر رہی ہیں اس لیے جب وہ میرے لیے کھانا لے کر آئیں تو میں نے پھر ان کو اپنے ساتھ پکڑا پکڑائی کھلایا۔۔۔۔

اس نے فر فر بولنا شروع کیا اور ماں کو اپنے پیچھے کھانے کیلیے بھاگا کر اسے پڑا پکڑائی کا نام دے دیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس کی بات پر صارم نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔وہ خاموش توتب ہواجب اس نے عنایہ کواپنی طرف گھورتے ہوئے پایا۔۔۔۔

اابھا بھی۔۔۔۔

اودونوں اب۔۔۔۔وہ کہتی پھر سے ٹیبل کی جانب چل پڑی۔۔۔

اجاو۔۔۔صارم اس کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانے لگا کہ عبداللہ رکا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاچو آپ جاو میں ایا۔۔۔اور وہ یہ جاوہ جا۔۔۔۔صارم تو اس چھوٹے سے جن کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔

وہ ہاتھ دھو کر آیا اور کرسی پیچھے کی۔۔۔عنایہ جو اس کے سامنے بیٹھی تھی ایک دم سے چونک کر اس کے پیچھے چھوٹے جن کو دیکھنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی صارم کرسی پر بیٹھا اور۔۔۔اور پھر ٹھاااااکی آواز آئی۔۔۔

عنایہ تو سب دیکھ رہی تھی اس لئے زور زور سے ہنس پڑی مگر بیچارا صارم دوبارہ ڈر کر کھڑا ہو گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو چھوٹا جن زمین پر بیٹھا ہنس رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے پیچھے ہاتھ مارا تو اس کی پینٹ سے ایک غبار الگا ہوا تھا۔۔۔اسے سب سمجھ آ گئی تھی اس کے بیٹھنے سے پہلے اس نے یقیناً اس کے پیچھے یہ غبار الگایا ہو گا۔۔۔

افففف۔۔۔کیا ٹائم آ گیا ہے۔۔۔میری بلی مجھ کو ہی میاو۔۔۔

اب بیچارا صارم کیا کہتا یہ سب اسی نے تو سکھایا تھا جو وہ بڑے شوق سے سیکھ کر ابراہیم کے ساتھ کرتا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت شرارتی کر دیا ہے تم نے اسے اور اب یہ تم پر بھی اپنے کارنامے آزما رہا ہے۔۔۔عنایہ نے اسے جتایا۔۔۔

بھابھی بچو کو ایسا ہی ہونا چاہیے اب کومیل جیسا ہر بچہ نہیں ہو سکتا بکل بھائی پر گیا ہے۔۔۔اتنا سنجیدہ بچہ میں نے اپنی زندگی میں نے نہیں دیکھا۔۔۔

وہ بس مہتاب کے ساتھ ہی فرینک ہے مصطفی کہتا ہے اس کو مہتاب کے ساتھ دیکھ لو تو یقین نہیں کرو گے کہ یہ وہی چپ چاپ رہنے والا کومیل ہے۔۔۔عنایہ عبداللہ کو کھانا کھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمم یہ تو ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آج جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔گاڑی پارک کر کے وہ اندر آیا تو اسے وہ کہیں بھی نہیں دیکھی۔۔۔۔

اسلام صاحب۔۔۔ملازم نے اسے پیچھے سے سلام کیا۔۔

واعلیکم اسلام۔۔۔۔مہتاب کہاں ہے۔۔۔اس نے فورا سے پوچھا۔۔

جی بی بی جی تو کومیل بیٹا کے ساتھ پیچھے باغ میں ہیں۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔۔۔وہ بھی پیچھے کی طرف چل پڑا۔۔۔

وہ جسے ہی پیچھے لاونج میں آیا اس نے مہتاب اور کومیل کو گارڈن میں ایک ساتھ دیکھا۔۔۔جو شاید فٹ بال کھیل رہے تھے۔۔۔

وہاں ہی صوفے پر بیٹھ کر ان کو شیشے سے دیکھنے لگا۔۔۔

مہتاب کی ہنسی اور کومیل کی خوشی سے چہکتی آواز ہر جگہ گونج رہی تھی۔۔۔

وہ لوگ مکمل تھے ہاں بلکل مکمل۔۔۔۔مصطفی نے بے اختیار سوچا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے ذہن میں بے اختیار مہتاب کی بات ائی جب کو میل اس دنیا میں آیا تھا۔

میں بہت خوش قسمت ہوں مصطفی جو مجھے آپ ملے۔۔۔آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا ۔۔۔آئی لو یو مصطفی۔۔۔ مصطفی بہت خوش تھا تب۔۔۔

مصطفی نے کو میل کو پیار کیا اور مہتاب سے کہا۔۔۔

جانتی ہو مہتاب میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور انسان چاہیے کتنا ہی غصے میں کیوں نہ ہو وہ اپنا جتنا بڑا نقصان کر لے مگر کبھی اپنے لباس کو گندا نہیں کرتا اسے پھاڑتا نہیں ہے۔۔۔تو پھر میں کیسے تم پھر غصہ کرتا یا غصے میں تمہیں چھوڑ دیتا۔۔۔تم پر چیختا یا ہاتھ اٹھاتا۔۔۔

ہاں جب تمہارے منہ سے سنا کہ تم وہاں تھی تو بہت غصہ ایا۔۔۔مگر پتا ہے مہتاب میرا دل نہیں مانتا تھا اور جانتی ہو تمہارے معاملے میں میں ہمشیہ اپنے دل کے سامنے بے بس ہو جاتا ہوں۔۔۔اور مجھے لگتا ہے یہ رشتہ بھی ایسا ہے کہ اس کہ ہر معاملہ میں دل کی سنی چاہیے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس نے بھی دل کی سنی تھی کہ آج وہ اس کی زندگی تھی اس کے بچے کی ماں۔۔۔

اس کے معملے میں وہ ہمیشہ دل کی ہی کرتا تھا کہ آج وہ مطمئن بھی تھا اور مکمل بھی اور خوش بھی۔۔۔

ان کی مکمل زندگی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔کومیل خوشی سے بولا۔۔۔تو مہتاب بھی چونک کے مڑی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے ے مصطفی آپ اگئے۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آیا

ہاں۔۔۔اس نے مہتاب کے سر پر بوسہ دیا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔اور کومیل کو بھی پیار کیا۔۔

ڈیڈ آپ بھی کھیلیں نا ہمارے ساتھ۔۔۔چار سال کے کومیل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ہمم اوکے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر وہ تینوں کھیل میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔اس کی شادی کو دو سال ہونے والے تھے اور یہ کام کرتے ہوئے بھی۔۔

اس نے کچن صاف کرتے ہوئے بے بسی سے سوچا اس کا باپ اسے ایسی سزا دے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

کام ہوا نہیں تمہارا جلدی کرو۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیمیل نے چونک کر اپنی ساس کو دیکھا۔۔۔

جتنا مجھ سے ہو گا اتنا ہی کروں گی اور زیادہ رعوب مت جمائیں میرے باپ کے پیسوں پر آپ لوگوں کو یہ در بہ چل رہا ہے۔۔۔اس نے چیخ کر کہا۔۔۔

ارے ارے ارے رسی جل گئی مگر بل نہ گئے۔۔زبان دیکھی ہے تم نے اپنی بیوی کی سلمان۔۔۔انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا۔۔۔

سیمیل ۔۔۔سلمان غصے سے اٹھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک بات یاد رکھنا تمہارے باپ نے خدا فر کی تھی سمجھی۔۔اور جس قدر غلیظ لڑکی تم ہو نا کوئی بھی کیا اب تو تمہارا باپ بھی تمہیں قبول نہیں کرے گا۔۔۔یاد نہیں رخصتی کے وقت کیا کہا تھا۔۔۔

سیمیل بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہتر یہی ہے کہ سڑکوں پر خوار ہونے سے اچھا یہاں کام کرو اور تین وقت کی روٹی لو۔۔۔ سمجھی۔۔۔وہ اس کی اوقات دیکھا کر کچھ سے چلا گیا اور وہ پیچھے سڑتی رہی۔۔۔

کچھ بھی نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔اور بدنامی الگ۔۔۔جن لڑکوں کے ساتھ وہ پھرتی تھی وہ آج بھی بچ کر اپنی زندگی سکون سے گزار رہے ہوں گے مگر وہ۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لڑکی تھی نہ اسے کوئی دوسرا موقع نہیں ملا۔۔۔یہاں تک کہ جن کہ ساتھ اس نہ رات تک گزاردی جو لوگ آج تک اس کی حسن کی تعریف کرتے کرتے نہ تھکتے تھے انہوں نے اس سے اپنا مطلب بھی نکال لیا اور وقت آنے پر ساتھ بھی نہیں دیا۔۔

سیمیل کے والد نے جب اس کی شادی اپنے آفس ورکر سے تہہ کردی تھی تو سیمیل کہ بے جا شور مچانے پر انہوں نے یہ شرط رکھی کہ کچھ وقت وہ اسے دیتے ہیں اگر کوئی لڑکا اس میں دلچسپی رکھتا ہے تو اس سے کہے وہ آئے رشتہ لے کر ورنہ وہ ہاں ہی شادی کریں گے۔۔۔

اور اس نے ان سب کو کہا مگر کوئی اس لڑکی کو کیوں قبول کرتا جو ان کے ساتھ وقت گزار چکی ہو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مرد چاہیے خود کیسا بھی ہو اسے اپنی عورت پاک صاف ہی چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ مگر وہ بھول جاتا ہے کہ دنیا میں بے شک طاقتور اپنا حکم چلتا ہو۔۔۔ ہمشیہ پیسے والے کی چلتی ہو مگر اس دنیا کو چلانے والا ہمشیہ انصاف سے ہی کام لیتا ہے

اور اس کا حکم ہے کہ جیسا مرد خود ہو گا اسے عورت بھی ویسی ملے گی اور جیسی عورت خود ہو گی اسے مرد بھی ویسا ملے گا۔۔۔

دنیا کہ نظر میں مرد چاہیے کتنا ہی بڑا گنا کیوں نہ کر لے سب کے سامنے ہی کیوں نہ کر لے مگر ایک دفعہ وہ معافی مانگ لے کلمہ پڑھ لے یا وضو کر لے اس کا کیا سب بھول جاتے ہیں اور اس جینے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن بات جب عورت پر آتی ہے تو چاہے وہ سچے دل سے معافی مانگ لے پھر نیک عمل ہی کرتی رہے اس کی غلطی کو لوگ اس کے قبر تک جانے تک اس کو یاد دلاتے ہیں بہت کم لوگ جیسے عورت کا باپ۔۔بھائی اور شوہر اگر اس کے ساتھ ہو تو وہ زندگی گزار سکتی ہے مگر دنیا اتنی بے رحم اور مطلب پرست ہے کہ عورت کو جینے نہیں دیتی۔۔۔

وہ اس وقت کیفے میں بیٹھا شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج اس واقعے کو سات سال ہو گے تھے۔۔۔اسے پتا چالا تھا کہ وہ مصطفی کے بچے کی ماں بھی بن گئی ہے۔۔۔۔اور وہ کہاں تھا۔۔۔

اس کے باپ کا بہت نقصان ہوا تھا اس کی وجہ سے جس کی وجہ سے انہوں نے اس سے بات تک کرنا بند کر دی تھی۔۔۔

اور وہ۔۔۔وہ اتنا کمزور نکلا کہ مصطفی کہ دھمکانے پر واقعی ملک چھوڑ کر آ گیا۔۔۔

مگر مرد تھا نہ اس لیے آسانی سے زندگی گزار رہا تھا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے بھی سیمیل کی کال آئی تھی کہ وہ اس سے شادی کر لے مگر وہ اس لڑکی سے ہر گز شادی کر کے اپنی زندگی کو خراب نہیں کرنا چاہا تھا۔۔۔

وہی مردوں والی سوچ تھی۔۔۔اس نے بھی سیمیل کے ساتھ مل کر گناکیا مگر اپنی زندگی میں ہم سفر اسے مہتاب جیسی چاہیے تھی۔۔۔۔

مگر اب وہ خاموشی سے زندگی گزار رہا تھا ہاں اس کے باپ نے اسے پیسے دینے سے انکار کر دیا تھا اس لیے اس کو یہاں کیفے میں جوب کرنی پڑ رہی تھی۔۔۔

پاکستان میں تو اس کے باپ کا اتنا تور عوب تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جوب پہ آتا کبھ نہیں کیسی میں ہمت نہیں تھی کہ اسے کچھ کہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر یہاں اس سے بڑی جگہ میں تین دن بھی صحیح سے جوب نہیں ہو سکی تھی۔۔۔کہ اب اس کو چھوٹی سی جاب میں گزارا کرنا پڑ رہا تھا۔۔

مگر وہ بے بس تھا۔۔۔

فرزانہ بیگم اب خاموش رہتی تھیں سچ بات تھی وہ اب آیسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھیں جس سے مہراج صاحب ان کو اس گھر سے ہی نکال دیتے۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہراج صاحب نے ان سے بات کرنا بلکل ختم کر دی تھی اور ساتھ ساتھ ان کک سرگرمیاں دیکھ کر ان پر پابندی لگا دی تھی۔۔۔یہ کہہ کر کہ اب وہ یا تو گھر میں رہیں یا اگر یہ سب کرنا ہے تو اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے چلی جائیں۔۔۔

انہوں نے صارم اور سوہا کا نکاح بھی کروا دیا تھا دو سال پہلے۔۔مگر رخصتی سوہا کی پڑھائی کی بعد تھی جو کہ اسی سال تھی۔۔۔

وہ اب بہت خوش تھے کے ان کی ساری اولاد اپنی اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو میل بیلک پینٹ کوٹ پہنے بیڈ پر بیٹھا اپنی ماں کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔آج اس کی خالہ کی شادی تھی۔۔

وہ بیلک لونگ میکسی پہنے بس تیار تھی۔۔۔

کانوں میں ڈامینڈ کے ایر رینگ پہنتے ہوئے اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔اور مسکرادی۔۔

اور وہ بھی مسکرادیا۔۔وہ نکل مصطفی جیسا تھا مگر اس نے بس ایک چیز مہتاب سے لی تھی

اور وہ تھا ڈیمپل۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں ماں بیٹے کا اس وقت وہ نظر آ رہا تھا۔۔۔

مہتاب چلیں۔۔۔ مصطفی بھی بیلک پینٹ کوٹ پہنے اس وقت بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس آیا جو بلیک کلر میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔

موم۔۔۔ اس سے پہلے مصطفی مہتاب کے گال پر جھکتا کومیل جلدی سے اترا اور مہتاب کا ہاتھ پکڑ کر اس اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفی نے گھور کر اس چھوٹے سے باڈی گاڈ کو دیکھا جیسے اپنی ماں کے علاوہ کچھ نہیں چاہیئے تھا۔۔۔

جی میرے پرنیس۔۔۔۔۔مہتاب نے اسے گود میں اٹھایا۔۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں شروع ہوتے مصطفی بول پڑا۔۔

چلو یاراب۔۔۔۔حیدر کی بار بار کال آرہی ہے۔۔۔اسے بھی کہاں منظور تھا کہ اسے مہتاب نہیں ملی تو بھئی کو میل کو کیوں دیے دیتا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا چلیں۔۔۔۔۔۔مہتاب نے ہنس کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر نے پہلے مصطفی سے بات کی کہ وہ زینیا کو پسند کرتا ہے اور اس بات پر ابراہیم اور صارم نے اس کی خوب کی۔۔۔

پھر کہیں جا کہ بیچارے کی سنی گئی اور رشتہ پکا ہوا۔۔۔

اور آج اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے آپ مجھے لگا تھا فنکشن کے اینڈ پر آنا ہے۔۔۔۔

یار آپ تم بھی بیوی والے ہو آپ کیسی فنکشن میں جانا ہوا تو پوچھو گا۔۔۔ مصطفی اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ مہتاب زینیا سے مل رہی تھی۔

بس کر دے یار تیرا تو دل ہی نہیں کرتا آنے کو۔۔ حیدر نے غصے سے کہا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار جب بیوی آپ کی محبوبہ ہو تو کس کا دل کرتا ہے۔۔۔اس نے مہتاب کو دیکھ کر کہا جو زینیا سے باتوں میں مگن تھی ورنہ اس کی بات پر اس کو ضرور گھورتی۔۔۔۔۔

ارے ے ے واہ بھی بلیک لو بڈس۔۔۔۔اور یہ چھوٹے مصطفی نے ط بھی آج بلیک پہنا ہے۔۔۔ابراہیم جو مصطفی خود دیکھ عنایہ کو لے کر اس کی طرف آیا ان کی ڈریسنگ دیکھ کر کہنے لگا۔۔

جی۔۔۔۔کومیل نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

عنایہ کے پیار کرنے پر بھی بس مسکرا کر دیکھا پر خاموش۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابراہیم تو اس بچہ کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

کومیل۔۔۔

کومیل۔۔۔

عبداللہ بھاگ کر آیا اور اس کے گلے لگ گیا۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔ تم اس ویک اینڈ پہ کیوں نہیں آئے۔۔۔۔اس نے شکوہ کیا۔۔۔

وہ بھائی ہم نانو کے گھر گئے تھے اور واہاں ہی رک گے۔۔۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوا چھا۔۔۔آو کھلیں۔۔

اوکے۔۔۔اور وہ اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

یار یہ بلکل تم پر گیا ہے مصطفی۔۔۔ابراہیم نے مصطفی سے کہا۔۔

جو مسکرا کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔پھر صارم اور سوہا بھی واہاں آ گئے اور وہ سب کی ہنسنے کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب لوگ ان کو دیکھنے لگی جو صاف لگ رہا تھا ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔۔۔

مہراج صاحب بھی خاموش سے کھڑے مسکرا کر اپنی فیملی کو دیکھ رہے تھے۔۔

ختم۔۔۔

.....

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Qurbat | By Zainab (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel